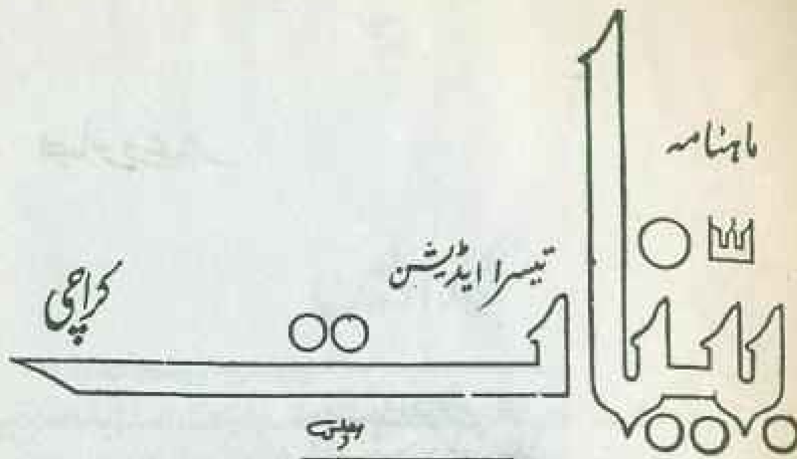
خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ

خصوصی اشاعت

ماہنامہ
بینات
کراچی

ناشر
مکتبہ بینات علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۷۴۸۰۰



فہرست

بیرون ممالک سے بذریعہ ہوائی ڈاک
سعودی عرب، عرب امارات، مسقط، بحرین، عراق
ایران، مصر، کویت، بنگلہ دیش، انڈیا ۲۰۰ روپے
ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ، افریقہ، ہانگ کانگ
برما، نائیجیریا، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ
۲۵۰ روپے

خط و کتابت و ترسیل کا پتہ
ماہنامہ بینات پوسٹ بکس نمبر ۳۳۶۵ کراچی ۵
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵
فون نمبر ۴۱۳۵۷۰، ۴۱۹۵۵۲۰
ناشر: محمد ادریس ـ طابع: بشیر زرنگی ـ مطبع: ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

حضرت خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کا نام اسلام ہے۔ جو شخص اسلام کے تمام متواترات و مسلمات کو مانتا ہو وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ جو شخص ضروریات اسلام میں سے کسی ایک کا منکر ہو وہ پورے دین کا منکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے۔ اس لیے دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

عام غلط فہمی یہ ہے کہ شیعہ مذہب بھی اسلام کے اندر مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہے، یہ غلط فہمی اس لیے ہوئی کہ شیعہ مذہب پر تقیہ کی سیاہ چادر تنی رہی، ورنہ شیعہ مذہب نہ صرف یہ کہ بے شمار ضروریات دین اور متواترات اسلامی کا منکر ہے، بلکہ اس کا کلمہ بھی، جو دین کی اولین اساس ہے، مسلمانوں سے الگ ہے، اور قرآن کریم، جو دین کا سرچشمہ ہے، یہ اس کی تحریف کا بھی قائل ہے، جس گروہ کا کلمہ اور قرآن تک مسلمانوں سے الگ ہو اس کو مسلمان کہنا خود اسلام کی نفی ہے۔

شیعہ مذہب، اسلام کے بالمقابل، کفر و ارتداد، الحاد و زندقہ اور نفاق و شقاق کی وہ پہلی تحریک ہے جو اسلام کو مٹانے کے لیے کھڑی کی گئی — اور چاہا گیا کہ اس کے ذریعہ بعد کی امت کا رابطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، قرآن کریم سے اور السابقون الاولون من المہاجرین والانصارؓ سے کاٹ دیا جائے، تاکہ بعد کی امت کو اسلام کی کسی بات پر اور قرآن کریم کے کسی حرف پر اعتماد نہ رہے۔ اور نظریۂ امامت پیش کیا گیا تاکہ مسلمانوں کا قبلۂ ایمان تبدیل ہو جائے۔

شیعیت، اپنی اسلام دشمنی اور نفاق پروری کے باوجود ہمیشہ تقیہ کے سیاہ و دبیز پردوں میں مستور رہی، جب اس نے نمود و ظہور کی ذرا سی کوشش کی، اس کے کفریہ عزائم ہر کس و ناکس کے سامنے کھل گئے اور وہ فوراً دوبارہ تقیہ کی نقاب سیاہ اوڑھنے پر مجبور ہو گئی۔ یہی حادثہ شیعیت کو ہمارے دور میں شیعہ امام خمینی کے ذریعہ پیش آیا، امام خمینی نے مرکز شیعیت — ایران — میں اقتدار حاصل کیا تو "نظریۂ ولایت فقیہ" کے تحت شیعیت نے پر پرزے نکالنے شروع کیے، ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی نے ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت لکھ کر خمینی و شیعی تحریک کے اصل خط و خال اجاگر کر دیئے۔ اور اب اس موضوع پر یہ ان کی دوسری کتاب ہے جو الفرقان لکھنؤ کے خاص نمبر کی شکل میں آئی ہے۔ اس ناکارہ کا احساس یہ ہے کہ یہ پندرہویں صدی کے اوائل میں وہ خاص تجدیدی کارنامہ ہے جس کی توفیق، حق تعالیٰ شانہٗ نے حضرت موصوف کو ارزانی فرمائی ہے، ہم اسے بینات کے خاص نمبر کی حیثیت سے من و عن شائع کر رہے ہیں، گویا یہ اس کا پاکستانی ایڈیشن ہے، جو حضرات اس کو تقسیم کرنا چاہیں ہم انہیں تقریباً اصل لاگت پر مہیا کریں گے۔ واللہ الموفق۔

نگاہ اولیں

——— خلیل الرحمٰن سجاد ندوی

شروع ہی سے اسلام کے قلب و جگر اور اس کے اعصاب پر ایسے حملے ہوتے ہیں کہ دوسرا مذہب ان میں سے ایک کی بھی تاب نہیں لا سکتا، لیکن اسلام نے شکست نہیں کھائی بلکہ اپنے سب حریفوں کو شکست دی اور اپنی اصلی شکل میں قائم رہا۔ اس لئے کہ ہر دور میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے جنھوں نے نہایت جرأت و ہمت کے ساتھ ان حملوں کا مقابلہ کیا۔ یہ محض اتفاقی بات نہیں۔ اور خدا کی اس کائنات میں کوئی بات اتفاقی طور پر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس انتظام خداوندی کا نتیجہ ہے کہ جس دور میں جس صلاحیت و قوت کے آدمی کی ضرورت تھی، اور زہر کو جس تریاق کی حاجت تھی وہ امت کو عطا ہوا۔

اسلام کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ جن داخلی فتنوں اور منافقانہ تحریکوں سے اسلام اور مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہونچا ہے ان کا سرچشمہ اور ان میں سب سے زیادہ طویل العمر اور سخت جان فتنۂ شیعیت ہے، جسے ہماری شامت اعمال کے طور پر اس زمانہ میں نئی زندگی ملی ہے لیکن شاید یہ نئی زندگی مستقبل میں اس کے لئے "افاقۃ الموت" ثابت ہو البتہ اس بات کا انحصار، سنت اللہ کے مطابق، اس بات پر ہے کہ کتنی جلد ہماری قوم اس فتنہ کی سنگینی کو صحیح طور پر سمجھتی ہے، اور اس کے شر سے اپنی حفاظت کے لئے کتنے عزم و ارادہ، کتنی غیرت و حمیت اور کتنی چستی و بیداری کا ثبوت دیتی ہے۔؟

امت مسلمہ کو اس پرانے اور مکار دشمن کی حقیقت سے صحیح طور پر باخبر کرنے اور غیرت اور جرأت مندی کے ساتھ اس فتنہ کے فیصلہ کن مقابلہ کے لئے آمادہ کرنے کے لئے کی جانے والی کوششوں کے سلسلہ کی ایک کڑی الفرقان کا یہ خاص نمبر ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔

—— اس کے ایک ایک لفظ کو غور سے پڑھئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ آپ پر اس سلسلہ میں کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟؟؟

اے اللہ اپنے بندوں کی اس کوشش کو قبول فرما اور اس میں عصائے موسیٰ کی تاثیر ڈال دے!

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی الہ واصحابہ اجمعین
اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

شیعہ اثنا عشریہ اور اس دور کے اُن کے امام روح اللہ خمینی سے متعلق ہند و پاکستان کے حضرات علماء شریعت کا فتویٰ اور فیصلہ عامۃ المسلمین کی واقفیت کے لئے پیش کیا جا رہا ہے یہ عاجز مناسب سمجھتا ہے کہ اس بارے میں سب سے پہلے اپنی سرگذشت عرض کر دی جائے۔

دار العلوم دیوبند کی رسمی طالب علمی سے فارغ ہونے کے بعد یہ عاجز تدریس میں مشغول ہو گیا تھا اگرچہ اس زمانہ میں آریہ سماجیوں، قادیانیوں اور دوسرے فرق ضالہ سے مناظرے و مباحثے بھی کرتا تھا جس کا اس وقت کے خاص حالات میں بازار گرم تھا اور ان فرقوں کی کتابیں بھی دیکھتا رہا لیکن شیعوں سے کبھی مناظرہ کی نوبت نہیں آئی۔ اس وجہ سے اس دور میں شیعہ مذہب کی کوئی کتاب دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا، حضرت مولانا محمد عبد الشکور صاحب فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اس عاجز کا عقیدتمندانہ تعلق تھا اور جانتا تھا کہ وہ راسخ العلم و متقی عالم ربانی ہیں، اور شیعہ مذہب کا ان کا مطالعہ نہایت وسیع اور عمیق ہے، اور اس

مطالعے کی بنیاد پر وہ شیعہ اثنا عشریہ کی تکفیر کے قائل ہیں، یہ عاجز بھی ان کے علم و تقویٰ کے اعتماد پر یہی رائے رکھتا تھا۔ اور حسب ضرورت اس سے اتفاق کا اظہار کرتا تھا۔

اس کے بعد ایک وقت آیا کہ میرا خیال یہ ہو گیا کہ میں نے خود شیعہ مذہب کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے، اس لئے مجھے اس بارے میں احتیاط اور کم سے کم کف لسان کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے چنانچہ طویل مدت تک میرا یہی حال رہا۔ اس عرصہ میں مجھے شیعہ مذہب کے مطالعہ کی کوئی ضرورت بھی پیش نہیں آئی۔

ایرانی انقلاب کے کچھ ہی مدت کے بعد سب سے پہلے امریکہ کے ایک دردمند مسلمان کا خط اس عاجز کے پاس آیا جس میں انھوں نے لکھا تھا کہ یہاں امریکہ میں ایک بہت بڑا دینی حادثہ یہ پیش آیا ہے، کہ یہاں کی سیاہ فام نسل اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بہت تیز رفتاری کے ساتھ اسلام قبول کر رہی تھی، اور اب سفید فام نسل میں بھی کام شروع ہو گیا تھا اور اس نسل کے نوجوان بھی اچھی رفتار سے اسلام کی طرف آنے لگے تھے ـــــ یہاں تک کہ ہم جیسوں کو خیال ہونے لگا تھا کہ شاید مشیت خداوندی امریکی قوم کو ہی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے منتخب کرے۔ حالات برسوں سے اسی رفتار سے چل رہے تھے کہ اچانک ایران میں انقلاب برپا ہوا اور کچھ مدت کے بعد وہاں سے دعوتی اور تبلیغی لٹریچر آنا شروع ہوا جو یہاں کی بہترین زبان میں تھا اور وہ بہت ہوشیاری کے ساتھ خصوصیت سے سیاہ فام نومسلموں کو پہنچایا گیا وہ بیچارے سیدھے سادے نومسلم تھے اسلام کے بارے میں ان کا علم بالکل اجمالی تھا، وہ اس لٹریچر سے متاثر ہوئے ـــ پھر ایران سے دو داعی اور مبلغ آئے جو یہاں کی زبان میں بہترین تقریر کرتے تھے، انھوں نے بھی اپنی کوششوں کا خاص نشانہ ان نومسلموں ہی کو بنایا، ان کی تقریروں سے متاثر ہو کر ان سیاہ فام نومسلموں کی بڑی تعداد نے شیعہ مذہب کو اصلی اسلام سمجھ کر قبول کر لیا اور رفتہ رفتہ ان پر ایسا رنگ چڑھا کہ انھوں نے نہ صرف ہم لوگوں سے بے تعلقی اختیار کر لی بلکہ ان میں سے بہت سے شیعہ مذہب کے پرجوش داعی اور ہم جیسے سُنّیوں کے جانی دشمن بن گئے۔

پھر کچھ عرصے کے بعد اسی طرح کی اطلاعات نیوزی لینڈ اور افریقہ کے بعض ملکوں سے بھی آئیں ـــــ خود برصغیر ہند و پاکستان اور بنگلہ دیش میں ایک ایسی نیم دینی و نیم سیاسی جماعت کے زعماء اور اکابر کی طرف سے جن کو اس جماعت سے تعلق رکھنے والے دین کامل کی واحد علمبردار جماعت سمجھتے ہیں اپنے نشر و اشاعت کے وسیع ذرائع سے ایرانی انقلاب کے خالص

اسلامی انقلاب اور اس کے قائد روح اللہ خمینی کے ملت اسلامیہ کے مثالی رہنما اور امام المسلمین ہونے کے بارے میں ایسا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ پورے برصغیر کی فضا اس پروپیگنڈے سے گونجنے لگی اور خاص کر کالجوں، اسکولوں میں تعلیم پانے والے جذباتی نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد نے پوری طرح اس کو قبول کر لیا بلکہ حق یہ ہے کہ وہ اس میدان میں اس جماعت کے ان اکابر و زعماء سے بھی بہت آگے نکل گئے اور خمینی صاحب کے گویا نقیب اور ان کے لشکر کے گویا سپاہی بن گئے۔

اس صورتحال کے سامنے آجانے کے بعد اس عاجز نے ضروری سمجھا کہ شیعہ مذہب کی بنیادی اور مستند کتابوں اور خود خمینی صاحب کی تصانیف کا مطالعہ کیا جائے، چنانچہ تقریباً ایک سال تک صرف یہ مطالعہ کیا گیا، اس مطالعہ سے یہ چند حقیقتیں پورے یقین کے ساتھ آنکھوں کے سامنے آگئیں۔

ایک یہ کہ شیعہ مذہب مسلمانوں کے بہت سے دوسرے فرقوں کے مذاہب کی طرح اسلام کی شاخ نہیں ہے بلکہ وہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین حق اسلام کے بالکل متوازی اور متصادم ایک دین ہے۔

دوسرے یہ کہ جس طرح مسلمانوں کے بہت سے گمراہ فرقے خوارج، مرجئہ، مجسمہ، وغیرہ غلط فہمی سے پیدا ہوئے شیعہ مذہب اس طرح پیدا نہیں ہوا بلکہ عبد اللہ بن سبا یہودی اور اس کے خاص رفقاء نے اپنے سوچے سمجھے منصوبہ کے مطابق اسلام کی تخریب و تحریف اور مسلمانوں میں افتراق و تفریق اور خانہ جنگی برپا کرنے کے لئے اس کو وضع کیا تھا۔

خمینی صاحب کی تصانیف کے مطالعہ سے یہ بات بھی واضح طور پر سامنے آگئی کہ وہ سخت متعصب غالی شیعہ ہیں، انھوں نے خلفاء ثلٰثہ (سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم، و ذوالنورین) اور ان کے تمام رفقاء سابقین اولین کو (باستثناء حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ) کافر و منافق لکھا ہے، نیز یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور اس کے بعد بھی کافر و منافق ہی رہے۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہمارے بارہ اماموں کا وہ مقام و مرتبہ ہے جہاں تک کسی مقرب فرشتے اور کسی نبی و رسول کی رسائی نہیں۔

خاص کر ان کی کتاب "الحکومۃ الاسلامیۃ" کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے کو بارہویں امام معصوم (امام غائب) کا قائم مقام قرار دینے کی بنیاد پر امت کے انتظامی معاملات میں ان تمام اختیارات کا مالک کہتے ہیں جو امت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل تھے، اور اپنی اس حیثیت اور اس منصب کی بنیاد پر وہ عالم اسلامی اور خاص کر حرمین شریفین پر حکومت کا صرف اپنے کو حقدار سمجھتے ہیں اس لئے جب بھی وہ موقع مناسب سمجھیں گے حرمین شریفین پر قبضہ کی کوشش کریں گے۔

راقم السطور نے اپنے اس مطالعے کا حاصل مرتب کر کے اب سے تین سال پہلے اپنی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" کی شکل میں شائع کر دیا تھا۔

اس کتاب میں میں نے شیعہ مذہب کو باطل ثابت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی، مذہب شیعہ کی بنیادی اور مستند کتابوں کے مطالعہ سے اور اسی طرح خمینی صاحب کی کتابوں سے جو کچھ سامنے آیا تھا صرف اسکو پورے حوالوں کے ساتھ جوں کا توں پیش کر دیا تھا، فرقہ اثنا عشریہ اور خمینی صاحب کے بارے میں اپنی طرف سے کوئی شرعی حکم بھی نہیں لگایا تھا۔ اس کتاب کا مقصد صرف یہی تھا کہ جو پڑھے لکھے مسلمان شیعہ مذہب سے واقف نہیں ہیں، اور خاص کر جن حضرات علماء کرام نے شیعہ مذہب کی کتابوں اور خمینی صاحب کی تصانیف کا مطالعہ نہیں کیا ہے وہ حقیقت حال سے واقف ہو جائیں۔

اس کتاب کی اشاعت کے بعد بہت سے مخلصین کی طرف سے سنجیدگی کے ساتھ یہ سوال کیا گیا کہ جب شیعہ فرقے کا حال وہ ہے جو اس کتاب سے معلوم ہوا تو حضرات علماء کرام کی طرف سے انکی تکفیر کا اس طرح فیصلہ کیوں نہیں کیا گیا جس طرح قادیانیوں کے بارے میں کیا گیا۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ سوال ناواقفیت پر مبنی تھا، حقیقت یہ ہے کہ ہمارے علماء متقدمین و متاخرین میں سے جن حضرات کو بھی شیعی عقائد سے واقفیت تھی، انھوں نے تکفیر ہی کی۔ بلکہ خاص کر فقہ حنفی کی مبسوطات اور کتب فتاوی کے مطالعہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے زیادہ تر مصنفین و مؤلفین نے ان کو صرف اس بنیاد پر خارج از اسلام قرار دیا کہ وہ صحابہ کرام خاص کر شیخین (حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما) سے بغض و عداوت رکھتے اور ان کی شان میں گستاخی اور بدزبانی کرتے ہیں — یہ وہ بات ہے جو شیعوں کے عام رویہ سے اور اس کی عمومی شہرت کی وجہ سے ان مسلمانوں کو بھی معلوم ہے جنھوں نے شیعہ مذہب کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا اسی لئے راقم سطور کا قریب بہ یقین گمان ہے کہ ہمارے ان فقہاء کرام کی

نظر سے اثنا عشریہ کی کتابیں نہیں گذر سکیں۔ اس کی وجہ بھی ظاہر ہے۔ شیعہ مذہب میں اس کی سخت تاکید کی گئی ہے کہ اپنے مذہب اور اپنے عقائد کو دوسروں سے چھپایا جائے (یہ عاجز اپنی کتاب "ایرانی انقلاب، خمینی اور شیعیت" میں اس کو تفصیل سے لکھ چکا ہے[1]) تو جبتک پریس کے ذریعہ ان کتابوں کی طباعت اور عام اشاعت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا اور قلم ہی سے کتابیں لکھی جاتی تھیں تو شیعہ صاحبان دوسروں کو ان کتابوں کی ہوا بھی نہیں لگنے دیتے تھے ——— اگر شیعہ مذہب کی کتابیں ان فقہائے کرام کی نظر سے گذری ہوتیں تو وہ تکفیر کی بنیاد کے طور پر صرف سبّ صحابہ، سبّ شیخین اور انکار خلافت شیخین کا ذکر نہ کرتے بلکہ وہ ان کے عقیدۂ تحریف قرآن کا ذکر کرتے، امامت کے نبوت و رسالت سے بالاتر اور اپنے بارہ اماموں کے تمام انبیاء سابقین سے افضل ہونے کے ان کے عقیدے کا ذکر فرماتے، اور حضرات شیخین اور اسی طرح ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مومن ہونے سے بھی انکار اور ان کے قطعی جہنمی ہونے کے عقیدہ کا ذکر کرتے ——— اثنا عشریہ کے یہ وہ عقائد ہیں جو انکی مستند اور بنیادی کتابوں میں ایسی صراحت کے ساتھ لکھے گئے ہیں کہ اس کے بعد کسی تاویل کی گنجائش نہیں ——— اور ظاہر ہے کہ ان عقیدوں میں سے کسی ایک عقیدہ کے رکھنے والوں کی تکفیر کے بارے میں کسی ایسے شخص کو تردد نہیں ہو سکتا جو اسلام اور کفر کی حقیقت اور ان کے حدود کو جانتا سمجھتا ہو۔

ہمارے حنفی فقہاء و علماء میں علامہ ابن عابدین شامی (متوفی ۱۲۵۲ھ) اس لحاظ سے بہت ممتاز ہیں کہ ان کی کتاب "رد المحتار" فقہ حنفی کی گویا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اس میں فقہ حنفی کی ان قدیم کتابوں کی نقول بھی مل جاتی ہیں جو اب تک بھی طبع نہیں ہو سکی ہیں۔ بلا شبہ یہ کتاب تصنیف فرما کر انھوں نے حنفی دنیا پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ لیکن اسی رد المحتار میں اور اس کے علاوہ اپنے ایک رسالہ میں جو "رسائل ابن عابدین" میں شامل ہے شیعوں کے بارے میں انھوں نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے، اس کے مطالعہ کے بعد اس میں شک نہیں کیا جا سکتا کہ مذہب شیعہ کی کتابیں ان کی نظر سے بھی نہیں گذر سکیں اگرچہ ان کا زمانہ اب سے قریبًا ڈیڑھ سو سال پہلے ہی کا ہے[2]

[1] ملاحظہ ہو ایرانی انقلاب خمینی اور شیعیت ص۲۲۴ تا ص۲۲۸ — [2] اگلے صفحہ پر

بلکہ اس کے بعد کے دور کے بھی (چند حضرات کو مستثنیٰ کر کے) ایسے جبال علم جو اپنے وقت کے آسمان علم کے آفتاب و ماہتاب تھے ان کی کتابوں سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کہ مذہب شیعہ کی کتابوں کا براہ راست اور تفصیلی مطالعہ کرنے کا انھیں بھی موقع نہیں ملا۔

راقم سطور یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ شیعہ مذہب کی کتابوں کا مطالعہ نہ کر سکنے کی وجہ سے ہمارے ان فقہاء و علماء کے علمی مقام و مرتبہ میں کوئی کمی نہیں آتی (یہ عاجز ابھی عرض کر چکا ہے کہ اب سے قریبًا چھ، سات سال پہلے تک جبکہ عمر پچھتر سال سے متجاوز ہو چکی تھی، میں نے بھی شیعوں کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا تھا، حالانکہ اس زمانے میں وہ بآسانی دستیاب ہو سکتی تھیں) بلکہ یہ عرض کرنا صحیح ہوگا کہ ہمارے ان فقہاء پر یہ اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل اور خاص توفیق تھی کہ شیعہ مذہب کے مطالعہ کے بغیر ہی اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ فیصلہ کرایا جو بجائے خود حق تھا اور حق ہے ——— خود راقم سطور کو کئی معاملات میں یہ تجربہ ہوا کہ ہمارے بعض اکابر و مشائخ نے کسی مسئلہ میں کوئی رائے ظاہر فرمائی مگر اس کی جو بنیاد تحریر فرمائی وہ اس عاجز کے نزدیک ضعیف تھی، لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ جو رائے ظاہر فرمائی تھی وہ سو فیصد صحیح تھی ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

بہر حال یہ خیال کرنا بالکل صحیح نہیں ہے کہ پہلے شیعہ اثنا عشریہ کی تکفیر نہیں کی گئی، اس عاجز نے فقہ حنفی کی مبسوطات و کتب فتاویٰ میں یا ان علماء کرام کے رسائل میں جو خاص اس مسئلے پر لکھے گئے، جو ایسی عبارتیں دیکھیں جن میں شیعوں کی تکفیر کی گئی ہے، انکی تعداد تیس چالیس سے کم نہ ہوگی فقہ حنفی کی کتابوں کے علاوہ جو دوسری کتابیں دیکھیں وہ انکے علاوہ ہیں۔ اس مطالعہ کے بعد پورے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ہر دور کے علماء اور فقہاء نے شیعوں

حاشیہ: جن حضرات اہل علم نے امام العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ کی بے نظیر کتاب "اکفار الملحدین" کا مطالعہ کیا ہے، ان کو اندازہ ہوگا کہ ہمارے علماء متقدمین و متاخرین میں بہت کم ایسے حضرات ہوں گے جنھوں نے تکفیر کے مسئلہ پر اتنی تفصیل اور گہرائی کے ساتھ مطالعہ کیا ہوگا جیسا مطالعہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیری نے کیا تھا، انھوں نے اکفار الملحدین ص۳۵ پر روافض کی تکفیر پر گفتگو کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

قلت والأكثر على تكفير منكر خلافة الشيخين ...... بل في الخلاصة والعالمگيرية التصريح به عن محمد بن الحسن في الأصل وكذا صححه في الظهيرية كما في الهندية نعم في رد المحتار تساهل...."

کی تکفیر کی ہے۔

شیعیت کے بارے میں ائمہ اصلاح وتجدید کا موقف

اس سلسلے میں یہ بات خاص طور سے قابل لحاظ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں سے دین کی حفاظت، تجدید واحیا اور تحریفات وتاویلات فاسدہ کا پردہ چاک کرنے کا کام خاص طور سے لیا ہے، ان سب نے شیعیت کو انتہائی درجہ کی ضلالت سمجھا اور اس سے امت کی حفاظت کے لئے پوری جد وجہد فرمائی، نیز اسے اسلام کے خلاف بدترین سازش اور شیعوں کو خارج از اسلام قرار دیا — تجدید واحیاء دین کی تاریخ کا یہ ایک اہم باب ہے، اگر صفحات میں گنجائش ہوتی تو یہ عاجز ہر دور کے ائمہ اصلاح وتجدید کی اس سلسلہ کی کوششوں کا تفصیل سے ذکر کرتا، تاہم "مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ" کے اصول کے تحت اس سلسلے کی چند اہم اور معروف شخصیتوں کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

امام مالکؒ دوسری وتیسری صدی ہجری میں دین اور شریعت اسلامی کے باقی و نافذ العمل رہنے کے لئے شدید ضرورت حدیث وسنت کے سرمایہ کی حفاظت اور فقہ کی تدوین اور استنباط واجتہاد تھی، اللہ تعالیٰ نے اس ضرورت کی تکمیل کے لئے جس مبارک تجدیدی سلسلہ کا انتخاب فرمایا ان میں امام دار الہجرت امام مالک (م ۱۷۹ھ) کا نمایاں ممتاز مقام ہے، انھوں نے خلیفۂ وقت ہارون رشید کے ایک سوال کے جواب میں صراحۃً روافض کو خارج از اسلام قرار دیا تھا، اس پورے واقعہ کا ذکر مفتی حبیب الرحمٰن خیر آبادی صاحب (مفتی دار العلوم دیوبند) کے فتویٰ میں الاعتصام للشاطبی کے حوالہ سے آپ ملاحظہ فرمائیں گے — علاوہ ازیں حافظ ابن کثیرؒ اور علامہ بغوی صاحب معالم اور علامہ خازن وغیرہ نے بھی اپنی تفسیروں میں سورۂ فتح کی آیت "لیغیظ بہم الکفار" کے تحت امام مالک رحمہ اللہ کے اس فتوے کا ذکر فرمایا ہے۔

شیخ عبد القادر جیلانیؒ پانچویں اور چھٹی صدی ہجری کے عظیم داعی الی اللہ اور سلسلہ اصلاح وتجدید کے گل سرسبد حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، انھوں نے اپنی معروف تصنیف "غنیۃ الطالبین" میں فرق ضالہ کے زیر عنوان روافض کا ذکر کرتے ہوئے ان کے جن بنیادی عقائد کا ذکر کیا ہے

ان سے معلوم ہوجاتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی یہ فرقہ اسلام سے خارج تھا، استفتاء میں شیخ کی عبارت کا جو اقتباس نقل کیا گیا ہے اسے ملاحظہ فرمالیا جائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ساتویں اور آٹھویں صدی کے مجدد شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی تصنیفات اور فتاویٰ میں جابجا شیعیت کا رد فرمایا ہے، لیکن اس موضوع پر ان کی مستقل تصنیف "منہاج السنۃ" ہے، جو انھوں نے اپنے ایک معاصر شیعی عالم ابن المطہر الحلّی کی کتاب "منہاج الکرامہ فی معرفۃ الامامۃ" کے جواب میں لکھی تھی، جس میں زیادہ تر حضرت علی اور اپنے ائمہ کی عصمت وامامت کے اثبات، خلفاء ثلٰثہ کی خلافت کی تردید اور صحابۂ کرام کے مطاعن پر زور قلم صرف کیا گیا تھا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ لکھ کر جو بڑے سائز کی چار جلدوں پر مشتمل ہے، واقعہ یہ ہے کہ اس باب میں امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کردیا، قیامت تک یہ کتاب انشاء اللہ اس مسئلہ میں امت کی رہنمائی کرتی رہے گی۔

منہاج السنۃ میں مطاعن صحابہ کے جواب خلفاء ثلٰثہ کی خلافت کے دلائل اور شیعی عقیدۂ امامت کی تردید کے علاوہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے جابجا اس اہم تاریخی حقیقت کو بھی پوری صراحت اور وضاحت سے لکھا ہے کہ تاریخ کے ہر دور میں شیعوں نے اسلام کے دشمنوں یہود ونصاریٰ اور کفار ومنافقین کا ساتھ دیا ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے ایک مقام پر کافی تفصیل کے ساتھ گذشتہ تاریخ میں شیعوں کے اسلام دشمنوں کی حمایت کے اس مسلسل رویہ کو بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "جب تاتاری مشرق کی طرف سے آئے اور انھوں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا اور خراسان، عراق وشام اور جزیرہ میں ان کے خون کے دریا بہائے تو شیعوں نے مسلمانوں کے خلاف ان حملہ آور تاتاریوں کا ساتھ دیا، اسی طرح شام میں جب عیسائیوں نے مسلمانوں سے جنگ کی، تب بھی روافض ان کی کمک پر تھے" — یہ سب لکھنے کے بعد امت کو ان کے مستقبل کے عزائم سے ان (الہامی) الفاظ میں باخبر کیا ہے کہ:

"اگر یہودیوں کی عراق میں یا کہیں اور حکومت قائم ہوجائے تو یہ

روافض ان کے سب سے بڑے مددگار ہوں گے۔"

منہاج السنۃ چونکہ ایک رافضی مصنف کی کتاب کے جواب میں لکھی گئی ہے اور اس کا

مقصد و موضوع اس رافضی کے دلائل کی تردید اور اعتراضات کا جواب ہے اس لئے اگر اس میں کسی طالب کو روافض کے بارے میں فقہی حکم اور فتویٰ نظر نہ آئے تو تعجب کی بات نہیں لیکن زبان و بیان کو سمجھنے والے منہاج السنۃ کے ہر صفحہ سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ روافض کے بارے میں شیخ الاسلام کی رائے کیا ہے۔

علاوہ ازیں استفتار میں شیخ الاسلام کی ایک دوسری اہم کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" کے حوالے سے چند عبارتیں نقل کی گئی ہیں، جن میں انھوں نے متقدم علماء متقدمین کا فتویٰ روافض کی تکفیر کے بارے میں نقل فرمایا ہے۔ پھر اپنی اسی کتاب کے بالکل آخر میں "فصل فی تفصیل القول فیہم" کے زیر عنوان ایک مستقل فصل قائم کر کے روافض کے مختلف فرقوں کے متعلق فیصلہ کن انداز میں الگ الگ احکام ذکر کئے ہیں، اسکے مطالعے سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ ان کے نزدیک جس (شخص یا گروہ) کا یہ عقیدہ ہو کہ قرآن کی آیات میں کچھ کمی ہوئی ہے یا کچھ آیتوں کو چھپایا گیا ہے، یا جس کا یہ عقیدہ ہو کہ سوائے چند اشخاص کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام صحابہ مرتد ہو گئے تھے یا یہ کہ ـــ فاسق ہو گئے تھے تو اس شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں بلکہ جو اس کے کفر میں شک کرے ان کی رائے میں اس کا کفر بھی لازم ہے۔ الصارم المسلول ص۵۹۱ ص۵۹۲

حضرت مجدد الف ثانی ہمارے برصغیر میں تجدید و اصلاح کا خاص سلسلہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے شروع ہوتا ہے، ان کے دفاتر مکتوبات میں بہت بڑی تعداد میں وہ مکاتیب ہیں جن کا یہی موضوع ہے، ان مکاتیب کے علاوہ ایک مستقل رسالہ "ردّ روافض" تحریر فرمایا جو دراصل علماء ماوراء النہر کے اس فتویٰ کی تائید میں تھا جو انھوں نے روافض کی تکفیر کے سلسلہ میں تحریر فرمایا تھا۔ اس میں حضرات صحابہ کرام، خصوصاً شیخین کے فضائل کے بارے میں احادیث نبوی اور امت کے ائمہ کبار کے ارشادات درج کرنے کے بعد تحریر فرمایا:

و شک نیست کہ شیخین از اکابر صحابہ اند بلکہ افضل ایشان، پس تکفیر بلکہ تنقیص ایشان موجب کفر و زندقہ و ضلالت باشد کما لا یخفیٰ

اور اس میں شک نہیں کہ شیخین صحابہ میں سب سے افضل ہیں پس انکی تکفیر بلکہ انکی تنقیص بھی موجب کفر و زندقہ و ضلالت ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔

آگے امام ربانی نے اس کے ثبوت و تائید میں فقہ حنفی کی چند کتابوں کی عبارتیں بھی نقل فرمائی ہیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ حضرت مجدد صاحب کا زمانہ وہ ہے جبکہ حکومت میں شیعوں کا غیر معمولی دخل

تھا، جہانگیر کی بیوی نور جہاں ایران کی غالی شیعہ تھی، اس کا باپ "دیوان کل" یعنی وزیر اعظم تھا اور اس کا بھائی "وکیل مطلق" یہ سب غالی شیعہ تھے، "تزک جہانگیری" میں خود جہانگیر نے لکھا ہے

دردولت پادشاہی من حالا دردست ایں سلسلہ است؛ پدر "دیوان کل" پسر "وکیل مطلق"، دختر "ہمراز و مصاحب" (بحوالہ تذکرہ امام ربانی)

بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کی خداداد عزیمت تھی کہ ایسے نازک وقت میں ہر طرح کے خطرات کے لئے اپنے آپ کو تیار کر کے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے شیعیت کے خلاف یہ جہاد کیا۔

سلسلۂ ولی اللّٰہی آپکے بعد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ آتا ہے، اسوقت حکومت اگرچہ عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں تھی جو مذہباً سنی تھے لیکن شیعوں کو یہ اقتدار حاصل تھا کہ اپنی خاص ترکیبوں سے جسکو چاہتے تخت پر بٹھلاتے اور جس کو چاہتے تخت سے اتار دیتے یا قتل کرا دیتے (اس کی تفصیل تذکرہ امام ربانی میں حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقالہ میں دیکھی جا سکتی ہے)۔

ان حالات میں بھی حضرت شاہ صاحب نے شیعیت کے خلاف جہاد کرنا اپنا خاص فریضہ سمجھا، "ازالۃ الخفا" اور "قرۃ العینین" جیسی ضخیم کتابیں اسی موضوع پر لکھیں اور اس نکتہ کو اس موضوع سے متعلق اپنی ہر کتاب میں دوہرایا اور وصیت نامہ میں بھی درج فرمایا کہ شیعہ اپنے عقیدہ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں اور اس بنیاد پر ان کو خارج از اسلام زندیق قرار دیا حضرت شاہ صاحب کی کتابوں کی یہ تصریحات ناظرین کرام استفتار میں اور حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی (مقیم کراچی) دامت فیوضہم کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان کے فرزند اکبر حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی رفض و تشیع کے فتنہ کو امت کے لئے سب سے بڑا فتنہ اور سب سے بڑی گمراہی سمجھا، اس سلسلہ میں "تحفۂ اثنا عشریہ" جیسی کتاب تصنیف فرمائی، جو اس راہ میں انشاء اللہ ہمیشہ طالبین حق کی رہنمائی کرتی رہے گی ـــ ملحوظ رہے کہ وہ قرآن پاک کے خاص اصطلاح کے مطابق جِدَال بِالَّتِی ھِیَ اَحْسَن۔ یعنی فن مناظرہ کی کتاب ہے، فتویٰ نہیں ہے، لیکن اس میں اثنا عشریہ کی بنیادی کتابوں کے حوالے سے متعدد مقامات پر ان کے عقیدۂ تحریف قرآن کا بھی ذکر کیا گیا ہے، اور اس میں کسی کے لئے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ یہ عقیدہ موجب کفر ہے ـــ اور ان کے فتاویٰ کے مجموعہ "فتاویٰ عزیزی" میں شیعہ اثنا عشریہ کی صریح تکفیر

کا فتویٰ موجود ہے جسکو مولانا عبدالرشید نعمانی دامت فیوضہم نے اپنے جواب میں نقل فرمادیا ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان کے بلاواسطہ اور بالواسطہ تلامذہ نے بھی امت کو رفض کی گمراہیوں سے بچانے کے لئے اپنے اپنے ظروف وحالات اور امکانات کے مطابق جدوجہد فرمائی،

جہاں تک اس عاجز کا مطالعہ ہے اس ولی اللہی سلسلہ کے ہمارے قریبی اکابر میں مولانا خلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتنہ کی طرف سب سے زیادہ توجہ فرمائی اور کتب شیعہ کا خاصا اہتمام سے مطالعہ فرمایا، جیسا کہ ان کی تصانیف "ہدایات الرشید" وغیرہ سے اندازہ کیا جاسکتا ہے، انھوں نے بھی شیعہ اثنا عشریہ کو خارج از اسلام کافر بحکم مرتد قرار دیا ہے اور اسی کو محققین کا مذہب بتایا ہے۔ ناظرین کرام حضرت مولانا نوراللہ مرقدہ کا یہ فتویٰ "فتاویٰ خلیلیہ" کے حوالے سے اس مجموعہ فتاویٰ میں دارالافتاء مظاہر علوم سہارنپور کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

حضرات علماء اہلحدیث کا رویہ بھی اس مسئلہ میں یہی رہا — اور یہی ہے — ہفتہ وار "الاعتصام لاہور" کے محترم مدیر مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب نے اپنے فتویٰ کے ساتھ (جو ناظرین اس مجموعہ میں ملاحظہ فرمائیں گے) اب سے اسّی برس پہلے کا اسی زمانے کے جماعت اہل حدیث کے ایک محترم صاحب فتویٰ عالم دین مولانا عبدالاحد خانپوری رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر فرمایا ہوا مطبوعہ فتویٰ (جو آٹھ صفحات پر ہے) اس عاجز کے پاس روانہ فرمایا ہے، اس میں صراحت کے ساتھ مدلل طور پر شیعوں کی تکفیر کی گئی ہے، یہ فتویٰ سنہ ۱۹۰۶ء میں لکھا گیا تھا، اس پر تقریباً تیس حضرات علماء کرام کی تصدیقات ہیں۔

یہ عاجز شیعہ مذہب سے واقفیت کے بارے میں حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے امتیاز و تخصص کا اوپر ذکر کرچکا ہے اور اب سے ساٹھ سال پہلے لکھے ہوئے ان کے فتویٰ کا بھی ذکر کرچکا ہے جو اس دور کے اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کی تصدیقات کے ساتھ شائع ہوا تھا جس میں شیعہ اثنا عشریہ کی تکفیر کی گئی تھی (اس فتوے کا ذکر استفتاء میں بھی کیا گیا ہے) — اور — عصر حاضر کے مختلف مکاتب فکر کے حضرات علماء کرام اور مفتیان عظام کا فتویٰ اور فیصلہ اس مجموعہ کی شکل میں آپکے سامنے ہے۔

یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا اس کا حاصل یہی ہے کہ متقدمین و متاخرین علماء شریعت میں سے جن حضرات کو شیعوں کے موجب کفر عقائد کا علم ہوا انھوں نے ان کو خارج از اسلام قرار دیا، جن حضرات کو تردد ہوا شیعوں کے عقائد کی پوری واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے ہوا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین کے بارے میں بھی ایسا ہی ہوا کہ جن علماء کرام نے انکی کتابیں دیکھیں اور یقین کے ساتھ یہ بات سامنے آگئی کہ یہ شخص نبی و رسول ہونے کا مدعی ہے اور اس عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہے جو قطعیات و ضروریات دین میں سے ہے اور اسی طرح دوسری موجب کفر باتیں علم میں آگئیں جن میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں تھی تو انھوں نے تکفیر ضروری سمجھی، اور جن حضرات نے وہ کتابیں نہیں دیکھیں اور ان کے عقیدے صحیح طور پر ان کے سامنے نہیں آئے بہت دن تک وہ تکفیر میں متردد رہے — ممالک عربیہ کے محتاط علماء و اصحاب فتویٰ جو مرزا غلام احمد کی اردو زبان میں لکھی ہوئی کتابیں ہماری طرح نہیں پڑھ سکتے تھے وہ مرزا غلام احمد اور اس پر ایمان لانے والے قادیانیوں کی تکفیر سے اتفاق پر ایک زمانہ تک آمادہ نہیں ہوتے تھے، اب سے صرف پینتیس سال پہلے کا واقعہ ہے کہ سنہ ۱۹۵۲ء میں کراچی میں عالمی مؤتمر علماء اسلام کا اجلاس تھا دوسرے ممالک خاص کر عرب ممالک کے اکابر و مشاہیر علماء بھی شریک ہوئے تھے، یہ عاجز راقم سطور بھی مدعو تھا اور شریک ہوا تھا، عالم اسلام کی عظیم شخصیت سماحۃ المفتی امین الحسینی علیہ الرحمہ اجلاس کے صدر تھے اس وقت پاکستان میں قادیانیوں کو خارج از اسلام اور غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی مہم مجلس احرار ہی چلا رہی تھی، اس کے علماء کا ایک وفد آیا اور اس نے صدر اجلاس سماحۃ المفتی امین الحسینی صاحب سے یہ خواہش ظاہر کی کہ علماء کی اس عالمی مؤتمر میں قادیانیوں کے خارج از اسلام اور غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تجویز پاس کردی جائے۔ لیکن مفتی صاحب اس کے لئے اس وقت کسی طرح تیار نہ ہوئے — راقم سطور کے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ ان حضرات کی گفتگو سے ان کو وہ یقین و اطمینان حاصل نہیں ہوسکا جو ان کے نزدیک تکفیر کے لئے ضروری تھا۔

مفتی امین الحسینی صاحب علیہ الرحمہ کے علاوہ بھی اس عاجز نے متعدد ایسے عرب علماء کو دیکھا ہے جن کا یہی رویہ تھا — اور ظاہر ہے کہ اس کی وجہ یہی تھی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیوں کے بارے میں ان کو وہ واقفیت نہیں تھی جو ہم لوگوں کو تھی، اگر ان حضرات کو وہ واقفیت ہوتی تو وہ بھی انکی تکفیر کو دینی فریضہ سمجھتے — اور یہ حال صرف عرب علماء ہی کا

نہیں تھا بلکہ یہ عاجز ذاتی طور پر برصغیر کے بھی بعض ایسے حضرات سے واقف ہے جواب سے قریباً صرف دس بارہ سال پہلے تک قادیانیوں کی تکفیر سے اتفاق نہیں فرماتے تھے اور اس کے خلاف علانیہ اظہار رائے کرتے تھے، اسکی کوئی توجیہ اس کے سوا نہیں کی جاسکتی کہ ان کو قادیانیوں کے قطعی موجب کفر عقیدوں کا علم نہیں ہوسکا، یا یہ کہ وہ اسلام اور کفر کی حقیقت اور اس کے حدود سے صحیح طور پر واقف نہیں تھے۔

یہاں یہ عاجز ضروری سمجھتا ہے کہ ایمان اور کفر کی حقیقت اور ان کے حدود کی وضاحت اپنے ناظرین کے لئے حتی الوسع عام فہم انداز میں کردی جائے۔

ایمانؔ واسلام اور کفر کی حقیقت اور انکی حدود

ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دل سے اللہ کا رسول مانا جائے جو کچھ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتلائیں اس سب کی تصدیق اور اس کو قبول کیا جائے اور اس پر ایسا یقین کیا جائے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو ان کی کسی ایک ایسی بات کا انکار کرنا اور یقین نہ کرنا موجب کفر ہوگا ——— البتہ جن مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا اور ان کو آپ کی تعلیم بالواسطہ پہونچی (جیسا کہ ہمارا حال ہے) ان کے لئے بحیثیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف انھیں تعلیمات اور احکام کی ہوگی جو ایسے قطعی اور یقینی طریقے سے ثابت ہیں، جن میں کسی شک شبہ یا تاویل کی گنجائش نہیں۔ ——— مثلاً یہ بات کہ حضور نے شرک و بت پرستی کے خلاف توحید کی تعلیم دی، قیامت و آخرت، جنت و دوزخ کی خبر دی، ایک مستقل مخلوق کی حیثیت سے فرشتوں کے وجود کی اطلاع دی قرآن پاک کو ہمیشہ محفوظ رہنے والی اللہ کی کتاب اور اپنے کو اللہ کا آخری نبی بتلایا جسکے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نبی نہیں آئے گا اور مثلاً پانچ وقت کی نماز، رمضان کے روزوں، اور زکوٰۃ وحج کے فرض ہونے کی تعلیم دی اور اس طرح کی اور بہت سی دینی حقیقتیں اور دینی احکام ہیں جن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہونے کے بارے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں، تو کسی کے مومن ومسلم ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ایسی تمام باتوں کی اپنے علم کے مطابق (اجمالی یا تفصیلی) تصدیق کی جائے، ان کو دل سے مانا جائے قبول کیا جائے ——— ایسی کسی ایک بات کا انکار بھی موجب کفر ہوگا، مثلاً کوئی بدبخت

کہے کہ میں توحید ورسالت، نماز، روزہ وغیرہ سب باتوں کو تو مانتا ہوں، لیکن قیامت اور جنت و دوزخ کی بات میری سمجھ میں نہیں آتی، یا کہے کہ فرشتوں کی بات میری سمجھ میں نہیں آتی اس لئے میں اس کو نہیں مانتا ——— یا مثلاً کہے کہ میں یہ تو مانتا ہوں کہ قرآن میں جو کچھ ہے وہ سب برحق ہے لیکن میں یہ نہیں مانتا کہ وہ خدا کا کلام ہے بلکہ میرے نزدیک وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے (جیسا کہ اب سے قریباً پچاس سال پہلے ہمارے ہی ملک کے بعض ملحدین نے کہا اور لکھا بھی تھا) یا مثلاً کہے کہ میں یہ نہیں مانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم ہوگیا اور آپ کے بعد کبھی کوئی نبی نہیں آئے گا (جو قادیانیوں کا موقف ہے) تو ظاہر ہے کہ اس کا یہ عقیدہ اسلام سے اس کے رشتے کو کاٹ دیگا اور اس کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا اگرچہ وہ یہ بات کسی غلط تاویل کی بنیاد پر کہتا ہو اور دوسری تمام ایمانیات کا اقرار کرتا ہو، نماز پڑھتا ہو، روزے رکھتا ہو حج کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو اس کے باوجود اس کو کافر ہی کہا جائے گا، اس حقیقت کے سمجھنے کے لئے قادیانیوں کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

راقم سطور نے استفتار میں شیعہ اثنا عشریہ کے جن تین خاص عقیدوں کا ثبوت انکی بنیادی اور مستند کتابوں کے حوالے سے پیش کرکے حضرات علمار کرام واصحاب فتویٰ سے سوال کیا ہے، ان تینوں عقیدوں کی نوعیت یہی ہے کہ ان سے ان دینی حقیقتوں کی تکذیب اور ان کا انکار ہوتا ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں، علمار کی اصطلاح میں ان کو "قطعیات" اور "ضروریات دین" کہا جاتا ہے۔

ان میں سب سے پہلا مسئلہ شیخین (سیدنا ابوبکر صدیق وفاروق اعظم رضی اللہ عنہما) کے ایمان کا ہے، جو شخص دین کا کچھ بھی علم رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ ان کا مومن صادق ہونا صرف تاریخی مسئلہ نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مختلف عنوانات سے اتنی حدیثوں میں جن کا شمار مشکل ہے ان کے مناقب وفضائل بیان فرمائے ان کے جنتی ہونے کی خبر دی، خاص کر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہجرت کے انتہائی نازک اور خطرناک سفر میں رازدار اور وفادار رفیق کی حیثیت سے اپنے ساتھ لیا، اور اپنے مرض وفات

میں اپنی جگہ امام نماز مقرر فرمایا، اور امت کو اپنے بعد ان کی اقتدا اور پیروی کی ہدایت فرمائی۔ ان احادیث سے جو متواتر بقدر مشترک ہیں اور ان واقعات سے جو تواتر کے ساتھ معلوم ہیں ایسے یقین کے ساتھ جس میں ذرہ برابر شک و شبہ کی گنجائش نہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مومن صادق، مقبول بارگاہ الٰہی اور خلیفۂ برحق ہونے کے بارے میں تبلادیا گیا تھا اور آپ نے اپنے ارشادات اور اپنے عمل سے امت کو بھی اس سے مطلع فرمایا

ان احادیث متواترہ کے علاوہ شیخین کے مومن صادق، مقبول بارگاہ خداوندی اور خلیفہ برحق ہونے پر بھی قرآن پاک کی متعدد آیات نے مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بے نظیر فارسی تصنیف ازالۃ الخفاء میں ان آیات پر مفصل کلام فرمایا ہے جس سے یہ حقیقت روشن ہو کر سامنے آجاتی ہے، پھر ان کے بعد حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ نے ان آیتوں کی تفسیر میں اردو میں مستقل رسائل لکھے ہیں، جن کا مطالعہ کر کے ہر وہ شخص جو عقل سلیم اور نور ایمان سے محروم نہیں کیا گیا ہے اسی نتیجہ پر پہونچے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں خالص معجزانہ انداز میں حضرات شیخین کے مومن صادق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفۂ برحق ہونے کی شہادت محفوظ کر دی ہے۔ لہذا جو شخص یا فرقہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کو، منافق، کافر اور معاذ اللہ جہنمی کہتا ہے (جیسا کہ خمینی صاحب نے کشف الاسرار میں پوری صراحت اور صفائی کے ساتھ لکھا ہے اور اثنا عشریہ کا عام عقیدہ ہے[1]) وہ ایک ایسی دینی حقیقت کی تکذیب کرتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعیت کے ساتھ ثابت ہے۔

حضرات شیخین کے علاوہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حال

---

[1] شیعوں کے اس عقیدے کے بارے میں خمینی صاحب اور متعدد دوسرے مستند شیعہ مصنفین کی عبارتیں اور ائمہ معصومین کی روایات ناظرین کرام استفتاء میں ملاحظہ فرمائیں گے یہاں پاکستان کے ایک معروف شیعہ مجتہد علامہ محمد حسین کی کتاب "تجلیات صداقت" کی ایک مختصر عبارت بھی ملاحظہ فرمائی جائے۔

"اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلام میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحاب ثلاثہ کے بارے میں ہے اہل سنت ان کو بعد از نبی تمام اصحاب امت سے افضل جانتے ہیں۔ اور ہم ان کو دولت ایمان و ایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں۔" تجلیات صداقت ص۲۰۲ (طبع پاکستان)

بھی یہی ہے کہ ان کا مومنہ صادقہ ہونا دینی قطعیات میں سے ہے، قرآن مجید سورۂ نور میں انکی عفت و پاکدامنی کے ساتھ ان کے مومنہ ہونے کی شہادت بھی محفوظ کر دی گئی ہے نیز اسی سورت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد الطیبٰت للطیبین والطیبون للطیبٰت ان کے مومنہ صادقہ طیبہ ہونے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے شہادت ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے ساتھ جو خاص الخاص تعلق تھا یہاں تک کہ مرض وفات کے آخری ایام میں دیگر تمام ازواج مطہرات سے اجازت حاصل کر کے آپ نے انھیں کے حجرہ میں انھیں کے ساتھ رہنا طے فرمایا، اور آخری لمحۂ حیات تک ان کے ساتھ جس تعلق کا اپنے عمل سے اظہار فرمایا، وہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ ان کو مومنہ صادقہ طیبہ جانتے تھے۔

ان سب حقائق پر نظر رکھتے ہوئے اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مومنہ صادقہ ہونا بھی دینی قطعیات میں سے ہے ——— لیکن ناظرین کرام استفتاء میں ملاحظہ فرمائیں گے کہ اثنا عشریہ کا ترجمان اعظم ملا مجلسی ان کو صاف لفظوں میں کافرہ منافقہ ملعونہ لکھتا ہے اور جہاں تک معلوم ہے اس فرقے کے عوام و خواص حضرت صدیقہ کے مومنہ ہونے سے انکار کرتے ہیں، پاکستان کے شیعہ مجتہد علامہ محمد حسین نے اہلسنت کے ایک عالم مولانا کرم الدین مرحوم مؤلف "آفتاب ہدایت" کو جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:

"باقی رہا مؤلف کا یہ کہنا کہ عائشہ مومنوں کی ماں ہیں، ہم نے ان کے ماں ہونے کا انکار کب کیا ہے، مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا، ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور" (تجلیات صداقت ص۴۷۴)

استفتاء میں دوسرا مسئلہ شیعوں کے عقیدۂ تحریف قرآن کا ہے

اس کے بارے میں ناظرین کرام سے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اس کو بغور ملاحظہ فرمایا جائے ——— اس بحث کے آخر میں ایک عنوان ہے:

کسی اثنا عشری شیعہ کیلئے تحریف سے انکار اور اہلسنت کی طرح قرآن پر ایمان از روئے عقل بھی ممکن نہیں

اس عنوان کے تحت جو کچھ لکھا گیا ہے وہ کوئی ایسی منطقی بحث نہیں، جسے سمجھنے کے لئے کسی خاص درجہ کی عقل وفہم کی ضرورت ہو، وہ "دو اور دو چار" کی طرح آسانی سے سمجھ میں آنے والی بدیہی حقیقت ہے۔

البتہ اس سلسلے میں ایک بات کی طرف خاص طور سے ناظرین کو توجہ دلانا ہے۔ استفتار میں خمینی صاحب کی کتاب "کشف الاسرار" کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے کہ خلفار ثلثہ اور ان کے رفقار (جن کو خمینی صاحب دشمن اسلام منافقوں کی ایک پارٹی بتلاتے ہیں) قرآن میں سے اگر اپنی اغراض فاسدہ کے لئے کچھ آیتوں کا نکال دینا ضروری سمجھتے تو وہ قرآن سے ان آیتوں کو نکال دیتے، وہ آیتیں ہمیشہ کے لئے قرآن سے غائب ہوجاتیں اور وہ تورات وانجیل ہی کی طرح محرف ہوجاتا۔[1]

اس سے ظاہر ہے کہ خمینی صاحب خلفار ثلثہ اور ان کے ساتھیوں کو قرآن میں تحریف کردینے پر اور اس میں سے آیتوں کی آیتیں غائب کردینے پر قادر یقین رکھتے ہیں[2] —— اور وہ اور اثنا عشری فرقہ کا ہر فرد اس کا بھی قائل ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پورے چوبیس سال تک یہی منافق وبدکردار لوگ حکومت واقتدار پر غاصبانہ طور پر قابض اور سیاہ وسفید کے مالک رہے، انھوں نے ہی موجودہ قرآن کو مرتب کرایا —— تو اللہ تعالیٰ نے جس بندہ کو کچھ بھی عقل دی ہو وہ سوچے کہ کیا اس کا کچھ بھی امکان ہے کہ جس فرقہ کا یہ عقیدہ ہو وہ موجودہ قرآن کو ہر قسم کی تحریف سے محفوظ کتاب اللہ یقین

۱۔ خمینی صاحب کی اصل فارسی عبارت یہ ہے:-

در صورتیکہ امام را در قرآن ثبت می کردند، آنہا نیکہ جز برائے دنیا وریاست با اسلام وقرآن سروکار نداشتند، وقرآن را وسیلۂ اجرائے نیات فاسدہ خود کردہ بودند آں آیات را از قرآن بردارند و کتاب آسمانی را تحریف کنند، وبرائے ہمیشہ قرآن را از نظر جہانیاں بیندازند، وتا روز قیامت این ننگ برائے مسلمانہا وقرآن آنہا بماند وہماں عیبے را کہ مسلمانان بکتاب یہود ونصاریٰ میگرفتند، برائے خود اینہا ثابت شود

(کشف الاسرار ص ۱۱۴)

۲۔ اہل سنت کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور اس ازلی فیصلہ کے بعد کہ "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ" کسی انسان بلکہ کسی مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نازل فرمائی ہوئی اس کتاب مقدس میں کوئی تحریف وتبدیلی یا کمی بیشی کرسکے

کرسکے؟ اور دل سے اس کے کتاب الٰہی ہونے پر اس کا ایمان ہو؟

اس کے بعد کسی کے لئے اس میں شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ ہمارے زمانے کے جو اثنا عشری شیعہ قرآن پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں وہ صرف ان کا تقیہ ہے —— قرآن کے بارے میں فی الحقیقت ان کا عقیدہ وہی ہے، جو ایک شیعہ عالم اعجاز بدایونی کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے جس کو مولانا عبدالقدوس رومی (مفتی شہر آگرہ) نے اپنے جواب میں نقل فرمایا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ شیعہ عالم مولوی فرمان علی کا ترجمۂ قرآن اور اسی طرح مولوی مقبول دہلوی کا ترجمۂ قرآن اسی صدی کے لکھے ہوئے ہیں اور شیعوں میں عام طور سے مقبول ہیں ان دونوں نے اپنے حواشی میں قرآن میں جابجا تحریفات کا ذکر کیا ہے

آخر میں ناظرین کرام سے یہ بھی گذارش ہے کہ شیعوں کے عقیدۂ تحریف قرآن کے بارے میں اگر مزید بصیرت حاصل کرنی ہو تو اس عاجز کی کتاب "ایرانی انقلاب خمینی اور شیعیت" میں تحریف قرآن کی بحث ملاحظہ فرمائی جائے۔

استفتار میں تیسرا مسئلہ یہ پیش کیا گیا ہے: کہ شیعہ اثنا عشریہ اپنے عقیدۂ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں، اس بارے میں جو کچھ بھی استفتار میں لکھا گیا ہے امید ہے کہ اسی کے مطالعہ سے ناظرین کو اس بارے میں اطمینان ویقین حاصل ہوجائے گا۔

—— اور عقیدۂ ختم نبوت کا قطعیات اور ضروریات دین میں سے ہونا کسی وضاحت کا محتاج نہیں، قادیانیوں کو خاص کر عقیدۂ ختم نبوت کے انکار ہی کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام قرار دیا گیا ہے، اگرچہ وہ اپنے اس انکار کی تاویل کرتے ہیں، اور اپنے تراشے ہوئے معنی کے لحاظ سے حضور کو خاتم النبیین بھی کہتے ہیں، بالکل یہی حال اثنا عشریہ کا ہے، جیسا کہ استفتار میں وضاحت سے لکھا گیا ہے۔

اگرچہ ان تین عقیدوں کے علاوہ شیعہ اثنا عشریہ کے اور بھی متعدد ایسے عقیدے ہیں جن کو علمار کرام نے موجب کفر قرار دیا ہے، مثلاً عقیدۂ بدا اور عقیدۂ رجعت وغیرہ لیکن راقم سطور کا خیال ہے اور شیعہ مذہب سے واقفیت رکھنے والے اور بھی علمار کرام نے تحریر فرمایا ہے کہ ان عقیدوں میں کچھ نہ کچھ تاویل کی گنجائش ہے، اس لئے اس عاجز نے ان عقیدوں سے کوئی تعرض نہیں کیا ہے، صرف مذکورہ بالا ان تین عقیدوں کو

حضرات علماء کرام و اصحاب فتویٰ کے سامنے پیش کر کے جواب اور فتویٰ چاہا ہے جن میں ذرہ برابر شک و شبہ کی اور تاویل کی گنجائش نہیں، اس لئے استفتاء کا جواب لکھنے والے حضرات علماء کرام و مفتیان عظام نے متفقہ طور پر یہی فتویٰ دیا ہے کہ یہ عقیدے قطعاً موجب کفر ہیں اور ان عقیدوں کا حامل فرقہ اثنا عشریہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

چند غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ

اثنا عشری شیعوں کی تکفیر اور عصر حاضر میں اس کے اظہار و اعلان کے سلسلہ میں جو اشکالات یا غلط فہمیاں بعض حضرات کو ہوتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر مختصراً ہی سہی ان کے سلسلہ میں بھی کچھ عرض کر دیا جائے۔

روافض کی تکفیر کے سلسلے میں بعض لوگوں کی طرف سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ بہر حال وہ اہل قبلہ میں سے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہؒ اور دوسرے ائمہ کا یہ ارشاد مشہور و معروف ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہ کی جائے (قادیانیوں کی تکفیر سے اختلاف کرنے والے بعض حضرات بھی یہ بات کہا اور لکھا کرتے تھے)

کاش یہ حضرات اس پر غور کرتے کہ جن ائمہ کرام یا جن مصنفین نے یہ بات فرمائی یا لکھی ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہ کی جائے، ان کی مراد اہل قبلہ؎ کے لفظ سے کیا ہے؟ —— ظاہر ہے کہ لفظی اور لغوی معنی کے لحاظ سے تو ہر وہ شخص اہل قبلہ ہے جو مکہ معظمہ میں واقع کعبہ کو بیت اللہ اور قبلہ مانتا ہو، تو اگر اس لفظ کا یہی مطلب ہو تو ابو جہل و ابو لہب وغیرہ سارے مشرکین عرب اہل قبلہ تھے عربوں کی تاریخ اور ان کے حالات سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ سارے مشرکین عرب کعبہ کو بیت اللہ اور قبلہ مانتے تھے اس کا طواف کرتے تھے، اپنے طریقے پر حج اور عمرہ بھی کرتے تھے تو اگر اہل قبلہ کا مطلب یہی ہو تو پھر ان مشرکین عرب کو بھی کافر ماننے کی گنجائش نہ ہوگی۔

دراصل اہل قبلہ ایک خاص دینی اور علمی اصطلاح ہے، عقائد اور فقہ کی کتابوں میں تکفیر کی بحث میں یہ لفظ (اہل قبلہ) عام طور سے استعمال ہوا ہے اور انھیں کتابوں میں یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اسلام کو بہ طور دین قبول کر چکے ہوں توحید و رسالت قیامت وغیرہ ایمانیات پر یقین رکھتے ہوں، اور کسی ایسی دینی حقیقت کے منکر

نہ ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے قطعی اور یقینی طریقے پر ثابت ہو جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ بس اگر کوئی شخص کسی ایسی ایک بات کا بھی منکر ہے تو وہ اہل قبلہ میں سے نہیں ہے اور اس کی تکفیر ہی کی جائے گی۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی "شرح فقہ اکبر" میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کی اس ہدایت کا ذکر کیا گیا ہے —— ساتھ ہی اسی مقام پر اہل قبلہ کی تشریح کے طور پر لکھا گیا ہے۔

اعلم ان المراد باھل القبلۃ الذین اتفقوا علی ما ھو من ضروریات الدین (شرح فقہ اکبر ص۱۸۹)

(ترجمہ) اور تمھیں یہ بات جان لینی چاہیئے کہ اہل قبلہ سے وہی لوگ مراد ہیں جو تمام ضروریات دین سے متفق ہوں۔

یہی بات فقہ اور عقائد کی دوسری کتابوں میں بھی صراحت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ پس جو لوگ قادیانیوں اور روافض کے بارے میں اس طرح کی بات کرتے ہیں کہ وہ اہل قبلہ ہیں وہ اس دینی و علمی اصطلاح کی مراد اور حقیقت سے ناواقف ہیں۔ —— روافض کے بارے میں آپ کو معلوم ہو چکا کہ وہ ایسی دینی حقیقتوں کے مکذب اور منکر ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں، جن میں ذرہ برابر شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور قطعیات اور ضروریات دین میں سے ہیں۔

؎ یہ "اہل قبلہ" کے لفظ سے غلط فہمی تو ایسی تھی جس کی کچھ بنیاد تھی اگرچہ کیسی ہی غلط تھی۔ ہمارے زمانے کے تو بہت سے پڑھے لکھے مسلمانوں کا بھی یہ خیال ہے کہ جو شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے (خواہ اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو) بس وہ مسلمان ہے، ان لوگوں کے نزدیک اسلام بھی ہندو دھرم کی طرح کا ایک مذہب ہے جس میں کسی خاص عقیدے کی ضرورت اور اہمیت نہیں، ہندو دنیا سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ ویدوں کو مقدس الہامی کتاب ماننے والے بھی ہندو ہیں اور اس کا انکار کرنے والے اور ان کو خرافات کا مجموعہ بتانے والے جینی بھی ہندو ہیں، مورتی پوجا کرنے والے سناتن دھرمی بھی ہندو ہیں اور اس کا کھنڈن کرنے اور اس کو مہاپاپ بتانے والے آریہ سماجی بھی ہندو ہیں، ایشور اور خدا کو ماننے والے بھی ہندو ہیں اس کے قطعی منکر بھی ہندو ہیں —— ایک زمانے میں ہمارے ملک کے عظیم لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو نے خود اپنا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

ہندو مذہب بھی عجیب ہے اس سے کسی طرح پیچھا نہیں چھوٹ سکتا، میں خدا کو نہ مانوں جب بھی ہندو ہوں اور کسی مذہب کو نہ مانوں جب بھی ہندو ہوں[1]۔

یہ لوگ جو ہر اس شخص کو جو اپنے کو مسلمان کہے مسلمان ماننے اور ماننے پر اصرار کرتے تھے، قادیانیوں کی تکفیر کے بارے میں بھی علماء کرام پر بلاوجہ تنگ نظری کا الزام لگاتے اور پھبتیاں کستے تھے، خمینی اور فرقہ اثنا عشریہ کی تکفیر کے بارے میں بھی ان کا یہی رویہ ہونا قدرتی بات ہے، ایسے حضرات سے دردمندی کے ساتھ صرف یہ عرض کرنا ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت کو جاننے کی کوشش کریں —— اسلام مخصوص عقائد، ایمانیات اور زندگی کا ایک متعین ضابطہ حیات ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آیا اور قرآن مجید میں محفوظ ہے، جو شخص اس کو قبول کرے وہ مومن و مسلم ہے اور جو اس کو نہ مانے (اگرچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب ترین عزیز ہو) وہ کافر ہے۔

قادیانیوں کی تکفیر کی مخالفت کرنے والوں کا جو ایک حربہ تھا، روافض کی تکفیر سے اختلاف کرنے والے بھی اسی حربہ کو استعمال کرتے ہیں، وہ حربہ یہ ہے کہ ماضی کی تکفیر کے بعض غلط فتووں کا حوالہ دیکر علماء کرام کے تکفیر کے فتووں کو عوام کی نظروں میں ناقابل اعتبار ثابت کرنے کی کوشش کی جائے۔

لیکن یہ غور فرمایا جائے کہ یہ بات معقولیت سے کتنی دور ہے؟ —— سب جانتے ہیں کہ پولیس والے چوروں، ڈاکوؤں اور دوسری طرح کے مجرموں کا جو چالان کرتے ہیں، ان میں بعض چالان دانستہ یا نادانستہ غلط بھی ہوتے ہیں تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا اور اصول بنالینا صحیح ہوگا کہ کسی جگہ کی پولیس چور اور ڈاکوؤں وغیرہ مجرموں کے جو چالان کرے تو ہمیشہ ان چالانوں کو غلط ہی مانا جائے اور سب چوروں اور ڈاکوؤں وغیرہ مجرموں کو بھی بری قرار دیا جائے؟

اللہ تعالیٰ ایسی باتیں کرنے والے لوگوں کو عقل سلیم عطا فرمائے، اور اسلام و کفر کی حقیقت

[1] بہت عرصہ گذرا پنڈت نہرو کی یہ بات ان کی خود نوشت سوانح حیات کے اردو ایڈیشن میں پڑھی تھی، اس وقت صرف یادداشت سے لکھ رہا ہوں، کتاب سامنے نہیں ہے، ان کے الفاظ کچھ بھی ہوں لیکن اطمینان ہے کہ مطلب یہی تھا۔

سمجھنے کی توفیق دے۔

اسی طرح ایک بات یہ بھی کہی جاتی ہے کہ شیعہ سنی اختلاف تو بہت عرصہ سے چلا آرہا ہے۔ پھر بھی علماء اہلسنت نے شیعیت کے خلاف اس قدر سخت موقف اختیار نہیں کیا، لہٰذا خاص کر آج کل کے حالات میں جبکہ وقت کی ضرورت اتحاد ہے نہ کہ اختلاف اس بحث کو چھیڑنا اور اس موقف کا اظہار و اعلان مناسب اور وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ اشکال بھی شیعیت کے بارے میں ہمارے علماء متقدمین کے رویہ اور مسئلہ کی موجودہ نوعیت دونوں سے ناواقفیت ہی پر مبنی ہے۔

جہاں تک علماء متقدمین کے رویہ کا تعلق ہے، تو اس کے بارے میں تو اس مضمون کے ابتدائی حصہ میں کافی تفصیل کے ساتھ عرض کیا جاچکا ہے کہ ہر دور میں ہمارے علماء و فقہاء نے تمام شیعی عقائد سے تفصیلی طور پر واقف نہ ہوسکنے کے باوجود صرف شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت اور ان کی صحابیت کے انکار اور ان کی شان میں گستاخانہ رویہ کی بنا پر بجا طور پر خارج از اسلام قرار دیا۔

یہاں اتنی بات اور عرض کردی جائے کہ اثنا عشری فرقہ کا ایک مستقل مذہب و فرقہ کی شکل میں وجود تیسری صدی ہجری کے اواخر یا چوتھی صدی ہجری کے شروع میں ہوا تھا اور شروع ہی سے ان کی تمام سرگرمیاں، حیرت انگیز حد تک خفیہ اور زمین دوز رہی ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جیسے جیسے اسلام اور اہلسنت کے خلاف ان کے جذبات ظاہر ہوتے گئے، اور ان کا نقصان کھلتا گیا ان کے متعلق علماء اسلام خاص کر ان علماء کے رویہ میں جن سے اللہ تعالیٰ امت کی رہبری و رہنمائی کا خصوصی کام لے رہا تھا اور جو حالات سے زیادہ باخبر رہتے تھے، نمایاں طور پر سختی آتی گئی۔

مثلاً شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا زمانہ ساتویں اور آٹھویں صدی کا تھا، ان کی کتابوں کے مطالعہ سے شیعیت کے بارے میں ان کا جو سخت موقف سامنے آتا ہے، اس عاجز کے نزدیک اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ جس دور میں تھے، اس دور میں اس فرقہ کی اسلام دشمنی کھل کر سامنے آچکی تھی، شام و فلسطین پر صلیبی حملوں کے موقع پر شیعوں نے صلیبیوں کا جس طرح ساتھ دیا تھا اور اس کے بعد صلیبیوں نے شام پر قبضہ کے بعد جس طرح ان شیعوں کو اپنا معتمد و مقرب بنایا تھا، اور پھر آٹھویں صدی میں تاتاریوں کے شام پر حملہ کے وقت بھی جس طرح

شیعوں نے کھل کر ان کا ساتھ دیا تھا۔ اس کی وجہ سے اس فرقہ کے ایک ایک فرد کے سینے میں اسلام اور مسلمانوں سے جو عداوت چھپی چلی آرہی تھی وہ کھل کر سامنے آگئی تھی۔

اس مجموعی صورتحال اور واقعاتی پس منظر کو سامنے رکھنے کے بعد بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے موقف میں اتنی شدت کیوں تھی؟

سطور بالا میں راقم سطور اس موضوع پر علامہ ابن تیمیہؒ کی مایہ ناز تصنیف منہاج السنۃ اور اس کے درجہ و مقام کا تذکرہ کر چکا ہے۔ یہاں اس کی ایک عبارت کا ترجمہ مزید نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے ص ۲۴۵ ج ۲ میں جہاں شیخ الاسلام نے حلی رافضی کی یہ بات نقل فرمائی ہے کہ:۔

"یمامہ کا مسیلمہ اور اس کے متبعین مسلمان اور اہل ایمان تھے، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چونکہ انھوں نے ابو بکرؓ کو خلیفہ ماننے اور انہیں زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا، صرف اس لئے انھیں مرتد قرار دیکر ابو بکرؓ نے ان کے خلاف لشکر کشی کی، اور ان کے بارہ سو سے زیادہ آدمی قتل کر دیئے اور ان کے ساتھ کفار کا سا معاملہ کیا۔"

اس مقام پر علامہ ابن تیمیہ کی غیرت ایمانی کو جوش آیا ہے، اور انھوں نے اس بے مثال جاہلانہ افتراء پردازی کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے:

افتراء پردازوں اور مرتدین اولین کے پیروکار عصر حاضر کے ان مرتدین سے اللہ کی پناہ! یہ لوگ کھلم کھلا اللہ و رسول، اسکی کتاب اور اس کے دین کے دشمن ہیں اسلام سے خارج ہیں، ان لوگوں نے اسلام کو پس پشت ڈال رکھا ہے اور اللہ و رسول سے اور اہل ایمان سے جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ یہ لوگ دشمنوں اور مرتدوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ اس طرح کی باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے عداوت رکھنے والے یہ لوگ اسی طرح کے مرتد اور کافر ہیں جیسے وہ مرتدین تھے جن سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی" [۱]

[۱] اس کے بعد شیخؒ نے بہت تفصیل کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ مسیلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اور سارے لوگوں نے اسے نبی مان لیا تھا اس بنا پر حضرت صدیق اکبرؓ نے اس سے جنگ کی تھی... ملاحظہ ہو منہاج السنۃ ص ۲۴۵ ج ۲

اس موقع پر بیان حق اور اتمام حجت کی غرض سے دسویں صدی ہجری کے عظیم مفسر اور فقیہ علامہ ابو السعود (م ۹۸۲ھ) کا ایک فتویٰ نقل کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جو انھوں نے غالباً اپنے زمانے کے عثمانی خلیفہ کے استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ (یاد رہے کہ علامہ ابو السعود کی حیثیت خلافت عثمانیہ کے "شیخ الاسلام" اور مفتی اعظم کی تھی) اس استفسار میں ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ:

"کیا شیعوں سے جنگ کرنا جائز ہے؟ اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آدمی مارا جائیگا کیا وہ شہید ہوگا؟ جبکہ (ان دونوں سوالوں کا جواب یہ بات پیش نظر رکھ کر دیا جائے کہ) ان کا یہ کہنا ہے کہ ان کا قائد اہلبیت نبوی میں سے ہے اور یہ کہ وہ لوگ کلمہ طیبہ کے قائل ہیں؟"

اس کا جو جواب علامہ ابو سعود نے دیا تھا اس کا ترجمہ یہ ہے:

اُن (شیعوں) سے جنگ جہاد اکبر ہے۔ اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آدمی مارا جائے گا وہ شہید ہوگا، خلیفہ کے خلاف ہتھیار اٹھانے کی وجہ سے وہ باغی (بھی) ہیں اور متعدد وجوہ سے کافر (بھی) ہیں۔ وہ ۲، اسلامی فرقوں سے خارج ہیں، اس لئے کہ انھوں نے ان تمام فرقوں کے خود ساختہ عقائد کے ملغوبے سے ایک الگ کفر و ضلال ایجاد کیا ہے۔ علاوہ ازیں ان کا کفر ایک سطح پر نہیں رہتا بلکہ بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔ ....

(اسکے بعد علامہ نے ان کے کفر کی کچھ وجوہ و علامات نقل کی ہیں اس کے بعد لکھا ہے)

اسی وجہ سے ہمارے گذشتہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر تلوار اٹھانا جائز ہے اور یہ کہ ان کے کافر ہونے میں جس کو شک ہو وہ خود کفر کا مرتکب قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت امام اعظم، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی کا مسلک تو یہ ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ کر کے اپنے کفر کو چھوڑ کر اسلام میں آ جائیں تو انھیں قتل نہیں کیا جائے گا، اور امید کی جاسکتی ہے کہ تمام کفار کی طرح توبہ کے بعد ان کو بھی معاف کر دیا جائے گا۔ لیکن امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام لیث بن سعد اور بہت سے ائمہ کبار کا مسلک یہ ہے کہ نہ انکی توبہ قبول کی جائے گی، اور نہ ان کے اسلام لانے کا اعتبار کیا جائے گا بلکہ حد جاری کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔

(اس کے بعد علامہ ابوسعود نے یہ لکھنے کے بعد کہ خلیفہ وقت ان دونوں مسلکوں میں سے جس کو مناسب سمجھیں اس پر عمل کریں یہ بات بھی لکھی ہے کہ)

جو شیعہ ادھر ادھر منتشر ہیں، اور ان کے عقائد کی کوئی علامت ان پر ظاہر نہیں ہوتی ان سے تعرض نہ کیا جائے، ان پر مذکورہ بالا احکام جاری نہیں ہوں گے۔ البتہ جو ان کا قائد ہے، اور جو لوگ اس کے پیروکار ہیں، اور جو اس کی طرف سے جنگ کریں تو ان کے خلاف کارروائی سے ہرگز توقف نہ کیا جائے اس لئے کہ وہ لوگ مذکورہ وجوہ کفر کے مسلسل مرتکب ہو رہے ہیں۔ نیز اس بارے میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کے ساتھ جنگ دوسرے کافروں کے ساتھ جنگ سے زیادہ اہم ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوسرے کافروں سے جنگ سے پہلے مسیلمہ اور اسکے پیروکاروں کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا، حالانکہ مدینہ کے اطراف کے علاقے کافروں سے بھرے ہوئے تھے شام وغیرہ دوسرے ممالک مسیلمہ کے فتنہ سے زمین کو پاک کرنے کے بعد ہی فتح کئے گئے تھے، خوارج کے فتنہ کے ساتھ حضرت علی کا طرز عمل بھی یہی تھا،

الغرض ان سے جہاد بلاشبہ اہم ترین کام ہے، اور ان سے جنگ آزمائی میں جو شخص مارا جائے گا وہ شہید ہوگا۔"[1]

اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہؒ اور ان کے بعد کے اکابر اہل علم کا شیعیت کے بارے میں جو موقف رہا ہے اپنے مقام پر اس مضمون میں اسکا ذکر کیا جا چکا ہے ــــ اسی بنا پر اس عاجز نے یہ عرض کیا تھا کہ یہ کہنا کہ ہمارے گذشتہ دور کے علماء نے شیعیت کے بارے میں بہت سخت رویہ اختیار نہیں کیا، ناواقفیت پر مبنی ہے البتہ اس بارے میں اتنی وضاحت کی اور ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ گذشتہ دور میں جس علاقے میں شیعیت کا مسئلہ خطرناک صورت اختیار کرتا تھا مقامی طور پر وہاں کے

---

[1] علامہ ابوسعود کا یہ فتویٰ علامہ ابن عابدین شامی نے اپنے رسالہ تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابہ الکرام، میں نقل کیا ہے۔ علامہ شامی کا یہ رسالہ رسائل ابن عابدین میں شائع ہو گیا ہے ملاحظہ ہو ص۳۶۹ ج ۱ (طبع سہیل اکیڈمی لاہور)

علماء اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے، اور اس بارے میں اپنے موقف کا اظہار فرماتے تھے، اور انکی مساعی کم از کم اس دور اور علاقے کے مسلمانوں کو اس فرقہ کی حقیقت سے باخبر کرنے کے لئے بڑی حد تک کافی ہوا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ جو اسلامی حکومتیں شیعہ عنصر کے عمل دخل سے آزاد ہوتی تھیں وہ بھی ان علماء کرام کے موقف کی روشنی ہی میں شیعوں کے بارے میں اپنی پالیسی وضع کرتی تھیں۔

مثلاً گیارہویں صدی ہجری کے مشہور شیعہ عالم و مصنف نعمت اللہ موسوی الجزائری[1] (م ۱۱۱۲ھ) نے اپنی کتاب الانوار النعمانیہ ص۲۴۲ ج۲ میں یہ جو لکھا ہے کہ "ہمارے زمانہ کے بہت سے اہلسنت یہود اور نصاریٰ کو ہم سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اور جب ہم ان کے ساتھ (ان کے علاقوں کا) سفر کرتے ہیں تو وہ ہم سے ٹیکس وصول کرتے ہیں" ....

اگر یہ کہا جائے اس دور میں دولت عثمانیہ کا شیعوں کے ساتھ یہ معاملہ علامہ ابوالسعود وغیرہ کے اس فتویٰ کے زیر اثر تھا تو بعید نہ ہوگا۔

اسی طرح ہندوستان کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ جو معلوم ہوتا ہے کہ "اورنگ زیب نے زمام سلطنت ہاتھ میں لینے کے بعد اپنی پوری توجہ عہد اکبری کے مخالف اسلام اثرات کو مٹانے شیعیت کے اثر کو کم کرنے (جس کا بڑا مرکز جنوب تھا اور اسی لئے اس نے اپنی زندگی اور توانائی کا بڑا حصہ اسکی تسخیر میں صرف کیا) اور ایران کے ان مجوسیت آمیز تہذیبی اثرات کو جو دور اکبری میں قائم ہو گئے تھے اور جو ایرانی تقویم اور جشن نوروز کی شکل میں پائے جاتے تھے ختم کرنے کے اقدامات پر مرکوز کی"[2] تو جو لوگ اورنگ زیب کی شخصیت پر حضرت مجدد صاحبؒ کے فرزند حضرت خواجہ محمد معصوم کے اثرات کو جانتے ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ شیعیت کے بارے میں اورنگ زیبؒ کے اس طرز عمل کے پیچھے بھی حضرت مجدد صاحبؒ کا وہی مضبوط مجددی موقف تھا جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں خود اورنگ زیب کے زمانہ میں جو اکابر اہل علم و فتویٰ موجود تھے، شیعیت کے بارے میں ان کا

---

[1] الجزائری کی یہ نسبت خلیج عربی اور شط العرب کے اطراف میں واقع جزیروں "بحرین" وغیرہ کی طرف ہے ملاحظہ ہو تاج العروس اور معجم البلدان وغیرہ۔

[2] قوسین کے درمیان کی عبارت نیز محترم مولانا ابوالحسن علی ندوی کی تصنیف تاریخ دعوت و عزیمت جلد [illegible] سے ماخوذ۔

جو موقف فتاویٰ عالمگیری کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے ، کہا جا سکتا ہے کہ اورنگ زیب نے شیعوں کے ساتھ اپنے طرزِ عمل کو طے کرنے میں اس کو بھی پیشِ نظر رکھا ہوگا ۔

بہر حال اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ شیعیت کے ضلال اور خطرے سے امت کو باخبر کرنے کے لئے ہمارے ان حضرات علماء کرام کی ان جراٰتمندانہ کوششوں کا زبردست اثر ہوا کرتا تھا ، لیکن اس زمانہ کے حالات کی وجہ سے وہ اثر زمان و مکان دونوں اعتبار سے محدود رہتا تھا ـــــ اب حالات مختلف ہیں ۔ دنیا کا رقبہ سمٹ کر رہ گیا ہے ۔ نشر و اشاعت اور ابلاغ کے بے شمار ذرائع ہیں ۔ اور زمانہ اجتماعی کانفرنسوں کا ہے ۔ لہٰذا اب علماء جو موقف اختیار کریں گے ۔ امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ مستقل طور پر پوری امت کی رہنمائی کرتا رہے گا ۔

رہی یہ بات کہ موجودہ حالات میں اس بحث کو چھیڑنا نامناسب اور وقت کے تقاضوں کے برخلاف ہے تو یہ بھی دراصل پوری صورتحال اور اس مسئلہ کی حقیقی نوعیت کے پیش نظر نہ ہونے ہی کا نتیجہ ہے ۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اس بات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ اثنا عشری فرقہ کے ہاتھ میں تاریخ میں پہلی مرتبہ ـــ اسلام دشمن طاقتوں خصوصاً یہودیوں کی خفیہ منصوبہ بندی کے نتیجہ میں ۔ ایک نہایت مضبوط حکومت کی باگ ڈور بلا شرکتِ غیرے آئی ہے ۔ وہ بھی اس طرح کہ جتنی ضرورت انھیں اسلام دشمن طاقتوں کی مدد کی ہے ، اتنی ہی ضرورت ان اسلام دشمن طاقتوں کو اپنے منصوبوں کی تکمیل کے لئے اس گروہ کی ہے ، اور پہلی مرتبہ شیعوں کو یہ موقع ملا ہے کہ وہ اپنی پوری طاقت استعمال کر کے اپنے ان منصوبوں کی تکمیل کی کوشش کریں جن کی تمنا اپنے سینوں میں لئے ان کی نسلوں پر نسلیں گزرتی جا رہی ہیں ۔

عام مسلمانوں کے لئے جن کو شیعوں کی کتابیں پڑھنے کا موقع ملا ہے ۔ اور نہ انھیں قریب سے شیعوں کی نفسیات کے تجربہ اور مشاہدہ کا موقع ملا ہے اُس نفسیاتی کیفیت کا صحیح اندازہ لگانا بہت مشکل ہے جو اُن کے ایک ایک فرد کے دل و دماغ ، جذبات اور شعور کی ہر ہر سطح پر مہدی منتظر اور امام غائب کے بے تابانہ انتظار کی وجہ سے نقش ہے ۔ صدیوں سے انکے علماء اپنے سادہ لوح عوام کو مہدی منتظر کے انتظار کے فضائل اور اس کے اجر و ثواب کے

متعلق من گھڑت روایات سنا سنا کر مطمئن کرتے چلے آ رہے ہیں ۔

دوسری طرف مشکل یہ ہے کہ ان کی سیکڑوں روایات میں یہ کہا گیا تھا کہ امام غائب اپنے غار سے ظاہر ہو کر سب سے پہلے مکہ مکرمہ آئیں گے اور جو لوگ ان سے بیعت نہیں کرینگے ان سب کو قتل کرینگے پھر مدینہ منورہ جا کر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی لاشوں کو قبر سے نکال کر زندہ کریں گے اور پھر دنیا کے آغاز سے قیامت تک جو ظلم یا کفر دنیا میں کہیں بھی ہوا ہوگا ، اور جو گناہ کہیں بھی کیا گیا ہوگا اسکی سزا ان دونوں کو دیں گے ، یہاں تک کہ دن رات میں انھیں ہزار مرتبہ مارا اور پھر زندہ کیا جائے گا ـــ اسی طرح حضرت عائشہؓ پر بھی حد جاری کریں گے[1]

الغرض ان روایات کے بموجب امام غائب کا ظہور اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر شیعوں کا مکمل قبضہ ہو ۔ شیعہ مذہب میں امام غائب کے ظہور کے عقیدہ کی اہمیت شیعوں کے دل و دماغ پر اس عقیدہ کے اثرات اور انؑ کے ظہور کے لئے حرمین شریفین پر مکمل شیعی قبضہ کی ضرورت ۔ ان تینوں پہلوؤں کو نظر میں رکھئے ـــ اور ـــ خود فیصلہ کیجئے کہ کیا اس صورت میں شیعہ مذہب کی رو سے ایران میں قائم ہونے والی خالصۃً شیعہ حکومت کا اولین فریضہ یہ نہیں ہوگا کہ وہ حرمین شریفین میں مکمل شیعی اقتدار قائم کرنے کی بھرپور کوشش کریں ۔

اس عاجز نے جب ۴ ۔ ۵ سال قبل شیعہ مذہب کی بالخصوص خمینی کی کتابوں کا مطالعہ کیا تھا تو اس وقت ان کتابوں کے مطالعہ سے اس بات پر بالکل یقین ہو گیا تھا کہ :

" حرمین شریفین پر قبضہ کی کوشش شیعہ مذہب کی رو سے مذہبی فریضہ ہے اور ان کے لئے جب بھی حالات سازگار ہوں گے اس کی کوشش وہ ضرور بالضرور کریں گے ۔ "

(اس عاجز نے اپنے اس " یقین " کا اظہار اپنی کتاب میں بھی کر دیا تھا ، اور وقتاً فوقتاً حضرات اہل علم سے گفتگو کے دوران بھی اسے بیان کرتا رہا)

---

[1] ان روایات کا مطالعہ براہ راست اثنا عشری مذہب کی بنیادی کتابوں میں اگر ہمارے علماء کرام کریں تو بہت اچھا ہو ۔ اس عاجز نے بھی اپنی کتاب ایرانی انقلاب ، خمینی اور شیعیت میں ص ۱۸۹ و ص ۱۹۰ پر اور پھر ص ۲۱۳ سے ص ۲۱۹ تک اس موضوع کے متعلق بعض اہم شیعی روایات نقل کر دی ہیں ۔

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایرانی قیادت شروع ہی سے "انقلاب خمینی" کو انقلاب مہدی کا پیش خیمہ اور نقطۂ آغاز قرار دیتی رہی ہے۔ بلکہ خمینی کی خرابی صحت وغیرہ کے متعلق قیاس آرائیوں کی تردید میں وہاں یہ بھی کہا جاتا رہا ہے کہ "امام صاحب تو انشاء اللہ انقلاب کا جھنڈا امام زماں کے حوالے کر کے ہی اس امانت سے دستبردار ہوں گے"۔ اس لئے بھی امام غائب کے جلد از جلد ظہور کی کوشش ایران کی شیعہ حکومت کے لئے لازم قرار پاتی ہے جس کے لئے جیسا کہ سطور بالا میں عرض کیا گیا حرمین شریفین پر قبضہ ضروری ہے۔

اور یہ تو بات چل رہی تھی چند مقدمات سے ایک "نتیجہ" کے استنباط کی، لیکن اس سال تو حج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں جو کچھ ہوا اس کے بعد یہ مسئلہ نظری اور استنباطی نہیں رہا، ایک امر واقعہ بن کر پوری امت کے سامنے آچکا ہے۔

اب خدارا کوئی بتائے کہ جو لوگ مرکز اسلام پر قبضہ کے لئے اور پھر وہاں سے امام غائب کے ظہور کا ڈھونگ رچا کر حضرات شیخین اور حضرت عائشہ وغیرہ کے پاکیزہ اجساد کی بے حرمتی کر کے اور لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کر کے ان منحوس خوابوں کی تعبیر جلد از جلد دیکھنے کے لئے بیچین اور ہر وقت مصروف عمل ہوں، جو وہ صدیوں سے دیکھتے چلے آرہے ہیں اور یہود و نصاریٰ وغیرہ دشمنان اسلام کے بھی آلۂ کار بن کر حرمین شریفین کے تقدس کو نیست و نابود کرنا چاہ رہے ہوں بلکہ انھوں نے بالفعل اس مقصد کے لئے کارروائی شروع بھی کردی ہو اور جنگ کا بگل بجا دیا ہو غیرت اسلامی تو بڑی چیز ہے کیا یہ بات عام انسانی غیرت اور عام عقل و دانش کے بھی مطابق ہے کہ ایسے بدترین دشمنوں کے مقابلہ اور ان کی حقیقت کو آشکارا کرنے کے کام کو "نامناسب اور وقت کے تقاضے کے خلاف" کہا جائے؟ اور اس کام کو آئندہ کے لئے موخر رکھا جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ بات اس کے بالکل برعکس ہے! یہ مسئلہ اتنی فوری توجہ کا طالب ہے کہ ایک لمحہ کی تاخیر بھی ناقابل تصور حد تک بربادیوں اور ہلاکتوں کا سبب بن سکتی ہے۔ یہاں اس بات کو بھی صاف صاف عرض کر دینا ضروری ہے کہ ایران اور شیعی قیادت کی طرف سے پوری اسلامی دنیا میں شیعہ سنی اختلافات کو یکسر فراموش کر کے باہم متحد رہنے کی جو آواز مسلسل لگائی جا رہی ہے اور حج کو "سیاسی اکھاڑے" کے

طور پر پیش کرنے کی جو کوشش کی جا رہی ہے یقیناً ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت اس کے پیچھے بھی یہ سازش کام کر رہی ہے کہ جس وقت شیعہ مجاہدین، حرمین شریفین پر قبضہ کی ناپاک کوشش کر رہے ہوں اس وقت دنیا بھر کے مسلمان اس کوشش کو حج کے سیاسی پہلو کے اظہار یا زیادہ سے زیادہ دو ملکوں کی باہمی سیاسی چپقلش سمجھ رہے ہوں، اور لوگوں کا ذہن اصل مسئلہ حرمین شریفین پر قبضہ کے دیرینہ شیعی منصوبے اور اس کے لئے ان کے ارادوں کی طرف منتقل ہی نہ ہو سکے۔

الغرض اس عاجز کا یہ احساس ہے۔ اور الحمدللہ کہ یہ احساس کسی جذباتی تاثر یا نار وا عجلت پر مبنی نہیں ہے، طویل غور و فکر اور عمیق مطالعہ پر مبنی ہے۔ کہ امت مسلمہ، اسلام اور حرمین شریفین کو جو خطرہ اس وقت اپنے بدترین دشمنوں کی طرف سے لاحق ہے اتنا شدید خطرہ اس سے پہلے کبھی لاحق نہیں ہوا پس اس وقت امت کو اس خطرہ سے آگاہ کرنا اور اس کے مقابلہ کے لئے امت کو ذہنی طور پر تیار کرنا وقت کی ایسی ضرورت ہے جس کو پورا کرنے کے لئے عملی اقدام میں ایک لمحہ کی تاخیر، اور ذرا سی غفلت، تساہلی یا کم ہمتی ناقابل تلافی نقصان کا سبب بن سکتی ہے۔

اللہ کی رحمت خاصہ نازل ہو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چاروں طرف سے ٹوٹ پڑنے والے فتنوں کے مقابلہ کے لئے وہ روش اختیار کی جس نے قیامت تک کے لئے امت کو یہ عظیم سبق سکھا دیا کہ تمام خطرات کے مقابلہ اور فتنوں سے حفاظت کے لئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ دین کی حفاظت کے تقاضوں کو تمام ظاہری اور چھوٹی مصلحتوں پر ترجیح دی جائے اور ظاہری حالات اور مصالح کی رعایت کی وجہ سے دین کو خطرہ میں نہ ڈالا جائے۔

دینی مدارس کے ذمہ دار حضرات کی خدمت میں

راقم سطور کی طالب علمی کے زمانے میں اب سے قریباً ستر سال پہلے قادیانی فتنہ مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ خطرناک داخلی فتنہ تھا۔ بعض خاص وجوہ سے (جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں) بہت سے پڑھے لکھے حضرات خاص کر جدید تعلیم یافتہ نوجوان اس سے بہت زیادہ متاثر ہوتے تھے اور اس کے خلاف کچھ سننے کے لئے بھی تیار نہ ہوتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت ازلیہ کے مطابق اسی زمانے میں اس فتنہ کے فتنۂ ارتداد ہونے کے بارے میں اپنے کچھ بندوں کو ایسا شرح صدر نصیب فرمایا تھا کہ وہ اسکے خلاف زبانی و قلمی جہاد کو جہاد اکبر یقین کرتے تھے ان میں ہمارے استاذ امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ کا خاص حال و مقام تھا۔ اسکا نتیجہ یہ تھا کہ ان کے درس میں ضمنی طور پر قادیانیت کے بارے میں جو کچھ بیان ہو جاتا تھا اس سے ہم طلبہ کو اتنی معلومات حاصل ہو جاتی تھی کہ ہم قادیانی فتنہ کی شدت کو پوری طرح محسوس کر سکتے تھے اور دوسروں کو بھی کافی حد تک اس بارے میں مطمئن کرنے کے قابل ہو جاتے تھے ـــــ کسی نہ کسی درجہ میں یہی حال اکثر دوسرے اساتذہ کا بھی تھا، دار العلوم دیوبند کے علاوہ دوسرے دینی مدارس میں بھی ایسے اساتذہ ہوتے تھے جن کے درس سے طلبہ کو قادیانیت کے بارے میں ضروری واقفیت حاصل ہو جاتی تھی

جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے اس وقت شیعیت کے احیاء اور اس کی دعوت و تبلیغ کا فتنہ دین کے لئے عظیم ترین فتنہ ہے جسکو وقت کی ایک طاقتور حکومت اپنے پورے وسائل کے ساتھ چلا رہی ہے ـــــ اس صورتحال کا تقاضا ہے کہ ہمارے مدارس میں پڑھنے والے طلبہ اس سے ضروری حد تک واقف اور باخبر ہوں۔ اس کے لئے ہمارے اہل مدارس جو تدبیر مناسب سمجھیں اس سے دریغ نہ فرمائیں۔

اسی طرح حضرات علماء کرام اور خواص اہل دین سے گذارش ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ ایک طاقتور حکومت کی طرف سے تمام حکومتی وسائل کے ذریعہ عالمگیر پیمانے پر یہ کوشش کی جارہی ہے کہ عام مسلمانوں کو شیعیت کے دائرہ میں لے آیا جائے یا شیعوں کے اصل اغراض و مقاصد کی طرف سے بالکل غافل رکھ کر کم از کم ان کے خیالات کو شیعیت اور موجودہ ایرانی حکومت کے حق میں ہموار کر لیا جائے، حضرات علماء کرام کا یہ فریضہ ہے کہ عام مسلمانوں کو اس گمراہی سے بچانے اور شیعیت کی حقیقت اور شیعوں کے انتہائی خطرناک ارادوں اور منصوبوں سے انھیں باخبر کرنے کے لئے جو کچھ کر سکتے ہوں اس میں کمی نہ کریں۔

اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ختام الکلام کے طور پر امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی علماء کرام کو اس بارے میں خاص نصیحت و ہدایت انھیں کے الفاظ میں نقل کر دی جائے۔ اس میں انھوں نے علماء اسلام کے لئے واجب و لازم تبلایا ہے کہ شیعیت کی تردید اور شیعوں کے مکائد و مفاسد کے بیان میں کوئی کوتاہی نہ کریں۔ حضرت

ممدوح نے اپنے رسالہ "رد روافض" کے آخر میں تحریر فرمایا ہے:

"اما چوں شیعہ شنیعہ اصحاب عظام را بہ بدی یاد میکنند، و بہ سب و لعن ایشاں جرأت می نمایند، علماء اسلام را واجب و لازم است کہ رد آنہا نمایند، و مفاسد ایشاں را ظاہر سازند۔" ص ۳۴

اسی مناسبت سے یہ بات بھی صراحت کے ساتھ عرض کر دینا ضروری ہے کہ جن حضرات اہل علم نے شیعہ مذہب کی کتابوں کا براہ راست مطالعہ نہیں فرمایا یا تو وہ کوئی رائے قائم کرنے کے لئے پہلے ان کی کتابوں کا مطالعہ فرمائیں اور یا حضرت مولانا عبد الشکور صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ جیسے ان علماء کی رائے پر اعتماد کریں جن کو وہ علم اور دین کے لحاظ سے قابل اعتماد سمجھیں جنھوں نے مذہب شیعہ کا براہ راست مطالعہ کر کے ہی رائے قائم فرمائی ہے ـــــ بصورت دیگر مسئلہ کی اس وقت کی خاص سنگینی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ کوئی رائے ظاہر کرنے سے احتیاط فرمائیں اور ایسا رویہ اختیار نہ فرمائیں جس سے بیچارے ناواقف عوام یہ سمجھیں کہ شیعہ اثنا عشریہ بھی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور اہلحدیث کی طرح مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہیں ـــــ اس طرح کا رویہ اگرچہ غیر شعوری طور پر ہو۔ نتیجہ کے طور پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خمینی اور شیعوں کے ان منصوبوں کی مدد ہوگا، جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اور ان کے لئے راہ ہموار کرے گا۔

بس اب یہ عاجز رخصت ہوتا ہے، ناظرین کرام ان سطروں کے بعد پہلے استفتاء ملاحظہ فرمائیں گے جو اس عاجز نے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے مرتب کیا تھا اور اکتوبر ۱۹۸۶ء میں دار العلوم دیوبند میں منعقد ہونے والے "اجلاس تحفظ ختم نبوت" کے موقع پر اس میں شرکت فرمانے والے حضرات علماء کرام کی خدمت میں جواب کے لئے پیش کر دیا تھا، بعد میں چند ہی جگہ ڈاک سے بھی بھیجا گیا ـــــ ان سطور کی تحریر کے وقت تک جو جواب موصول ہوتے رہے وہ اس مجموعہ میں شامل کر دیئے گئے ہیں، پاکستان کے جوابات چند ہی ہیں لیکن وہاں سے اطلاع آچکی ہے کہ وہاں کے مخلصین نے بڑی تعداد میں حضرات علماء کرام و اصحاب فتویٰ اور دینی اداروں کے جوابات اور ان کی تصدیقات حاصل کی ہیں، لیکن وہ ابھی تک یہاں نہیں پہونچ سکیں، انشاء اللہ ان کے موصول ہو جانے پر ان کو بھی

الفرقان ہی میں یا مستقل ضمیمہ کی شکل میں شائع کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اپنے ان تمام بندوں کو اپنی شان عالی کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے استفتاء کا جواب تحریر فرما کر یا تصدیقی دستخط فرما کر یا حضرات اہل علم تک استفتاء کو پہنچا کر اور ان سے جوابات حاصل کر کے دین کی حفاظت کی اس کوشش میں حصہ لیا۔

ان سطور کی تحریر کے وقت اور اس مقدمہ کے اوراق کارکنان ادارۂ الفرقان کے حوالہ کرتے وقت اس مریض و ناتواں بندہ کا دل اپنے پروردگار کے حمد و شکر کے جذبے سے معمور اور اس کا رواں رواں اپنے رب کریم کے حضور میں سربسجود ہے، جسکی قدرت اور یُخْرِجُ الحَیَّ مِنَ المَیِّتِ کی شان کا ایک چھوٹا سا مظہر یہ مجموعہ بھی ہے ـــــ بلاشبہ یہ برکت ہے اللہ کے ان بندوں سے عقیدت و محبت کی جنکو اس عاجز کے گمان کے مطابق اس دور میں دین کی حفاظت و خدمت کے لئے حکمت الٰہی نے منتخب فرمایا تھا اللہ کی رحمت ہو ان سب پر۔

آخری کلمہ اللہ کی حمد اور اپنے قصوروں پر ندامت و استغفار ہے، اور اسکی قدرت مطلقہ سے پوری امید کے ساتھ دین کی حفاظت کی کوشش کرنے والوں کی نصرت کی دعا ہے۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

بندۂ عاجز

محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہ لکھنؤ

(دوشنبہ) ۳۰ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

۲۳ نومبر ۱۹۸۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از : بندۂ عاجز محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہ

دینِ حق کے امین و محافظ حضراتِ علمائے شریعت کی خدمت میں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ـــــــ بعدہٗ راقم سطور عرض کرتا ہے:-

گزشتہ چار پانچ سالوں میں مختلف ملکوں سے آنے والے خطوط سے اس عاجز کو معلوم ہوتا رہا کہ ایرانی انقلاب کے بعد سے شیعیت ایک زندہ دعوت اور تحریک بن گئی ہے۔ اور ایرانی حکومت کے سفارتخانے جہاں جہاں ہیں وہ اب شیعیت کی دعوت و تبلیغ کے مرکز کے طور پر بھی کام کر رہے ہیں۔ اور اندازہ کیا جاتا ہے کہ ایرانی حکومت جنگی محاذ ہی کی طرح اس دعوتی اور تبلیغی محاذ پر بھی بے حساب اور بے دریغ دولت صرف کر رہی ہے۔ مختلف ملکوں میں وہاں کی زبانوں میں اس سلسلہ کا لٹریچر بارش کی طرح برسایا جا رہا ہے۔ نیز ایران سے تربیت یافتہ داعی بھیجے جا رہے ہیں اور اس دعوتی مہم کے سلسلہ میں شیعہ مذہب کے اصول تقیہ کا بڑی مہارت سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بعض ملکوں میں ناواقف مسلمان خاص کر نوجوان تیزی کے ساتھ شیعہ مذہب قبول کر رہے ہیں۔

اس صورتحال کے علم میں آ جانے کے بعد اس عاجز نے فرض سمجھا کہ گمراہی کے اس سیلاب سے امت محمدیہ کے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے جو کچھ اپنے سے کیا جا سکتا ہو۔ وہ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت سے امید کی جائے کہ وہ اپنے وعدے اور اپنی سنت ازلیہ کے مطابق اپنے ان بندوں کی مدد فرمائے گا۔ جو اس مقصد کے لئے جدوجہد کریں گے وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝

اس سلسلہ میں سب سے اہم اور مقدم کام یہ تھا کہ مسلمانوں کو شیعہ مذہب کی حقیقت، اور ایرانی انقلاب کے قائد خمینی صاحب کے عقائد و عزائم سے واقف کرایا جائے۔ اس کے لئے راقم سطور نے قریباً ایک سال تک شیعہ مذہب کی بنیادی اور مستند کتابوں اور ان اکابر و اعاظم شیعہ مجتہدین و مصنفین کی تصانیف کا جو مذہب شیعہ میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور خود خمینی صاحب کی تصانیف کا مطالعہ کیا۔ پھر اس مطالعہ کا حاصل قریباً تین سو صفحے کی ایک کتاب کی شکل میں مرتب کر دیا جو

"ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" کے نام سے اب سے قریباً ڈیڑھ سال پہلے شائع ہو چکی ہے۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی یہ غیبی مدد سامنے آئی کہ اسی کی توفیق سے اس کے بہت سے بندوں نے (جن کو راقم سطور جانتا بھی نہیں) محض ایمانی جذبہ سے اور خالصاً لوجہ اللہ اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت اور دور دراز ملکوں تک پہونچانے کی کوششیں کیں۔ اس کے نتیجہ میں تھوڑی سی مدت میں ہندوستان و پاکستان سے مجموعی طور پر اس کے ڈھائی لاکھ کے قریب نسخے شائع ہو چکے ہیں۔ اور عرب ممالک یورپ، امریکہ، افریقہ جیسے دور دراز ممالک میں اردو پڑھنے والے مسلمانوں تک اس کے نسخے بڑی تعداد میں پہونچ چکے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری ہے ___ بلاشبہ یہ سب محض اللہ تعالیٰ کا کرم اور اس کی قدرت و نصرت کا کرشمہ ہے۔ اس میں کتاب کی کسی خوبی اور اس کے مصنف کے کسی کمال کو مطلق دخل نہیں ہے۔ وہ مسکین تو بالکل بے ہنر آدمی ہے۔ [1]

اس کتاب کی تصنیف و اشاعت کا مقصد بس اتنا ہی تھا کہ جو مسلمان شیعیت کی حقیقت، خمینی صاحب کے عقائد و عزائم اور ان کے برپا کئے ہوئے ایرانی انقلاب کی واقعی نوعیت سے واقف نہیں ہیں اور اس ناواقفیت کی وجہ سے ایرانی حکومت یا اس کے ایجنٹوں کے پر فریب پروپیگنڈے کا شکار ہو سکتے ہیں وہ واقف ہو جائیں۔ بفضلہ تعالیٰ اتنے کام کے لئے یہ کتاب کافی ثابت ہوئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

کتاب کی اشاعت کے بعد اس کا مطالعہ کرنے والے بہت سے حضرات کی طرف سے بڑی سنجیدگی کے ساتھ سوال کیا گیا کہ جب شیعہ اثنا عشریہ کے عقائد وہ ہیں جو ان کے بنیادی اور مسلمہ کتابوں کے حوالوں سے اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ تو حضرات علمائے کرام کی طرف سے ان کے بارے میں اس طرح کا فیصلہ کیوں نہیں کیا گیا جس طرح کا قادیانیوں کے بارے میں کیا گیا ہے؟

راقم سطور نے ماہنامہ الفرقان میں اس سوال کا ذکر کر کے ماضی قریب ہی کے اکابر علمائے کرام کے وہ فتوے اور متقدمین و متاخرین علماء و فقہا کی وہ عبارتیں شائع کر دیں۔ جن میں شیعہ اثنا عشریہ کے موجب کفر عقائد کی بنا پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے ___ اس کے بعد

---

[1] یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ قابل ذکر ہے کہ کتاب کا انگریزی ایڈیشن بھی ہندوستان و پاکستان اور جنوبی افریقہ سے بڑی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔ عربی ایڈیشن بھی بفضلہ تعالیٰ مصر سے شائع ہو چکا ہے۔ بلاشبہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد ہی کا کرشمہ ہے۔

ضرورت محسوس ہوئی کہ اس پورے مواد کو استفتا کی شکل میں مرتب کر کے عصر حاضر کے حضرات علمائے شریعت و اصحاب فتویٰ کی خدمت میں بھی پیش کیا جائے اور ان کے جوابات کے ساتھ شائع کر دیا جائے۔

یہ اوراق اسی غرض سے حضرات علمائے کرام و مفتیان عظام کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ اس کی کوشش کی گئی ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ کے جن عقائد کی بنا پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے ان کا ثبوت ان کی بنیادی اور مسلمہ کتابوں سے اس طرح سامنے آ جائے کہ اس کے بعد کسی کے لئے شک شبہ کی اور تاویل کی گنجائش نہ رہے۔ اس کی وجہ سے اس سوالنامہ کے صفحات کی تعداد کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن یہ ضروری تھا۔ تاکہ حضرات علمائے کرام علیٰ وجہ البصیرت اور پورے قلبی و ذہنی اطمینان و اذعان کے ساتھ رائے قائم فرمائیں ___ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل



شیعہ اثنا عشریہ کے موجبِ کفر عقائد

جن کی بنا پر متقدمین و متاخرین علماء و فقہا نے ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے

اثنا عشریہ کی بنیادی اور مستند کتابوں کے مطالعہ کے بعد خاص طور سے ان کے یہ تین عقیدے اس طرح آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں جن کے بعد کسی شک شبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں رہتی۔

ایک یہ کہ حضرات شیخین (سیدنا حضرت ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما) کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ (معاذ اللہ) نہ صرف یہ کہ کافر و منافق تھے، بلکہ اگلی امتوں کے اور اس امت کے خبیث ترین کافروں، فرعون، ہامان و نمرود اور ابولہب ابوجہل سے بھی حتی کہ شیطان مردود سے بھی بدتر درجہ کے کافر تھے اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب انہیں دونوں پر ہے اور یہ کہ ان دونوں کی بیٹیاں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما) بھی — العیاذ باللہ — منافقہ اور کافرہ تھیں اور اپنے باپ (ابوبکر و عمر) کے کہنے سے ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیکر شہید کیا تھا — استغفر اللہ ثم استغفر اللہ والعیاذ باللہ

دوسرا یہ کہ موجودہ قرآن محرف ہے۔ اس میں ہر طرح کی تحریف اور کمی بیشی ہوئی ہے۔ یہ بعینہٖ وہ کتاب اللہ نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی گئی تھی۔

تیسرا یہ کہ ان کا بنیادی عقیدہ "امامت" ختم نبوت کی قطعی نفی کرتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے اس عقیدہ کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے حضورؐ کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں (جس طرح قادیانی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے ہیں) ان کے ان مجتہدین نے جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں صاف صاف کہا ہے کہ انکے بارہ اماموں کا مرتبہ تمام انبیائے سابقین سے اور امامت کا درجہ نبوت و رسالت سے برتر اور بالاتر ہے۔

اب ان تینوں عقیدوں کے بارے میں انکے ائمہ معصومین کے ارشادات اور ان کے مستند ترین علماء و مجتہدین کے بیانات ملاحظہ فرمائے جائیں۔

حضرات شیخین کے بارے میں :-

شیعہ اثنا عشریہ کی حدیث کی کتابوں میں ان کے نزدیک سب سے زیادہ مستند ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی رازی (م ۳۲۸ھ) کی کتاب "الجامع الکافی" ہے۔ اس کا درجہ ان کے نزدیک وہی ہے جو علمائے اہلسنت کے نزدیک امام بخاری کی "الجامع الصحیح" کا ہے، بلکہ اس سے بھی بالاتر۔ اس کے آخری حصہ کتاب الروضہ میں شیعوں کے ساتویں امام معصوم ابوالحسن موسیٰ کا ایک طویل مکتوب پوری سند کیساتھ روایت کیا گیا ہے اس میں شیخین کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

فلعمری لقد نافقا قبل ذالک وردا علی اللّٰہ جل ذکرہ کلامہ وھزیا برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وھما الکافران علیھما لعنۃ اللّٰہ والملٰئکۃ والناس اجمعین۔

میں بقسم کہتا ہوں کہ وہ دونوں (ابوبکر و عمر) پہلے سے منافق تھے، انھوں نے اللہ کے کلام کو رد کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ کیساتھ تمسخر کیا۔ وہ دونوں قطعی کافر ہیں۔ ان پر اللہ کی، اور اس کے فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی لعنت۔

(کتاب الروضہ ص ۱۲۳ طبع لکھنؤ)

اور اسی کتاب الروضہ میں شیعوں کے پانچویں امام معصوم امام باقر کا یہ ارشاد شیخین کے بارے میں روایت کیا گیا ہے :-

فارقا الدنیا ولم یتوبا ولم یتذکرا ما صنعا با میر المومنین علیہ السلام فعلیھما لعنۃ اللّٰہ والملٰئکۃ والناس اجمعین (کتاب الروضہ ص ۱۱۵ طبع لکھنؤ)

یہ دونوں دنیا سے چلے گئے اور انھوں نے امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ جو کچھ کیا تھا۔ اس سے توبہ نہیں کی۔ اور اس کو یاد بھی نہیں کیا، تو ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت،

ملا باقر مجلسی شیعوں کے گیارہویں صدی ہجری کے بہت بڑے مجتہد اور محدث ہیں، علمائے شیعہ ان کو خاتم المحدثین کہتے اور لکھتے ہیں۔ کثیر التصانیف ہیں۔ ہمارا اندازہ ہے کہ ان کی کتابیں شیعوں

ے الجامع الکافی کے حصہ اول "اصول کافی" کے آخر میں اس کے مؤلف ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی کا تذکرہ ہے جس میں کتاب کے بارے میں لکھا ہے یقال ان ھذا الکتاب عرض علی القائم فاستحسنہ (بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کتاب بارہویں امام معصوم (امام غائب) کے سامنے پیش کی گئی (یعنی ان کے خاص سفیر کے ذریعہ) انھوں نے اس کی تحسین فرمائی — جب کہ ہم اہلسنت کی صحیح بخاری کو کسی معصوم کی تحسین و تصدیق حاصل نہیں ہے۔

میں دوسرے تمام مصنفوں سے زیادہ مقبول ہیں۔ ان کو شیعہ مذہب کا ترجمان اعظم کہا جا سکتا ہے۔ خمینی صاحب نے بھی اپنی کتاب "کشف الاسرار" میں مذہبی معلومات حاصل کرنے کیلئے مجلسی کی فارسی کتابوں کے مطالعہ کا مشورہ دیا ہے۔ (کشف الاسرار ص ۱۲۱) ان مجلسی صاحب نے اپنی کتاب "جلاء العیون" میں حضرت علی مرتضیٰؓ سے منسوب کرکے ایک طویل روایت نقل کی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

در جہنم تابوتے ہست کہ دوازدہ کس در آں تابوت ہستند شش کس از گزشتگان و شش نفر ازیں امت۔ و آں تابوت در چاہے ہست در قعر جہنم، و بر آں چاہ سنگے افتادہ است کہ حق تعالیٰ ہرگاہ بخواہد کہ جہنم را مشتعل سازد امر می فرماید کہ آں سنگ را از سر چاہ بر دارند چوں سنگ را بر می دارند۔ جمیع جہنم مشتعل شود از حرارت آں چاہ۔ پس من در حضور شما پرسیدم کہ آنہا کیستند؟ فرمود کہ اما از پیشینیاں پس ایں شش نفر قابیل و فرعون و نمرود، و پے کنندہ ناقہ صالح۔ و دو کس از بنی اسرائیل کہ بعد از موسیٰ و عیسیٰ دین ایشاں را تغیر دادند۔ و امت ایشاں را گمراہ کردند۔ اما ازیں امت پس دجال است در پنج نفر ابوبکر و عمر و ابو عبیدہ بن الجراح و سالم مولیٰ حذیفہ و سعد بن العاص۔

(جلاء العیون ص ۱۰۴ طبع ایران)

جہنم میں ایک صندوق ہے جس میں بارہ آدمی بند ہیں، چھ پچھلی امتوں کے اور چھ اس امت کے اور وہ صندوق جہنم کے ایک آتشی کنوئیں میں ہے اور وہ کنواں ایک پتھر سے بند کر دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ جب جہنم کی آگ کو بھڑکانا چاہے گا۔ تو حکم فرمائے گا۔ کہ جس پتھر سے کنواں بند کیا گیا ہے۔ اس کو ہٹا دیا جائے جب وہ پتھر ہٹا دیا جائے گا۔ تو اس کنوئیں کی آگ سے سارا جہنم بھڑک اٹھے گا (آگے راوی کہتا ہے) میں نے حضرت امام سے پوچھا کہ وہ بارہ آدمی کون ہیں جو اس صندوق میں بند ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ اگلی امتوں کے چھ آدمی تو یہ ہیں قابیل، نمرود، فرعون۔ اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل۔ اور بنی اسرائیل میں سے وہ دو آدمی جنھوں نے حضرت موسیٰ و عیسیٰ کے بعد ان کے دین کو بدل ڈالا اور ان کی امتوں کو گمراہ کیا۔ اور اس امت کے چھ آدمی یہ ہیں۔ دجال اور ابوبکرؓ، عمرؓ، ابوعبیدہؓ بن الجراح سالمؓ مولیٰ حذیفہ اور سعد بن العاص۔

مجلسی نے جہنم کے اس آتشی تابوت کی روایت جس میں بارہ آدمی بند ہیں۔ جن میں (معاذ اللہ)

شیخین بھی ہیں۔ اپنی دوسری کتاب "حق الیقین" میں بھی ذکر کی ہے (حق الیقین ص ۵۰۲)۔

اور "جلاء العیون" اور "حق الیقین" ہی میں ایک اور روایت ذکر کی ہے جس میں حضرات شیخین کے بارے میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کرکے لکھا ہے کہ انھوں نے فرمایا تھا کہ۔

آں دو مرد اعرابی کہ ہرگز ایمان بخدا و رسول نیاوردہ بودند یعنی ابوبکر و عمر (جلاء العیون ص[illegible] و حق الیقین ص[illegible])

وہ دو اعرابی جو خدا اور اس کے رسول پر ہرگز ایمان نہیں لائے یعنی ابوبکر اور عمر۔

اور "جلاء العیون" ہی میں مجلسی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ۔

ہیچ عاقل را مجال آں نیست کہ شک کند در کفر عمر۔ پس لعنت خدا و رسول بر ایشاں باد و بر ہر کہ ایشاں را مسلمان داند و ہر کہ در لعن ایشاں توقف نماید

(جلاء العیون ص۴۵)

کسی صاحب عقل کیلئے اس کی مجال اور گنجائش نہیں ہے کہ عمر کے کافر ہونے میں شک کرے پس خدا اور رسول کی لعنت ہو عمر پر اور ہر اس شخص پر جو اس کو مسلمان جانے۔ اور ہر اس آدمی پر جو اس پر لعنت کرنے میں توقف کرے (یعنی لعنت کرنے سے زبان کو روکے)۔

ملا باقر مجلسی کی تصانیف جلاء العیون۔ حق الیقین۔ زاد المعاد۔ حیات القلوب وغیرہ سے حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے متعلق اس طرح کی انتہائی زہریلی اور اشتعال انگیز روایتیں اور عبارتیں بلا مبالغہ سیکڑوں کی تعداد میں نقل کی جا سکتی ہیں۔ لیکن غیر ضروری طوالت ہوگی۔ اس لئے "حق الیقین" سے صرف ایک روایت اور نقل کی جاتی ہے جو مجلسی نے شیخ مفید کی کتاب اختصاص کے حوالے سے شیعوں کے چھٹے امام معصوم جعفر صادق کی روایت سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بیان کی حیثیت سے نقل کی ہے۔ —— واضح رہے کہ شیعوں کے نزدیک شیخ مفید کا مقام یہ ہے کہ ان کے بارہویں امام غائب (امام مہدی) غار میں روپوش ہو جانے اور غیبت صغریٰ کا دور ختم ہو جانے کے بعد بھی شیخ مفید کو خطوط[1] لکھتے تھے جو کسی غیبی نامعلوم طریقے سے ان کو مل جاتے تھے۔ شیعوں کی معتبر کتاب "احتجاج طبرسی" میں ان کے نام امام غائب کے وہ خطوط موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام غائب کے خاص معتمدین میں سے تھے۔ اس لئے یہ سمجھنا غلط

---

[1] امام غائب اور ان کے خطوط کے بارے میں یہ جو کچھ تحریر کیا گیا ہے۔ شیعوں کے عقیدہ کی بنیاد پر لکھا گیا ہے ہمارے نزدیک تو امام غائب کی شخصیت ہی ایک فرضی شخصیت ہے۔ اس کے لئے راقم سطور کی کتاب (باقی اگلے صفحہ پر)

نہ ہوگا کہ یہ روایت شیعوں کی معتبر ترین روایتوں میں سے ہے۔ اسی لئے اس کی طوالت اور اس کے مضمون کی انتہائی خباثت اور دل آزاری کے باوجود دل پر جبر کر کے اس پوری روایت کو ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔ (نقل کفر کفر نباشد) ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ۔

شیخ مفید در کتاب اختصاص از حضرت صادق علیہ السلام روایت کردہ است کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمود کہ روزے بیرون رفتم از پشت کوفہ و قنبر در پیش روئے من راہ می رفت، ناگاہ ابلیس پیدا شد۔ گفتم من کہ عجب پیر گمراہ شقی ہستی تو۔ گفت چرا این را می گوئی یا امیر المومنین۔ بخدا سوگند ترا حدیثے نقل کنم از خود و از خداوند عز و جل و در ما بین ما ثالثے نہ بود۔ بدرستیکہ چوں مرا بزمین فرستاد خدا بسبب آں خطائے کہ کردم۔ چوں بآسمانے چہارم رسیدم۔ ندا کردم کہ الٰہی و سیدی گمان ندارم کہ از من شقی تر خلقے آفریدہ باشی حق تعالیٰ وحی فرمود سوئے من کہ بلکہ آفریدہ ام خلقے را کہ از تو شقی تر است۔ برو بسوئے خازن جہنم تا صورت او را بتو

شیخ مفید نے "کتاب اختصاص" میں حضرت جعفر صادق سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین (حضرت علی) علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ایک دن میں شہر کوفہ کے پیچھے باہر گیا۔ اور قنبر (خادم وغلام) میرے آگے جارہا تھا۔ کہ اچانک ابلیس میرے سامنے آگیا، میں نے اس سے کہا کہ عجیب گمراہ بدبخت ہے تو!۔ اس نے کہا اے امیر المومنین آپ یہ بات کیوں کہتے ہیں، خدا کی قسم کھا کے میں آپ کو ایک بات سناتا ہوں، جو میرے اور خداوند عزوجل کے درمیان ہوئی۔ اور ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہ تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب اللہ نے مجھے میری اس خطا کی بنا پر جو میں نے کی تھی آسمان سے زمین پر بھیجدیا۔ تو جب میں چوتھے آسمان پر پہونچا۔ تو میں نے خداوند عزوجل سے عرض کیا کہ اے میرے خدا اور میرے مالک وآقا، میں گمان نہیں کرتا کہ تو نے مجھ سے زیادہ شقی اور بدبخت کوئی مخلوق پیدا کی ہوگی

بقیہ حاشیہ: "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" کا مطالعہ کیا جائے ص ۱۶۸ تا ۱۷۶ ــــ

شیخ مفید کے نام امام غائب کے جن خطوط کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے وہ احتجاج طبرسی طبع نجف اشرف جلد دوم کے صفحہ ۳۲۲ تا ۳۲۵ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعی دنیا میں ان کے ائمہ معصومین کے بعد شاید شیخ مفید ہی کا درجہ اور مرتبہ ہے۔

بنماید۔ رفتم بسوئے مالک۔ و گفتم خداوند ترا سلام میرساند۔ و می فرماید کہ بمن بنمائے کسے را کہ از من شقی تر است مالک مرا برد بسوئے جہنم و سرپوش بالائے جہنم را برداشت۔ آتشے سیاہ بیروں آمد کہ گمان کردم کہ مرا و مالک را خواہد خورد۔ مالک باں گفت کہ ساکن شو۔ ساکن شد۔ پس مرا برد بہ طبقہ دوم آتشے بیروں آمد ازاں سیاہ تر و گرم تر پس گفت ساکن شو۔ ساکن شد و ہم چنیں کہ بہر مرتبہ اے کہ میبرد از مرتبہ سابق تیرہ تر و گرم تر بود تا بہ طبقہ ہفتم برد۔ آتشے ازاں بیروں آمد کہ گمان کردم کہ مرا و مالک را و جمیع آنچہ خدا آفریدہ است خواہد سوخت، پس دست بدیدہ ہائے خود گزاشتم و گفتم۔ اے مالک امر کن اورا کہ سرد و ساکن شود۔ والا می میرم مالک گفت۔ تو نخواہی مرد تا وقت معلوم۔ پس صورت دو مرد را دیدم کہ در گردن ایشاں زنجیر ہائے آتش بود و ایشاں را بجانب بالا آویختہ بودند۔ و بر سر آنہا گروہے ایستادہ بودند۔ و گرز ہائے آتش در دست داشتند و بر ایشاں می زدند۔ گفتم مالک اینہا کیستند؟ گفت مگر نخواندی آنچہ در ساق عرش نوشتہ بود۔ و من دیدہ بودم کہ خدا بر ساق عرش دو ہزار سال پیش از آنکہ دنیا را یا آدم را خلق کند نوشتہ بود

تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ میں نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو تجھ سے بھی زیادہ شقی اور بدبخت ہے تو جہنم کے داروغہ کے پاس جا تاکہ وہ تجھ کو اس مخلوق کی صورت اور اس کی جگہ دکھلا دے تو میں جہنم کے داروغہ کے پاس گیا، اور میں نے اس سے کہا کہ خداوند عزوجل تجھ کو سلام کہتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ مجھے اس آدمی کو دکھلا دے۔ جو مجھ سے بھی زیادہ شقی اور بدبخت ہے تو مجھے وہ جہنم کی طرف لے گیا اور جہنم کے اوپر جو سرپوش تھا۔ وہ اس نے اٹھایا۔ اس میں سے سیاہ رنگ کی ایسی آگ باہر نکلی کہ میں نے گمان کیا کہ یہ آگ مجھے اور داروغہ جہنم کو بھی کھا جائے گی داروغہ جہنم نے اس سے کہا کہ ساکن ہو جا۔ تو وہ ساکن ہو گئی۔ پھر وہ مجھے جہنم کے دوسرے طبقہ میں لے گیا۔ تو اس میں سے ایسی آگ نکلی جو پہلی والی آگ سے بھی زیادہ سیاہ اور گرم تھی۔ تو داروغہ جہنم نے اس آگ سے کہا کہ ساکن ہو جا تو وہ ساکن ہو گئی۔ اسی طرح داروغہ جہنم جس طبقے میں مجھے لے جاتا اس میں سے ایسی آگ نکلتی جو اس سے پہلے سب طبقوں کی آگ سے زیادہ تیرہ و تار اور زیادہ گرم ہوتی، یہاں تک کہ وہ مجھے جہنم کے ساتویں طبقہ میں لے گیا۔ اس میں سے ایسی آگ نکلی کہ میں نے گمان کیا کہ یہ آگ مجھے اور داروغہ جہنم کو بھی اور اللہ کی پیدا کی ہوئی تمام مخلوقات کو جلا کے بھسم کر دیگی

لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ ایدتہ ونصرتہ بعلی اینہا دو دشمن ایشاں و دو ستم کنندہ برایشانند یعنی ابوبکر وعمر۔

(حق الیقین ص ۵۰۹ و ۵۱۰)

تو میں نے اس آگ کی دہشت اور خوف سے اپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھ لئے اور اس سے آنکھیں بند کرلیں۔ اور میں نے داروغہ جہنم سے کہا کہ اس آگ کو حکم دو کہ یہ ٹھنڈی اور ساکن ہو جائے۔ ورنہ میں مر جاؤں گا۔ داروغہ جہنم نے کہا تو ہرگز اسوقت تک نہیں مرے گا جبتک وہ وقت نہ آجائے جو تیری موت کے لئے خدا کی طرف سے مقرر ہے اور اس کے علم میں ہے (آگے ابلیس بیان کرتا ہے کہ) میں نے جہنم کے اس ساتویں طبقہ میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ انکی گردنوں میں آگ کی زنجیریں ہیں۔ اور ان کو اوپر کی جانب لٹکا دیا گیا ہے، اور ان کے سر پر دو گروہ کھڑے ہیں۔ اور آگ کے گرز ان کے ہاتھوں میں ہیں اور وہ ان دونوں آدمیوں پر آگ کے وہ گرز مارتے ہیں، میں نے کہا کہ اے داروغہ جہنم یہ دونوں کون ہیں؟ اس نے کہا کہ تو نے وہ نہیں پڑھا جو عرش کے پایہ پر لکھا ہوا تھا (ابلیس کہتا ہے کہ) میں نے دیکھا تھا کہ خدا نے دنیا کے یا آدم کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے لکھا تھا کہ "لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ ایدتہ ونصرتہ بعلی" (کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا۔ اور محمد اللہ کے رسول ہیں میں نے محمد کی مدد علی کے ذریعہ کی اور قوت بخشی) یہ دونوں آدمی جن کے گلے میں آتشی زنجیریں ہیں، اور جن پر آگ کے گرزوں کی مار پڑ رہی ہے، یہ دونوں علی کے دشمن اور ان پر ظلم و ستم کرنے والے ہیں۔ یعنی یہ ابوبکر اور عمر ہیں۔

راقم سطور ناظرین کرام سے معذرت خواہ ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے متعلق ایسی خبیث و دل آزار عبارتیں اور روایتیں ان کے سامنے پیش کیں۔ جن کا مطالعہ یقیناً انتہائی تکلیف کا باعث ہوگا۔ خود راقم سطور نے کتابوں میں ان کا مطالعہ انتہائی قلبی اذیت کے ساتھ کیا تھا اور شدید کراہت کے ساتھ ان کو اپنے قلم سے لکھا ہے۔ صرف اس لئے کہ شیعہ مذہب کی حقیقت اور اثنا عشریہ کا عقیدہ و مسلک صحیح طور پر سامنے آجائے اور کسی شک شبہ کی گنجائش نہ رہے۔

اور واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ اس سلسلہ میں یہاں پیش کیا گیا ہے۔ وہ محض "مشتے نمونہ از خروارے" ہے اس سلسلہ کی اسی طرح کی چند اور انتہائی دل آزار اور خبیث روایتیں راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" میں صفحہ ۱۹۵ سے صفحہ ۲۱۹ تک دیکھی جا سکتی ہیں۔ جو مجلسی کی تصانیف ہی سے نقل کی گئی ہیں۔ جو بلا شبہ شیعہ مذہب کا ترجمان اعظم ہے۔ اور جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے خمینی صاحب نے جس کی فارسی تصانیف کے مطالعہ کا شیعوں کو اپنی تصنیف "کشف الاسرار" میں مشورہ دیا ہے۔ اور ان پر اپنا اعتماد ظاہر کیا ہے (کشف الاسرار ص ۱۲۱) مجلسی کے بارہ میں پاکستان کے ایک بلند پایہ شیعہ مجتہد کا بیان بھی آگے درج کیا جائے گا۔

اس سلسلہ میں خمینی صاحب کے فرمودات بھی ملاحظہ ہوں

روح اللہ خمینی صاحب (جو شیعہ عالم اور مجتہد ہونے کے ساتھ اپنے نظریہ "ولایۃ الفقیہ" کے مطابق امام غائب معصوم (امام مہدی) کے گویا قائم مقام بھی ہیں ہمارے اس دور میں شیعہ مذہب کے سب سے بڑے نمائندے سمجھے جاتے ہیں۔ انھوں نے بھی حضرات شیخین اور ان کے تمام رفقاء سابقین اولین صحابہ کرام کے بارہ میں تقیہ کی لاگ لپیٹ کے بغیر صفائی سے وہی عقیدہ ظاہر کیا ہے جو کلینی اور مجلسی کی نقل کی ہوئی شیعوں کے ائمہ معصومین کی مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوا ہے۔ خمینی صاحب نے اپنی معرکۃ الآرا فارسی تصنیف "کشف الاسرار" میں ص ۱۱۲ سے ۱۲۰ تک اس موضوع پر بہت طویل اور مفصل کلام کیا ہے۔ راقم سطور نے اپنی کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" میں ان کی فارسی عبارتیں نقل کی ہیں۔ اور ان کی بقدر ضرورت وضاحت کی ہے اور آخر میں ان عبارتوں کا حاصل چند نمبروں میں لکھا ہے۔ طوالت سے بچنے کے لئے یہاں صرف اسی کو نقل کر دینا کافی سمجھا ہے۔ خمینی صاحب کی اصل عبارتیں انکی کتاب "کشف الاسرار" میں یا راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" میں (ص ۸۲ سے ۹۹ تک) دیکھی جا سکتی ہیں

حضرات شیخین اور عام صحابہ کرام کے بارے میں خمینی صاحب کے فرمودات کا حاصل

۱۔ شیخین ابوبکرؓ عمرؓ اور ان کے رفقاء عثمانؓ، ابو عبیدہ وغیرہ دل سے ایمان ہی نہیں لائے تھے۔ صرف حکومت اور اقتدار کی طمع اور ہوس میں انھوں نے بہ ظاہر اسلام قبول کر لیا تھا اور اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے کو چپکا رکھا تھا۔ (یہ چپکا رکھنا خود خمینی صاحب کی تعبیر ہے۔ ان کے الفاظ ہیں "آنہا نیکہ سالہا بطمع ریاست خود را بدین پیغمبر چسپانیدہ بودند") ——— کشف الاسرار ص ۱۱۳

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت و اقتدار حاصل کرنے کا ان کا جو منصوبہ تھا اس کے لئے وہ ابتدا ہی سے سازش کرتے رہے۔ اور انھوں نے اپنے ہم خیالوں کی ایک طاقتور پارٹی بنالی تھی۔ ان سب کا اصل مقصد اور مطمح نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت پر قبضہ کر لینا ہی تھا۔ اس کے سوا اسلام سے اور قرآن سے ان کا کوئی سروکار نہیں تھا
(کشف الاسرار ص ۱۱۳-۱۱۴)

۳۔ اگر بالفرض قرآن میں صراحت کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امامت و خلافت کے لئے حضرت علی کی نامزدگی کا ذکر بھی کر دیا جاتا تب بھی یہ لوگ ان آیات قرآنی اور خداوندی فرمان کی وجہ سے اپنے اس مقصد اور منصوبہ سے دست بردار ہونے والے نہیں تھے جس کے لئے انھوں نے اپنے کو اسلام سے اور رسول اللہؐ سے چپکا رکھا تھا۔ اس مقصد کے لئے جو حیلے اور جو داؤ پیچ ان کو کرنے پڑتے وہ سب کرتے۔ اور فرمان خداوندی کی پرواہ نہ کرتے (کشف الاسرار ص ۱۱۳)

۴۔ قرآنی احکام اور خداوندی فرمان کے خلاف کرنا ان کے لئے معمولی بات تھی۔ انھوں نے بہت سے قرآنی احکام کی مخالفت کی اور خداوندی فرمان کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس سلسلہ میں خمینی صاحب نے "مخالفتہائے ابوبکر بانص قرآنی" اور "مخالفتہائے عمر با قرآن" کے عنوانات قائم کرکے (اپنے خیال کے مطابق) ان کی مخالفت قرآن کی مثالیں بھی دی ہیں۔
کشف الاسرار ص ۱۱۵ و ۱۱۹

۵۔ اگر وہ اپنا مقصد (حکومت و اقتدار) حاصل کرنے کے لئے قرآن سے ان آیات کا نکال دینا ضروری سمجھتے (جن میں امامت کے منصب پر حضرت علی کی نامزدگی کا ذکر کیا گیا ہوتا) تو وہ ان آیتوں ہی کو قرآن سے نکال دیتے۔ وہ آیتیں ہمیشہ کے لئے قرآن سے غائب ہو جاتیں۔ اور وہ توریت و انجیل ہی کی طرح محرّف ہو جاتا۔ (کشف الاسرار ص ۱۱۴)

۶۔ اگر وہ ان آیات کو قرآن سے نہ نکالتے، تب وہ یہ کر سکتے تھے اور یہی کرتے کہ ایک حدیث اس مضمون کی گھڑ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف منسوب کرکے لوگوں کو سنا دیتے کہ آخری وقت میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ امام و خلیفہ کے انتخاب کا مسئلہ شوریٰ سے طے ہوگا اور علی جن کو امامت کے منصب کے لئے نامزد کیا گیا تھا۔ اور قرآن میں بھی اس کا ذکر کر دیا گیا تھا ان کو منصب سے معزول کر دیا گیا۔ (کشف الاسرار ص ۱۱۴)

۷۔ اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ قرآن آیات کے بارے میں کہہ دیتے کہ یا تو خود خدا سے ان آیتوں کے نازل کرنے میں۔ یا جبریل یا رسول خدا سے ان کے پہنچانے میں اشتباہ ہو گیا۔ یعنی غلطی اور چوک ہو گئی ——— (کشف الاسرار ص ۱۱۹ - ۱۲۰)

۸۔ خمینی صاحب نے (حدیث قرطاس کا ذکر کرتے ہوئے) بڑے دردناک نوحہ کے انداز میں (حضرت عمر کے بارے میں) لکھا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے آخری وقت میں اس نے آپ کی شان میں ایسی گستاخی کی جس سے روح پاک کو انتہائی صدمہ پہنچا۔ اور آپؐ دل پر اس صدمہ کا داغ لے کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس موقع پر خمینی صاحب نے صراحت کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ عمر کا یہ گستاخانہ کلمہ دراصل اس کے باطن اور اندر کے کفر و زندقہ کا ظہور تھا۔ اس موقع پر خمینی صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔

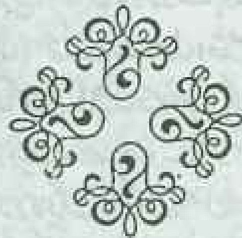
"ایں کلام یاوہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ" (کشف الاسرار ص ۱۱۹)

۹۔ اگر یہ (شیخین اور ان کی پارٹی والے) دیکھتے کہ قرآن کی ان آیات کی وجہ سے (جن میں امامت کے لئے حضرت علی کی نامزدگی کی گئی ہوتی) اسلام سے وابستہ رہتے ہوئے ہم حصول حکومت کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے اسلام کو ترک کرکے اور اس سے کٹ کر ہی یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ تو یہ ایسا ہی کرتے اور (ابوجہل اور ابولہب کا موقف اختیار کرکے) اپنی پارٹی کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہو جاتے۔
(کشف الاسرار ص ۱۱۴)

۱۰ــ عام صحابہ کا حال یہ تھا کہ یا تو وہ ان کی (شیخین کی) خاص پارٹی میں شریک و شامل، ان کے رفیق کار اور حکومت طلبی کے مقصد میں ان کے پورے ہم نوا تھے۔ یا پھر وہ تھے جو ان لوگوں سے ڈرتے تھے۔ اور ان کے خلاف ایک حرف زبان سے نکالنے کی ان میں جرأت وہمت نہیں تھی

(کشف الاسرار ص ۱۱۹ - ۱۲۰)

خمینی صاحب کے بیانات جو ان کی کتاب "کشف الاسرار"[1] کے حوالہ سے سطور بالا میں آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ ان کے سامنے آجانے کے بعد اس میں شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ حضرات شیخین اور ان کے خاص رفقار سابقین اولین صحابہ کرام کے بارہ میں ان کا عقیدہ بھی وہی ہے جو کلینی اور مجلسی کی نقل کی ہوئی روایات سے معلوم ہوا تھا۔ کہ یہ سب (معاذ اللہ) کافر ومنافق ایمان سے قطعی محروم خالص دنیا پرست تھے۔ صرف حکومت اور اقتدار کی طمع میں انھوں نے منافقانہ طور پر صرف زبان سے اسلام قبول کر لیا تھا۔ باطن میں وہ اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ



---

[1] خمینی صاحب کی یہ تصنیف کشف الاسرار" فارسی میں قریباً ساڑھے تین سو صفحات کی کتاب ہے یہ پہلی دفعہ ایران میں ۱۳۶۳ھ میں طبع ہو کر شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد بھی برابر شائع ہوتی رہی، خمینی صاحب کے برپا کئے ہوئے انقلاب کے بعد کے طبع شدہ ایڈیشن کا نسخہ بھی خود راقم سطور نے دیکھا ہے ــــ اپنی کتاب "ایرانی انقلاب خمینی اور شیعیت" میں بنگلہ دیش کے ایک صاحب کی اطلاع کی بنیاد پر راقم سطور نے لکھا تھا کہ "یہ کتاب نایاب ہے یا نایاب کر دی گئی ہے" ــــ بعد میں تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ اطلاع غلط تھی خمینی صاحب کی یہ کتاب ایران میں برابر چھپتی اور بازاروں میں فروخت ہوتی رہی ہے اب بھی ملتی ہے۔

عقیدہ تحریف قرآن

شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مسلمہ کتابوں کے مطالعہ سے یہ حقیقت بھی ایسے یقین کے ساتھ آنکھوں کے سامنے آئی، جس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن محرف ہے، اس میں اسی طرح تحریف ہوئی ہے، جیسی اگلی آسمانی کتابوں، توراۃ، انجیل وغیرہ میں ہوئی تھی وہ بعینہ وہ "کتاب اللہ" نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل فرمائی گئی تھی۔ اثنا عشریہ کی حدیث کی ان کتابوں میں جن میں ان کے ائمہ معصومین کی روایات جمع کی گئی ہیں (جن پر مذہب شیعہ کا دار ومدار ہے) خود ان کے اکابر محدثین ومجتہدین کے بیان کے مطابق دو ہزار سے زیادہ ائمہ معصومین کی وہ روایات ہیں جن سے قرآن کا محرف ہونا ثابت ہوتا ہے، اور ان کے اُن علماء ومجتہدین نے جو اثنا عشری مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں، اپنی کتابوں میں اعتراف کیا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں، اور تحریف قرآن پر ان کی دلالت صاف اور صریح ہے، جس میں کوئی ابہام واشتباہ نہیں ہے اور یہ کہ یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ اسی مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تیسری صدی ہجری کے آخر بلکہ چوتھی صدی کے قریباً نصف تک پوری شیعی دنیا کا یہی عقیدہ رہا۔ اس صدی کے قریباً وسط میں سب سے پہلے صدوق ابن بابویہ قمی (متوفی ۳۸۱ھ) نے اور اس کے بعد پانچویں صدی میں شریف مرتضیٰ (متوفی ۴۳۶ھ) اور شیخ ابوجعفر طوسی (متوفی ۴۶۰ھ) نے اور چھٹی صدی ہجری میں ابو جعفر طبرسی مصنف تفسیر "مجمع البیان" (متوفی ۵۴۸ھ) نے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ وہ قرآن کو عام مسلمانوں کی طرح محفوظ اور غیر محرف مانتے ہیں لیکن شیعی دنیا نے ان کی اس بات کو قبول نہیں کیا بلکہ ائمہ معصومین کی متواتر اور صریح روایات کے خلاف ہونے کی وجہ سے رد کر دیا۔ مختلف زمانوں میں شیعوں کے اکابر واعاظم علماء ومجتہدین نے قرآن کے محرف ہونے کے موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ اس سلسلہ کی سب سے اہم کتاب جو مطالعہ میں آئی۔ وہ شیعوں کے ایک بڑے مجتہد اور خاتم المحدثین علامہ حسین محمد تقی نوری طبرسی کی کتاب ہے جس کا نام ہے "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" یہ عربی زبان میں باریک قلم سے لکھی ہوئی قریباً چار سو صفحات کی کتاب ہے اس کے مصنف نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ قرآن میں ہر طرح کی تحریف ہوئی ہے۔ دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں، اس کے علاوہ ان کتابوں کی طویل فہرست دی ہے جو مختلف زمانوں میں شیعہ اثنا عشریہ کے اکابر علماء ومجتہدین نے موجودہ قرآن کو محرف ثابت کرنے کے لئے لکھی ہیں۔ اس کے مطالعہ کے بعد اس میں شک نہیں رہتا۔ کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ قرآن پاک کے بارے میں یہی ہے کہ اس میں

تحریف ہوئی ہے، اور ہر طرح کی تحریف ہوئی ہے اور اثنا عشری فرقہ کے جن لوگوں نے خاص کر جن علماء و مصنفین نے تحریف کے عقیدہ سے انکار کیا ہے۔ اس کی سمجھ میں آنے والی کوئی توجیہ اس کے سوا نہیں کی جا سکتی کہ انھوں نے یہ انکار کچھ مصلحتوں کے تقاضے سے کیا ہے۔ یعنی تقیہ کیا ہے (یہ بات خود شیعوں کے اکابر علماء و مجتہدین نے لکھی ہے۔ جیسا کہ آگے معلوم ہو جائے گا)

یہ کتاب مصنف نے تیرہویں صدی کے آخر میں اس وقت لکھی تھی جب شیعہ اثنا عشریہ کے بہت سے علماء نے ازراہ مصلحت بینی قرآن پاک میں تحریف کے اپنے عقیدہ سے انکار کی پالیسی اختیار کر لی تھی علامہ حسین محمد تقی نوری طبرسی نے اس کو ائمہ معصومین اور اثنا عشری مذہب سے انحراف سمجھا، اور اس کی تردید ضروری سمجھی۔ اور یہ کتاب لکھی۔ یہ کتاب مصنف کی زندگی ہی میں ایران میں طبع ہوئی تھی، اسی کا عکس لیکر حال ہی میں پاکستان میں اس کو طبع کر دیا گیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس کتاب نے کسی شیعہ کے لئے تحریف کے عقیدہ سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔ اس کے چند اقتباسات بھی انشاء اللہ آئندہ صفحات میں پیش کئے جائیں گے۔ پہلے اثنا عشریہ کی حدیث کی معتبر ترین کتابوں سے ان کے ائمہ معصومین کے چند ارشادات پیش کئے جاتے ہیں، جن میں صراحت کے ساتھ قرآن پاک میں تحریف اور تغیر و تبدیل کا ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن میں تحریف کے بارے میں "ائمہ معصومین" کے ارشادات

(۱) سورہ بقرہ کے شروع ہی میں آیت ۲۳ ہے۔ وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ۔ اس آیت کے بارے میں شیعوں کی اصح الکتب" اصول کافی" میں ان کے پانچویں" امام معصوم" امام باقر کا یہ ارشاد روایت کیا گیا ہے۔

نزل جبرئیل بهذه الاية على محمد صلى الله عليه واله هكذا وان كنتم فى ريب مما نزلنا على عبدنا فى على فاتوا بسورة من مثله۔ (اصول کافی ص ۲۶۳)

جبرئیل امین یہ آیت اس طرح لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے تھے۔ وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فِیْ عَلِیٍّ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ۔

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جن لوگوں نے موجودہ قرآن کو مرتب کیا یا کرایا۔ (یعنی حضرات خلفائے ثلاثہؓ) انھوں نے اس آیت میں سے "فی علی" کے الفاظ نکال دیئے۔

(۲) سورہ طٰہٰ کی آیت ۱۱۵ اس طرح ہے "وَلَقَدْ عَہِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ ..... اصول کافی میں روایت ہے کہ اثنا عشریہ کے چھٹے "امام معصوم" جعفر صادق نے قسم کھا کے فرمایا، کہ خدا کی قسم یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

ولقد عهدنا الى ادم من قبل كلمات فى محمد وعلى وفاطمة والحسن والحسين والائمة من ذريتهم فنسى..... هكذا والله انزلت على محمد صلى الله عليه واله۔ (اصول کافی ص ۲۶۳)

مطلب یہ ہوا کہ اس آیت میں سے پورا خط کشیدہ حصہ نکال دیا گیا ہے۔

(۳) سورہ احزاب کے آخری رکوع میں آیت ہے "وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا" اصول کافی ہی میں روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔ ومن يطع الله ورسوله فى ولاية على والائمة من بعده فقد فاز فوزا عظيما

مطلب یہ ہوا کہ اس آیت میں سے فی علی والائمة من بعده کے الفاظ نکال دیئے گئے۔ (اصول کافی ص ۲۶۲)

(۴) موجودہ قرآن پاک میں سورہ نساء کی آیت ۱۷۰ اس طرح ہے "یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا" اصول کافی میں ہے کہ اس آیت کے بارے میں امام باقر نے ارشاد فرمایا۔

نزل جبرئيل بهذه الاية هكذا..... يا ايها الناس قد جاءكم الرسول بالحق من ربكم فى ولاية على فامنوا خيرا لكم وان تكفروا بولاية على فان لله ما فى السموات وما فى الارض۔ (اصول کافی ۲۶۰)

امام باقر کے اس ارشاد کا واضح مطلب یہ ہے کہ اس آیت میں "فی ولایة علی اور بولایة علی" کے الفاظ تھے اور اس طرح اس میں امیر المومنین علیؓ کی ولایت و امامت پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور اس کے انکار کو کفر قرار دیا گیا تھا۔ لیکن موجودہ قرآن کو مرتب کرکے امت کے سامنے پیش کرنے والوں (خلفائے ثلاثہؓ) نے آیت میں سے یہ الفاظ نکال دیئے۔

اثنا عشریہ کی اسی اصح الکتب" اصول کافی" سے اسطرح کی روایتیں بڑی تعداد میں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن میں ان کے ائمہ معصومین نے قرآنی آیات میں اس طرح کی تحریف اور قطع و برید کا قسمیں کھا کھا کر دعویٰ فرمایا ہے۔ یہاں اس سلسلہ کی صرف ایک ہی روایت اور ملاحظہ فرمائی جائے،

عن ھشام بن سالم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان القرآن الذی جاء بہ جبرئیل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ والہ سبعۃ عشر الف آیۃ (اصول کافی ص ۶۷۰)

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر لے کر نازل ہوئے تھے۔ اس میں سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) آیتیں تھیں۔

موجودہ قرآن پاک میں خود شیعہ مصنفین کے لکھنے کے مطابق کل آیات چھ ہزار سے کچھ ہی اوپر ہیں (ساڑھے چھ ہزار بھی نہیں ہیں) لیکن امام جعفر صادق کا ارشاد ہے کہ اصلی قرآن جو جبرئیل علیہ السلام لے کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ مطلب یہ ہوا کہ موجودہ قرآن کو مرتب کر کے امت کے سامنے پیش کرنے والوں نے دو تہائی کے قریب قرآن غائب کر دیا۔ اصول کافی کے شارح علامہ قزوینی نے اس روایت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے

مراد اینست کہ بسیارے از آں قرآن ساقط شدہ۔ و در مصاحف مشہورہ نیست (ص ۱۷، شرح اصول کافی جزء ششم ص ۷۲ طبع لکھنؤ)

امام جعفر صادق کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اصل قرآن میں سے بہت سا حصہ ساقط اور غائب کر دیا گیا۔ اور وہ موجودہ قرآن کے مشہور نسخوں میں نہیں ہے۔

اصول کافی کی یہ صرف پانچ روایتیں نمونے کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ ورنہ اسی کتاب سے اس طرح کی روایتیں بڑی تعداد میں پیش کی جا سکتی ہیں ــــ اب آپ حضرات کی خدمت میں اثنا عشریہ کی بعض دوسری معتبر کتابوں سے بھی ان کے ائمہ معصومین کے چند ارشادات پیش کئے جاتے ہیں جن میں قرآن میں تحریف اور قطع برید کی بات صفائی اور صراحت سے فرمائی گئی ہے۔

"تفسیر عیاشی" شیعوں کی قدیم مستند ترین تفسیر ہے۔ اس کے حوالے سے "تفسیر صافی" میں امام باقر کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

ولولا انہ زید فی القرآن ونقص ما خفی حقنا علی ذی حجی (تفسیر صافی جلد اول ص ۱۱ طبع تہران)

اگر قرآن میں زیادتی اور کمی نہ کی گئی ہوتی تو کسی عقل رکھنے والے پر ہم ائمہ کا حق پوشیدہ نہ رہتا۔

اور اسی صفحہ پر "تفسیر عیاشی" کے حوالے سے امام جعفر صادق کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

لو قرء القرآن کما انزل لالفیتنا فیہ مسمّیین (تفسیر صافی جلد اول ص ۱۱)

اگر قرآن اسی طرح پڑھا جاتا جیسا کہ وہ نازل ہوا تھا۔ تو تم اس میں ہم ائمہ کا تذکرہ نام بنام پاتے

پانچویں صدی ہجری کے ایک جلیل القدر شیعہ محدث وفقیہ احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی کی کتاب

"الاحتجاج" بھی مذہب شیعہ کی خاص معتمد اور معتبر کتابوں میں سے ہے۔ اس میں روایت ہے کہ ایک زندیق نے قرآن پاک پر اپنے چند اعتراضات امیر المومنین علی علیہ السلام کے سامنے پیش کئے، آپ نے ان سب کے جوابات دیئے۔ ان میں اس زندیق کا ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ سورۂ نساء کی آیت ۳ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ ..... الآیۃ نحوی قاعدے سے جملہ شرطیہ ہے۔ لیکن شرط و جزا میں جو جوڑ اور ربط ہونا چاہیئے وہ اس آیت میں بالکل نہیں ہے امیر علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا۔

ھو مما قدمت ذکرہ من اسقاط المنافقین من القرآن۔ وبین القول فی الیتامیٰ وبین نکاح النساء من الخطاب والقصص اکثر من ثلث القرآن۔ (احتجاج طبرسی جلد اول ص ۳۷۷ طبع نجف اشرف)

یہ اسی قبیل سے ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ منافقین نے قرآن میں سے بہت کچھ ساقط کر دیا ہے اور اس آیت میں (یہ تصرف ہوا ہے کہ) "ان خفتم الا تقسطوا فی الیتامیٰ" اور "فانکحوا ما طاب لکم من النساء" کے درمیان ایک تہائی سے زیادہ قرآن تھا، جس میں خطاب تھا اور قصص تھے (منافقین نے وہ سب ساقط اور غائب کر دیا)

"احتجاج طبرسی" کی اسی روایت میں ہے کہ اس زندیق کے بعض دوسرے اعتراضات کے جواب میں بھی امیر علیہ السلام نے یہی تحریف والی بات فرمائی لیکن ان سب کا نقل کرنا غیر ضروری ہے۔ تحریف سے متعلق "ائمہ معصومین" کی روایات کے اس سلسلہ کو اسی پر ختم کیا جاتا ہے۔ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اثنا عشریہ کے اکابر محدثین و مجتہدین کے بیان کے مطابق ان کی حدیث کی کتابوں میں دو ہزار سے زیادہ ائمہ معصومین کی روایات ہیں جو بتلاتی ہیں کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے اور ہر طرح کی ہوئی ہے۔

اب اس مسئلہ سے متعلق چند ان اکابر علمائے شیعہ کے بیانات پیش کئے جاتے ہیں۔ جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ شیعوں کے عظیم المرتبت محدث وفقیہ سید نعمت اللہ الموسوی الجزائری نے اپنی کتاب "الانوار النعمانیہ" میں اس مسئلہ پر کسی قدر تفصیل سے کلام کیا ہے اور صفائی اور صراحت کے ساتھ اور مدلل طور پر بتلایا ہے کہ موجودہ قرآن کے بارہ میں اثنا عشریہ کا کیا عقیدہ ہے۔

قرآن مجید کی قراءات سبعہ (وہ سات قرأتیں) جو شیعوں کے علاوہ ساری امت مسلمہ کے

نزدیک متواتر ہیں۔ اور ان کا یہ تواتر ہی مسلمانوں کے اس ایمان ویقین کی بنیاد ہے کہ موجودہ قرآن بعینہٖ وہی قرآن ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اور آپ سے امت کو ملا۔ ان قراءات سبعہ کے تواتر کا انکار کرتے ہوئے شیعوں کے یہ جلیل القدر محدث وفقیہ نعمت اللہ الجزائری تحریر فرماتے ہیں :-

ان تسلیم تواترها عن الوحی الالٰهی و کون الکل قد نزل به الروح الامین یفضی الی طرح الاخبار المستفیضة بل المتواترة الدالة بصریحها علی وقوع التحریف فی القرآن کلاماً ومادةً واعراباً مع ان اصحابنا رضوان الله علیهم قد اطبقوا علی صحتها والتصدیق بها۔ نعم قد خالف فیها المرتضیٰ والصدوق والشیخ الطبرسی وحکموا بان ما بین دفتی هذا المصحف هو القرآن المنزل لا غیر ولم یقع فیه تحریف ولا تبدیل ....

(مطلب یہ ہے کہ) ان قراءات سبعہ کو متواتر تسلیم کرنے اور ان کو بعینہٖ وحی الٰہی اور جبریل امین کے ذریعہ نازل شدہ مان لینے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ائمہ معصومین کی ان تمام مشہور بلکہ متواتر حدیثوں کو جو صفائی اور صراحت کے ساتھ بتلاتی ہیں کہ قرآن میں اس کی عبارتوں اور اس کے کلمات اور اعراب میں بھی تحریف ہوئی ہے (ان سب حدیثوں کو) نامعتبر قرار دے کر رد کر دینا پڑیگا حالانکہ صورتحال یہ ہے کہ ہمارے اکابر ومشائخ متقدمین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ یہ حدیثیں صحیح ہیں اور تحریف کے بارہ میں جو کچھ ان میں بتلایا گیا ہے وہ برحق اور واقعہ کے مطابق ہے اور ہم اس کو مانتے ہیں ہاں ہمارے مشائخ متقدمین میں سے شریف مرتضیٰ اور صدوق اور شیخ طبرسی نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہی موجودہ قرآن بعینہٖ وہ قرآن ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا تھا اور اس میں کسی طرح کی تحریف اور تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

آگے سید نعمت اللہ الجزائری صفائی کے ساتھ لکھتے ہیں کہ

والظاهر ان هذا القول صدر منهم لاجل مصالح کثیرة .... کیف وهؤلاء

اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہمارے ان حضرات (شریف مرتضیٰ۔ صدوق۔ شیخ طبرسی) نے

الاعلام رووا فی مؤلفاتهم اخباراً کثیرةً تشتمل علی وقوع تلک الامور فی القرآن وان الآیة هکذا انزلت ثم غیرت الی هذا۔

یہ بات بہت سی مصلحتوں کی وجہ سے (اپنے عقیدہ اور ضمیر کے خلاف) کہی ہے۔ یہ ان کا عقیدہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ خود انھوں نے اپنی کتابوں میں بڑی تعداد میں وہ حدیثیں روایت کی ہیں جو بتلاتی ہیں کہ قرآن میں مذکورۂ بالا ہر طرح کی تحریف ہوئی ہے۔ اور یہ کہ فلاں آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔ پھر اس میں یہ تبدیلی کر دی گئی

سید نعمت اللہ الجزائری اسی سلسلہ کلام میں (اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے اور موجودہ قرآن بعینہٖ وہ کتاب اللہ نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی) آگے لکھتے ہیں۔

انه قد استفاض فی الاخبار ان القرآن کما انزل لم یولفه الا امیر المؤمنین علیه السلام بوصیة من النبی صلی الله علیه وآله فبقی بعد موته ستة اشهر مشتغلاً بجمعه فلما جمعه کما انزل اتی به الی المتخلفین بعد رسول الله صلی الله علیه وآله فقال هذا کتاب الله کما انزل فقال له عمر بن الخطاب لا حاجة بنا الیک ولا الی قرآنک .... فقال لهم علی علیه السلام لن تروه بعد هذا الیوم ولا یراه احد حتی ظهر ولدی المهدی علیه السلام وفی ذلک القرآن زیادات

بہت سی حدیثوں میں جو درجۂ شہرت کو پہونچی ہوئی ہیں یہ وارد ہوا ہے کہ قرآن جس طرح نازل ہوا تھا۔ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی وصیت کے مطابق صرف امیر المومنین علیہ السلام نے آپ کی وفات کے بعد پورے چھ مہینے اسی میں مشغول رہ کر جمع کیا تھا جب آپ نے اس کو جمع کر لیا۔ تو اس کو لے کر ان لوگوں کے پاس آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے بعد امیر المومنین کی امامت وخلافت سے منحرف ہو کر خلیفہ بن گئے تھے، آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ بعینہٖ وہ کتاب اللہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئی تھی تو عمر بن الخطاب نے کہا کہ ہم کو تمھاری اور تمھارے اس قرآن کی ضرورت نہیں۔ تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد تم اس کو کبھی نہ دیکھ سکو گے۔ اور کوئی بھی نہ دیکھ

كثيرة وهو خال من التحريف ۔

سکے گا اس وقت تک کہ جب میرے بیٹے مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ وہ اس قرآن کو ظاہر کریگا۔ اس میں بہت سی زیادتیاں ہیں۔ اور وہ تحریف سے بالکل خالی ہے۔

سید نعمت اللہ الجزائری نے آگے کلینی کی "اصول کافی" سے وہ روایت بھی نقل کی ہے جس میں امام جعفر صادق کی روایت سے یہ پورا واقعہ بیان کیا گیا ہے جس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ

فاذا قام قرأ كتاب الله على حده واخرج المصحف الذي كتبه علي عليه السلام

جب مہدی ظاہر ہوں گے تو وہ کتاب اللہ قرآن کو اس کی صحیح صورت میں پڑھیں گے۔ اور قرآن کا وہ نسخہ دنیا کے سامنے پیش کریں گے جو علی علیہ السلام نے لکھا تھا۔

جزائری نے پوری روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے

والاخبار الواردة بهذا المضمون كثيرة جدا ۔

اور اس مضمون کی جو حدیثیں روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

اسی سلسلہ کلام میں سید نعمت اللہ الجزائری نے "امیر المومنین علی علیہ السلام" کے جمع کیے ہوئے اور لکھے ہوئے قرآن کے بارے میں اپنے ائمہ معصومین کی روایات کی روشنی میں یہ بھی فرمایا ہے کہ جب ہمارے مولا صاحب الزماں (مہدی) ظاہر ہوں گے۔

فيرتفع هذا القرآن من ايدي الناس الى السماء ويخرج القرآن الذي الفه امير المومنين علي عليه السلام

(الانوار النعمانیہ جلد دوم ص ۳۵۷ تا ۳۶۴ طبع ایران)

تو موجودہ قرآن آسمان کی طرف اٹھا لیا جائیگا کسی کے بھی ہاتھ میں (اس کا نسخہ) نہیں رہے گا اور صاحب الزمان (مہدی) اس قرآن کو نکال کر پیش فرمائیں گے جس کو امیر المومنین علیہ السلام نے جمع اور مرتب فرمایا تھا۔

سید نعمت اللہ الموسوی الجزائری شیعہ اثنا عشریہ کے عظیم المرتبت محدث وفقیہ ہیں[1]۔ انھوں

---

[1] الانوار النعمانیہ کے شروع میں "ترجمۃ المولف" کے زیر عنوان ۱۰ صفحات میں سید نعمت اللہ الجزائری کا تذکرہ ہے۔ اس میں موصوف کے بارے میں ان اکابر واعاظم علمائے شیعہ کے بیانات نقل کئے گئے (باقی اگلے صفحہ پر)

نے اپنے اس بیان میں پوری صراحت اور صفائی کے ساتھ مندرجہ ذیل باتوں کا اعتراف بلکہ دعویٰ کیا ہے

(۱) یہ کہ قراءات سبعہ (وہ ساتوں قراءتیں) جنکے تواتر کی بنیاد پر موجودہ قرآن کو متواتر اور یقینی طور پر کتاب اللہ مانا جاتا ہے متواتر نہیں ہیں۔ لہذا موجودہ قرآن بھی متواتر نہیں ہے۔ اور وحی الٰہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تواتر ثابت نہیں ہے۔

(۲) ہمارے ائمہ معصومین کی وہ روایتیں جو بتلاتی ہیں کہ موجودہ قرآن میں ہر طرح کی تحریف ہوئی ہے متواتر ہیں اور تحریف پر ان کی دلالت صاف اور صریح ہے جس میں کوئی ابہام واشتباہ نہیں ہے۔

(۳) ہمارے اصحاب (یعنی اثنا عشری فرقہ کے اکابر ومشائخ متقدمین) کا اس پر اتفاق اور اجماع ہے کہ تحریف کی یہ روایتیں صحیح ہیں۔ اور وہ ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ (یعنی انہی روایات کے مطابق ان کا عقیدہ ہے)۔

(۴) ہمارے علماء متقدمین میں سے شریف مرتضیٰ، صدوق، اور شیخ طبرسی نے اس سے اختلاف ظاہر کیا ہے۔ اور موجودہ قرآن کو ہی اصل قرآن کہا ہے۔ اور اس میں تحریف اور کسی تبدیلی کے واقع ہونے سے انکار کیا ہے۔ لیکن یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ انھوں نے بہت سی مصلحتوں کی وجہ سے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا ہے (یعنی تقیہ کیا ہے)

راقم سطور عرض کرتا ہے کہ ہمارے زمانہ کے شیعہ علماء و مجتہدین نے بھی بالعموم تحریف کے عقیدہ [illegible] انکار کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ لیکن حقیقت وہی ہے جو ان کے اس عظیم المرتبت محدث اور مجتہد نے صفائی کے ساتھ ظاہر کی ہے۔

(۵) اصلی قرآن وہ تھا اور وہی ہے جو امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جمع اور مرتب کیا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت پر غاصبانہ طور پر قبضہ کرنے والوں نے اس کو قبول نہیں کیا تو حضرت امیر علیہ السلام

بقیہ حاشیہ:۔ ہیں جو بلاشبہ شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان سب کے بیانات اس پر متفق ہیں کہ سید نعمت اللہ الجزائری اثنا عشریہ کے نہایت بلند پایہ عالم و مصنف جلیل القدر اور عظیم المرتبت محدث وفقیہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو الانوار النعمانیہ " ص ی زیر عنوان جمل اثناء علیہم)۔

نے اس قرآن کو کسی کو بھی نہ دکھانے کا فیصلہ کر لیا۔ (وہ رازدارانہ طور پر ایک امام سے دوسرے امام کو منتقل ہوتا رہا) اور اب وہ بارہویں امام غائب (مہدی) کے پاس ہے۔ (جو غار میں روپوش ہیں) اس میں موجودہ قرآن کے مقابلہ میں زیادات ہیں (یعنی ایسے بہت سے مضامین ہیں جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں) جب وہ (مہدی) ظاہر ہوں گے۔ تو وہ اسی اصلی اور مکمل قرآن کو دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ اور اس وقت موجودہ قرآن کے سارے نسخے آسمان کی طرف اٹھائے جائیں گے۔ کسی کے ہاتھ میں اس کا کوئی نسخہ نہیں رہے گا ___ موجودہ قرآن مجید کے بارے میں یہ ہے شیعہ اثنا عشریہ کا اصل عقیدہ جو ان کے اس جلیل القدر محدث و فقیہ نے صفائی کے ساتھ اور اپنے نزدیک مدلل طور پر بیان کیا ہے۔

اس کے بعد شیعوں کے ایک دوسرے عظیم المرتبت محدث اور مجتہد علامہ حسین محمد تقی نوری طبرسی کی کتاب "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" سے چند عبارتیں آپ حضرات کے سامنے پیش کی جاتی ہیں ___ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس کتاب کا موضوع ہی جیسا کہ اس کے نام سے بھی ظاہر ہے، موجودہ قرآن کو محرف ثابت کرنا ہے۔ یہ چار سو صفحے کی ضخیم کتاب ہے اس کے مصنف نے اپنے دعوے کے ثبوت میں شیعی نقطۂ نظر سے دلائل کے گویا انبار لگا دیے ہیں۔ اگر اس میں سے وہ عبارتیں نقل کی جائیں۔ جو یہاں نقل کرنے کے لائق ہیں تو کم از کم پچاس صفحات پر آئیں گی۔ لیکن یہاں صرف چند ہی عبارتیں نقل کی جائیں گی۔

قرآن میں توراۃ و انجیل ہی کی طرح تحریف ہوئی ہے

مصنف نے نمبر وار وہ دلائل پیش کیے ہیں۔ جن سے ان کے نزدیک قرآن میں تحریف کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں ۴ پر انھوں نے ان روایات کا حوالہ دیا ہے جو یہ بتلاتی ہیں کہ قرآن میں اسی طرح تحریف ہوئی ہے۔ جس طرح توراۃ و انجیل میں ہوئی تھی۔ اس سلسلہ کلام کو شروع کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

الامر الرابع ذكر اخبار خاصة فيها دلالة او اشارة على كون القرآن

كالتوراة والانجيل في وقوع التحريف والتغيير فيه وركوب المنافقين الذين استولوا على الامة فيه طريقة بني اسرائيل فيهما وهي حجة مستقلة لاثبات المطلوب (فصل الخطاب ص)

اور چوتھی بات ہے اثنا عشریہ کی ان روایات کا ذکر جو صراحتاً یا اشارۃً یہ بتلاتی ہیں کہ تحریف اور تغیر و تبدل کے واقع ہونے میں قرآن توراۃ اور انجیل ہی کی طرح ہے، اور جو یہ بتلاتی ہیں کہ جو منافقین امت پر غالب آگئے اور حاکم بن گئے تھے (ابوبکر و عمر وغیرہ) وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارہ میں اسی راستہ پر چلے جس راستہ پر چل کر بنی اسرائیل نے توراۃ و انجیل میں تحریف کی تھی۔ اور یہ ہمارے دعوے (یعنی تحریف) کے ثبوت کی مستقل دلیل ہے۔

آگے مصنف نے اکابر علماء شیعہ کی کتابوں کے حوالہ سے کئی صفحوں میں وہ روایات نقل کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قرآن میں اسی طرح کی تحریف کی گئی جیسی تحریف حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے بعد توراۃ و انجیل میں کی گئی تھی ___

متقدمین علماء شیعہ سب ہی تحریف کے قائل اور مدعی ہیں
صرف چار وہ ہیں جنھوں نے تحریف سے انکار کیا ہے

علامہ نوری طبرسی نے اسی فصل الخطاب میں زیر عنوان "المقدمة الثالثة" (تیسرا مقدمہ) لکھا ہے کہ ہمارے علماء میں اس مسئلہ میں کہ قرآن میں تحریف اور تغیر و تبدل ہوا ہے یا نہیں۔ دو قول مشہور ہیں۔ پھر اس کی تفصیل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

الاول وقوع التغيير والنقصان فيه وهو مذهب الشيخ الجليل علي بن ابراهيم القمي شيخ الكليني في تفسيره صرح بذلك في اوله وملأ كتابه من اخباره مع التزامه في اوله بان لايذكر فيه الا ما رواه مشائخه

پہلا قول یہ ہے کہ قرآن میں تغیر و تبدل ہوا ہے اور کمی ہوئی ہے (یعنی کچھ حصہ اس میں سے ساقط اور غائب کیا گیا ہے) اور یہ مذہب ہے ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی کے شیخ علی بن ابراہیم قمی کا۔ انھوں نے اپنی تفسیر کے شروع ہی میں اس کو صراحت اور صفائی سے

وثقاته ومذهب تلميذه ثقة الاسلام الكليني رحمه الله على مانسبه اليه جماعة لنقله الاخبار الكثيرة الصريحة في هذا المعنى في كتاب الحجة خصوصا في باب النكت والنتف من التنزيل والروضة من غير تعرض لردها اوتاويلها

(فصل الخطاب ص۲۵)

لکھا ہے اور اپنی کتاب کو تحریف (ثابت کرنے والی) روایات سے بھر دیا ہے۔ اور انھوں نے اس کا التزام کیا ہے کہ وہ اپنی اس کتاب میں وہی روایات ذکر کریں گے جن کو وہ اپنے مشائخ اور ثقہ حضرات سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہی مذہب ان کے شاگرد ثقۃ الاسلام کلینی رحمہ اللہ کا جیسا کہ علماء کی ایک جماعت نے ان کی طرف اس کی نسبت کی ہے۔ کیونکہ انھوں نے اپنی کتاب الجامع الکافی "کتاب الحجۃ" میں اور بالخصوص اس کے باب النکت والنتف من التنزیل" اور "کتاب الروضہ" میں بہت بڑی تعداد میں وہ روایات (ائمہ معصومین سے) نقل کی ہیں۔ جو صراحۃً تحریف پر دلالت کرتی ہیں۔ پھر نہ تو انھوں نے ان روایات کو رد کیا ہے اور نہ انکی کوئی تاویل کی ہے۔

اس عبارت میں علامہ نوری طبرسی نے تحریف کے قائل علمائے متقدمین میں سے سب سے پہلے صرف ان دو کا ذکر کیا ہے (ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی اور ان کے شیخ علی بن ابراہیم قمی) واضح رہے کہ یہ دونوں حضرات وہ ہیں جنھوں نے شیعی نظریہ کے مطابق غیبت صغریٰ کا پورا زمانہ پایا ہے [1]۔ بلکہ انکے تذکرہ نویسوں کے بیان کے مطابق ان دونوں نے گیارہویں امام حسن عسکری کا بھی کچھ زمانہ پایا ہے [2]

---

[1] یعنی وہ زمانہ جبکہ شیعی عقیدہ کے مطابق امام غائب کے پاس ان کے سفیروں اور ایجنٹوں کی خفیہ آمد ورفت ہوتی تھی۔ (تفصیل اس عاجز کی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" صفحہ ۱۲۶ پر دیکھی جا سکتی ہے)۔

[2] اصول کافی کے آخر میں اس کے مؤلف محمد بن یعقوب رازی کلینی کا تذکرہ ہے اس میں لکھا ہے کہ فالظاہر انہ رضی اللہ عنہ ادرک تمام الصغریٰ بل بعض ایام العسکری علیہ السلام ایضاً" (اصول کافی طبع لکھنؤ ص۶۹۵)

اس کے بعد علامہ طبرسی نے پورے پانچ صفحے میں دوسرے ان متقدمین اکابر علماء شیعہ کا ذکر کیا ہے جنھوں نے اپنی تصانیف میں تحریف اور تغیر وتبدل کا دعویٰ کیا ہے، ان کی تعداد بیس چالیس سے کم نہ ہوگی، زیادہ ہی ہوگی۔ اس سب کے بعد مصنف نوری طبرسی نے لکھا ہے:

ومن جميع ماذكرنا ونقلنا بتتبعي القاصر يمكن دعوى الشهرة العظيمة بين المتقدمين وانحصار المخالفين فيهم باشخاص معينين ياتي ذكرهم قال السيد المحدث الجزائري في الانوار ما معناه ان الاصحاب قد اطبقوا على صحة الاخبار المستفيضة بل المتواترة الدالة بصريحها على وقوع التحريف في القرآن كلاماً ومادةً واعراباً والتصديق بها. نعم خالف فيها المرتضى والصدوق والشيخ الطبرسي۔

(فصل الخطاب ص۳۰)

اور ہم نے اپنی محدود تلاش اور محدود مطالعہ سے (تحریف کے بارے میں شیعہ اکابر علمائے متقدمین کے) جو اقوال نقل کئے، ان کی بنیاد پر دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے علمائے متقدمین کا یہی مذہب عام طور سے مشہور تھا (کہ قرآن میں تحریف اور کمی بیشی ہوئی ہے) اور اس کے خلاف رائے رکھنے والے بس چند متعین اور معلوم افراد تھے جن کا ناموں کے ساتھ ابھی ذکر آجائے گا۔ (آگے مصنف نوری طبرسی نے سید نعمت اللہ الجزائری کی کتاب الانوار النعمانیہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا) ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ مشہور بلکہ متواتر روایات جو صراحۃً بتلاتی ہیں کہ قرآن میں تحریف ہوئی اس کی عبارت میں بھی اس کے الفاظ اور اعراب میں بھی وہ روایات صحیح ہیں، اور ان روایات کی تصدیق (یعنی ان کے مطابق عقیدہ رکھنے) میں بھی ہمارے اصحاب کے درمیان اتفاق ہے۔ ہاں اس میں صرف شریف مرتضیٰ اور صدوق اور شیخ طبرسی نے اختلاف کیا ہے۔

آگے اختلاف کرنے والوں میں مصنف نے ان تین حضرات کے علاوہ چوتھا نام ابو جعفر طوسی کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور تحریف سے انکار کے سلسلہ میں ان سب کی عبارتیں

نقل کرکے مصنف نے سب کا جواب دیا ہے۔

ملحوظ رہے کہ یہ چاروں حضرات، ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی اور ان کے شیخ علی بن ابراہیم قمی سے کافی متاخر ہیں۔ پھر ان میں سب سے متاخر ابوعلی طبرسی ہیں۔ (ان کا سنہ وفات ۵۴۸ ہے) انھوں نے تحریف سے انکار کے سلسلہ میں جو کچھ لکھا تھا اس کا جواب دینے کے بعد مصنف علامہ نوری طبرسی نے لکھا ہے:

والى طبقته لم يعرف الخلاف صريحا الا من هذه المشائخ الاربعه
(فصل الخطاب ص۳۴)

اور ابوعلی طبرسی کے طبقہ تک (یعنی چھٹی صدی ہجری کے وسط تک) ان چار مشائخ کے سوا کسی کے متعلق بھی معلوم نہیں ہوا کہ انھوں نے اس مسئلہ میں صراحۃً اختلاف کیا ہو (یعنی قرآن میں تحریف ہونے سے صراحت کیساتھ انکار کیا ہو)

راقم سطور نے عرض کیا تھا کہ مصنف نے اپنے عقیدہ اور نقطۂ نظر کے مطابق قرآن میں تحریف واقع ہونے پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں ۔۔۔ اسی سلسلہ میں دلیل ۱۲ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تحریف کی روایتیں دو ہزار سے زیادہ

الدليل الثانى عشر الاخبار الواردة فى الموارد المخصوصة من القرآن الدالة على تغيير بعض الكلمات والآيات والسور باحدى الصور المتقدمة وهى كثيرة جداً حتى قال السيد نعمت الله الجزائرى

بارہویں دلیل ائمہ معصومین کی وہ روایات ہیں جو قرآن کے خاص خاص مقامات کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ جو بتلاتی ہیں کہ قرآن کے بعض کلمات اور اسکی آیتوں اور سورتوں میں ان صورتوں میں سے کسی ایک صورت کی تبدیلی کی گئی ہے۔ جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ اور وہ روایات بہت زیادہ ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے (جلیل القدر

فى بعض مؤلفاته كما حكى عنه ان الاخبار الدالة على ذالك تزيد على الفى حديث وادعى استفاضتها جماعة كالمفيد والمحقق الداماد والعلامة المجلسى وغيرهم بل الشيخ ايضا صرح فى التبيان بكثرتها بل ادعى تواترها جماعة يأتى ذكرهم
(فصل الخطاب ص۲۲۷)

محدث) سید نعمت اللہ الجزائری نے اپنی بعض تصانیف میں فرمایا ہے جیسا کہ ان سے نقل کیا گیا ہے کہ قرآن میں اس تحریف اور تغیر و تبدل کو بتلانے والی ائمہ اہل بیت کی حدیثوں کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے اور ہمارے اکابر علماء کی ایک جماعت نے مثلاً شیخ مفید اور محقق داماد اور علامہ مجلسی نے ان حدیثوں کے مستفیض اور مشہور ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور شیخ طوسی نے بھی تبیان میں بصراحت لکھا ہے کہ ان روایتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ بلکہ ہمارے علماء کی ایک جماعت نے جن کا آگے ذکر آئے گا۔ ان روایات کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

روایات تحریف کے تواتر کا دعویٰ کرنے والے اکابر علماء شیعہ

پھر کتاب کے آخر میں ان اکابر و اعاظم علمائے شیعہ کا مصنف نے ذکر کیا ہے جنھوں نے دعویٰ کیا ہے کہ قرآن میں تحریف اور تغیر و تبدل کی روایتیں متواتر ہیں۔ اور بلاشبہ ان کا یہ دعویٰ شیعہ حضرات کی کتب حدیث کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے۔ مصنف رقمطراز ہیں:

وقد ادعى تواتره (اى تواتر وقوع التحريف والتغيير والنقص) جماعة منهم المولى محمد صالح فى شرح الكافى حيث قال فى شرح ما ورد "ان القرآن الذى جاء به جبرئيل الى النبى سبعة عشر الف آية

اور قرآن میں تحریف اور تغیر و تبدل اور اس کو ناقص کئے جانے (کی روایات کے) متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ہمارے اکابر علماء کی ایک جماعت نے، ان میں سے ایک مولانا محمد صالح ہیں۔ انھوں نے کافی کی شرح میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے

وفی روایۃ سلیم ثمانیۃ عشر الف آیۃ" ما لفظہ "واسقاط لبعض القرآن و تحریفہ ثبت من طرقنا بالتواتر معنی" کما یظہر لمن تامل فی کتب الاحادیث من اولہا الی آخرہا

جس میں فرمایا گیا ہے کہ: "جو قرآن رسول اللہؐ پر جبرئیل لے کر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) آیتیں تھیں (اور اسی حدیث کی سلیم کی روایت میں بجائے سترہ ہزار کے اٹھارہ ہزار (۱۸۰۰۰) آیات بتلائی گئی ہیں) اس حدیث کی شرح میں مولانا محمد صالح نے فرمایا ہے:

"اور قرآن میں تحریف اور اس کے بعض حصوں کا ساقط کیا جانا ہمارے طریقوں سے تواتر معنوی ثابت ہے، جیسا کہ ہر اس شخص پر ظاہر ہے جس نے ہماری حدیث کی کتابوں کا اول سے آخر تک غور سے مطالعہ کیا ہے۔

ومنہم الفاضل قاضی القضاۃ علی بن عبد العالی علی ما حکی عنہ السید فی شرح الوافیۃ .....

اور انہی علماء میں سے (جنھوں نے قرآن میں تحریف اور کمی بیشی کی حدیثوں کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے) ایک قاضی القضاۃ علی بن عبد العالی بھی ہیں جیسا کہ جناب سید نے شرح وافیہ میں ان سے نقل کیا ہے۔

ومنہم الشیخ المحدث الجلیل ابو الحسن الشریف فی مقدمات تفسیرہ

اور انہی میں سے ایک شیخ محدث جلیل ابو الحسن الشریف ہیں انھوں نے بھی اپنی تفسیر کے مقدمات میں ان روایات کے معنوی تواتر کا دعویٰ کیا ہے۔

ومنہم العلامۃ المجلسی قال فی مرآۃ العقول فی شرح باب انہ لم یجمع القرآن کلہ الا الائمۃ علیہم السلام بعد نقل کلام المفید ما لفظہ والاخبار من طرق الخاصۃ والعامۃ فی النقص والتغییر متواترۃ وبخطہ علی نسخۃ صحیحۃ من الکافی کان یقرءھا علی والدہ وعلیہا خطہما فی آخر کتاب فضل القرآن عند قول الصادقؑ "القرآن الذی جاء بہ جبرئیلؑ علی محمد سبعۃ عشر الف آیۃ" ما لفظہ لا یخفی ان ہذا الخبر وکثیر من الاخبار الصحیحۃ صریحۃ فی نقص القرآن وتغییرہ وعندی ان الاخبار فی ہذا الباب متواترۃ معنی وطرح جمیعہا یوجب رفع الاعتماد عن الاخبار راسًا۔ بل ظنی ان الاخبار فی ہذا الباب لا یقصر عن اخبار الامامۃ فکیف یثبتونہا بالخبر

فصل الخطاب

ص ۳۲۸-۳۲۹

اور ہمارے انہی علماء کبار میں سے (جنھوں نے تحریف کی روایات کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے) ایک علامہ مجلسی بھی ہیں انھوں نے اپنی کتاب "مرآۃ العقول" میں

اصول کافی کے باب "انہ لم یجمع القرآن کلہ الا الائمۃ علیہم السلام" کی شرح میں شیخ مفید کا کلام نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ قرآن میں کمی اور تبدیلی کئے جانے کے بارے میں احادیث وروایات جو شیعوں اور غیر شیعوں کی سندوں سے روایت کی گئی ہیں وہ متواتر ہیں۔ اور اصول کافی کے اس نسخہ پر جو انھوں نے اپنے والد کے سامنے پڑھا (اور اس پر ان دونوں کے قلم کی تحریر ہے) کتاب فضل القرآن کے خاتمہ پر جہاں امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کیا گیا ہے کہ "جو قرآن جبرئیلؑ محمدؐ کے پاس لائے تھے اس میں سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) آیتیں تھیں" علامہ مجلسی نے اپنے قلم سے لکھا ہے کہ ظاہر ہے کہ یہ حدیث اور اس کے علاوہ بہت سی صحیح حدیثیں صراحت کے ساتھ یہ بتلاتی ہیں کہ قرآن میں کمی اور تبدیلی کی گئی ہے ــــ (اس کے آگے علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ) میرے نزدیک اس باب میں حدیثیں معنی کے لحاظ سے متواتر ہیں۔ اور ان سب کو نظر انداز کرنے اور ناقابل اعتماد قرار دینے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ احادیث وروایات پر سے اعتماد بالکل اٹھ جائے گا۔ (اور احادیث کا سارا ذخیرہ ناقابل اعتبار ہو جائے گا) بلکہ میرا گمان ہے کہ اس باب کی (یعنی قرآن میں تحریف اور کمی وتبدیلی کی) حدیثیں مسئلہ

بات کی حدیثوں سے کم نہیں ہیں۔ پھر (جب متواتر حدیثوں کو بھی نظر انداز کیا جا سکے گا: تو مسئلہ امامت کو (جو مذہب شیعہ کی اساس و بنیاد ہے) احادیث و روایات سے کیوں کر ثابت کیا جا سکے گا۔

علامہ نوری طبرسی کی "فصل الخطاب" سے جو عبارتیں یہاں نقل کی گئیں، ان سے مندرجہ ذیل چند باتیں ایسی صراحت اور صفائی کے ساتھ معلوم ہوئیں۔ جن میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں۔

۱۔ یہ کہ قرآن میں اسی طرح کی تحریف، قطع و برید اور تبدیلی ہوئی ہے، جیسی کہ یہود و نصاریٰ نے اپنی آسمانی کتابوں تورات و انجیل میں کی تھی۔

۲۔ شیعہ اثنا عشریہ کی حدیث کی کتابوں میں تحریف کی روایتیں دو ہزار (۲۰۰۰) سے زیادہ ہیں۔

۳۔ متقدمین علمائے شیعہ سب ہی تحریف کے قائل ہیں۔ صرف چار ہیں جنھوں نے تحریف سے انکار کیا ہے (جن کے بارے میں سید نعمت اللہ الجزائری نے لکھا ہے کہ انھوں نے یہ انکار بہت سی مصلحتوں کی وجہ سے کیا ہے ان کا عقیدہ یہ نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے)

۴۔ شیعوں کی اصح الکتب "الجامع الکافی" کے مؤلف ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی اور ان کے شیخ علی بن ابراہیم قمی (جنھوں نے غیبت صغریٰ کا پورا زمانہ پایا۔ اور کچھ زمانہ گیارہویں امام معصوم حسن عسکری کا بھی پایا) ـــــ اور ان کے علاوہ عام طور سے شیعوں کے علمائے متقدمین اس کے قائل ہیں کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے۔

۵۔ اثنا عشریہ کے بہت سے ان بلند پایہ علماء و مجتہدین نے جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں دعویٰ کیا ہے کہ قرآن میں تحریف کی حدیثیں متواتر ہیں۔ اور مذہب شیعہ کے ترجمان اعظم ملا باقر مجلسی کے بیان کے مطابق ان کی تعداد اثنا عشری مذہب کی اساس و بنیاد مسئلہ امامت کی حدیثوں سے کم نہیں ہے۔ ان کو ناقابل اعتبار قرار دے کر نظر انداز کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے حدیث کے سارے ذخیرہ سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ اور امامت کا مسئلہ بھی بے بنیاد ہو جائے گا، کسی طرح اس کو ثابت نہیں کیا جا سکے گا۔ (کیوں کہ اس کی بنیاد روایات ہی پر ہے)

واقعہ یہ ہے کہ علامہ نوری طبرسی کی اس کتاب "فصل الخطاب" کے مطالعہ کے بعد

یہ بات آفتاب نیمروز کی طرح آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے کہ کسی اثنا عشری شیعہ کے لئے اثنا عشری رہتے ہوئے قرآن میں تحریف کے عقیدہ سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے اس فرقہ کے جو لوگ تحریف کے عقیدہ سے انکار کرتے ہیں۔ ان کے انکار کی کوئی توجیہ اس کے سوا نہیں کی جا سکتی کہ یا تو وہ تقیہ کرتے ہیں (جو اثنا عشری مذہب میں صرف جائز نہیں، بلکہ واجب و فرض اور گویا جزءِ ایمان ہے)[1] یا اپنے مذہب کی بنیادی کتابوں سے بھی ناواقف اور بے خبر ہیں۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ "فصل الخطاب" کے مصنف یہ علامہ طبرسی شیعوں کے بڑے عالی مقام محدث اور مجتہد تھے، شیعی دنیا میں ان کو عظمت اور تقدس کا جو مقام حاصل تھا، اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ۱۳۲۰ھ میں جب ان کا انتقال ہوا تو ان کو نجف اشرف میں "مشہد مرتضوی" کی عمارت میں دفن کیا گیا۔ جو شیعہ حضرات کے نزدیک "اقدس البقاع" یعنی روئے زمین کا مقدس ترین مقام ہے، جہاں صرف ایسے ہی شیعہ اکابر و مشائخ دفن ہو سکتے ہیں جن کو شیعی دنیا میں عظمت و تقدس اور مقبولیت کا اعلیٰ ترین مقام حاصل ہو، اور ان کو ائمہ معصومین کا خاص درجہ کا وارث و نائب مانا جاتا ہو۔

---

[1] یہ معلوم کرنے کے لئے کہ شیعہ اثنا عشری مذہب میں تقیہ کا کیا مقام ہے اور اس کی کیسی تاکید ہے اور اس کی کیا حقیقت ہے۔ نیز ائمہ معصومین کے تقیہ کے واقعات معلوم کرنے کے لئے راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" میں تقیہ کا بیان ص ۲۲۶ سے ص ۲۴۰ تک دیکھا جائے۔ یہاں بھی صدوق ابن بابویہ قمی کے رسالہ "اعتقادیہ" کی ایک عبارت ملاحظہ فرمائی جائے۔

والتقیة واجبة لا یجوز رفعها الی ان یخرج القائم فمن ترکها قبل خروجه فقد خرج عن دین الله تعالیٰ وعن دین الامامیة وخالف الله ورسوله والائمة ۔	تقیہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ حضرت القائم (امام مہدیؑ) کا ظہور ہو، تو جو کوئی ان کے ظہور سے پہلے اس کو ترک کریگا تو وہ اللہ کے دین سے اور امامیہ (یعنی شیعہ اثنا عشریہ) کے دین سے نکل جائے گا۔ اور اپنے اس عمل سے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول پاک کی اور ائمہ معصومین کی مخالفت کرے گا۔
(رسالہ اعتقادیہ مع اردو شرح احسن الفوائد ص ۳۹۰ طبع سرگودھا (پاکستان)	

کسی اثنا عشری شیعہ کے لئے تحریف سے انکار

اور موجودہ قرآن پر ایمان ازروئے عقل بھی ممکن نہیں

اثنا عشریہ کے عقیدہ تحریف قرآن کے بارے میں یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا وہ ان کے ائمہ معصومین کی صریح و متواتر روایات اور ان کے متقدمین و متاخرین اکابر علماء و مجتہدین کے تحریری بیانات کی بنیاد پر عرض کیا گیا ــــ اب آخر میں یہ عرض کرنا ہے کہ کسی اثنا عشری کے لئے اثنا عشری عقائد رکھتے ہوئے تحریف سے انکار اور اہل سنت کی طرح قرآن پر ایمان ازروئے عقل بھی ممکن نہیں ہے، اور اس کے سمجھنے کے لئے کسی خاص درجہ کی ذہانت اور باریک بینی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ہر معمولی عقل رکھنے والا بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے، غور فرمایا جائے۔

گزشتہ صفحات میں حضرات شیخین (صدیق اکبر و فاروق اعظم) نیز ذی النورین حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم اجمعین) کے بارے میں اثنا عشریہ کے ائمہ معصومین کی جو روایات اور ان کے اکابر علماء و مجتہدین کے جو بیانات ان کی کتابوں سے نقل کئے جا چکے ہیں ان سے معلوم ہو چکا ہے کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ان حضرات کے بارے میں یہ ہے کہ یہ کافر و منافق تھے، اور اگلی امتوں اور اس امت کے بھی خبیث ترین کافروں سے بدتر درجہ کے کافر تھے۔ اور دوزخ میں سب سے زیادہ عذاب انہی پر ہو رہا ہے ــــ اور گزشتہ صفحات ہی سے یہ بھی آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے شیعوں کے امام اکبر روح اللہ خمینی صاحب نے حضرات خلفائے ثلاثہ اور ان کے خاص رفقاء تمام اکابر صحابہ کے بارے میں اپنی فارسی تصنیف "کشف الاسرار" میں پوری صراحت اور صفائی کے ساتھ بلکہ ادعائی انداز میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ لوگ ایک دن کے لئے بھی دل سے ایمان نہیں لائے تھے، بلکہ صرف حکومت اور اقتدار پر قبضہ کر لینے کی طمع اور ہوس میں منافقانہ طور پر اسلام قبول کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو گئے تھے۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور حیات میں برابر اپنے اسی مقصد کے لئے سازشیں کرتے رہے۔ یہ ایسے بدکردار تھے کہ اس مقصد کے

حاصل کرنے کے لئے قرآن میں تحریف بھی کر سکتے تھے، آیتیں کی آیتیں اس میں سے حذف اور غائب کر سکتے تھے۔ جھوٹی حدیثیں گھڑ کے لوگوں کو سنا سکتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر کسی وقت یہ لوگ محسوس کرتے کہ مسلمان رہ کر حکومت پر قبضہ نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اسلام سے رشتہ توڑ کر اور (ابوجہل و ابولہب وغیرہ کی طرح) اسلام دشمنی کا موقف اختیار کر کے اور اسلام کے خلاف جنگ کر کے ہی یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے تو یہ ایسا ہی کرتے اور اسلام کے کھلے دشمن ہو کر مقابلہ میں آ جاتے [1]

حضرات خلفائے ثلاثہ اور ان کے رفقاء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنے کے ساتھ اثنا عشریہ یہ بھی مانتے ہیں۔ اور اس پر نوحہ و ماتم بھی کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہی منافق لوگ (جو دل سے آپ کے، آپ کے اہل بیت کے اور آپ کے دین کے دشمن تھے) اپنی سیاسی کرتب بازی سے خلیفہ بن کر غاصبانہ اور ظالمانہ طور پر حکومت پر قابض ہو گئے۔ پھر خلافت پر قابض ہو جانے کے بعد بھی یہ ایسے بدکردار رہے کہ جگر گوشۂ رسول سیدہ فاطمہ زہرا پر بھی طرح طرح کے ظلم ڈھائے [2] (ظاہر ہے کہ یہ انتہائی درجہ کی شقاوت تھی) اور خمینی صاحب کے فرمانے کے مطابق یہ ظالم اپنے دور خلافت میں اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق کھلم کھلا قرآنی احکام کو انتہائی بے پروائی سے پامال کرتے رہے (کشف الاسرار ص ۱۱۵ تا ۱۱۹)

اس سب کے ساتھ اثنا عشریہ یہ بھی مانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پورے ۲۴ سال تک (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک) بلا شرکت

---

[1] خمینی صاحب کی وہ عبارتیں جن میں یہ سب کچھ فرمایا گیا ہے ان کی تصنیف "کشف الاسرار" کے صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴ پر دیکھی جا سکتی ہیں۔ راقم سطور نے اپنی کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" میں بھی یہ عبارتیں نقل کر دی ہیں (ص ۵۵ تا ۶۰)

[2] شیعہ مذہب کے ترجمان اعظم ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب "جلاء العیون" میں سیدہ فاطمہ زہرا پر کئے جانے والے مظالم کا ذکر بڑے لرزہ خیز انداز میں کیا ہے۔ راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب خمینی اور شیعیت" کے صفحہ ۵۰ پر بھی اس کو دیکھا جا سکتا ہے ــــ اس سے یہ بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ شیعہ علماء و مصنفین کو اس طرح کے افسانے گھڑنے میں کس درجہ کمال حاصل ہے۔

غیر ے انہی لوگوں کا اقتدار رہا ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ و جانشین اور مسلمانوں کے فرماں رواکی حیثیت سے یہی سب کچھ کرتے رہے انہی کے اہتمام سے قرآن اس کتابی شکل میں مرتب اور شائع ہوا جس شکل میں وہ آج ہمارے سامنے ہے۔

اب غور فرمایا جائے کہ جس فرقہ یا جس شخص کا عقیدہ حضرات خلفائے ثلٰثہ کے بارے میں وہ ہو جو اثنا عشریہ کا اوپر بیان کیا گیا۔ کیا ازروئے عقل یہ ممکن ہے کہ ان کے مرتب اور شائع کئے ہوئے قرآن کے بارے میں اس کا یہ ایمان و یقین ہو کہ یہ بعینہٖ وہی کتاب اللہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی اور اس میں اس کو مرتب اور شائع کرنے والوں نے (جو منافق تھے اور کفر کا کردار وہ تھا جو اثنا عشری عقیدہ کے مطابق اوپر بیان کیا گیا) اپنی نفسانی اغراض و خواہشات کے تقاضے سے کوئی تحریف، کسی قسم کی قطع برید، کمی یا زیادتی نہیں کی ہے؟ ـــــ ظاہر ہے کہ ہر عقل رکھنے والا اس کا جواب یہی دیگا کہ یہ ممکن نہیں ہے ـــــ ملحوظ رہے کہ ایمان اس یقین اور اس قلبی تصدیق کا نام ہے جس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ جس طرح کسی چیز کو آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد شک شبہ کا امکان نہیں رہتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کا درجہ تو بہت اعلیٰ و بالا ہے۔ حضرات خلفائے ثلاثہ کے بارے میں وہ عقیدہ رکھنے کے ساتھ جو اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے، قرآن کے بارے میں کسی درجہ کا اعتبار بھی نہیں ہو سکتا۔ اس مسئلہ کو کسی بھی قانون داں بلکہ کسی بھی باشعور انسان کے سامنے رکھدیا جائے تو وہ یہی جواب دے گا۔

حاصلِ کلام

اثنا عشریہ کے عقیدہ تحریف قرآن کے بارے میں یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا اس کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ اثنا عشری مذہب کی بنیادی اور مستند کتابوں میں شیعوں کے ائمہ معصومین کے ارشادات اور ان کے اکابر و اعاظم علماء و مجتہدین کی تصنیفات کے مطالعہ کے بعد یہ حقیقت آفتاب نیمروز کی طرح سامنے آجاتی ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ یہی ہے کہ موجودہ قرآن محرف ہے۔ اس میں ہر طرح کی تحریف

اور قطع برید ہوئی ہے ـــــ علاوہ ازیں ان کے لئے ازروئے عقل بھی یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کو یقین کے ساتھ تحریف و تبدیل سے محفوظ بعینہٖ وہ کتاب اللہ مان سکیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی کریم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ حضرات خلفائے ثلٰثہ اور ان کے رفقاء تمام اکابر صحابہ کے بارے میں ان کے عقیدہ نے قرآن پر ایمان ان کے لئے ناممکن بنا دیا ہے لہٰذا اب جو شیعہ علماء و مجتہدین تحریف کے عقیدہ سے انکار اور موجودہ قرآن پر ہم اہل سنت ہی کی طرح ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کے اس رویہ کی کوئی معقول اور قابل قبول توجیہ اس کے سوا نہیں کی جا سکتی کہ یہ ان کا تقیہ ہے۔ جو شیعہ مذہب میں ان کے امام غائب (مہدی) کے ظہور کے وقت تک فرض و واجب اور گویا جزو ایمان ہے۔ اس کی ایک روشن دلیل یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مشائخ متقدمین میں سے "الجامع الکافی" کے مؤلف ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی اور ان کے استاذ علی بن ابراہیم قمی اور "الاحتجاج" کے مؤلف احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی وغیرہ ان سب مشائخ متقدمین کو جن کا ذکر "فصل الخطاب" میں علامہ نوری طبرسی نے مدعیان تحریف کی حیثیت سے کیا ہے، اور اسی طرح اپنے علمائے متاخرین میں ملا باقر مجلسی، سید نعمت اللہ الجزائری، علامہ قزوینی شارح اصول کافی، اور علامہ نوری طبرسی جیسے ان سب حضرات کو اپنا مذہبی پیشوا مانتے ہیں۔ جو نہ صرف یہ کہ موجودہ قرآن کے محرف ہونے کے قائل ہیں بلکہ اس عقیدہ کے علمبردار ہیں۔ اور جنہوں نے اس موضوع پر مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ جو شخص قرآن کے محرف ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے وہ قرآن پر ایمان سے محروم ہے۔ اس کا شمار تو مومنین میں بھی نہ ہونا چاہیئے۔



اثنا عشریہ کا عقیدۂ امامت ختم نبوت کی نفی کرتا ہے

لہٰذا وہ عقیدۂ ختم نبوت کے منکر ہیں

اثنا عشری مذہب کی بنیادی اور مستند کتابوں کے مطالعہ کے بعد ایک یہ حقیقت بھی اسی طرح آنکھوں کے سامنے آتی ہے جس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثنا عشریہ کا عقیدۂ امامت جو اس مذہب کی اساس و بنیاد ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کی قطعی نفی کرتا ہے اور اس بارہ میں ان کا عقیدہ جمہور امت مسلمہ سے بالکل مختلف ہے۔ وہ "ختم نبوت" اور "خاتم النبیین" کے الفاظ کے تو قائل ہیں (جس طرح کہ قادیانی بھی قائل ہیں) لیکن اس کی حقیقت کے منکر ہیں۔ شیعوں اور قادیانیوں کے علاوہ امت کے تمام فرقوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے "خاتم النبیین" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نبوت و رسالت جس حقیقت اور جس مقام و منصب کا عنوان ہے اس کا سلسلہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ پر ختم فرما دیا ——— ہر نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث و نامزد اور بندوں کے لئے اللہ کی حجت ہوتا تھا۔ اس پر ایمان لانا نجات کی شرط ہوتا تھا، اس کو وحی کے ذریعہ اللہ کے احکام ملتے تھے، وہ معصوم ہوتا تھا، بندوں پر اس کی اطاعت فرض ہوتی تھی ——— صرف وہی اور اسی کی تعلیم امت کے لئے ہدایت کا سرچشمہ اور مرجع و ماخذ ہوتا تھا اگر وہ صاحب کتاب ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب بھی نازل ہوتی تھی یہی نبوت کی حقیقت اور نبی کا مقام و منصب تھا اور جمہور امت محمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "خاتم النبیین" ہونے کا مطلب یہی ہے کہ آپ کے بعد یہ مقام و منصب کسی کو عطا نہیں ہوگا ———

لیکن شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ مقام و منصب اور یہ سب امتیازات بلکہ ان سے بھی بالاتر مقامات و درجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے بارہ اماموں کو حاصل ہیں۔ وہ نبیوں کی طرح بندوں پر اللہ کی حجت ہیں۔ ان کے بغیر اللہ کی حجت بندوں پر قائم نہیں ہوتی۔ وہ نبیوں ہی کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد، معصوم اور مفترض الطاعت ہیں، ان پر ایمان لانا اسی طرح نجات کی شرط ہے جس طرح

نبیوں پر ایمان لانا شرط نجات ہے۔ ان پر فرشتوں کے ذریعہ وحی بھی آتی ہے۔ اللہ کے احکام بھی آتے ہیں۔ ان کو معراج بھی ہوتی ہے۔ ان پر کتابیں بھی نازل ہوتی ہیں۔ یہ تو وہ صفات اور اللہ تعالیٰ کے وہ انعامات ہیں جن میں یہ "ائمہ معصومین" انبیاء علیہم السلام کے شریک اور ان کے برابر ہیں لیکن اثنا عشریہ کے نزدیک ان کو ان کے علاوہ ایسے بلند مقامات اور کمالات بھی حاصل ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں۔ مثلاً یہ کہ یہ دنیا ان ہی کے دم سے قائم ہے۔ اگر ایک لمحہ کے لئے بھی ہماری یہ دنیا امام کے وجود سے خالی ہو جائے تو سب نیست و نابود ہو جائے۔ اور مثلاً یہ کہ ان کی پیدائش اس عام طریقہ اور عام راستہ سے نہیں ہوتی جس طریقہ اور راستہ سے عام انسانوں کی پیدائش ہوتی ہے بلکہ وہ اپنی ماؤں کی ران میں سے نکلتے ہیں۔ اور مثلاً یہ کہ کائنات کے ذرہ ذرہ پر ان کی تکوینی حکومت ہے۔ یعنی ان کو "کن فیکون" کا اقتدار و اختیار حاصل ہے۔ اور یہ کہ ان کو اختیار ہے کہ جس چیز یا جس عمل کو چاہیں حلال یا حرام قرار دیدیں۔ اور مثلاً یہ کہ تمام ائمہ عالم ما کان و ما یکون ہیں، کوئی چیز ان سے مخفی نہیں۔ اور مثلاً یہ کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے وہ علوم بھی عطا ہوئے جو نبیوں اور فرشتوں کو بھی نہیں دیئے گئے ہیں۔ اور مثلاً یہ کہ وہ دنیا اور آخرت کے مالک و مختار ہیں۔ جس کو چاہیں دیدیں بخشدیں اور جس کو چاہیں محروم رکھیں۔ اور مثلاً یہ کہ وہ اپنی موت کا وقت بھی جانتے ہیں اور ان کی موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔

ظاہر ہے کہ جمہور امت محمدیہ کے نزدیک یہ شان انبیاء علیہم السلام کی بھی نہیں ہے بلکہ ان میں بعض تو وہ ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفات ہیں لیکن اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے ائمہ کی یہی شان ہے اور یہ سب صفات و مقامات ان کو حاصل ہیں سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون o

ائمہ کی صفات و امتیازات اور ان کے بلند مقامات و درجات کے بارے میں یہ جو کچھ لکھا گیا وہ ان کی اصح الکتب "اصول کافی، کتاب الحجہ" کی روایات اور ان کے ائمہ معصومین کے ارشادات کا حاصل اور خلاصہ ہے، ان روایات و ارشادات کا متن اصل کتاب میں دیکھا جا سکتا ہے۔ راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" میں بھی (صفحہ ۱۱۹ سے ۱۶۵ تک) ان تمام روایات کا متن دیکھا جا سکتا ہے جو اصول کافی ہی سے

بحوالہ صفحات نقل کیا گیا ہے ۔

اپنے ائمہ کے ان ارشادات اور ان روایات ہی کے مطابق اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے اسی کے ساتھ وہ مانتے ہیں کہ ان اماموں کے لئے نبی کا لفظ نہیں بولا جائے گا ۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے ۔

ان سب چیزوں کے سامنے آجانے کے بعد کسی صاحب عقل ودانش کو اس میں شک شبہ نہیں رہ سکتا کہ اثنا عشریہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کی حقیقت ختم نہیں ہوئی ۔ وہ تو امامت کے عنوان سے ترقی کے ساتھ جاری ہے ۔ البتہ آپ کے بعد کسی کو نبی نہیں کہا جائے گا ۔ بس یہی ان کے نزدیک ختم نبوت کی حقیقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیئے جانے کا تقاضا ہے ، اثنا عشری مذہب کے ترجمان اعظم' ان کے خاتم المحدثین علامہ باقر مجلسی نے اپنے ائمہ معصومین کی روایات کے حوالے سے صراحت اور صفائی کے ساتھ لکھا ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے اور اپنے نزدیک اس کو دلیل سے بھی ثابت کیا ہے ۔ اپنی کتاب "حیات القلوب" کی تیسری جلد میں (جو صرف امامت ہی کے موضوع پر ہے) تحریر فرماتے ہیں :

از بعضے اخبار معتبرہ کہ انشاء اللہ بعد ازیں مذکور خواہد شد ۔ معلوم می شود کہ مرتبہ امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبری است .

ائمہ کی بعض معتبر روایات سے جو انشاء اللہ اس کے بعد ذکر کی جائیں گی معلوم ہوجاتا ہے کہ امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بالاتر ہے

آگے یہ علامہ مجلسی دلیل کے طور پر فرماتے ہیں :

چنانچہ حق تعالیٰ بعد از نبوت بحضرت ابراہیم خطاب فرمودہ کہ انی جاعلک للناس اماما ۔ (حیاۃ القلوب جلد سوم ص طبع ایران)

چنانچہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو نبوت عطا فرمانے کے بعد ان سے فرمایا تھا کہ میں تجھ کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں ۔

اس سے معلوم ہوا کہ امامت نبوت سے آگے کے درجہ کی چیز ہے ۔

اس کے چند سطر آگے علامہ مجلسی نے لکھا ہے

واز برائے تعظیم حضرت رسالت پناہ و آنکہ آنجناب خاتم انبیا باشد منع اطلاق اسم نبی و آنچہ مرادف آنست بر آنحضرت کردہ اند

اور حضرت رسالت پناہ کی تعظیم کے لئے اور اس وجہ سے کہ آنجناب خاتم انبیاء ہیں ۔ نبی اور اس کے ہم معنی لفظ کے اطلاق کو حضرت امام

(حیات القلوب جلد سوم ص)

پر منع کرتے ہیں ۔

علامہ مجلسی کی اس عبارت سے صراحت کے ساتھ معلوم ہوگیا کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ اپنے ائمہ کی احادیث وروایات کی بنیاد پر یہ ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے ۔ اور ہمارے ہی زمانے کے پاکستان کے ایک بلند پایہ مجتہد علامہ محمد حسین نے شیخ صدوق کے رسالہ "العقائد" کی اردو میں ضخیم شرح لکھی ہے ۔ اس میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ

ائمہ اطہار سوائے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر تمام انبیا اولوالعزم وغیرہم سے افضل واشرف ہیں" (احسن الفوائد فی شرح العقائد ص طبع پاکستان)

اور اس زمانے کے شیعی دنیا کے امام خمینی صاحب نے بھی "الحکومۃ الاسلامیۃ" میں صراحت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ

وان من ضروریات مذھبنا ان لائمتنا مقاما لا یبلغہ ملک مقرب ولا نبی مرسل

(الحکومۃ الاسلامیہ ص طبع تہران)

ہمارے مذہب (شیعہ اثنا عشریہ) کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے ائمہ معصومین کو وہ مقام ومرتبہ حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہونچ سکتا ۔

علامہ مجلسی' علامہ محمد حسین اور خمینی صاحب کی ان تصریحات کے بعد اس میں شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے ائمہ کا مقام ومرتبہ انبیاء علیہم السلام سے بالاتر ہے اور وہ ان اعلیٰ مقامات اور بلند تر درجات پر فائز ہیں جن تک کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کی بھی رسائی نہیں ہوسکتی ۔ اور یہ کہ ان ائمہ پر نبی کے لفظ کا اطلاق اس وجہ سے نہیں کیا جا سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "خاتم النبیین" فرمایا گیا ہے ظاہر ہے کہ یہ فی الحقیقت عقیدۂ ختم نبوت کی قطعی نفی ہے ۔

اس حقیقت کو کہ اثنا عشریہ کا عقیدۂ امامت ختم نبوت کی نفی کرتا ہے ، اور وہ اپنے اس عقیدہ کی وجہ سے فی الحقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں ۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتب شیعہ کے مطالعہ اور اپنی خداداد فکر وبصیرت سے یقین کے ساتھ سمجھا اور صراحت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے ۔ "تفہیمات الٰہیہ" میں ارقام فرماتے ہیں .

امام باصطلاح ایشاں معصوم مفترض الطاعۃ

شیعہ اثنا عشریہ کی اصطلاح اور ان کے

منصوب للخلق است و وحی باطنی در حق امام تجویز می نمایند، پس در حقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را خاتم الانبیاء میگفتہ باشند۔

(تفہیمات الہیہ ص ۲۴۴)

عقیدہ میں امام کی شان یہ ہے کہ وہ معصوم ہوتا ہے، اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے اور مخلوق کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر اور نامزد ہوتا ہے، اور شیعہ امام کے حق میں وحی باطنی کے قائل ہیں پس فی الحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں اگرچہ زبان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔

اس موضوع سے متعلق راقم سطور نے اوپر جو کچھ عرض کیا ہے اس کے مطالعہ کے بعد انشاء اللہ کسی کو بھی حضرت شاہ ولی اللہؒ کے اس نتیجہ فکر کے بارے میں کوئی شک شبہ نہیں رہے گا کہ شیعہ اپنے عقیدہ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں ــــ آگے انشاء اللہ حضرت شاہ صاحب کی تصنیف "مسوّیٰ شرح موطا امام مالکؒ" کی عبارت نقل کی جائے گی جس میں انھوں نے اس بنیاد پر شیعہ اثنا عشریہ کو زنادقہ اور مرتدین کے زمرہ میں شمار کیا ہے

حاصل کلام: حضرات علماء شریعت و اصحاب فتویٰ کی خدمت میں یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا اس کا حاصل یہ ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مستند کتابوں کے مطالعہ سے ان کے یہ تین عقیدے ایسے یقین کے ساتھ جس میں شک شبہ کی گنجائش نہیں آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔

ایک یہ کہ شیخین (حضرت صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ) کے بارہ میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ (معاذ اللہ) نہ صرف یہ کہ کافر و منافق تھے بلکہ اگلی امتوں کے شدید ترین کافروں نمرود اور فرعون و ہامان، اور اس امت کے خبیث ترین کافروں ابولہب و ابوجہل سے بھی حتیٰ کہ شیطان مردود سے بھی بدتر درجہ کے کافر تھے اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب انہی پر ہے

دوسرا یہ کہ موجودہ قرآن محرف ہے، اس میں ہر طرح کی تحریف اور کمی بیشی ہوئی ہے۔ یہ بعینہ وہ کتاب اللہ نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی

تیسرا یہ کہ ان کا بنیادی عقیدہ امامت ختم نبوت کی قطعی نفی کرتا ہے لہٰذا وہ اپنے اس عقیدہ کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں، اگرچہ زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ جس طرح قادیانی بھی آپ کو خاتم النبیین اور خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔

اس کے بعد یہ عاجز راقم سطور متقدمین و متاخرین علماء و فقہاء کی چند عبارتیں بھی آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر دینا مناسب سمجھتا ہے جن میں شیعہ اثنا عشریہ کے عقائد ذکر کر کے ان کے بارے میں شرعی فیصلہ فرمایا گیا ہے۔

شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں متقدمین و متاخرین اکابر علمائے امت اور فقہائے کرام کے فیصلے اور فتوے

امام ابن حزم اندلسیؒ متوفی سنہ ۴۵۶ھ

امام ابن حزم اندلسی نے "الفصل فی الملل والاھواء والنحل" میں امامیہ یعنی شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں تحریر فرمایا ہے

ومن قول الامامية كلها قديماً وحديثاً ان القرآن مبدل زيد فيه ما ليس منه ونقص منه كثير وبدل كثير

(الفصل فی الملل والاھواء والنحل ص ۱۸۲/۲)

اور پورا فرقہ امامیہ، ان کے متقدمین اور متاخرین سب اس کے قائل ہیں کہ قرآن بدل ڈالا گیا ہے اس میں وہ بڑھایا اور شامل کر دیا گیا ہے جو اس میں نہیں تھا اور بہت کچھ کم بھی کر دیا گیا ہے اور بہت تبدیلی اور تحریف کی گئی ہے۔

اور انہی امام ابن حزم نے اپنی اسی کتاب میں دوسری جگہ اسلام اور قرآن پر عیسائیوں کے کچھ اعتراضات نقل کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ:-

ان الروافض يزعمون ان اصحاب نبيكم بدلوا القرآن واسقطوا منه وزادوا فيه

مسلمانوں ہی کے ایک فرقہ روافض (شیعوں) کا خیال اور دعویٰ ہے کہ تمہارے نبی کے صحابیوں نے قرآن میں تحریف کر دی۔

اس میں سے بہت کچھ ساقط کر دیا اور اضافہ بھی کیا (لہٰذا تمہارا قرآن محفوظ اور قابل اعتبار نہیں)

امام ابن حزم نے عیسائیوں کے تمام اعتراضات کا بالترتیب جواب دیا ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں تحریر فرمایا:۔

واما قولهم في دعوى الروافض بتبديل القراءات فان الروافض ليسوا من المسلمين۔

(الفصل لابن حزم جلد ۲ ص۸۰)

اور ان عیسائیوں نے جو یہ کہا ہے کہ روافض کا دعویٰ ہے کہ قرآن میں تبدیلیاں کی گئی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ روافض (شیعہ) مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں وہ فی الحقیقت غیر مسلمین ہیں۔

قاضی عیاض مالکیؒ متوفی ۵۴۴ھ

قاضی عیاض مالکیؒ نے "کتاب الشفاء" میں شیعوں ہی کے بارے میں کلام کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:۔

نقطع بتكفير كل قائل قال قولا يتوصل به الى تضليل الامة وتكفير جميع الصحابة۔

(کتاب الشفا جلد ۲ ص۲۸۶)

اور جو شخص ایسی بات کہے جس کے نتیجہ میں امت گمراہ قرار پائے اور تمام صحابہ کرام کی تکفیر ہوتی ہو تو ہم ایسے شخص کو قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے (اور ظاہر ہے کہ اثنا عشریہ کا یہی موقف ہے)

اور یہی قاضی عیاض اسی کتاب میں آگے تحریر فرماتے ہیں۔

وكذلك من انكر القرآن او حرفا منه او غير شيئا منه او زاد فيه

ج ۲ ص ۲۸۹

اور اسی طرح ہم اس شخص کو بھی قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیتے ہیں جو قرآن کا انکار کرے یا اس کے ایک حرف ہی کا انکار یا اس کے کسی کلمہ کو بدلے یا اس میں اضافہ کرے (جیسا کہ اثنا عشریہ کی بیشمار روایات میں ہے۔ جو راقم سطور کی کتاب میں بھی

دیکھی جا سکتی ہیں)۔

اور اسی سلسلۂ کلام میں آگے فرماتے ہیں:

وكذلك نقطع بتكفير غلاة الرافضة في قولهم ان الائمة افضل من الانبياء

(ج ۲ ص ۲۹۰)

اور اسی طرح ہم ان غالی شیعوں کی ان کے اس عقیدہ کی وجہ سے بھی قطعی تکفیر کرتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے بالاتر ہے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ متوفی ۵۶۱ھ

"غنیۃ الطالبین" حضرت قدس سرہٗ کی معروف تصنیف ہے۔ اس میں حضرت نے ایک فصل قائم فرمائی ہے جس کا عنوان ہے

فصل في الفرق الضالة عن طريق الهدى (ان فرقوں کے بیان میں جو گمراہ ہوگئے) ___ اس فصل میں خوارج اور پھر شیعوں کے مختلف فرقوں کے ذکر کے بعد ارقام فرمایا ہے۔

والذي اتفقت عليه طوائف الرافضة وفرقها اثبات الامامة عقلا وان الامامة نص وان الائمة معصومون من الآفات والغلط والسهو والخطاء ..... ومن ذلك تفضيلهم عليا في جميع الصحابة وتنصيصهم على امامته بعد النبي صلى الله عليه وسلم وتبرءهم عن ابي بكر وعمر وغيرهما من الصحابة الا نفرا منهم ..... ومن ذلك

اور روافض (شیعوں) کے تمام فرقوں اور گروہوں کا اس پر اتفاق ہے کہ ان کا مسئلہ امامت از روئے عقل بھی ثابت ہے اور امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے صریح حکم سے ہوتا ہے اور یہ کہ امام ہر طرح کی آفات سے اور غلطی اور بھول چوک سے بھی معصوم ہوتے ہیں ..... اور ان شیعوں کے انہی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ وہ حضرت علیؓ کو تمام صحابہ سے افضل مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے لئے ان کو اللہ و رسول کی طرف سے صراحت کے ساتھ امام بنا دیا گیا تھا

ایضا ادعاءھم ان الامة ارتدت بترکھم امامة علی الا ستة نفر وھم علی وعمار والمقداد بن الاسود وسلمان الفارسی ورجلان آخران ...... ومن ذلک قولھم ان للامام ان یقول لست بامام فی حال التقیة .... وان الاموات یرجعون الی الدنیا قبل یوم الحساب .... ومن ذلک ان الامام یعلم کل شئی ماکان ومایکون من امر الدنیا والدین حتی عدد الحصی وقطر الامطار وورق الاشجار وان الائمة تظھر علی ایدیھم المعجزات کالانبیاء علیھم السلام (غنیة الطالبین ۱۵۶، ۱۵۷)

اور وہ بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ اور ان کے علاوہ تمام صحابہ کرام سے سوائے گنتی کے چند آدمیوں کے، اور ان کے گمراہانہ اور اسلام سوز عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کو امام وخلیفہ نہ ماننے اور نہ بنانے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امت مرتد ہوگئی سوائے چھ آدمیوں کے اور وہ چھ یہ ہیں علی، عمار، مقداد بن الاسود، سلمان فارسی اور دو اور آدمی (بس یہ چھ ہی مسلمان رہے باقی سب مرتد ہوگئے)۔

اور ان کے عقائد فاسدہ میں سے یہ بھی ہے کہ امام کے لئے جائز ہے کہ وہ تقیہ کر کے کہہ دے کہ میں امام نہیں ہوں ..... اور ان کا ایک فاسد عقیدہ، عقیدہ رجعت بھی ہے[1] ...... اور ان کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ امام کو دنیا اور دین کی تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے، یہاں تک کہ دنیا بھر کے سنگ ریزوں اور کنکریوں اور بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کی تعداد

[1] عقیدہ رجعت کی تفصیل راقم سطور کی کتاب میں ص۲۴۳ پر دیکھی جاسکتی ہے، بلکہ حضرت علمائے کرام کی خدمت میں راقم سطور کی گزارش ہے کہ اگر شیعوں کی کسی کتاب میں ان کے اس عقیدہ کی تفصیل نظر سے نہیں گزری ہے تو راقم سطور کی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔ حضرات علمائے کرام کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔

کا بھی ان کو علم ہوتا ہے اور اماموں کے ہاتھ پر انبیاء علیہم السلام کی طرح معجزات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

آگے حضرت شیخ قدس سرہ نے اسی سلسلۂ کلام میں شیعوں کے مختلف فرقوں اور ان کے عقائد کا ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ شیعوں اور یہودیوں کے درمیان افکار واطوار میں بہت مشابہت اور مماثلت ہے، پھر اس کی بہت سی مثالیں دی ہیں اس سلسلہ بیان کے آخر میں فرمایا ہے۔

والیھود حرفت التوراة وکذلک الرافضة حرفوا القرآن لانھم قالوا القرآن غیر وبدل وخولف بین نظمه وترتیبه وأحیل عما انزل علیه وقرء علی وجوہ غیر ثابتة عن الرسول وانه قد نقص منه وزید فیه (غنیة الطالبین ص۱۹۲)

اور یہودیوں نے تورات میں تحریف کی ایسے ہی روافض نے قرآن کو محرف کیا۔ کیونکہ انھوں نے دعویٰ کیا کہ قرآن میں تغیر و تبدل کیا گیا ہے اور اس کی ترتیب میں الٹ پلٹ کیا گیا ہے اور وہ جیسا نازل ہوا تھا اس کو بدل دیا گیا ہے اور وہ اس طرح پڑھا جاتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور اس میں کمی بھی کی گئی ہے اور اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ حنبلی متوفی ۷۲۸ھ

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اپنی معروف تصنیف الصارم المسلول میں ارقام فرماتے ہیں:

وقال القاضی ابو یعلی الذی علیه الفقھاء فی سب الصحابة ان کان مستحلا لذلک کفر وان لم یکن مستحلا فسق ولم یکفر سواء

اور قاضی ابو یعلی نے فرمایا کہ اس مسئلہ پر فقہا کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی بدبخت صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرے اس کو جائز سمجھ کر تو وہ کافر ہے اور اگر جائز نہیں سمجھتا گناہ ہی جانتا ہے (بس بدتمیزی سے بک رہا ہے) تو کافر نہیں ہوگا لیکن فاسق اور سخت گنہگار ہوگا۔ خواہ یہ گستاخی یہ ہو

كفرهم او طعن في دينهم مع اسلامهم

کہ انکو کافر کہے یا ان کو مسلمان مانتے ہوئے ان کی دینی حیثیت کو مجروح کرے اور ان کو بددین کہے ؛

اسی سلسلۂ کلام میں آگے فرماتے ہیں :

وقطع طائفة من الفقهاء من اهل الكوفة[1] وغيرهم بقتل من سب الصحابة وكفر الرافضة

اور کوفہ کے فقہاء کے ایک طبقے نے قطعیت کے ساتھ فتویٰ دیا ہے[1] کہ صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے والا (اگر اسلامی حکومت ہو تو) سزائے موت کا مستحق ہے نیز انھوں نے فتویٰ دیا ہے روافض کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا۔

قال محمد بن يوسف الفريابي وسئل عمن شتم ابابكر قال كافر، قيل فيصلى عليه قال لا۔

اور محمد بن یوسف الفریابی سے دریافت کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو صدیق اکبرؓ کی شان میں گالی بکے تو انھوں نے فرمایا کہ وہ کافر ہے۔ پوچھا گیا کہ ایسے آدمی کی نماز جنازہ پڑھی جائے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

شیخ الاسلام اسی سلسلہ میں آگے فرماتے ہیں :۔

قال ابوبكر بن هانی لا توكل ذبيحة الرافضة والقدرية كما لا توكل ذبيحة المرتد مع انه توكل ذبيحة الكتابی

امام ابوبکر ابن ہانی نے فرمایا کہ روافض اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں جیسے کہ مرتد کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں۔ حالانکہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کا ذبیحہ کھانا جائز ہے روافض اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا اس لئے

---

[1] ملحوظ رہے کہ روافض کے بارے میں کوفہ کے علماء و فقہاء کا فیصلہ و فتویٰ خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ کوفہ رفض اور تشیع کا مرکز رہا ہے۔ اس لئے وہاں کے علماء و فقہاء روافض کے عقائد و احوال سے زیادہ واقف رہے ہیں۔

لان هؤلاء يقومون مقام المرتد (الصارم المسلول ص۵۷۵)

جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتدین میں ہیں۔

علامہ علی قاریؒ متوفی ۱۰۱۴ھ

علامہ علی قاری نے "شرح فقہ اکبر" میں ان عقائد اور ان فرقوں کا بیان کرتے ہوئے جن کے کفر پر ائمہ اور علماء کا اجماع ہے۔ تحریر فرمایا ہے

من جحد القرآن اى كله او سورة منه او آية (شرح فقہ اکبر ملا علی ص۲۸۶)

اور جو شخص قرآن کا انکار کرے یا پورے قرآن کا یا اس کی کسی ایک سورت کا یا ایک ہی آیت کا (وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے)

اور انہی علامہ علی قاری کی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے حوالہ سے مظاہر حق کے تتمہ میں نقل کیا گیا ہے کہ انھوں نے اپنے زمانے کے روافض اور خوارج کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ :

انهم يعتقدون كفر اكثر اكابر الصحابة فضلاً عن سائر اهل السنة والجماعة فهم كفرة بالاجماع بلا نزاع (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ بحوالہ تتمہ مظاہر حق)

یہ لوگ اکثر صحابہ کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں چہ جائے کہ اہل سنت و جماعت پس ایسے لوگوں کے کفر پر سب کا اجماع ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

علامہ بحر العلوم لکھنویؒ

علامہ ممدوح کی "مسلم الثبوت" کی شرح "فواتح الرحموت" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو شیعوں کے عقیدہ تحریف قرآن کا علم نہیں تھا۔ شیعی عالم ابو علی طبرسی کی تفسیر جامع البیان کے مطالعہ سے ان کو معلوم ہوا کہ شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کامل مکمل نہیں ہے۔ اس کے جمع کرنے اور ترتیب دینے والے صحابہ کی تقصیر اور کوتاہی سے اس کے کچھ حصے غائب ہوگئے (اگرچہ خود اس مصنف کو اس عقیدہ سے اختلاف ہے) بہرحال ابو علی طبرسی کی اس کتاب کے مطالعہ سے جب علامہ بحر العلوم کو اس کا علم ہوا تو انھوں نے تحریر فرمایا

فمن قال بهذا القول فهو كافر لانكاره الضروری فافهم

جو اس کا قائل ہو اور جس کا یہ عقیدہ ہو وہ کافر ہے کیونکہ وہ ایک ایسی حقیقت کا

نوائے الرحوت ص۶۱۶ (طبع نولکشور لکھنؤ) منکر ہے جو ضروریات دین میں سے ہے اسکو سمجھ لینا چاہیئے۔

علامہ کمال الدین المعروف بابن الہمام متوفی ۸۶۱ھ

علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر شرح ہدایہ باب الامامۃ میں تحریر فرمایا ہے:

وفی الروافض ان من فضل علیا علی الثلاثۃ فمبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق او عمر رضی اللہ عنھما فھو کافر (فتح القدیر ج ۱ ص ۲۴۸ طبع مصر)

اور روافض کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ اگر وہ حضرت علی کو خلفائے ثلاثہ سے صرف افضل مانتا ہے تو بدعتی ہے اور اگر صدیق اکبر یا عمر فاروق کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے

فتاویٰ عالمگیری

فتاویٰ عالمگیری جو سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ کے دور حکومت میں ان کے حکم سے علماء و اصحاب فتویٰ کی ایک جماعت نے مرتب کیا اس میں ہے۔

الرافضی اذا کان یسب الشیخین و یلعنھما العیاذ باللہ فھو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ وجھہ علی ابی بکر رضی اللہ عنہ لایکون کافرا الا انہ مبتدع۔

رافضی اگر شیخین (حضرت صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ) کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے (العیاذ باللہ) تو وہ کافر ہے اور اگر اس کا حال یہ ہو کہ وہ حضرت علی کو شیخین سے افضل مانتا ہو تو کافر نہیں ہے مبتدع یعنی بدعتی ہے۔

اسی سلسلہ کلام کے آخر میں فرمایا گیا ہے

وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین (فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ ص ۲۶۸-۲۶۹ طبع ہند)

اور یہ لوگ یعنی روافض دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہی ہیں جو شریعت میں مرتدین کے ہیں۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ

ردالمحتار باب المرتد میں علامہ ابن عابدین کا رویہ تکفیر کے بارے میں سخت احتیاط کا ہے، جیسا کہ اس کے مطالعہ سے معلوم کیا جا سکتا

ہے۔ تاہم وہ فرماتے ہیں۔

نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنھا او انکر صحبۃ الصدیق۔ (ردالمحتار جلد ۳ ص ۲۹۴)

ہاں جو بدبخت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگائے، یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے تو اس کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

ایک اہم انتباہ

شیعوں کی تکفیر کے مسئلہ پر کلام کرتے ہوئے فقہا اور اہل فتویٰ کی عبارتوں میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر "قذف" (تہمت لگانے) کا جو ذکر آتا ہے (جو شامی کی مندرجہ بالا عبارت میں بھی ہے) اس سے مراد ایک سخت اور گندے گناہ کی تہمت ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں (در اصل بعض خبیث النفس منافقین کی شرارت سے) حضرت صدیقہؓ پر لگائی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور میں حضرت صدیقہؓ کی برارت نازل فرما کر قیامت تک کے لئے ان کی پاکدامنی کی خداوندی شہادت اسی طرح محفوظ فرما دی جس طرح حضرت مریم صدیقہ کی پاکدامنی کی شہادت محفوظ کر دی گئی ہے، اس لئے ائمہ، فقہا اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جو بدبخت اس گناہ کی نسبت حضرت صدیقہؓ کی طرف کرے اس کے کفر و ارتداد میں شک شبہ کی گنجائش نہیں، کیونکہ وہ قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔

راقم سطور اس سلسلہ میں حضرات علمائے شریعت کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ حضرات فقہا نے جس تہمت کا "قذف" کے لفظ سے ذکر کیا ہے وہ ایک گناہ کی تہمت تھی۔ لیکن اثنا عشریہ کے علماء و مصنفین اس سے بھی شدید تر بلکہ خبیث ترین گناہ اور جرم کی تہمت حضرت صدیقہؓ پر لگاتے ہیں۔ شیعوں کے خاتم المحدثین اور شیعہ مذہب کے ترجمان اعظم علامہ باقر مجلسی نے اپنی کتابوں میں حضرت صدیقہؓ کو بار بار "منافقہ اور کافرہ" لکھا ہے۔ اور اس سے بھی آگے یہ کہ معاذ اللہ انھوں نے اور ان کے ساتھ دوسری ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما نے باہم سازش کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دے کر شہید کیا تھا (اس کی تفصیل راقم سطور کی

کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" کے صفحہ ۲۲۱ و ۲۲۲ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

اس سلسلہ کی ایک مختصر سی روایت یہاں بھی ملاحظہ فرمائی جائے، مجلسی نے "حیات القلوب" میں لکھا ہے۔

وعیاشی بسند معتبر از حضرت صادق روایت کردہ است کہ عائشہ و حفصہ آنحضرت را بزہر شہید کردند (حیات القلوب ج ۲ ص ۸۷۰)

اور عیاشی نے معتبر سند سے امام جعفر صادق سے روایت کیا ہے کہ عائشہ و حفصہ نے آنحضرت کو زہر دیکر شہید کیا تھا۔

ظاہر ہے کہ یہ تہمت "قذف" والی تہمت سے ہزار درجہ زیادہ شدید و خبیث ہے حضرات علمائے کرام فرمائیں کیا ایسی بات کسی ایسے شخص کے قلم سے نکل سکتی ہے جس کے قلب میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو؟ —— واضح رہے کہ یہی وہ مجلسی ہیں جن کی کتابیں شیعوں میں سب سے زیادہ مقبول ہیں۔ اور جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ جناب خمینی صاحب نے اپنی کتاب "کشف الاسرار" میں فرمایا ہے کہ دینی معلومات حاصل کرنے کے لئے ملا باقر مجلسی کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے" (کشف الاسرار ص ۱۲۱)

اور ہمارے ہی زمانہ کے ایک بلند پایہ شیعہ مجتہد علامہ محمد حسین نے جنھوں نے اثنا عشریہ کی حمایت اور اہلسنت کے رد میں متعدد کتابیں تصنیف فرمائی ہیں اور شیخ صدوق کے رسالہ "العقائد" کی اردو میں شرح بھی لکھی ہے، اس میں انھوں نے علامہ مجلسی کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

"غواص بحار الاخبار، ناشر علوم ائمہ اطہار، سرکار علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ"

(احسن الفوائد فی شرح العقائد ص ۴۳۶)

آج کے شیعی دنیا کے امام خمینی اور پاکستان کے ان بلند پایہ مجتہد کے ان بیانات سے سمجھا جا سکتا ہے کہ شیعی دنیا میں علامہ مجلسی کا کیا مقام ہے۔ ہمارے زمانہ کے شیعہ بھی حضرت صدیقہ کے بارے میں اپنا یہی عقیدہ برملا ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مومنہ نہیں منافقہ تھیں[1]۔ (العیاذ باللہ)

---

[1] حالانکہ قرآن مجید سورۂ نور میں ان کی پاک دامانی کی شہادت کے ساتھ ان کے مومنہ ہونے کی شہادت بھی محفوظ کر دی گئی ہے۔ لہٰذا ان کو منافقہ یا کافرہ کہنا یا لکھنا کتاب اللہ کی صریح تکذیب ہے۔

ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے متعلق یہ بات تو ضروری سمجھ کر جملہ معترضہ کے طور پر عرض کر دی گئی، ورنہ شیعہ اثنا عشریہ سے متعلق متقدمین و متاخرین علماء و فقہا کے فتاوی پیش کئے جا رہے تھے۔ اب یہ عاجز آخر میں حضرت شاہ ولی اللہ (متوفی ۱۱۷۶ھ) کی تصنیف "موطا امام مالک کی شرح "مسوّی" سے اس مسئلہ سے متعلق ان کا محققانہ کلام اور اس کے بعد ماضی قریب چودھویں صدی ہجری کے برصغیر ہی کے چند اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کے فتووں کا اجمالی ذکر کر کے اس سلسلہ کو ختم کرتا ہے۔

شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ کا فیصلہ

شاہ صاحب نے پہلے بتلایا کہ کافر تین قسم کے ہیں —— فرماتے ہیں

ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف بہ ولم یذعن لہ لا ظاھرا ولا باطنا فھو کافر وان اعترف بلسانہ وقلبہ علی الکفر فھو المنافق، وان اعترف بہ ظاھراً لکنہ یفسر بعض ماثبت من الدین ضرورۃ بخلاف ما فسرہ الصحابۃ والتابعون واجتمعت علیہ الامۃ فھو الزندیق۔

دین حق اسلام کے مخالف و منکر کا اگر حال یہ ہے کہ وہ ظاہر میں بھی اسلام کا منکر ہے اور باطن میں یعنی دل سے بھی منکر ہے تو اس کو کافر کہا جائے گا۔ اور اگر اس کا حال یہ ہے کہ ظاہر میں اور زبان سے تو اسلام کا اقرار کرتا ہے لیکن دل سے منکر ہے تو اس کو منافق کہا جائے گا۔ اور اگر ایسا ہے کہ بظاہر اسلام کو مانتا اور اپنے کو مسلمان کہتا ہے لیکن بعض ایسی دینی حقیقتوں کی جن کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی اور بدیہی ہے ایسی تشریح اور تاویل کرتا ہے جو صحابہ و تابعین اور اجماع امت کے خلاف ہے تو اس کو زندیق کہا جائے گا۔

اس کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ نے زندقہ کی چند مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ اسی سلسلہ میں شیعوں کے بارے میں ارقام فرماتے ہیں۔

وكذلك من قال في الشيخين ابي بكر وعمر مثلاً ليسا من اهل الجنة مع تواتر الحديث في بشارتهما او قال ان النبي صلى الله عليه وسلم خاتم النبوة لكن معنى هذا الكلام انه لا يجوز ان يسمى بعده احدٌ بالنبي واما معنى النبوة وهو كون الانسان مبعوثاً من الله تعالى الى الخلق، مفترض الطاعة معصوما من الذنوب ومن البقاء على الخطاء فيما يرى فهو موجودٌ في الائمة بعده فذالك هو الزنديق وقد اتفق جماهير المتاخرين من الحنفية والشافعية على قتل من يجري ذالك المجرى

مسوّیٰ شرح موطا امام مالک ص۱۱۰
جلد دوم طبع دہلی ۱۲۹۳ھ

اور اسی طرح وہ لوگ بھی زندیق ہیں جو کہتے ہیں کہ شیخین حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ اہل جنت (یعنی مومنین صادقین) میں سے نہیں ہیں (بلکہ معاذ اللہ منافق اور جہنمی ہیں) جبکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں جن میں ان دونوں کے جنتی ہونے کی بشارت (اور مومن صادق ہونے کی شہادت) دی گئی ہے ـــــ یا جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبوۃ اور خاتم النبیین ہیں لیکن اس کا مطلب اور مقتضیٰ بس یہ ہے کہ آپؐ کے بعد کسی کو نبی نہ کہا جائے گا ـــ لیکن نبوت کی جو حقیقت ہے، یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث اور نامزد ہونا، اور گناہوں سے اور رائے میں غلطی اور اس پر قائم رہنے سے معصوم و محفوظ اور اس کا مفترض الطاعت ہونا۔ تو یہ سب ہمارے اماموں کو حاصل ہے ـــ تو ایسے عقائد اور خیالات رکھنے والے زندیق ہیں۔ اور جمہور متاخرین حنفیہ و شافعیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ (اگر اسلامی حکومت ہو تو اسلامی قانون میں مرتدین کی طرح) یہ لوگ سزائے موت کے مستحق ہیں

ماضی قریب کے برصغیر ہی کے اکابر علمائے کے فتوے:

چودھویں صدی ہجری کے اکابر علمائے اہلسنت میں حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کو اثنا عشری مذہب سے واقفیت کے بارے میں امتیاز اور تخصص کا مقام حاصل تھا، اس مذہب کے وسیع و عمیق مطالعہ کے بعد وہ یقین کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس کے بعض عقائد اسلام کے بنیادی عقائد سے متصادم ہیں، اس لئے اثنا عشری فرقہ حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنابلہ اور اہل حدیث کی طرح اسلامی فرقہ نہیں ہے بلکہ اپنے قطعی موجب کفر عقائد کی وجہ سے وہ قادیانیوں کی طرح دائرہ اسلام سے خارج ہے ــــــــــ پھر انھوں نے اپنا دینی فریضہ سمجھا کہ امت کے عوام و خواص کو (جنھوں نے شیعہ مذہب کا مطالعہ نہیں کیا ہے) اس حقیقت سے واقف اور باخبر کرنے کی ممکن کوشش کی جائے توفیق الٰہی ان کی رفیق ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس موضوع پر ان سے وہ کام کرا لیا جو انشاء اللہ ہمیشہ امت کی رہنمائی کرتا رہے گا ــــ اس سلسلہ میں انھوں نے اب سے قریباً ساٹھ سال پہلے ایک فتویٰ بھی لکھا جو اس دور کے دیگر اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کی تصدیقات کے ساتھ

"شیعہ اثنا عشریہ کے کفر و ارتداد سے متعلق اکابر علماء کا متفقہ فتویٰ"

کے عنوان سے شائع ہوا تھا ــــ اس فتوے پر دارالعلوم دیوبند کے اس دور کے مفتی مولانا ریاض الدین صاحب اور صدر المدرسین و شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد مدنی، حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب، حضرت مولانا اعزاز علی صاحب، حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحبؒ بلیاوی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی اور تمام ہی اساتذۂ دارالعلوم کی تصدیقات ہیں ــــ ان کے علاوہ مدرسہ عالیہ اسلامیہ امروہہ کے صدر المدرسین حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب امروہوی اور امروہہ کے دیگر حضرات علماء کرام کی بھی تصدیقات ہیں۔ نیز حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی کی بھی تصدیق ہے ــــ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

اس فتوے کے بارے میں یہ بات بھی خاص طور سے قابل ذکر ہے کہ یہ فتویٰ جب طبع ہو کر شائع ہوا تو مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی علیہ الرحمہ نے اس فتوے کے بارے میں اپنے کچھ اشکالات لکھ کر حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجے، حضرت نے پوری تفصیل سے تمام اشکالات کا جواب تحریر فرمایا اور فتوے کے ہر جزو کی تصویب و تصدیق فرمائی۔ یہ سوال و جواب ایک مختصر رسالہ ہو گیا تھا۔ پہلے یہ اسی زمانہ میں خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون سے شائع ہونے والے ماہنامہ "النور" میں شائع ہوا تھا اس کے بعد امداد الفتاویٰ میں بھی محفوظ ہو گیا ہے۔

(ملاحظہ ہو امداد الفتاویٰ جلد چہارم ص ۴۸۳ تا ۵۰۸ طبع دیوبند)

[انشاء اللہ حضرت مولانا لکھنویؒ کا وہ اصل فتویٰ اور اس سے متعلق مولانا دریابادیؒ کے اشکالات اور حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے جوابات اس مجموعہ فتاویٰ کے آخر میں بہ طور ضمیمہ شامل کر دیے جائیں گے]

دورِ حاضر کے حضرات علمائے شریعت و اصحاب فتویٰ کی خدمت میں گزارش

آپ حضرات نے شیعہ اثنا عشریہ کے "ائمہ معصومین" کی وہ روایات، ان کی بنیادی اور مسلم کتابوں کی وہ عبارات اور ان کے ان اکابر و اعاظم متقدمین و متاخرین علماء و مجتہدین کے جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ وہ بیانات ملاحظہ فرمائے جن کے مطالعہ کے بعد اس میں شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ

(۱) حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ (معاذ اللہ) اگلی امتوں کے اور اس امت کے خبیث ترین کافروں (فرعون و نمرود اور ابوجہل و ابولہب) سے حتیٰ کہ شیطان ملعون و مردود سے بھی بدتر درجے کے کافر تھے۔

(۲) اور یہ کہ موجودہ قرآن ان کے نزدیک محرف ہے اس میں ہر طرح کی تحریف ہوئی ہے، وہ بعینہٖ وہ کتاب اللہ نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی گئی تھی

(۳) اور یہ کہ منصب امامت، نبوت سے بالاتر منصب ہے۔ اور اسی وجہ سے منصب امامت کے حامل ائمہ کا مقام وہ ہے جس تک کسی نبی یا رسول کی بھی رسائی نہیں۔ نیز یہ کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کی حقیقت ختم نہیں ہوئی بلکہ وہ ترقی کے ساتھ امامت کے عنوان سے جاری ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا مطلب اور حاصل صرف یہ ہے کہ آپ کے بعد آپ کے احترام و تعظیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے کسی اور کے لئے نبی و رسول کا لفظ استعمال نہیں کیا جائے گا

پھر آپ نے شیعہ اثنا عشریہ کے ان عقائد کی بنا پر امت کے متقدمین و متاخرین حضرات علماء و فقہاء کے فیصلے اور فتوے بھی ملاحظہ فرمائے۔

اب آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان سب چیزوں کے سامنے آجانے کے بعد آپ کے نزدیک شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں جو شرعی حکم ہو عام امت مسلمہ کی واقفیت اور رہنمائی کے لئے وہ تحریر فرمایا جائے واجرکم علی اللہ

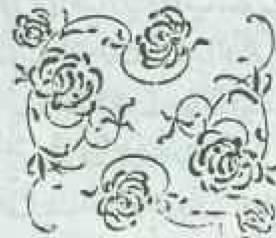
بلاشبہ اپنے کو مسلمان کہنے والے کسی کلمہ گو شخص یا فرقہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا فیصلہ بڑا سنگین اور خطرناک کام ہے اور اس بارے میں آخری حد تک احتیاط کرنا علماء کرام کا فرض ہے۔ لیکن اسی طرح جس شخص یا فرقہ کے ایسے عقائد یقین کے ساتھ سامنے آجائیں جو موجب کفر ہوں تو عام مسلمانوں کے دین کی حفاظت کے لئے اس کے بارے میں کفر و ارتداد کا فیصلہ اور اعلان کرنا بھی علمائے دین کا فرض ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کے نازک ترین وقت میں منکرین زکوٰۃ اور مسیلمہ وغیرہ مدعیان نبوت اور ان کے متبعین کے بارے میں صدیق اکبرؓ نے جو فیصلہ فرمایا اور جو طرز عمل اختیار کیا وہ آپ کے لئے تا قیامت رہنما ہے۔

قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں، بلکہ انھوں نے اپنے خاص مقاصد کے لئے اپنے نقطۂ نظر کے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقہ پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک میں کیا۔ اس سے باخبر حضرات واقف ہیں۔ اور خود ہندوستان میں قریباً نصف صدی تک اپنے کو مسلمان اور اسلام کا وکیل ثابت کرنے کے لئے عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کا انھوں نے جس طرح مقابلہ کیا، تحریری اور تقریری مناظرے جاری کئے، وہ بہت

پرانی بات نہیں ہے، پھر ان کا کلمہ، ان کی اذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کے فقہی مسائل قریب قریب وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں، لیکن جب یہ بات یقین کے ساتھ سامنے آگئی کہ وہ فی الحقیقت عقیدۂ ختم نبوت کے منکر ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اگرچہ زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے ہیں۔ اور اسی طرح کے ان کے دوسرے موجب کفر عقیدے غیر مشکوک طور پر سامنے آئے تو علمائے کرام نے ان کے بارہ میں کفر وارتداد کا فیصلہ اور اس کا اعلان کرنا اپنا فرض سمجھا اور اگر وہ یہ فرض ادا نہ کرتے تو خدا کے مجرم ہوتے۔

لیکن اثنا عشریہ کا حال یہ ہے کہ مذکورہ بالا موجب کفر عقائد کے علاوہ ان کا کلمہ الگ ہے ان کا وضو الگ ہے ان کی اذان اور نماز الگ ہے۔ زکوٰۃ کے مسائل بھی الگ ہیں نکاح وطلاق وغیرہ کے مسائل بھی الگ ہیں حتیٰ کہ موت کے بعد کفن دفن اور وراثت کے مسائل بھی الگ ہیں۔ اگر اس کو تفصیل سے لکھا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

بہرحال اپنے اس دور کے حضرات علمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی علمی ودینی ذمہ داری اور عند اللہ مسئولیت کو پیش نظر رکھ کر اثنا عشریہ کے کفر واسلام کے بارے میں فیصلہ فرمائیں۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل



ہندوستان کے

حضرات اکابر علماء واصحاب فتویٰ

اور

ممتاز دینی مدارس کے

فتاویٰ و تصدیقات

اسلام کے ساتھ شیعوں کے

رویہ کی تاریخ

روافض ہمیشہ) یہود، نصاریٰ، تاتاری مشرکین وغیرہ دشمنان اسلام کا ساتھ دیتے ہیں اور اللہ کے ان مخلص بندوں سے بغض و عداوت رکھتے ہیں جو اعلیٰ درجہ کے دیندار اور متقیوں کے سردار تھے اور دین کی تبلیغ و نصرت اور اسے قائم کرنے والے تھے ۔ تاتاری کفار کے اسلامی ملکوں میں راہ پانے میں سب سے زیادہ دخل ان (روافض) ہی کو تھا۔ ابن علقمی اور طوسی وغیرہ کی دشمن نوازی اور مسلمانوں کے خلاف ان کی سازشیں اب ہر خاص و عام کو معلوم ہو چکی ہیں ۔

شام میں جو روافض تھے انھوں نے بھی کھلم کھلا کافروں کا ساتھ دیا تھا، اور اس وقت عیسائیوں کی انھوں نے پوری مدد کی تھی، یہاں تک کہ مسلمانوں کے بچوں اور ان کی مملوکات کو ان کے ہاتھ غلاموں کی طرح فروخت کر دیا تھا۔ بلکہ ان کے کچھ لوگوں نے تو صلیبی جھنڈا بھی بلند کیا تھا، اور گذشتہ دور میں عیسائیوں کے بیت المقدس پر قبضہ میں بھی ان کا بڑا حصہ تھا۔

یہ اور اس طرح کے دوسرے معاملات ہی کی وجہ سے مسلمانوں سے انکی علیحدگی اور دین اسلام سے انکی دوری اور کافروں اور منافقین کے زمرہ میں ان کی شمولیت لازم ہے۔ جو شخص بھی ان کے حالات کا مشاہدہ کر چکا ہے وہ انھیں مسلمانوں سے بالکل الگ سمجھتا ہے ..... انکی تمام تر کوشش یہی رہتی ہے کہ اسلام کو منہدم کر کے اسکی بنیادوں کو کھوکھلا اور اسکی وحدت کو پارہ پارہ کیا جا سکے ۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اسلام کے ساتھ انکے رویہ اور معاملہ کی تاریخ بالکل سیاہ ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۔ منہاج السنہ ص ۱۱۰-۱۳ / ج ۳-۲

جواب از محدث جلیل علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

اثنا عشری شیعہ بلاشک و شبہ کافر مرتد ہیں، کیونکہ وہ تحریف قرآن کے برملا قائل اور معتقد ہیں ۔ اور اس کا خود شیعوں کو اعتراف ہے، ان دونوں باتوں کا ناقابل تردید ثبوت خود مستفتی نے پیش کر دیا ہے، مستفتی کے بیان کی تصدیق، اور ان کے کلام کی تصویب اور مزید تقویت و تائید کے لئے شیعوں کی اصح الکتب "الجامع الکافی" سے میں بھی چند روایتیں پیش کرتا ہوں۔

١- عن ابی جعفر علیہ السلام قال. نزل جبرئیل علیہ السلام بھذہ الآیۃ علی محمد ھکذا بئسما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علیّ بغیاً

امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جبرئیل (ع)، محمد (ص) پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے "بئسما اشتروا .... فی علیّ بغیاً"

٢- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال نزل جبرئیل علیہ السلام علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھذہ الآیۃ ھکذا : یا ایھا الذین اوتوا الکتٰب اٰمنوا بما نزلنا فی علیّ نوراً مبینا ۔ (اصول کافی ص ۲۶۳)

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جبرئیل (ع) محمد (ص) پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے "یا ایھا الذین اوتوا الکتاب اٰمنوا بما نزلنا فی علیّ نوراً مبیناً"

امام باقر اور امام جعفر صادق کی ان دونوں روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کو ترتیب اور شائع کرنے والے خلفائے ثلاثہ نے ان دونوں آیتوں میں سے فی علی نکال دیا اور یہ تحریف کر دی ۔

۳ ۔ باقر مجلسی "حیات القلوب" میں لکھتا ہے کہ جعفر صادق علیہ السلام اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے ۔

ان اللہ اصطفٰے آدم و نوحا و آل ابراھیم و آل عمران و آل محمد علی العالمین

اور کہتے تھے کہ

پس آل محمد را از قرآن انداختند و گفت چنیں نازل شدہ است ۔

(یعنی) ابوبکر و عمر اور ان کے ہمنواؤں نے قرآن سے لفظ آل محمد نکال ڈالا حالانکہ وہ آیت لفظ آل محمد کے ساتھ نازل ہوئی تھی

اور امام موسٰی کاظم سے بھی نقل کرتا ہے کہ انھوں نے فرمایا یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی و آل ابراھیم و آل عمران و آل محمد علی العالمین —— (حیات القلوب ص۹۲)

۴ ۔ قرأ رجل عند ابی عبد اللہ علیہ السلام قل اعملوا فسیری اللہ عملکم و رسولہ والمؤمنون فقال : لیس ھکذا ھی، انما ھی والماموفون ، فنحن المامونون

ایک شخص نے امام جعفر صادق کے سامنے یہ آیت پڑھی "قل اعملوا فسیری اللہ عملکم و رسولہ والمؤمنون" (موجودہ قرآن میں یہ آیت اسی طرح ہے) تو امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نہیں ہے ۔ صحیح اس طرح ہے "فسیری اللہ عملکم و رسولہ والماموفون" اور ماموفون سے مراد ہم ائمہ ہیں

۵ ۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال : نزل جبرئیل علیہ السلام بھذہ الآیۃ ھکذا فابی اکثر الناس بولایۃ علی علیہ السلام الا کفورا

امام باقر سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ جبرئیل یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے فابی اکثر الناس بولایۃ علی علیہ السلام الا کفورا ۔" (مطلب

یہ ہے کہ خلفائے ثلاثہ اور ان کے ساتھیوں نے اس آیت میں سے "بولایۃ علی علیہ السلام" کے الفاظ نکال دیئے اور قرآن میں تحریف کر دی)

۶ ۔ قال : و نزل جبرئیل علیہ السلام بھذہ الآیۃ ھکذا : وقل الحق من ربکم فی ولایۃ علی علیہ السلام فمن شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین بآل محمد نارا ؟ ص۱۰۸

اور یہ بھی فرمایا کہ جبرئیل یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے "وقل الحق من ربکم فی ولایۃ علی علیہ السلام .... انا اعتدنا للظالمین بآل محمد نارا" (مطلب یہ ہے کہ اس آیت میں سے فی ولایۃ علی علیہ السلام اور آخر سے بآل محمد کے الفاظ نکال دیئے اور اس آیت میں دو تحریفیں کی گئیں ۔

۷ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالٰی : سأل سائل بعذاب واقع للکافرین بولایۃ علی لیس لہ دافع ، ثم قال : ھکذا واللہ نزل بھا جبرئیل علیہ السلام علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(صافی کتاب الحجۃ جز سوم حصہ ۲ ص۱۰۳)

اللہ تعالٰی کے ارشاد "سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع" کے بارے میں امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم جبرئیل یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے کہ "للکافرین" کے آگے بولایۃ علی کے الفاظ تھے (مطلب یہ ہوا کہ ظالموں نے یہ الفاظ قرآن میں سے نکال دیئے اور تحریف کر دی) ۔

۸ ۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال : نزل جبرئیل علیہ السلام بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھکذا بدل الذین ظلموا آل محمد حقھم قولا غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا آل محمد حقھم رجزا

امام باقر سے روایت ہے کہ جبرئیل محمد (ص) پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے کہ "بدل الذین ظلموا آل محمد حقھم قولا غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا آل محمد حقھم رجزا من السماء بما کانوا یفسقون"

من السماء بما کانوا یفسقون o

(صافی کتاب الحجۃ جزء سوم حصہ ۲ ص۱۰۶)

(مطلب یہ کہ اس آیت میں دو جگہ "آل محمد حقھم" کے الفاظ تھے۔ وہ دونوں جگہ سے نکال دیئے گئے)

۹۔ من ابی جعفر قال: نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ ھکذا: "ان الذین ظلموا آل محمد حقھم لم یکن اللہ لیغفر لھم الآیۃ" ص۱۰۷

امام باقرؑ سے روایت ہے کہ جبرئیل یہ آیت اس طرح سے کر نازل ہوئے تھے "ان الذین ظلموا آل محمد حقھم لم یکن اللہ لیغفر لھم الآیہ (مطلب یہ کہ اس آیت میں سے بھی آل محمد حقھم کے الفاظ آل محمد کے دشمن ظالموں نے نکال دیئے)

۱۰۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ھکذا نزلت ھذہ الآیۃ "ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیراً لھم" (ص۱۰۷)

امام باقرؑ ہی سے یہ بھی روایت ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی "ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیراً لھم" (مطلب یہ کہ اس آیت میں سے بھی فی علی نکال دیا گیا اور تحریف کر دی گئی۔

کافی میں ایک باب کا عنوان ہے "باب انہ لم یجمع القرآن کلہ الا الائمۃ" اس کی پہلی حدیث یہ ہے۔ راوی کہتا ہے۔

سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول ما ادعی احد من الناس انہ جمع القرآن کلہ کما انزل الا کذاب، وما جمعہ وحفظہ الا علی بن ابی طالب والائمۃ من بعدہ علیھم السلام۔

(صافی کتاب الحجۃ ص۱۵۸)

میں نے امام باقرؑ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جس طرح کہ وہ نازل ہوا ہے جمع کر لیا ہے (یعنی وہ اس کے پاس ہے) وہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا ہے، پورا قرآن تو صرف حضرت علی اور ان کے بعد کے اماموں نے جمع کیا ہے (یعنی

پورا قرآن صرف ان ہی کے پاس رہا ہے اور آخری امام امام غائب کے پاس ہے)

ملا خلیل قزوینی اس کی شرح میں لکھتا ہے۔

روایات خاصہ و عامہ در اسقاط بعض قرآن بسیار است

قرآن کے بعض حصوں کو حذف کر دینے کی روایتیں خاص شیعوں کے ہاں اور دیگر عوام کے ہاں بھی بہت بڑی تعداد میں ہیں۔

شیعوں کے قائل تحریف ہونے کی یہ شہادتیں مشتے نمونہ از خروارے ہیں، اور تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے کے بعد کوئی شخص مسلمان نہیں رہ سکتا، وہ بلاشبہ کافر و مرتد ہے، اس لئے کہ یہ ارشاد خداوندی (انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون) کی تکذیب ہے نیز قرآن کو محرف ماننے کے علاوہ اس کو ناقابل استناد و احتجاج قرار دینا شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے ائمہ کی تعلیم ہے ـــــ شیعوں کی مشہور کتاب "رجال کشی" میں امام جعفر صادق کی یہ حدیث مذکور ہے

فنظرت فی القرآن فاذا ھو یخاصم بہ المرجئی والقدری والزندیق الذی لا یؤمن بہ حتی یغلب الرجال بخصومتہ فعرفت ان القرآن لا یکون حجۃ الا بقیم (ص۲۶۳)

اس قرآن سے تو مرجیٔ اور قدری اور زندیق جو اس پر ایمان نہیں رکھتا وہ بھی اس سے دلیل پکڑتا ہے اور مناظرہ میں لوگوں پر غلبہ حاصل کرتا ہے اس سے میں نے جان لیا کہ یہ قرآن بغیر کسی قیم (یعنی امام معصوم) کے قابل استناد و احتجاج نہیں ہے۔

اس کا حاصل یہ ہوا کہ اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب پاک قرآن حکیم جس کو اللہ تعالیٰ نے جا بجا مبین فرمایا ہے (یعنی صاف صاف بیان فرمانے والی) اور فرمایا انہ لقول فصل (یعنی یہ قرآن قول فیصل ہے) نیز اس کی شان میں فرمایا لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید (یعنی یہ قرآن اللہ حکیم و حمید کا نازل فرمایا ہوا ہے سراسر حق ہے اس میں باطل کسی طرف سے بھی داخل

نہیں ہوسکتا! اس کے بارے میں علاوہ تحریف کے اثنا عشریہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ وہ (معاذ اللہ) ایسی مہمل کتاب ہے کہ اس سے حق و باطل کا کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا جناب امام کی تشریح و تفسیر کی بنیاد پر ہی فیصلہ ہوسکے گا۔

قرآن کی اس سے بڑی اہانت اور کیا ہوسکتی ہے۔

ہم یہاں یہ وضاحت بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کی تحریف وغیرہ سے متعلق جو روایتیں یہاں نقل کی گئی ہیں ہمارے نزدیک وہ جناب امام باقر اور جعفر صادق وغیرہ بزرگوں پر شیعہ مذہب گڑھنے والوں اور ان کے مصنفین کا افترا ہے ـــــ ان بزرگوں کا دامن اس طرح کی موجب کفر باتوں سے بالکل پاک ہے۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ٥ ـــــ

(۲)

اثنا عشری شیعوں کے خبیث اور کفریہ عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چار شخصوں کے سوا سارے صحابہ، تمام مہاجرین و انصار مرتد ہوگئے تھے، یعنی کفر کی طرف پلٹ گئے تھے، اور کفار کی بدترین قسم میں شامل ہوگئے تھے، اور اس ارتداد میں سب سے زیادہ اور بھرپور حصہ حضرت ابو بکر و عمرؓ نے لیا تھا، اور اسی کفر و ارتداد کی حالت میں ان کی وفات ہوئی توبہ کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔

شیعوں کی مستند کتاب "رجال کشی" کے صفحہ ۴ پر ہے۔

عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان الناس اهل الردة بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ثلاثة فقلت ومن الثلاثة؟ فقال المقداد بن الاسود، وابو ذر الغفاری وسلمان الفارسی

امام باقر سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب لوگ مرتد ہوگئے، سوائے تین کے (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا کہ وہ تین کون تھے؟ تو جناب امام نے فرمایا کہ مقداد بن الاسود اور

ابوذر غفاری و سلمان فارسی۔

نیز اسی کے صفحہ ۵ پر ہے کہ حمران نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا، اُف ہماری تعداد کتنی کم ہے! ابو جعفر نے فرمایا کہ میں تم کو اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بات بتاؤں؟ حمران نے کہا ضرور بتائیے، آپ نے فرمایا۔

المهاجرون والانصار ذهبوا الا .... واشار بیده ثلاثة۔ (ص)

یعنی مہاجرین و انصار سب چلے گئے (یعنی مرتد ہوگئے) صرف تین بچے

اور صفحہ ۶ پر ایک روایت ہے جس کا آخری حصہ یہ ہے۔

وما على الاهولاء الثلاثة، قلت: فما كان فيه عمار؟ فقال: لا، قلت: فعمار من اهل الردة؟ فقال: ان عمار اقد قاتل مع علی علیہ السلام بعده

پوری روایت کا مطلب یہ ہے کہ ابو جعفر (یعنی امام باقر) علیہ السلام نے فرمایا کہ مہاجرین و انصار سب نے حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپ ہی امیر المومنین ہیں اور بخدا آپ ہی سب سے زیادہ حقدار ہیں اور آپ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کے سزاوار ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو کل صبح سر منڈا کر آؤ پس صرف سلمان اور مقداد اور ابوذر نے سر منڈایا دوسرے کسی نے بھی نہیں منڈایا اور چلے گئے، دوسرے دن آکر انھوں نے پھر یہی بات کہی، اور حضرت علی نے اپنا وہی جواب دہرایا پس اس دن بھی ان تین کے سوا اور کسی نے سر نہیں منڈایا۔

راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کہ کیا ان میں عمار نہیں تھے؟ کہا، نہیں، میں نے کہا تو کیا عمار بھی مرتدین میں تھے؟ تو ابو جعفر نے کہا کہ عمار نے بعد میں حضرت علی علیہ السلام کی معیت میں جہاد کیا تھا۔

اور صفحہ (۸) میں انھیں ابو جعفر علیہ السلام کے یہ الفاظ مذکور ہیں

ارتد الناس الا ثلاثة نفر: سلمان و ابوذر و المقداد۔

یعنی سارے لوگ تین کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے ایک سلمان، دوسرے ابوذر تیسرے مقداد

ملا مجلسی "کشی" کے حوالے لکھتا ہے۔

وایضاً بسند حسن از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام روایت کردہ است کہ صحابہ بعد از حضرت رسول مرتد شدند، مگر سہ نفر سلمان، و ابوذر، و مقداد، راوی گفت کہ عمار چہ شد حضرت فرمود کہ اندک میلے کرد و بزودی برگشت۔ حیات القلوب ص۸۳۲

نیز مجلسی "حیات القلوب" ہی میں لکھتا ہے:

وابن ادریس بسند معتبر از مفضل روایت کردہ ست کہ گفت عرض کردم بر حضرت صادق جماعتے راکہ بعد از رسول مرتد شدند پس ہر کہ را نام می بردم می فرمود کہ دور شو از من تا آنکہ حذیفہ و ابن مسعود را گفتم و ہر یک را چنیں گفت پس فرمود کہ اگر آنہا را می خواہی کہ ہیچ شکے درایشاں داخل نشدہ است پس بر تو باد بابوذر و سلمان و مقداد۔

وعیاشی بسند معتبر از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام روایت کردہ است کہ چوں حضرت رسول از دنیا رحلت نمود مردم ہمہ مرتد شدند بغیر چہار نفر علی بن ابی طالب، و مقداد، و سلمان، و ابوذر راوی پرسید کہ عمار چہ شد، حضرت فرمود کہ اگر کسے را می خواہی کہ ہیچ شک در او داخل نشدہ باشد ایں سہ نفر اند ص۲۶۰ (مجلسی کی نقل کردہ ان روایات کا مطلب یہی ہے کہ حضورؐ کی وفات کے بعد تمام صحابہ مرتد ہوگئے سوائے چار کے) اصول کافی میں امام جعفر کا ارشاد ہے

کرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان الاول والثانی والثالث — یعنی اس آیت میں کفر، فسوق اور عصیان سے مراد اول، ثانی اور ثالث ہیں۔

صافی شرح اصول کافی (کتاب الحجۃ جزء ۳ حصہ ۲ ص۱۱۰)

ملا خلیل قزوینی لکھتا ہے۔

مراد ابوبکر و عمر و عثمان است — یعنی کفر سے مراد ابوبکر، فسوق سے مراد عمر اور عصیان سے مراد عثمان ہیں۔

مجلسی، کلینی اور عیاشی سے نقل کرتا ہے کہ امام محمد باقر سے "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" کی تفسیر پوچھی گئی تو انھوں نے اور پہلے سے یوں تفسیر بیان کرنا شروع کی کہ "الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یومنون بالجبت والطاغوت" میں جبت اور طاغوت سے ابوبکر و عمر مراد ہیں، مجلسی کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت فرمود کہ مراد بہ جبت و طاغوت دو بت منافقانند ابوبکر و عمر ویقولون للذین کفروا ھؤلاء اھدی من الذین آمنوا سبیلا، حضرت فرمود کہ مراد خلفا رجور و امامان گمراہ کہ مردم را بسوئے آتش جہنم می خوانند، ایشاں می گفتند کہ اینہا ہدایت یافتہ تر اند از آل محمد، الخ۔ (ص۴۵)

ان سب عبارتوں اور روایتوں کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ شیعوں کے عقیدہ میں (چار پانچ کے سوا) تمام صحابہؓ سارے مہاجرین و انصار مرتد و کافر ہوگئے تھے۔ خاص کر ابوبکر و عمر و عثمان کفر، فسوق، عصیان کے مصداق تھے، اور نیز ابوبکر و عمر جبت و طاغوت تھے۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ !!

شیعوں نے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرکے قرآن کریم کی بکثرت آیات کو جھٹلایا ہے۔ مثلاً محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا (آخر سورہ تک) یہ عقیدہ اس آیت کے ایک ایک لفظ کی تکذیب کرتا ہے۔

اور مثلاً آیت "ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا"، کہ اس کی بھی تکذیب اس سے ہوتی ہے اور مثلاً "اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا" کی تکذیب بھی ہوتی ہے

نیز اس عقیدہ سے اسلام کی تاریخ مسخ ہوتی ہے، اس کی رو سے اسلام کے ہیرو چند کافر و مرتد، باطل پرست، غاصب حقوق، ظالم اور ظالم بھی اہل بیت رسالت کے حق میں قرار پاتے ہیں جو اسلام کے سخت ترین توہین اور بدترین درجہ کی اسلام دشمنی ہے

اس عقیدہ کی رو سے یہ بھی واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ناکام رہی ــــ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی درجہ کی اہانت ہے

نیز اس عقیدہ کی رو سے باور کرایا جاتا ہے کہ قرآن پاک اور احادیث نبویہ اور ساری شریعت کافر و مرتد، باطل پرست اور منافقوں کے ہاتھوں سے ملی، جو کفر و فسوق و عصیان کے مصداق تھے، پھر ایسے قرآن ایسی شریعت پر اعتماد کیسے کیا جا سکتا ہے؟

ان وجوہ اور ان کے علاوہ اور وجوہ سے ائمہ اسلام مثلاً قاضی عیاض اور ملا علی

قاری نے واضح طور پر یہ فتویٰ صادر فرمایا

نقطع بتکفیر کل قائل قال قولاً یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ و تکفیر جمیع الصحابۃ۔ (کتاب الشفاء)

ہم قطعی طور پر ایسے شخص کی تکفیر کرتے اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں جو ایسی بات کہے جس کے نتیجہ میں ساری امت گمراہ قرار پاتی ہو اور تمام صحابہ کی تکفیر ہوتی ہو۔

انھم یعتقدون کفر اکثر الصحابۃ فضلاً عن سائر اھل السنۃ والجماعۃ فھم کفرۃ بالاجماع بلا نزاع۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

یہ شیعہ روافض اکثر صحابہ کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں چہ جائیکہ اہل السنۃ و الجماعۃ پس یہ لوگ بالاجماع کافر ہیں، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے

(۳)

اثنا عشری شیعوں کے وجوہ کفر میں سے ایک وجہ انکار ختم نبوت بھی ہے۔ اہل اسلام کے نزدیک انبیاء علیہم السلام کے سوا نبیوں رسولوں کی طرح کوئی معصوم اور مفترض الطاعۃ (جس کی اطاعت فرض ہو) نہیں ہے، لیکن شیعوں کے عقیدہ میں امام بھی معصوم اور مفترض الطاعۃ ہوتا ہے، اس پر وحی باطنی آتی ہے، اس کو حلال وحرام کرنے کا اختیار ہوتا ہے، وہ تمام کمالات وشرائط اور صفات میں انبیاء کا ہم پلہ ہوتا ہے، اس میں اور پیغمبر میں کوئی فرق نہیں ہوتا، بلکہ امامت کا مرتبہ پیغمبری سے بھی بالاتر ہے۔

مجلسی "حیات القلوب" میں رقم پرداز ہے

حضرت صادق علیہ السلام فرمود کہ گواہی می دہم کہ علی علیہ السلام امامے بود کہ خدا اطاعتش واجب گردانیدہ وحسن ابن علی امامے بود کہ خدا اطاعتش را واجب کردہ الخ

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام امام تھے کہ خدا نے ان کی اطاعت واجب کی تھی اور حسن بن علی امام تھے کہ خدا نے انکی اطاعت واجب کی تھی۔ الخ

(ص۲۶ اور کافی مع شرح صافی کتاب الحجۃ جزء سوم ص۵۰)

اس کے علاوہ سیکڑوں سے زیادہ تصریحات ائمہ اس بارے میں موجود ہیں، از انجملہ "رجال کشی" میں ہے کہ منصور ابن حازم نے امام جعفر سے کہا:

اشھد ان علیا کان قیم القرآن و کانت طاعتہ مفترضۃ وکان حجۃ علی الناس بعد رسول اللہ (ص۲۶۴)

میں شہادت دیتا ہوں کہ علی قرآن کے قیم تھے اور انکی اطاعت فرض کی گئی تھی، اور وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں پر اللہ کی حجت تھے،

اور صفحہ (۲۶۵) میں ہے کہ خالد بجلی نے امام جعفر سے اپنا دین و مذہب بیان کرنے کے سلسلہ میں کہا:

واشھد ان علیا کان لہ من الطاعۃ المفروضۃ علی العباد مثل ما کان لمحمد (صلی اللہ علیہ والہ) علی الناس فقال کذلک کان علی۔

اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ نے بندوں پر علی کی اطاعت اسی طرح فرض کی تھی جس طرح محمد (ص) کی اطاعت لوگوں پر فرض تھی (تو امام جعفر نے فرمایا کہ ہاں علی ایسے ہی تھے۔

اور صفحہ (۲۶۶) میں ہے کہ حسن بن علی عطار نے امام جعفر کے سامنے اپنا دین یہ بیان کیا کہ

ان علیا اماما فرض اللہ طاعتہ من عرفہ کان مومنا، ومن جھلہ کان ضالا ومن رد علیہ کان کافراً۔

علی میرے امام ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے، جس نے ان کو اور ان کے اس مرتبہ کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے نہیں پہچانا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کی امامت کو نہ مانا اور رد و انکار کیا وہ کافر ہے۔

اور کافی میں ہے:

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما جاء بہ علی علیہ السلام آخذ بہ وما نھی عنہ انتھی عنہ جری لہ من الفضل مثل ما جری لمحمد صلی اللہ علیہ والہ۔

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا علی (ع) جو حکم لائے میں اس پر عمل کرتا ہوں، اور جس چیز یا جس کام سے انھوں نے منع فرمایا اس سے باز رہتا ہوں ان کو فضیلت کا وہی درجہ اور مقام حاصل ہے جو

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو حاصل تھا

علامہ مجلسی "حیات القلوب" میں لکھتا ہے

وحق این است کہ در کمالات و شرائط و صفات فرقے میان پیغمبر و امام نیست (ص۳ طبع لکھنؤ)

اور حق یہ ہے کہ کمالات اور شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا

اور اسی صفحہ پر لکھتا ہے:

از بعضے اخبار معتبرہ کہ انشاء اللہ بعد ازیں مذکور خواہد شد معلوم می شود کہ مرتبہ امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبری است، چنانچہ حق تعالیٰ بعد از نبوت بحضرت ابراہیم خطاب فرمود کہ انی جاعلک للناس اماما (ص۳)

اور بعض معتبر حدیثوں سے جو انشاء اللہ بعد میں ذکر کی جائیں گی معلوم ہوتا ہے کہ امامت کا درجہ پیغمبری (نبوت ورسالت) کے درجہ سے بالاتر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو نبوت عطا فرمانے کے بعد فرمایا تھا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

اور آخر میں صاف صاف لکھتا ہے، کہ

و از برائے تعظیم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آنکہ بجناب خاتم انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد منع اطلاق اسم نبی و آنچہ مرادف این است در آں آنحضرت کردہ اند (ص۳)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ کی تعظیم کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ آپ کو خاتم انبیاء قرار دیا گیا ہے جناب امام پر نبی اور اس کے ہم معنی کسی لفظ کے اطلاق کو منع کیا گیا ہے

ان عبارتوں کے مطالعہ کے بعد اس میں شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثنا عشری شیعہ "ختم نبوت" اور "خاتم النبیین" کے الفاظ کے تو قائل ہیں لیکن اس کی حقیقت کے قطعی منکر ہیں ۔ اسی بنا پر حضرت شاہ ولی اللہؒ نے موطا امام مالک کی عربی شرح مسوّی میں ان کو دائرہ اسلام سے خارج اور زندیق قرار دیا ہے۔ مسوّی کی عبارت آغاز میں نقل کی جا چکی ہے

اب میں چاہتا ہوں کہ میں نے شیعوں کے کفر وارتداد کی جو وجہیں شمار کرائی ہیں، ان سے متعلق علماء اسلام کی چند تصریحات اور ان کی بنا پر روافض کے حق میں ان کے فتاوی تکفیر بھی نقل کر دوں

شرح شفا ملا علی قاری میں ہے

وکذلک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ المعصومین افضل من الانبیاء والمرسلین، وھذا کفر صریح (شرح شفا ص۵۲۴)

اور ہم اسی طرح غالی روافض کے اس عقیدہ کی وجہ سے کہ ان کے ائمہ معصومین انبیاء ومرسلین سے افضل ہیں ان کی قطعی تکفیر کرتے ہیں اور یہ صریح کفر ہے

وکذلک من انکر القرآن او حرفا منہ او غیر شیئا منہ او زاد فیہ (شرح شفا ص۵۲۵)

اور اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو قرآن کا انکار کرے، یا اس کے کسی ایک حرف ہی کا انکار کرے یا اس کے کسی لفظ میں تغیر وتبدیل کرے یا اس میں کسی کلمہ کا اضافہ کرے۔

وکذلک نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ وتکفیر جمیع الصحابۃ۔

اور اسی طرح ہم ہر اس شخص کی قطعی تکفیر کرتے ہیں جو ایسی بات کہے جس کے نتیجہ میں ساری امت گمراہ اور تمام صحابہ کافر قرار پائیں۔

وکذلک بتکفیر بعض الصحابۃ عند اھل السنۃ والجماعۃ (ص۵۲۱)

اور اسی طرح اہل السنۃ والجماعۃ ایسے شخص کی تکفیر پر بھی متفق ہیں جو بعض صحابہ کی تکفیر کرے (یعنی جن کے صحابی رسول ہونے میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں)

ملا علی قاری آگے لکھتے ہیں:

واما من کفر جمیعھم فلا ینبغی ان یشک فی کفرہ لمخالفۃ نص القرآن من قولہ سبحانہ وتعالیٰ (والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار) وقولہ تعالیٰ: (لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ)

اور جو بدبخت تمام صحابہ کی تکفیر کرے تو اس کے کفر میں شک شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ وہ قرآن کے ان صریح نصوص کی مخالفت کرتا ہے — والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار — اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " لقد رضی اللہ عن

وبیانہ ان ہذہ الآیات تطعی
فلا یبطلہ قول معول لا اصل لہ
من جہۃ النقل ولا من طریق
العقل ۔

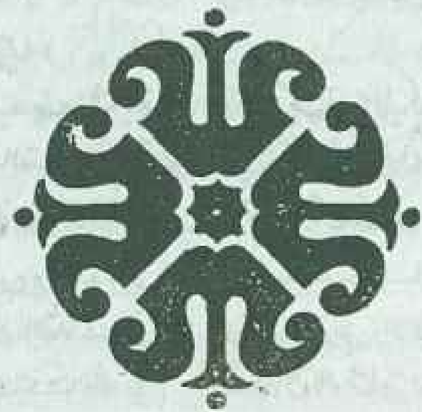
المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ"
یہ آیتیں قطعی ہیں اور ان کا مفہوم واضح ہے
تو کسی فریبی اور طماع کار کا کوئی ایسا قول جس
کی کوئی عقلی یا نقلی سند و بنیاد نہ ہو وہ اس کو
غلط قرار نہیں دے سکتا ۔

اور شرح فقہ اکبر میں صـ ۱۹۸ پر ہے
ولو انکر خلافۃ الشیخین یکفر
اقول وجہہ انہ ثبتت بالاجماع
من غیر النزاع

اور اگر کوئی شخص شیخین کی خلافت کا انکار
کرے (اور ان کو خلیفہ برحق نہ مانے) تو وہ
کافر قرار دیا جائے گا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ
ان دونوں بزرگوں کی خلافت پر تمام صحابہ
کا اجماع ہوگیا کوئی اختلاف نہیں ہوا ۔

المختصر وجوہ مفصلہ بالا کی بنا پر اثنا عشری شیعہ علمائے اسلام کے نزدیک کافر و مرتد
ہیں ۔ واللہ اعلم

کتبہ حبیب الرحمن الاعظمی
۷ صفر المظفر ۱۴۰۸ھ



تصدیق و توثیق حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری مدظلہ (راندیر)

و حضرات مفتیان عظام و اساتذہ کرام جامعہ حسینیہ و دار العلوم اشرفیہ (راندیر)

الجواب حق ۔ نماذا بعد الحق الا الضلال ۔ احقر سید عبدالرحیم لاجپوری غفرلہ
(مہر)
۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح : محمد رضا اجمیری (شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ)
اصاب المجیب ۔ عبدالغنی کاوی عفی عنہ (مفتی دار العلوم اشرفیہ) [کاوی وطن ہے]
الجواب صحیح و خلافہ قبیح ـــ ناچیز اسماعیل غفرلہ خادم افتاء جامعہ حسینیہ راندیر
الجواب صحیح واللہ اعلم ـــ العبد ظہیر الدین الفیض آبادی عفی عنہ خادم الجامعۃ الحسینیہ
الجواب صحیح — محمد ابراہیم اندوری غفرلہ — خادم جامعہ حسینیہ
الجواب صحیح — العبد عارف حسن عثمانی — خادم مدرسہ اشرفیہ
الجواب صحیح — ناچیز اسماعیل احمد غفرلہ — خادم جامعہ حسینیہ
الجواب صحیح — سید غلام رسول پورسدی — استاذ حدیث جامعہ حسینیہ
الجواب صحیح — سید عبدالحق قادری — (ایڈیٹر ماہنامہ حیات سورت")
المجیب مصیب — محمد آچھودی — خادم دار العلوم اشرفیہ [آچھود وطنی نسبت ہے]
الجواب صحیح — احقر علی احمد پٹیل خانپوری — خادم جامعہ حسینیہ
الجواب صحیح والمجیب مصیب ۔ یعقوب عفا اللہ عنہ ۔ خادم التدریس دار العلوم اشرفیہ
الجواب صحیح — محمد سہراب القاسمی خادم التدریس جامعہ حسینیہ

تصدیق و توثیق حضرت مولانا سید اسعد مدنی صدر جمعیۃ علمائے ہند

سوال اور جواب اور مجیب اول جواب بحرف بحرف پڑھا ۔ احقر حرف بحرف متفق ہے ۔ اعتراض تو دلائل سے
ہوا ہے ۔ مگر اس جہاد میں شرکت کو سعادت سمجھ کر دستخط کر دیے ۔ اسعد غفرلہ

تصدیق و توثیق حضرات اصحابِ فتویٰ و اساتذہ کرام

مدرسہ اسلامیہ عربیہ، جامع مسجد امروہہ،

الجواب صحیح — عزت اللہ غفرلہٗ، مفتی و مدرس جامعہ اسلامیہ عربیہ (جامع مسجد امروہہ)

" — احقر طاہر حسین غفرلہٗ شیخ الحدیث " " " "

" — شبیر احمد غفرلہٗ، فیض آبادی صدر المدرسین " " " "

" — محمد فخر الدین قاسمی، استاذ حدیث " " " "

" — محمد اکمل عفی عنہٗ " " " "

" — محمد اسماعیل غفرلہٗ مدرس " " " "

" — منظور احمد عفا اللہ عنہٗ استاذ " " " "

" — حامد حسن غفرلہٗ " " " "

" — احقر فضل الرحمٰن غفرلہٗ ناظم " " " " مہر مدرسہ

تصدیق و توثیق حضرات اساتذہ کرام مدرسہ دینیہ غازی پور

الجواب صحیح — شتاق احمد غفرلہٗ صدر مدرس مدرسہ دینیہ غازی پور

محمد صفی الرحمٰن القاسمی ناظم تعلیمات مدرسہ دینیہ غازی پور

مختار احمد القاسمی مدرس " "

عبد الشکور عفی عنہٗ " "

تصدیق و توثیق حضرت مولانا محمد عبد الوحید صاحب فتحپوری

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ العالی کا جواب نہایت مفصل و مدلل ہے تمام جوابات مکمل اور شافی ہیں، احقر ان سب کی تصدیق کرتا ہے ۔

احقر محمد عبد الوحید فتحپوری صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ فتحپور

تصدیق و توثیق مولانا عبد الحمید اعظمی نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع اعظمگڈھ

" استفتاء اور اس کے جواب سے میں سو فیصد متفق ہوں، جناب نے اور استاذ مکرم محدث جلیل حضرت العلام ابو المآثر مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی مدظلہٗ العالی نے جو جواب لکھا ہے وہ مدلل ہے، مستند ہے اور بہت واضح ہے عبد الحمید الاعظمی غفرلہٗ

تصدیق و توثیق جناب مولانا محمد اسماعیل کٹکی، (اڑیسہ)

" احقر نے آپ کے روانہ فرمودہ کتابچہ بعنوان " ایک اہم استفتاء " کا بالاستیعاب مطالعہ کیا، احقر اس کے جواب سے حرفاً حرفاً متفق ہے۔ جواب بالکل صحیح بلکہ اصح مافی الباب ہے ۔

احقر محمد اسماعیل عفی عنہٗ

تصدیق و توثیق حضرات اصحابِ فتویٰ و اساتذہ کرام

مدرسہ عربیہ "فیضان العلوم"، دتلوپور، سرائے خاص گونڈہ

حضرت والا کے استفتاء اور محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ کے جواب کو حرف بحرف پڑھا، ہم اس کی پوری تصدیق اور تائید کرتے ہیں،

ریاض احمد قاسمی مفتی مدرسہ عربیہ فیضان العلوم دتلوپور، گونڈہ

محمد علی صدر مدرس " " " "

عبد الحمید عفا اللہ عنہٗ مہتمم " " " "

محمد رفیق قاسمی مدرس " " " "

تصدیق و توثیق مدرسہ انصار العلوم، نوگاواں سادات، مرادآباد

الجواب صحیح — عبد الرحمٰن مفتی مدرسہ انصار العلوم

فتویٰ محدث کبیر حضرت مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری مدظلہ،

رئیس جامعہ سلفیہ، بنارس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتار میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی مستند و معتبر کتابوں سے قرآن کریم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اثنا عشری شیعوں کے بارہ اماموں اور تقیہ کے بارے میں اثنا عشری شیعہ کے جو عقائد نقل کئے گئے ہیں، یہ عقیدے رکھنے والے بلا شبہ منافق و کافر ہیں۔ تمام علمار اہلسنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے۔ حضرت مرتب استفتار نے اس سلسلہ میں جو تفصیل تحریر فرمائی ہے کافی وشافی ہے، جواب میں مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ موجودہ شیعہ بھی یہی عقیدے رکھتے ہیں، جو ان کی بنیادی مستند کتابوں سے استفتار میں نقل کئے گئے ہیں۔ تو وہ بھی شرعاً مسلمان نہیں ہیں۔ فقط

املاہ عبیداللہ الرحمانی المبارکفوری

مہر ۱۲/۰/۱۴۰۷ھ

فتویٰ حضرت مولانا مفتی خلیل احمد قادری بدایونی دامت فیوضہم

الحمد للہ تعالیٰ جل مجدہ

امابعد ــــ تمام علمار اسلام، متکلمین اور فقہار کرام کا اس پر اتفاق اور اجماع ہے کہ ان ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار قطعی کفر ہے۔ اس کا منکر قطعی کافر ہے ــــ ۱۰ فرقہ روافض اثنا عشریہ کھلم کھلا ضروریات دین کا منکر ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں نقصان وکمی کا ماننا یا اس کا محتمل ہونا ہی ماننا۔ یا اپنے بارہ اماموں کو انبیا علیہم السلام سے افضل ماننا، خلافت حقہ شیخین رضی اللہ عنہما کو خلافت غصبیہ ناحق

ماننا، بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کو سوائے چار کے اسلام کو ترک کرکے کفر اختیار کرنا ماننا، (نعوذ باللہ منہ) جن کا تفصیلی بیان مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدظلہ نے استفتا اور اپنی کتاب "ایرانی انقلاب" میں پوری وضاحت سے فرمایا ہے اس واضح بیان کے بعد کوئی مسلمان اس گروہ کے کفر میں شک نہیں کرسکتا۔

الغرض امت مرحومہ کے علمار کرام کا ان روافض لئام کے کفر پر اتفاق ہے، علمار دین نے اب سے بہت پہلے اس فرقہ کے کفریات کو بیان کرکے اس کو کافر و مرتد قرار دیا ہے، مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے سراجی کے حاشیہ میں موانع ارث کے مسئلہ میں اختلاف دینین کی تشریح کرتے ہوئے ایک بہت اہم اصولی بات لکھی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ "جو اہل اہوار دعوائے اسلام کے باوجود بھی ضروریات دین میں سے کسی بات کے منکر ہوں، خواہ ان کا انکار کسی رکیک تاویل ہی کی بنیاد پر ہو ان کے کفر میں اور ترکہ کے مستحق نہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ جیسا کہ غالی روافض کا معاملہ ہے۔ جو قطعیات دین کی تکذیب اور ادعار تحریف قرآن وغیرہ کی وجہ سے خدا اور رسول کی تکذیب کرتے ہیں" (سراجی ص ۹)

اور فاضل بریلوی جناب مولانا احمد رضا خانصاحب مرحوم نے اب سے قریباً نوے[۹۰] سال پہلے ایک سوال کے جواب میں نہایت مفصل ومدلل فتویٰ تحریر فرمایا تھا جو ۱۳۲۰ھ میں "ردّ الرفضہ" کے تاریخی نام سے شائع ہوا تھا، اس میں مستفتی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے شروع میں تحریر فرمایا ہے۔

"تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما، خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے، اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے، کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح وفتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔"

پھر مولانا مرحوم نے فقہ حنفی کی قریباً چالیس کتب معتمدہ ومعتبرہ سے اس کا ثبوت پیش کرنے کے بعد صفحہ ۱۷ پر تحریر فرمایا

"یہ حکم فقہی تبرائی رافضیوں کا ہے، اگرچہ تبرا و انکار خلافت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار کرتے ہوں، والاحوط فیہ قول المتکلمین انھم ضلال من کلاب النار وکفار وبہ ناخذ اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں، علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں، یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانیں خود کافر ہے ــــ بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح ہیں، ان کے عالم جاہل مرد عورت، چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں ــــ

کفر اول ــ قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے اس میں سے کچھ سورتیں امیر المومنین عثمان ذو النورین یا دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا اہلسنت نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے کہ کچھ لفظ بدل دیئے، کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے ــــ اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت نقص یا تبدیل، کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالاجماع کافر و مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے، اللہ عزوجل سورۂ حجر میں فرماتا ہے .. اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ"

پھر صفحہ ٢١ پر تحریر فرمایا

"کفر دوم انکار منتقص سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیاء سابقین علیہم الصلوات والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر بے دین ہے"

الحاصل قرآن عظیم میں زیادتی یا کمی یا تحریف و تبدیل کو ماننا دین اسلام کو باطل قرار دیتا ہے، روافض کا نعوذ باللہ یہ عقیدہ کہ قرآن مجید میں کمی یا تغیر یا تحریف واقع ہوئی ہے یا اس کا محتمل ماننا یقیناً قطعاً کفر اور اسلام کی دشمنی ہے، امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے تفسیر کبیر میں فرمایا ادعاء الروافض ان القرآن دخلہ

الزیادۃ والنقصان والتغییر والتحریف ذلك یبطل الاسلام یعنی رافضیوں کا قرآن پاک میں کمی یا زیادتی و تحریف و تغییر کو ماننا اسلام کو باطل کر دیتا ہے، پھر ائمہ اہل بیت کرام کو انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ماننا بھی یقیناً کفر ہے، ان عقائد کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد کوئی مسلمان بھی اس فرقہ روافض کے کفر میں شک نہیں کر سکتا ہے علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی دامت فیوضہم نے جو جواب تحریر فرمایا ہے وہ حق اور صحیح ہے اس کے بعد فقیر کو کچھ لکھنے کی حاجت نہیں صرف تصدیق و تائید کے طور پر چند کلمات لکھ دیئے کہ تعاونوا علی البر والتقوی ارشاد رب العالمین ہے، رب تعالیٰ مسلمانوں کو حق کے قبول، اور ناحق سے دور و نفور رہنے کی توفیق عطا فرمائے واللہ الموفق

فقیر خلیل احمد قادری غفرلہ . خادم دار الافتاء بدایوں

(مہر) ١١ر جمادی الآخر ١٤٠٦ھ

تصدیق علمائے بدایوں

بسم اللہ حامداً ومصلیاً اس میں کوئی شک نہیں کہ طائفہ رافضہ جس کا دوسرا نام شیعہ بھی ہے اس گروہ کے عقائد انتہائی واہیات و خرافات امور پر مشتمل ہیں، ان کے مرتد و کافر ہونے کے لئے صرف ان کا ایک اہم عقیدہ تحریف قرآن ہی کافی و وافی ہے کہ صریح قرآن مجید (انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون) وغیرہ وغیرہ کے خلاف و منافی ہے۔

بہر حال اس بارے میں جو کچھ علامہ موصوف نے فتویٰ تحریر فرمایا ہے وہ عین حق و صواب ہے، احقر راقم الحروف کا یہی عقیدہ ہے اور امت مسلمہ حقہ کا یہی عقیدہ از اول تا ایں دم رہا ہے ــ اور ہے ــ رب کریم سب کو بالخصوص اس گروہ مرتدین کو توفیق قبول عنایت فرمائے۔ آمین بجاہ سیدنا الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین احقر العباد محمد اقبال قادری غفرلہ صدر مدرس مدرسہ قادریہ خطیب جامع مسجد شمسی بدایوں

الجواب صحیح ــ احقر فضل الظفر خاں عفی عنہ مہتمم مدرسہ ظفر العلوم بدایوں

الجواب صحیح والمجیب محقق ــ العبد محمد ابراہیم قادری غفرلہ صدر مدرس مدرسہ ظفر العلوم

الجواب صحیح احقر خلیق الظفر خاں فاضل دار العلوم منظر اسلام بریلی وارد حال بدایوں ٥ رجب ١٤٠٦ھ

دارالعلوم دیوبند

...... حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ حضرت علامہ فاضل مجیب کا جامع اور مدلل جواب حرف بہ حرف صحیح ہے۔ شیعہ اثنا عشری کے جو عقائد ذکر کیے گئے ہیں یعنی (۱) قرآن کی تحریف کا قائل ہونا (۲) ان کا اپنے بارہ اماموں کو معصوم ومفترض الطاعۃ جاننا، شرعی احکام کی تحلیل وتحریم میں انھیں مختار ماننا، انھیں انبیاء کرام کے ہم پلہ بلکہ ان سے افضل قرار دینا (۳) قرآن وحدیث کے اولیں اور چشم دید گواہ یعنی حضرات صحابہ کرام کی خصوصاً حضرات شیخین کی تکفیر کرنا، ان سب پر سب وشتم اور لعن طعن کرنا بلاشبہ یہ عقائد صریح کفر ہیں۔ ان عقائد کی بنیاد پر یہ لوگ قطعی کافر مرتد ہیں۔

صحابہ کرام پر سب وشتم کرنے والوں کے حق میں حضرت امام مالکؒ نے بہت پہلے ہی کفر کا فتویٰ دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مال فیٔ میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے چنانچہ علامہ شاطبیؒ الاعتصام میں لکھتے ہیں۔

قال مصعب الزبيري وابن نافع دخل هارون (يعني الرشيد) المسجد فركع ثم أتى قبر النبي صلى الله عليه وسلم فسلم عليه ثم أتى مجلس مالك فقال السلام عليك ورحمة الله وبركاته ثم قال لمالك هل لمن سب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفيئ حق؟ قال لا ـ ولا كرامة ولا مسرة قال ـ من أين قلت ذلك قال ـ قال الله عز وجل "ليغيظ بهم الكفار" فمن عابهم فهو كافر ولا حق لكافر في الفيئ

(الاعتصام ص ۲۶۱ ج ۲) فقط والله اعلم

حبیب الرحمٰن خیرآبادی

مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۳/۳/۱۴۰۷ھ

بے شک جو لوگ قرآن کریم کو محرف مانتے ہوں یا شرعی احکام کی تحلیل وتحریم میں

کسی کو بھی مختار مانتے ہوں کافر ومرتد ہیں واللہ اعلم بالصواب

حررہٗ سعید احمد عفا اللہ عنہ پالنپوری

خادم دارالعلوم دیوبند

حامداً ومصلیاً ومسلماً ـ یہ عقائد ثلثہ مذکورہ ایسے باطل وغلط ہیں کہ محض ان کی وجہ سے بھی فرقہ اثنا عشریہ کے کفر وارتداد میں کسی قسم کے شک واشتباہ کی گنجائش نہیں رہتی ـ بلکہ جس شخص کے اندر ان عقائد ثلثہ مذکورہ سے ایک عقیدہ بھی ہوگا تو اس کے بھی کفر وارتداد میں کوئی شک وشبہ نہیں رہے گا ـ فقط واللہ در المجیب

العبد نظام الدین ـ مفتی دارالعلوم دیوبند

۲۴/۳/۱۴۰۷ھ

من اجاب اصاب. محدث جلیل حضرت الاستاذ العلام مدظلہٗ نے اثنا عشری شیعہ کے کافر ہونے کا جو فتویٰ دیا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے۔

محمد ظفیر الدین غفرلہ مفتی دارالعلوم دیوبند

۲۵ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

حامداً ومصلیاً ومسلماً امابعد فرقہ اثنا عشری جو تحریف قرآن کا برملا قائل ہے دونوں بزرگوں نے اپنی تحریروں میں اس فرقہ کی بہت سی تحریفات کو ان کی معتبر کتابوں سے مع حوالے کے نقل فرمادیا ہے انکا ایک کفریہ عقیدہ کے بعد ان کے کفر وارتداد میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ حضرت علامہ مجیب مدظلہٗ کا جواب پوری طرح مدلل ہے یہ احقر اس سے متفق ہے۔ فللہ درہ ـ جزاہ اللہ عنا وعن جمیع المسلمین خیر الجزاء

کتبہ الاحقر الافقر عبدالرحمٰن غفرلہ

مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۹ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

(مہر دارالافتاء دارالعلوم دیوبند)

شیعہ اثنا عشری کے معتقدات چونکہ نصوص قطعیہ سے ثابت شدہ امور کے مخالف

ہے اس لئے ان کا دین اسلام سے خارج ہونا ظاہر ہے ۔ احقر نصیر احمد عفی عنہ (استاذ حدیث)

احقر معراج الحق غفرلہ (صدر مدرس دار العلوم دیوبند)

ارشد غفرلہ (استاذ حدیث) نعمت اللہ غفرلہ (استاذ حدیث دار العلوم دیوبند)

۱۳/۴/۱۴۰۷ھ

الحق ابلج والباطل لجلج ناکارہ عبد الحق قاسمی خادم دار العلوم دیوبند ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ

شبیر احمد عفی عنہ

فرقہ اثنا عشریہ کو احقر کافر سمجھتا ہے ۔ محمد حسین ، عبد الخالق مدراسی عفی عنہ،

عبد الرحیم بستوی ۔ نسیم احمد بارہ بنکوی ریاست علی غفرلہ

فرقہ اثنا عشریہ کا کفر وارتداد اظہر من الشمس ہے ۔ عبد الرؤف کفاہ اللہ افغانی

مجیب اللہ قاسمی (گونڈوی) عبد الخالق سنبھلی ۱۳/۴/۱۴۰۷ھ

محمد عثمان عفی عنہ احرار الحق غفرلہ شاہد حسین قاسمی عزیز احمد قاسمی

جو فرقہ اپنے ائمہ کو نہ صرف حضرات انبیاء کی طرح مطاع بلکہ کان و ما یکون کا جاننے والا اوران میں متصرف سمجھے ۔ قرآن محکم میں تحریف وتبدل کا قائل ہو اور حضرات صحابہ کرام بالخصوص خلفائے ثلاثہ کو نعوذ باللہ منافق ومرتد قرار دے ایسے فرقہ کے کفر میں کیا شک ہو سکتا ہے ۔ بلاریب یہ فرقہ کافر ہے اور حضرت مجیب نے اس کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے بالکل درست ہے ۔ حبیب الرحمٰن قاسمی ۔ خادم دار العلوم دیوبند

۱۴/۴/۱۴۰۷ھ

فرقہ اثنا عشریہ کے اعتقادات باطلہ انکی تکفیر کے لئے کافی ہیں احقر حضرت مجیب مدظلہ کے جواب کی تصویب وتائید کرتا ہے ۔ قمر الدین احمد خادم حدیث دار العلوم دیوبند

۱۴/۴/۱۴۰۷ھ

تکفیر کے لئے تحریف قرآن کا اعتقاد ہی کافی ہے ۔ خورشید انور

ذا ثبتت حقیقۃ العقائد الاثنا عشریۃ فتکفیرھم واجب بلاشبھۃ

محمد یوسف غفرلہ زبیر احمد لقمان الحق فاروقی

فرقہ اثنا عشریہ کا قرآن مجید کو محرف ماننا منصب امامت کو درجہ نبوت سے فائق و برتر جاننا صحابہ کرام کو سب وشتم کرنا وغیرہ موجبات کفر ہیں ۔

بلال اصغر المصدق شمیم احمد

فتویٰ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب گنگوہی دامت فیوضہم (دار العلوم دیوبند)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہ الطاھرین واصحابہ الطیبین اجمعین الیٰ یوم الدین ۔ اما بعد

جب سے فرقہ شیعہ امامیہ اثنا عشریہ نے جنم لیا اسی وقت سے علمائے حق نے اس کی تردید کی ، اس کے زیغ ضلال کو واضح کیا ، کسی نے اس پر مختصر لکھا ، کسی نے تفصیل سے بیان کیا ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ میں اس پر بسط سے کلام کیا

بادشاہ ہمایوں کے دور میں یہ فرقہ منظم شکل میں جماعتی حیثیت سے ہندوستان آیا اور اپنے مخصوص نظریات (بغض صحابہ اوران پر طعن) کی اشاعت کرنے لگا ہمایوں نے علامہ ابن حجر مکی کو خط لکھا جس پر " تطہیر اللسان والجنان " تصنیف کی گئی ۔ نیز دوسری کتاب " الصواعق المحرقہ " تصنیف فرمائی ۔

اس کے بعد اکبر کا دور آیا تو یہ فرقہ ترقی کرنے لگا یہاں تک کہ جو دین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس کے مقابلہ میں دوسرا دین مستقل بنایا گیا ۔

اسی زمانہ میں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تھے ، انکو قتل کرنے کی تجویز کی گئی مگر وہ تجویز کامیاب نہیں ہوئی یہاں تک کہ اکبر کا انتقال ہو گیا ۔

پھر جہانگیر تخت نشیں ہوا تو اس نے حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اجیبن ریاست گوالیار میں قید کر دیا اور برسوں قید میں رکھا ، پھر ایک خواب کی بنا پر متنبہ ہو کر اپنی غلطی کا اقرار کیا اور ان کو جیل سے نکال کر معافی مانگی ۔

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرق ضالہ میں اس فرقہ کو سب سے زیادہ

خطرناک بتایا ہے، تحریر فرمایا ہے کہ قرآنی اسلام کے مقابلہ میں اس فرقہ نے دوسرا اسلام تیار کیا ہے اس کے عقائد کو شمار کرایا ہے کہ یہ عقائد قرآن کریم اور احادیث متواترہ اور اجماع امت کے خلاف ہیں۔ جن اکابر نے اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا انھوں نے اس احتیاط کی بنا پر کف اللسان والقلم کیا ہے کہ ممکن ہے مرنے سے پہلے توبہ نصیب ہو جائے، بغیر توبہ کے مرنے پر یہ احتیاطی پہلو بھی ختم ہو گیا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما والعیاذ باللّٰہ فهو کافر ولو قذف عائشة رضی اللّٰہ عنها بالزنا کفر باللّٰہ ومن انکر امامة ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنه فهو کافر وعلی قول بعضهم هو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافر وکذلک من انکر خلافة عمر رضی اللّٰہ عنه فی اصح الاقوال کذا فی الظهیریة — ویجب اکفارهم باکفار عثمان وعلی وطلحة وزبیر وعائشة رضی اللّٰہ عنهم۔

ویجب اکفار الزیدیة کلهم فی قولهم بانتظار نبی من العجم ینسخ دین نبینا وسیدنا محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم کذا فی الوجیز للکردری ویجب اکفار الروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا وبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولهم فی خروج امام باطن وبتعطیلهم الامر والنهی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولهم ان جبریل علیه السلام غلط فی الوحی الی محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم دون علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنه وهولاء القوم خارجون

۱؎ مکتوب ۲۶۰ ص ۱۲۵ مکتوب ۸۰ ص ۳۵، مکتوب ۵۴ صفحہ ۱۸

عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین کذا فی الظهیریة فتاوی عالمگیریہ مختصراً ج ۲ ص ۲۸۳

مشہور مفسر و محدث حافظ ابن کثیرؒ نے سورۂ فتح کی آیت (لیغیظ بهم الکفار) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ "امام مالکؒ نے اس آیت کو روافض کے کفر کی ایک قرآنی دلیل قرار دیا ہے"۔ تفسیر خازن اور معالم التنزیل میں بھی امام مالک کے استدلال کی طرف اجمالی اشارہ موجود ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے "ازالۃ الخفا" میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب اور دینی کارنامے تفصیل سے بیان فرمائے ہیں اور اس فرقہ پر شد و مد سے رد فرمایا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ میں اس فرقہ باطلہ کے عقائد شنیعہ لکھ کر ان کا خوب رد فرمایا ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فرقہ کی تردید میں "ہدایت الشیعہ" تصنیف فرمائی۔

حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے "ہدیۃ الشیعہ" میں بڑے دلائل سے اس فرقہ کے معتقدات کا رد کیا ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارنپوری نے ہدایات الرشید میں تفصیل سے اس فرقے کا رد فرمایا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی اللّٰہ عنها او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن

شامی ج ۳ ص ۲۹۴

الغرض اپنے اپنے دور میں اہلسنت والجماعت (هم ما انا علیه واصحابی) اس فرقے پر رد کرتے چلے آئے ہیں۔ اس فرقے کی کتابیں کمیاب یا نایاب تھیں مگر اب چھپ چکی ہیں جو شخص ان کا مطالعہ کرے گا وہ خود ہی دیکھ لے گا کہ وہ کس قدر

کفریات پر مشتمل ہیں مثلاً کافی "منہج الصادقین، البرہان فی تفسیر القرآن، فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب، حیات القلوب، کشف الاسرار وغیرہ وغیرہ

فقط واللہ الھادی الی صراط مستقیم

املاہ العبد محمود غفرلہ

چھتہ مسجد دار العلوم دیوبند ۲۵/۸/۱۴۰۸ھ

مظاہر علوم، سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتا میں اس فرقہ (شیعہ اثنا عشریہ) کے جو عقائد مفصل ومدلل تحریر فرمائے گئے ہیں ان کی بنا پر یہ فرقہ بالیقین اور بلاشبہ کافر اور مرتد ہے، جیسا کہ حضرت اقدس مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب نے تحریر فرمایا ہے، احقر نے مستقل جواب لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی، جو کچھ حضرات اکابر علماء نے تحریر فرمایا ہے وہی کافی ہے۔

یحییٰ غفرلہ دار الافتاء مظاہر علوم سہارنپور

۱۲/۷/۱۴۰۸ھ

مہر دار الافتاء

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الجواب بعون الملک الوہاب

حامداً ومصلیاً ومسلماً ۔ امابعد! حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی، حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی کے جوابات بغور دیکھے، نیز حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری کا فتویٰ یہ ہے ــــ "محققین کے نزدیک سب روافض کافر بحکم مرتد ہیں[1]، لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں[2]، البتہ جو علماء ان کو بحکم اہل کتاب

---

[1] وھؤلاء القوم (الروافض) خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین۔ کذا فی الظہیریۃ عالمگیری ص۸۸۵

[2] ولا توکل ذبیحۃ المجوسی والمرتد کذا فی الھدایۃ ص۴۱۸

کہتے ہیں، ان کے نزدیک جائز ہوگا۔ فقط واللہ اعلم حررہ خلیل احمد عفی عنہ

(فتاویٰ مظاہر علوم اول ص۲۱۳ کتاب الذبائح)

الجواب صحیح عنایت الٰہی عفی عنہ

حضرات اکابر کے جوابات صحیح ہیں املاہ احقر مجد القدوس خبیب رومی عفا اللہ عنہ

خادم افتاء وتدریس مظاہر علوم سہارنپور ۹/۲/۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح بلا ارتیاب محمد امین غفرلہ خادم افتاء مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح اشتیاق احمد مظاہری قاسمی ندوی مفتی مظاہر علوم سہارنپور ۹/۲/۱۴۰۸ھ

الاجوبۃ کلھا صحیحۃ بندہ ذوالفقار علی غفرلہ رفیق دار الافتاء مظاہر علوم سہارنپور ۹/۲/۱۴۰۸ھ

مہر دار الافتاء مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

ھو المصوب

شیعوں میں سے اثنا عشری فرقہ قرآن میں تحریف کا قائل ہے ان کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں حضرت علی اور اہل بیت کے بارے میں صریح آیات تھیں ان کو صحابہ کرام نے خاص طور پر حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما نے قطع برید کرکے نکال دیا ہے اور یہ موجودہ قرآن مجید ناقص ہے (نعوذ باللہ) اسی طرح وہ عقیدۂ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کے بھی قائل نہیں ہیں نیز ان کے بہت سے ایسے عقائد ہیں جو کتاب اللہ کی نصوص صریح کے مخالف ہیں اس لئے فرقہ اثنا عشری کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ان کا اپنے کو مسلمان کہنا محض تقیہ پر مبنی ہے اور سیاسی مفاد کے خاطر ہے

فقط محمد ظہور ندوی عفا اللہ عنہ

۲/۲/۱۴۰۸ھ مفتی دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • الجواب صحیح ضیاء الحسن خادم (شیخ الحدیث) دار العلوم ندوۃ العلماء
شہباز ۲۴/۲/۱۴۰۸ھ ناصر علی ۲۵/۲/۱۴۰۸ھ عبدالنور ندوی ۲۶/۲/۱۴۰۸
عتیق احمد ۲۶/۲/۱۴۰۸ھ الجواب صحیح محمد زکریا سنبھلی قاسمی ندوی مدرس حدیث و فقہ
دار العلوم ندوۃ العلماء

فرقہ اثنا عشری اگر تحریف قرآن کا قائل ہے اور ختم نبوت کا منکر ہے تو اس کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ سلمان الحسینی ندوی
۲۴/۲/۱۴۰۸ھ

اثنا عشری مسلک کے بنیادی مآخذ کے مطالعہ سے تحریف قرآن، عقیدۂ امامت (جو قطعاً عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے) تکفیر صحابہ اور سب شیخین وغیرہ جن عقائد کا قطعی علم ہوتا ہے، اس کے بعد اس مسلک کے ماننے والوں کی تکفیر میں کسی تردد کی گنجائش نہیں رہ جاتی استاذ گرامی جناب مولانا مفتی محمد ظہور ندوی صاحب نے یہ جو تحریر فرمایا ہے کہ ان کا اپنے کو مسلمان کہنا محض تقیہ پر مبنی ہے اور سیاسی مفاد کی خاطر ہے یہ بھی بالکل درست ہے۔
خلیل الرحمٰن سجاد ندوی (خادم تفسیر دار العلوم ندوۃ العلماء)

جامعہ سلفیہ (مرکزی دار العلوم) بنارس

[شیخ الجامعہ جناب مولانا عبدالوحید رحمانی مدظلہ کی خدمت میں استفتاء کے ساتھ حضرت مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری (رئیس الجامعۃ السلفیہ) کے فتوی کی نقل بھی بھیج دی گئی تھی، چنانچہ انھوں نے پورے ادارہ کی طرف سے خود ہی استفتاء کے جواب میں حضرت والد ماجد مدظلہ العالی کی خدمت میں جو عبارت تحریر فرمائی وہ ذیل کی سطور میں ملاحظہ فرمائی جائے:]

"آپ کا ارسال کردہ گرامی نامہ مع استفتاء بدست مولانا ابو سحبان روحی موصول ہوا۔ عزت افزائی کا بہت بہت شکریہ۔
حضرت مولانا عبید اللہ رحمانی صاحب حفظہ اللہ نے جامعہ سلفیہ کے ...

ہیں۔ آپ نے استفتاء کا جو جواب مرحمت فرمایا ہے، ہم سب اس جواب سے مکمل اتفاق کرتے ہیں۔ والسلام
عبدالوحید الرحمانی
(مہر جامعہ سلفیہ بنارس)

دار المبلغین لکھنؤ

باسمہ تعالیٰ حامداً ومصلیاً ومسلماً

الجواب واللہ الموفق للصواب

شیعہ اثنا عشریہ عقیدہ تحریف قرآن، عقیدۂ امامت، انکار صحابیت صدیق اکبرؓ اور قذف حضرت صدیقۃ المبرۃؓ کی بنیاد پر قطعی طور پر اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں، انکو مسلمان سمجھنا کھلی ہوئی گمراہی ہے — اب سے نصف صدی سے زائد پہلے امام اہلسنت حضرت مولانا محمد عبدالشکور فاروقی علیہ الرحمہ نے مذہب شیعہ کی معتبر و مستند کتابوں اور ان کے متقدمین ومتاخرین علماء کی تحریروں کی روشنی میں اس مسئلہ کو "کہ شیعہ کا ایمان قرآن پاک پر ہے اور نہ ہو سکتا ہے" اپنی کتاب "تنبیہ الحائرین" میں بڑی وضاحت اور تفصیل سے تحریر فرمادیا ہے، بنا بریں اثنا عشری شیعہ کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں علاوہ ازیں جن حضرات نے ان کے مذہب کی کتابوں کا بغور مطالعہ کیا ہے وہ سب انکی تکفیر پر متفق ہیں اور جبکہ ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہوگئی تو ان کا کفر محل تردد نہیں رہا۔
عقیدہ تحریف قرآن کے علاوہ دیگر وجوہ کفر بھی ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم
عبدالعلیم فاروقی عافاہ مولاہ ۱۳ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ
الجواب صحیح محمد یاسین قاسمی عفی عنہ، الجواب صحیح عبدالرشید فلاحی غفرلہ الجواب صحیح محمد جہانگیر غفرلہ

دار العلوم فاروقیہ کاکوری لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیعہ اثنا عشری تحریف قرآن کے قائل ہونے ختم نبوت کے منکر ہونے اور اصحاب رسول

صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء ثلثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تکفیر کے قائل ہونے کی وجہ سے قطعاً کافر ہیں، اور ان کا اسلام سے کبھی کوئی واسطہ نہیں رہا جیسا کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے امام شعبیؒ کا یہ قول اپنی بے نظیر کتاب "منہاج السنۃ" میں نقل فرمایا ہے۔

قال الشعبي احذركم اهل هذه الاهواء المضلة وشرها الرافضة لم يدخلوا في الاسلام رغبة ولا رهبة ولكن مقتا لاهل الاسلام وبغياً عليهم (منهاج السنة ج ۱ ص)

شیعہ اثنا عشری کی ہر سہ وجوہ کفر پر مستفتی محترم و مجیب علام نے کافی دلائل اور ناقابل تردید و تاویل ثبوت فراہم کر دیئے ہیں، جن پر اضافہ کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

مندرجہ بالا تین وجوہ کفر کے علاوہ قذف حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حرام خداوندی کو حلال قرار دینا مثلاً زنا کو متعہ کے عنوان سے اور کذب کو تقیہ کے عنوان سے۔ یہ جرائم بھی انکی تکفیر کے لئے کافی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وحکمہ احکم۔

عبدالعلی فاروقی عفا اللہ عنہٗ

فضل الرحمن قاسمی غفرلہ، المصدق شبیر احمد عفی عنہٗ، محمد شفیع قاسمی عفی عنہٗ۔

الجواب صحیح عبدالحلیم غفرلہ الجواب صحیح عبدالولی فاروقی الجواب صحیح عبدالمنان القاسمی

مدرسہ امینیہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد شیعہ اثنا عشریہ کے متعلق سائل ومجیب (حضرت مولانا حبیب الرحمن الاعظمی مدظلہٗ) ہر دو حضرات نے جو تحقیقات پیش کی ہیں، ان کے پیش نظر اس فرقہ کی تکفیر میں کسی قسم کی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی، تحریف قرآن انکار صحابیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ ایسے عقائد ہیں جنکی بنا پر علماء اہل حق نے ہمیشہ ان کی تکفیر کی ہے، مگر عمومی طور پر فتویٰ تکفیر میں احتیاط کی بنیادی وجہ صرف یہ تھی کہ علماء شیعہ نے ہندوستان میں شیعیت کی ترویج واشاعت نہایت گہری سیاست کے ساتھ کی تھی، ابتداءً تمام دیگر عقائد باطلہ سے بے خبر رکھتے ہوئے عوام پر صرف حب اہل بیت کا جال

ڈال کر اہلسنت کے بہت سے افراد کو گمراہ کیا، یوپی کے اکثر علاقوں میں نواب آصف الدولہ کے دباؤ کے تحت بہت سے اہلسنت ماتم مجلس اور تعزیہ داری پر مجبور ہوئے، اس بنا پر یہ لوگ یہی سمجھتے رہے کہ شیعہ، سنی کے مابین صرف ماتم مجلس ہی ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے، باقی دونوں مذہبوں میں کوئی خاص فرق نہیں ہے، اس لئے بریلوی دیوبندی کی طرح باہم سنی اور شیعوں کے درمیان بھی مدتہائے دراز تک مناکحت کا سلسلہ جاری رہا، شروع ہی میں بالفرض علماء شیعہ اگر ان عقائد سے خبردار کر کے اپنے مذہب کی ترویج واشاعت کرتے تو یقیناً کامیاب نہ ہوتے، اہل حق نے عرصہ دراز تک عام شیعوں کو ان عقائد سے یکسر بے خبر دیکھتے ہوئے بلکہ ان عقائد باطلہ سے ان کے صریح انکار کے پیش نظر عمومی تکفیر کا فتویٰ دینے سے گریز کیا، مگر فی زماننا جبکہ ان عقائد باطلہ سے ان کا ہر خورد وکلاں خبردار ہو چکا ہے اور وہ یہ عقیدے بھی رکھتا ہے تو اب فتویٰ تکفیر میں مزید احتیاط کرنا خلاف احتیاط ہے، بہرحال مذکورہ بالا وضاحت کے بعد ہماری رائے سائل ومجیب کی رائے سے بالکل متفق ہے۔ فقط مشہود حسن حسنی غفرلہ نائب صدر مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی

الجواب صواب عبدالسمیع صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی ۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح جاوید نظر ۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ : محمد اشرف القاسمی گونڈوی مشرف نتاوی مدرسہ امینیہ دہلی

(مہر دارالافتاء مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی)

جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی، مرادآباد

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

حضرت اقدس محدث کبیر مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی دامت برکاتہم کا جواب کتاب وسنت کے عین مطابق ہے "بالخصوص چار صحابہ کے ماسوائے تمام صحابہ کے مرتد ہونے وتحریف قرآن وعصمت ائمہ" (جو ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے) کے عقیدہ کی بنیاد پر فرقہ اثنا عشریہ کو کافر، ضال، مضل، وخارج از اسلام قرار دیا جانا بالکل صحیح اور درست ہے۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم شبیر احمد عفا اللہ عنہٗ ۴ صفر ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح عبدالجبار الاعظمی غفرلہ (شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی)

رشید الدین غفرلہ (مہتمم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی) شبیر احمد غفرلہ مظفر نگری

عبدالسلام غفرلہ ۴/۲/۱۴۰۸ھ (مہر دارالافتا جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی، مرادآباد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدرسہ امدادیہ، مرادآباد شیعہ اثناعشریہ جنکی قیادت اس وقت، دجال، خمینی کر رہا ہے (۱) تحریف قرآن (۲) عصمت ائمہ (۳) تکفیر شیخین و تکفیر صحابہ (۴) وقذف ام المومنین الصدیقہ المبرءۃ و دیگر عقائد کفریہ کی وجہ سے بلاشبہ قطعی طور پر دین اسلام سے خارج، کافر و مرتد ہیں، غیر مسلموں کی طرح ان سے ظاہری رواداری تو درست ہے، لیکن ان سے رشتۂ مناکحت، ان کے ذبیحہ کا استعمال، ان کو حج کی اجازت دینا، ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا، الغرض ان سے اسلامی مراسم کا برتاؤ ہرگز ہرگز درست نہیں ہے هذا هو الحق وعليه الفتوى وماذا بعد الحق الا الضلال والله اعلم وعلمه اتم معین الدین غفرلہ

الجواب صحیح محمد انعام اللہ غفرلہ (صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ امدادیہ)

نثار احمد عفی عنہ معاذ الاسلام غفرلہ سجاد احمد عفا عنہ عبدالغنی غفرلہ

عطاء اللہ عفا عنہ (مہر دارالافتاء مدرسہ عالیہ، اسلامیہ، عربیہ، امدادیہ، مرادآباد)

مدرسہ ریاض العلوم گورینی ضلع جونپور

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب جونپوری دامت برکاتہم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندہ کے نزدیک فرقہ اثناعشریہ کا کفر اب مجمع علیہ ہے، سلف و خلف میں اگر کسی نے ان کے کفر میں تردد کیا تو اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ان کے عقائد کفریہ ان تک نہیں پہونچے تھے

بندہ عبدالحلیم عفی عنہ، خادم مدرسہ ریاض العلوم گورینی ضلع جونپور

بسم الله الرحمن الرحيم ایمان کی تعریف ہے "هو التصديق بما علم مجيئ الرسول صلى الله عليه وسلم به فيما علم اجمالا وتفصيلا فيما علم تفصيلا" اور یہ بات بلاریب مجمع علیہ ہے کہ ایمان کی تعریف میں جو تصدیق مذکور ہے، اس سے مراد نہ تو تصدیق منطقی ہے کہ عبارت ہے معرفت و ادراک نسبت سے اور نہ تصدیق لغوی کہ

مصداق ہے نسبۃ الصدق الی القائل کا، بلکہ مراد تصدیق شرعی ہے کہ نام ہے مجموعہ امور ثلاثہ معرفت، تصدیق لغوی اور انقیاد و استسلام کا ــــ پیش نظر استفتاء کے جواب میں فرقہ اثناعشریہ کے کفر کے لئے جو دلائل منقول ہیں، ان کی روشنی میں تصدیق مطلوب کا عدم ظاہر ہے، اس لئے ان کے ایمان کی نفی اور کفر کا اثبات روز روشن کی طرح واضح ہے اور جواب حرف بحرف صحیح ہے ـ بندہ محمد حنیف غفرلہ (صدر المدرسین مدرسہ ریاض العلوم)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ ـ مخدوم و محترم حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی دامت برکاتہم نے فرقہ اثناعشریہ کے عقائد کی ان کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے جو تفصیلات پیش کی ہیں، اس کے پیش نظر یقیناً یہ حضرات (شیعہ) کافر ہیں، اور اس سلسلہ میں محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ کا فتویٰ (جواب) بالکل صحیح ہے ــــ حررہ العبد حبیب اللہ قاسمی غفرلہ

خادم الحدیث والافتاء ریاض العلوم

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ ــــ سوال و استفتاء میں پیش کردہ تفصیلات اور جواب فتویٰ میں تحریر فرمودہ تحقیقات ناقابل تردد حقیقت ہیں اور اس حقیقت کی اشاعت فی زماننا نہایت ضروری دینی خدمت ہے والعلم عند الله بندہ عبیداللہ خادم مدرسہ ریاض العلوم گورینی

مدرسہ جامع العلوم کانپور

بسم الله الرحمن الرحيم ـ حامدا ومصليا محدث جلیل فقیہ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ کا جواب بالکل درست ہے، اثناعشری شیعوں کے کفر و ارتداد میں وجوہ مذکورہ کی بنا پر کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں، جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے شیعوں کے کفر کے سلسلہ میں کچھ شبہات و اشکالات کئے تھے جنکے مدلل و مفصل جوابات حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے ہیں ان کے چھٹے تتمہ سوال کے تتمہ جواب میں تحریر فرمایا ہے "لیکن اگر وہ خود ہی اپنے کو کافر بنائیں (بالنون) تو کیا ہم اس وقت بھی ان کو کافر نہ بتائیں (بالتاء) دنیا میں اپنے کو آج تک کسی نے کافر نہیں کہا بلکہ کوئی عیسائی کہتا ہے، کوئی یہودی، مگر چونکہ ان فرقوں

کے عقائد کفریہ دلائل سے ثابت ہیں اس لئے ان کو کافر ہی کہا جائے گا۔ تو مدار اس حکم کا عقائد کفریہ پر ہوا، تو اگر ایک شخص اپنے کو فرقہ شیعہ سے کہتا ہے اور کوئی عقیدہ کفریہ اس مذہب کے اجزاء یا لوازم سے ہے تو اپنے کو اس فرقہ میں بتلانا بدلالت التزامی اس عقیدہ کو اپنا عقیدہ بتلانا ہے، پھر عدم تکفیر کی کیا وجہ، اور اگر یہاں یہ عقیدہ[۱] مختلف فیہ بھی ہوتا تب بھی کسی کی تکفیر میں تردد ہوتا لیکن یہ بھی نہیں، اور جو اختلاف ہے وہ غیر معتد بہ ہے، جسکو خود ان کے جمہور رد کر رہے ہیں، اس حالت میں اصل تو کفر ہوگا، البتہ کوئی صراحۃً کہے کہ میرا یہ عقیدہ نہیں، یا کوئی اپنا لقب جدا رکھ لے، مثلاً جو علماء ان کے تحریف کے نافی[۲] ہیں، ان کی طرف اپنے کو منسوب کریں مثلاً اپنے کو صدوقی یا قمی یا مرتضوی یا طبری کہا کریں، مطلق شیعی نہ کہیں تو خاص اس شخص کو یا اس فرقہ کو اس عموم سے مستثنیٰ کر دیا جائے گے، لیکن ایسے استثناؤں سے ثانوی حکم نہیں بدلتا ہے، حرمت نکاح، حرمت ذبیحہ، احکام ثانوی ہیں، یہ اس پر بھی جاری ہوں گے، جبتک وہ فرقہ متمیز و مشہور نہ ہو جائے۔۔۔۔ الخ امداد الفتاویٰ جلد چہارم ص۵۸۶

الغرض شیعوں کا کفر بربنائے تحریف قرآن محل تردد نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد منظور احمد مظاہری مفتی مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد کانپور و قاضی شہر کانپور

قد اصاب من اجاب احقر محمد مبین الحق قاسمی عفی عنہ، مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور ۱۹؍۱۴۰۶ھ

(مہر دار الافتاء مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد کانپور)

مدرسہ جامعہ اسلامیہ قلی بازار کانپور

الجواب صحیح والمجیب نجیح الاحقر ظفر الدین احمد عفی عنہ، خادم دار الافتاء جامعہ اسلامیہ کانپور ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ

الجواب صحیح فاروق احمد غفرلہ۔ مدرس جامعہ اسلامیہ کانپور

الجواب صحیح محمد معروف مظاہری عفی عنہ، خادم جامعہ اسلامیہ کانپور

الجواب صحیح بندہ احتشام علی غفرلہ مظاہری خطیب مسجد امامن سردار کانپور

---

[۱] یعنی عقیدۂ تحریف قرآن [۲] یعنی نفی کرنے والے اور منکر

مدرسہ ضیاء العلوم کانپور

الجواب صحیح عبد القیوم غفرلہ مظاہری مفتی مدرسہ ضیاء العلوم کانپور

ظہیر الحسن عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ ضیاء العلوم کانپور

جامعہ مسعودیہ نور العلوم، بہرائچ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں مذکورہ بالا فتوے[۱] کی توثیق کرتا ہوں، وما توفیقی الا بحبِ اللہ وکتابہ وبحب رسولہ والہ وصحبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ وسلم

مرگ بر دشمنان رسول و دشمنان آل رسول العاجز الفقیر محمد سلامت اللہ غفرلہ

۱۰؍ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ ۱۰؍دسمبر ۸۶ء (مفتی و صدر مدرس مدرسہ نور العلوم بہرائچ)

الجواب صحیح محمد افتخار الحق عفی عنہ، مہتمم جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ

اس کتاب (استفتاء) کے پڑھنے کے بعد شرح صدر کے ساتھ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اثناعشری شیعہ بلاشبہ کافر و مرتد ہیں ذکر اللہ غفرلہ (ناظم تعلیمات جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ)

الجواب صحیح حیات اللہ قاسمی عفی عنہ، (مدرس جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ)

الجواب صحیح غلام احمد خاں غفرلہ (مدرس جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ)

الجواب صحیح زبیر احمد عفی عنہ، (مدرس جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ)

الجواب صحیح عبد الوحید نوری عفی عنہ، (مدرس جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ)

(مہر جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ)

جامعہ اسلامیہ بیت العلوم بہرائچ

باسمہ تعالیٰ۔ کتاب ہذا (استفتاء) کو پڑھ کر واضح ہو گیا کہ فرقہ اثناعشری شیعہ

---

[۱] یعنی محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ کا فتویٰ

اپنے عقائد باطلہ ضالہ کی وجہ سے قطعی اور یقینی طور پر خارج از اسلام کافر اور مرتد ہے
واللہ اعلم   وحید اللہ عفی عنہ   ۱۴۰۷/۴/۲۴ھ   (مہر جامعہ اسلامیہ بیت العلوم بہرائچ)

مدرسہ فرقانیہ گونڈہ

باسمہ تعالیٰ شانہٗ فرقہ اثنا عشریہ اپنے عقائد کفریہ کی بنا پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، مثلاً عقیدۂ تحریف قرآن، عقیدۂ امامت جو مستلزم انکار ختم نبوت ہے سب شیخین اور چند حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ جمیع حضرات صحابہ کو مرتد و کافر قرار دینا (نعوذ باللہ منہ) اور قذف ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

لہٰذا ان سے مراسم اسلامیہ مثلاً ان کا ذبیحہ استعمال کرنا ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو جنازہ میں شریک کرنا، ان کے ساتھ قربانی کرنا ان کے ساتھ مناکحت، اور نکاح میں ان کو گواہ بنانا وغیرہ کا ترک کرنا واجب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

نعمت اللہ غفرلہ (استاذ و مفتی مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)

الجواب صحیح   عبد الغنی غفرلہ القاسمی   مدرس مدرسہ فرقانیہ گونڈہ یوپی
الجواب صحیح   اقبال احمد عفی عنہٗ   (مدرس مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)
الجواب صحیح   عبد الرب قاسمی غفرلہ   (نائب مہتمم مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)
الجواب صحیح   عبد التواب قاسمی عفی عنہٗ   (مدرس مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)
الجواب صحیح   محمد ابو بکر غفرلہ   (مدرس مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)
الجواب صحیح   محمد ارشد القاسمی   (مدرس مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)
الجواب صحیح   محمد یحییٰ غفرلہ   (خادم مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)

مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلال پور، فیض آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جو شخص یا فرقہ ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو اس کی تکفیر اگر نہ کی جائے تو دین کی حفاظت اور باطل سے اس کا امتیاز نہ ہو سکے گا

یہی وجہ ہے کہ باطل فرقوں کی تردید ہمیشہ سے علماء حق کا شیوہ رہا ہے، اثنا عشریہ شیعوں کا اسلام اگر تسلیم کر لیا جائے تو لازم آتا ہے کہ اصول دین میں سے کوئی اصل ثابت نہ ہو کیونکہ ان کا اجماعی عقیدہ ہے کہ دین کے راویان اول یعنی پوری جماعت صحابہ سوائے تین یا چار کے سب منافق اور مرتد تھے اور یہ تین یا چار جو مستثنیٰ ہیں وہ بھی تقیہ باز تھے (والعیاذ باللہ) لہٰذا یہ فرقہ نہ صرف ان تین عقائد باطلہ کی بنیاد پر جن کا ذکر بہت ہی مفصل و مدلل طور پر استفتاء میں کیا گیا ہے بلکہ ان کے علاوہ اور بھی عقائد باطلہ خبیثہ مثل عقیدۂ بداء وغیرہ کے باعث کافر اور خارج از اسلام ہے، محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن مدظلہٗ کے جواب باصواب کی میں توثیق و تصویب کرتا ہوں۔

ضمیر احمد غفرلہٗ خادم مدرسہ اسلامیہ کرامتیہ دار الفیض جلالپور (ضلع فیض آباد)

الجواب صحیح۔   محمد القاسمی غفرلہ   (مدرس مدرسہ کرامتیہ جلالپور)
الجواب صحیح۔   نبیہ محمد عفی عنہٗ   (مدرس مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلالپور)
الجواب صحیح   عبد الحق غفرلہ   (مدرس مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلالپور)
الجواب صحیح   شفیق احمد اعظمی غفرلہ   (مدرس مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلالپور)
الجواب صحیح   مصباح الحسن عفی عنہٗ   (مدرس مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلالپور)
الجواب صحیح   نور محمد غفرلہ   (مدرس مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلالپور)

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم، قصبہ نوح (ضلع گوڑگانوہ، ہریانہ)

[اب سے ایک صدی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ پہلے ایک بدزبان شیعہ (محمد ہادی بن مرزا علی لکھنوی) نے چیلنج کے انداز میں علمائے اہل سنت کو مخاطب کر کے چند سوالات کئے تھے، جن میں ایک سوال ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے متعلق بھی تھا جس میں اس رافضی نے ام المومنین کی شان میں سخت گستاخیاں کی تھیں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ نے ان سوالات کے جواب میں رسالہ "ہدایت الشیعہ" تصنیف فرمایا تھا اس میں حضرت ام المومنین سے متعلق سوال کا تفصیلی جواب دینے کے بعد حضرت قدس سرہٗ

نے تحریر فرمایا ہے ۔]

تا ئل جیسا شیعہ ہے، اب ہر چند کلمہ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر ایک آیۃ قرآن شریف کا کوئی کلمہ گو منکر و مکذب ہو تو وہ کافر ہوتا ہے، کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مومن نہیں ہوتا، تم تو صدہا آیات کے مکذب اور عترت کے اقوال کے مخالف ہو اور خود عترت کی طرف کیسے کیسے نقصان لگاتے ہو خصوصاً حضرت کلثوم کو کہ معاذ اللہ" اول فرج غصب منا" تمہارا مجتہد کہتا ہے۔ اور حضرت امیر کی شان میں کیا کیا واہیات کا اعتقاد کئے ہوئے ہو، چنانچہ اوپر کے جوابوں میں کچھ مذکور ہوا۔ پھر دعوائے محبت و تمسک ثقلین کس منہ سے کرتے ہو، کچھ شرم کرو، پس تم خارج از اسلام ہو اور حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین ہیں نہ ام الکافرین، تم کو ان سے کیا علاقہ اذیت محبوبۂ رسول خدا، اذیت رسول اللہ ہے، اور موذی رسول کا کافر، اور پھر بعد تسلیم عاق پر لعنت ہے اور عاق اپنی مادر کا جنت میں نہیں جاتا، ام المومنین اقرب المقربین محبوبۂ رسول امین کا عاق قطعاً جہنمی ہے، ایسے شریروں کی تکفیر و تفسیق ہر مسلمان پر واجب ہے" (ہدایۃ الشیعہ ص ۱۴)

الغرض بلا شبہ حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی کا فتویٰ سو فی صد صحیح اور حق ہے والحق احق بالاتباع ؛ حررہ نیاز محمد کان اللہ لہ

خادم الطلبہ مدرسہ قاسم العلوم، قصبہ نوح

(مہر دار الافتاء مدرسہ قاسم العلوم)

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، سورت، گجرات

شیعہ اثنا عشریہ کے جن عقائد مسلمہ کا استفتاء و جواب استفتاء میں بیان کیا گیا ہے وہ موجب کفر و ارتداد ہیں خصوصاً سب شیخین تو ان میں (چاہے عوام ہوں یا خواص) ایسا رائج و عام ہے کہ کوئی اس سے محفوظ نہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی فتاویٰ برہانی

کے حوالے سے فرماتے ہیں " از سب شیخین کافر شود" (مالا بد منہ ص ۱۲۹)

اس لئے شیعہ اثنا عشریہ کے کفر و ارتداد میں کوئی شک و شبہ نہیں

کتبہ احمد عفی عنہ خانپوری ، مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، (ضلع بلساڑ)

الجواب صحیح	عباس بن داؤد عفی اللہ عنہ	معین دار الافتاء
الجواب صحیح	محمد اکرام علی غفرلہ	(شیخ الحدیث)
الجواب صحیح	واجد حسن غفرلہ	(استاذ حدیث)
الجواب صحیح	محمد ابراہیم مینی غفرلہ	(استاذ حدیث)
الجواب صحیح	محمد سعید عفا اللہ عنہ	(مہتمم جامعہ اسلامیہ ڈابھیل)

(مہر دار الافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل)

دار العلوم فلاح دارین، ترکیسر، سورت، گجرات

محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب زید مجدہم نے جو جواب تحریر فرمایا ہے احقر اس کی تائید کرتا ہے، نیز محترم المقام جناب مستفتی صاحب زید مجدہم نے اثنا عشریہ کے جو عقائد ان کی معتبر کتابوں سے لکھے ہیں اگر ان میں سے ایک کا بھی وجود کسی شخص یا جماعت میں موجود ہو تو وہ یقیناً کافر ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

احمد بیات غفرلہ ولوالدیہ

خادم دار الافتاء فلاح دارین ۱۹ ؍ صفر المظفر سنہ ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح والمجیب مصیب	عبد اللہ غفرلہ	(مہتمم فلاح دارین)
الجواب صحیح	ذو الفقار اللہ غفرلہ	

قرآن مجید کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے، اور اسکی خبر دی ہے، اور عدم تبدیل قرآن کی یقینی اور بدیہی اولی ہے۔ جو ضروریات دین میں سے ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا صحابہ کرام سے راضی ہونا نصوص قطعیہ سے ثابت ہے خاص کر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جنتی ہونا اور خاتمہ بالایمان ہونا ایک امر قطعی ہے جو تواتر سے ثابت ہے لہذا جو ان باتوں میں شک کرے گا وہ کافر ہے کہ ضروریات دین سے انکار کرنا کفر ہے کما ھو المصرح

فی العقائد فقط واللہ اعلم بالصواب العبد العاجز شیر علی غفرلہ الافغانی
استاذ الحدیث الشریف، فلاح دارین، ترکیسر ۲۰ صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

دار العلوم، بڑودہ، گجرات

شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مستند ترین کتابوں سے ان کے "تحریف قرآن" نیز عقیدۂ امامت" (جو ختم نبوت کی قطعی نفی اور حقیقت نبوت کے بعنوان امامت آج بھی باقی وجاری ہونے کو مستلزم ہے) کے برملا قائل ومعتقد ہونے کے ناقابل تردید ثبوت کے بعد وہ بلا شبہ خارج از اسلام کافر ومرتد ہیں۔

محدث کبیر وشہیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی زیدت معالیہ کے جواب سے کلی طور پر اتفاق کرتے ہوئے احقر اس کی تصویب وتوثیق کرتا ہے۔

مصلح الدین احمد بڑودی القاسمی
(شیخ الحدیث دار العلوم بڑودہ ومفتی اصلاح المسلمین، بڑودہ، گجرات)

دار العلوم نلگنڈہ، آندھرا پردیش

آپکا استفتار بسلسلہ" دریافت حکم شرعی فرقہ شیعہ اثنا عشریہ امامیہ" اور اس کا مدلل و مفصل جواب عنایت فرمودہ محدث جلیل، محقق عصر، حضرت العلامہ مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتہم از اول تا آخر ہم نے بغور پڑھا علمار امت واکابرین ملت نے اپنے زمانے میں قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ اور اجماع امت سے اس فرقۂ باطلہ کے متعلق جو فیصلے صادر فرمائے تھے، یہ گویا آج کے دور میں پھر انھیں کا اظہار واعلان ہے

ہم خدام دین حضرت العلامۃ الاعظمی مدفیوضہ کے جواب باصواب سے حرف بحرف متفق ہیں، اور اس فتوی کی تائید کرتے ہیں، حق تعالیٰ آپ کو اور مولانا اعظمی صاحب مدظلہ کو اپنے شایان شان اجر جزیل عطا فرمائے، کہ آپ حضرات نے ایسے نازک وقت میں جبکہ یہ فتنہ نئی نسل کو اپنے دام تزویر میں مبتلا کر رہا ہے، اور اپنے انقلابی نعروں اور

پرفریب تحریروں سے اچھے خاصے پڑھے لکھوں کو متاثر کر رہا ہے، ایمانی جرأت اور مسئولیت عند اللہ کے احساس شدید سے کام لیتے ہوئے اس فتنہ کو دلائل حقہ کی روشنی میں واضح فرمادیا لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حیّ عن بینۃ - جزاکم اللہ عن جمیع المسلمین خیر الجزاء فقط والسلام

العبد احسان الدین عفی عنہ رشادی وقاسمی (صدر المدرسین دار العلوم نلگنڈہ)
احقر عزیز الدین عفی عنہ استاذ دار العلوم نلگنڈہ
العبد سید صدیق احمد غفرلہ المظاہری (مدرس ومفتی دار العلوم نلگنڈہ)
احقر محمد عبد النصیر رشادی وقاسمی (مدرس دار العلوم نلگنڈہ)
احقر محمد ضیار الدین مظاہری عفی عنہ (مدرس دار العلوم نلگنڈہ)
محمد اطہر علی حسامی غفرلہ (مدرس دار العلوم نلگنڈہ)
احقر الافقر محمد ہلال الدین مظاہری عفی عنہ (مدرس دار العلوم نلگنڈہ)
محمد فرحت اللہ حیدر آبادی مظاہری غفرلہ (مدرس دار العلوم نلگنڈہ)
محمد ظلال الدین فلاحی حیدر آبادی غفرلہ (سابق مدرس دار العلوم نلگنڈہ)

مدرسہ مدینۃ العلوم کوداڑ ضلع نلگنڈہ

بندہ کو بھی جواب سے پورا اتفاق ہے۔ احقر الزمن بندہ عبد القادر غفرلہ۔
(ناظم مدرسہ مدینۃ العلوم کوداڑ ضلع نلگنڈہ)

مدرسہ بیت العلوم، سریا پیٹ ضلع نلگنڈہ۔ آندھرا پردیش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرقہ اثنا عشریہ کے سلسلہ میں آپ کے استفتار اور محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کا جواب نظر نواز ہوا، فرقہ اثنا عشریہ کے سلسلہ میں اکابر سلف کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ اپنے تحریف قرآن کے ادعا اور امامت متوازی نبوت اور سب وشتم صحابہ جیسے سنگین عقائد کی وجہ سے

دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اور آج کل یہ استفتار اور فتویٰ درحقیقت اکابر کے فیصلے اور فتوے کا علی الاعلان اظہار ہے، جو وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

چنانچہ ہم حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ کے جواب سے متفق ہیں۔

عبد العزیز غفرلہ (ناظم مدرسہ بیت العلوم سرایا پیٹ)
محمد امجد علی قاسمی عفی عنہ (خادم مدرسہ بیت العلوم)
محمد عبد الحیٔ قاسمی غفرلہ (خادم مدرسہ بیت العلوم) ۲۸/۱۱/۸۶ء

جامعہ خادم الاسلام جامع مسجد ہاپوڑ ضلع غازی آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے متعلق جو کچھ حضرت شیخ الحدیث صاحب زید مجدہ الاعظمی نے تفصیلی جواب تحریر فرمایا وہ حق ہے، والحق احق ان یتبع وماذا بعد الحق الا الضلال نہ اس فرقہ کا ایمان قرآن کریم پر ہے اور نہ ہی اس مذہب کو تسلیم کرتے ہوئے بقاء ایمان کی کوئی صورت ہو سکتی ہے، اور جب قرآن کریم پر ہی ایمان نہیں تو باقی فروعی مسائل میں جو کچھ خرافات ہوں تو عقلاً مستبعد نہیں فالحمد للہ اولاً و آخراً ظاہراً و باطناً وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی افضل خلقہ اجمعین وعلی الہ وازواجہ الطاہرین و صحابتہم اجمعین و تابعیہم الی یوم الدین

ہذا ما کتبہ احقر الزمن العبد محمود حسن غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ خادم جامعہ خادم الاسلام ہاپوڑ ۱۶ رجب ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح احقر مشتاق احمد غفرلہ (صدر مدرس و شیخ الحدیث جامعہ خادم الاسلام)
الجواب صحیح ظہیر احمد اظہر عفی عنہ القاسمی (استاذ جامعہ خادم الاسلام)
الجواب صحیح محمد عباد الرحمٰن عفی عنہ برنی قاسمی (مدرس جامعہ خادم الاسلام)
الجواب صحیح محمد اصغر غفرلہ (خادم جامعہ عربیہ خادم الاسلام)
الجواب صحیح محمد ایوب غفرانی عفی عنہ (خادم جامعہ خادم الاسلام)
الجواب صحیح محمد کمال الدین غفرلہ ناگوری (خادم جامعہ خادم الاسلام)

مدرسہ اسلامیہ بھٹنی گورکھپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان عقائد (استفتار میں مذکور عقائد) کے ماننے والے سارے ہی شیعہ یقیناً کافر و مرتد ہیں حکیم وصی احمد قاسمی عفی عنہ
(مہتمم مدرسہ اسلامیہ بھٹنی) ۱۵ رشوال المکرم ۱۴۰۶ھ

الجواب صواب وسیم احمد قاسمی غفرلہ (مفتی و مدرس مدرسہ اسلامیہ بھٹنی گورکھپور)
الجواب صحیح محمد اسحاق القاسمی غفرلہ (مدرس مدرسہ اسلامیہ بھٹنی گورکھپور)
الجواب صحیح محمد زاہد نعمانی عفی عنہ (مدرس مدرسہ اسلامیہ بھٹنی)
الجواب صحیح حکیم محمد احمد غفرلہ قاسمی، الجواب صحیح گلاب حسین مظاہری ندوی غفرلہ
الجواب صحیح عبد الکریم نعمانی عفی عنہ اعظمی الجواب صحیح۔ رفیع احمد قاسمی عفی عنہ

مدرسہ ناصر العلوم ڈومریا گورکھپور

الجواب صحیح محمد ہاشم غفرلہ قاسمی (صدر مدرس مدرسہ ناصر العلوم ڈومریا گورکھپور)

مدرسہ عربیہ انجمن اسلامیہ گورکھپور

الجواب صحیح علی احمد قاسمی صدر مدرس مدرسہ عربیہ انجمن اسلامیہ

ادارہ محمودیہ قصبہ محمدی (ضلع کھیم پور کھیری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الجواب صواب واللہ در المستفتی والمجیب جزاہم اللہ تعالیٰ عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء

جن علماء اسلام کو کتب شیعہ میں مندرج عقائد کفریہ پر اطلاع ہوئی، انھوں نے غالی، تبرائی شیعوں کی تکفیر کو شرعی ذمہ داری قرار دیتے ہوئے ضروری فرمایا ہے، چنانچہ بیہقی ہند قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نور اللہ مرقدہ نے اپنی مستند اولین درسی کتاب

مالابدمنہ کے مقدمہ میں فرمایا ہے

متواترات از نصوص قرآن وحدیث بمدح صحابہ پُر است، ودر قرآن است کہ اینہا باہم محبت ورحمت داشتند، ونیز بر کفار غلاظ وشداد بودند، ہر کہ آنہارا باہم متبغض وبے الفت داند منکر قرآن است، وہر کہ با آنہا دشمنی وغصہ داشتہ باشد، در قرآن بروے اطلاق کفر آمدہ، حاملان وحی وراویان قرآن اند ہر کہ منکر آنہا باشد اورا ایمان بہ قرآن وغیرہ ایمانیات ممکن نیست (ص۱۱)

اور فخر المتاخرین حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نے اکفار الملحدین ص۵۲ ص۴۶ ص۴۴ ص۴۰ پر غلاۃ روافض کی تکفیر متقدمین کی کتب سے نقل فرمائی ہے، اور حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات جلد اول میں ان علماء کے لئے سخت وعید لکھی ہے جو بدعات کے شیوع اور فتنوں کے ظہور، اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی اہانت اور تنقیص کئے جانے کے دور میں خاموش رہیں اور اظہار حق نہ کریں

احقر امام علی دانش عفی عنہ صدر المدرسین ادارہ محمودیہ ۲۵ ۔۔

الجواب صحیح	نظام الحق عفی عنہ	مہتمم ادارہ محمودیہ
الجواب صحیح	ذکی اللہ قاسمی غفرلہ	(مدرس ادارہ محمودیہ)
الجواب صحیح	نظام علی قاسمی عفی عنہ	(ادارہ محمودیہ)
الجواب صحیح	محمد مجتبیٰ لکھنوی غفرلہ	(مدرس ادارہ محمودیہ)
الجواب صحیح	عبد الحمید قاسمی عفی عنہ اورنگ آبادی	(مدرس ادارہ محمودیہ)
الجواب صحیح	احترام الحق غفرلہ	(مہر ادارہ محمودیہ قصبہ محمدی کھیری)

مدرسہ حسینیہ قصبہ محمدی

الجواب صحیح	فرید احمد قاسمی غفرلہ	(مدرس مدرسہ حسینیہ)
الجواب صحیح	مجید اللہ عفی عنہ	(مدرس مدرسہ حسینیہ)
الجواب صحیح	محمد اظہر خاں قاسمی غفرلہ	محمدی کھیری
الجواب صحیح	محمد راشد قاسمی غفرلہ	محمدی کھیری

الجواب صحیح ۔	محمد اسحٰق خاں عفی عنہ	(رسولپور ضلع کھیری)
الجواب صحیح ۔	محمد اسلم قاسمی عفی عنہ	محمدی کھیری
الجواب صحیح ۔	محمد مستقیم خاں غفرلہ	محمدی کھیری

مدرسہ ضیاء القرآن امیٹھی (ضلع کھیری)

الجواب صحیح مصطفیٰ حسین غفرلہ (ناظم مدرسہ ضیاء القرآن)

مدرسہ عربیہ رشیدیہ (گولا ضلع لکھیم پور کھیری)

الجواب صحیح ۔ رعایت علی غفرلہ قاسمی صدر و مہتمم مدرسہ رشیدیہ

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن میلانی (ضلع لکھیم پور کھیری)

الجواب صحیح ۔ جمیل احمد غفرلہ (مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن)

دار الافتاء جامع مسجد آگرہ

فتویٰ جناب مولانا مفتی عبد القدوس رومی صاحب زید مجدہم

الجواب بعون الملک الوھاب

روافض کے مذہبی معتقدات میں ان کے عقیدہ تحریف کو ملحوظ رکھتے ہوئے یقیناً انھیں ملت اسلامیہ سے خارج ہی کہا جائے گا ____ روافض کے مشہور ائمہ وعلماء کی تصریحات خود حضرت مستفتی دامت برکاتہم اور حضرت فاضل مجیب علام دامت برکاتہم کی تحریروں میں آچکی ہیں، جنکی تصدیق وتوثیق کی جاتی ہے۔

مزید اطمینان کے لئے ماضی قریب کے ایک شیعی عالم اعجاز حسن بدایونی کی ایک تحریر کے چند اقتباسات بھی ملاحظہ میں رہیں، موصوف رسالہ درنجف سیالکوٹ کی اشاعت بابت اپریل ۱۹۲۶ء میں رقمطراز ہیں :-

(الف) اگر تم سچے ہو تو قرآن کی صفات موجودہ عہد رسول والے قرآن پر منطبق کر دینا ورنہ اپنے دعوائے باطلہ سے تائب ہو جانا، پھر کبھی اس قرآن کے اصلی ہونے کا دعویٰ نہ کرنا۔

(ب) مسٹر "النجم" تم کس منھ سے قرآن موجود کو پورا قرآن بتلاتے ہو، درانحالیکہ اصلی قرآن میں سورۂ احزاب دو سو آیت کی تھی —— اس سورت میں آیت رجم بھی تھی"۔

(ج) "مگر آپ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے ایجاد بندہ فرمائی، اب بتاؤ اصل قرآن کہاں محفوظ رہا"۔

(د) آیات کی بے ڈھنگی ملاحظہ ہو، دوسری آیت بالکل بے ربط مقام میں لکھی گئی —— جیسے آیۃ تطہیر ازواج نبی کے تذکرے میں ٹھونس دی گئی ہے۔

(ہ) اور سنو بارہویں پارہ کے چوتھے رکوع میں طوفان نوح کا قصہ عجیب عنوان میں لکھا گیا ہے جس سے جامع قرآن کی جہالت کا طوفان بدتمیزی ابلتا ہے۔

(و) "کیوں میاں عبدالشکور سچ کہنا یہی ترتیب مطابق لوح محفوظ ہے کیا یہی بے ڈھنگی ترتیب توقیفی ہے کیا اسی اونڈھی ترتیب کی حفاظت کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے کیا اسی ترتیب پر آپ کا اور جامع القرآن کا ایمان ہے"۔ (بحوالہ حقیقت شیعہ صد ۲۹ و صد ۳۰)

ان اقتباسات کو نظر میں رکھتے ہوئے کیسے کہا یا سمجھا جا سکتا ہے کہ فرقہ روافض قرآن مجید کی تحریف کا قائل نہیں ہے؟ ان اقتباسات کی ہر ہر سطر ہر ہر فقرہ سے تحریف قرآن کا عقیدہ روافض کے یہاں مسلم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

ابھی حال میں ایک امتحان کی کاپی دیکھنے کو ملی جس میں ایک رافضی امیدوار لکھتا ہے۔

"جہاں تک جمع قرآن کا مسئلہ ہے تو زمانۂ حضرت عثمان میں جمع ہوا اسے تو قرآن کی آیتیں ہی بتا سکتی ہیں —— اگر قرآن کریم جمع ہوا ہوتا تو آیتیں بے ربط نہ ہوتیں، بلکہ آیتوں میں تسلسل ہوتا۔ آیتوں کا بے ربط اور بہت سی آیتوں میں مفاہیم کا مبہم ہونا اس بات پر دال ہے کہ قرآن جمع نہیں ہوا بلکہ تحریف ہوئی ہے۔ (کاپی کا فوٹو محفوظ ہے)

اب تو روز روشن کی طرح یہ حقیقت صاف ہو جاتی ہے کہ فرقۂ روافض تحریف قرآن کا قائل ہے، تحریف قرآن کا عقیدہ ہوتے ہوئے انھیں کسی طرح مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب   عبدالقدوس رومی   (مہر دارالافتاء جامع مسجد آگرہ)

مجلس علمیہ آندھرا پردیش (حیدرآباد)

فرقۂ اثنا عشریہ کے بارے میں استفتاء اور محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتہم کے مفصل ومدلل جواب کا بغور مطالعہ کیا گیا۔

ہم سب اس کی مکمل تائید وتصدیق کرتے ہیں اور اس فرقہ کو اس کے عقائد کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

فقط

عبدالعزیز عفی عنہ، ناظم مجلس علمیہ آندھرا پردیش

ورکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح ۔ سید اکبر الدین غفرلہ قاسمی نائب ناظم مجلس علمیہ ومعاون ایڈیٹر "قرطاس وقلم حیدرآباد"

الجواب صحیح ۔ عطاء اللہ خاں جامی عفی عنہ خطیب جامع مسجد نظام آباد

الجواب صحیح ولی اللہ غفرلہ (مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم نظام آباد)

الجواب صحیح محمد فاروق عفی عنہ مظاہری (صدر مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم نظام آباد)

الجواب صحیح محمد اسماعیل خاں عفی عنہ مفتاحی (ناظم مدرسہ مشکوۃ العلوم نظام آباد)

الجواب صحیح عبدالقدوس نعیمی عفی عنہ فاضل دیوبند (نظام آباد)

الجواب صحیح امیر اللہ خاں قاسمی غفرلہ (ناظم مدرسہ سراج العلوم محبوب نگر)

الجواب صحیح محمد سلیم قاسمی ساگری غفرلہ (مفتی وصدر مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم محبوب نگر)

الجواب صحیح سلیع الرحمٰن مفتاحی عفی عنہ (صدر مدرس مدرسہ سراج العلوم محبوب نگر)

دارالعلوم جامعہ عربیہ بھینسہ، عادل آباد (آندھرا پردیش)

آپ کا ایک "اہم استفتاء" اول تا آخر بغور پڑھا گیا، ساتھ ہی حضرت محدث جلیل علامۃ العصر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی دامت برکاتہم کا جواب (فتویٰ) پر خوب غور وخوض کیا گیا۔ ہم لوگ حضرت مولانا کے جواب کی پوری پوری تائید کرتے ہیں کہ:

اثنا عشری شیعہ بلا شک وشبہ کافر مرتد ہیں، کیونکہ وہ تحریف قرآن کے برملا قائل

ومعتقد ہیں ۔ واللہ اعلم بالصواب   محمد فاروق قاسمی، مفتی دارالعلوم بھینسہ

محمد عبدالصمد غفرلہ، مہتمم دارالعلوم بھینسہ   محمد مصدق القاسمی ناظم تعلیمات دارالعلوم بھینسہ

محمد سیف الدین انظر الاعظمی مدرس   محمد سلیم الدین قاسمی مدرس

مدرسہ دینیہ وصیۃ العلوم پرنام بٹ (مدراس)

حامداً ومصلیاً ومسلماً

الجواب: اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

یوں تو شیعہ کے عقائد کفریہ اور خیالات باطلہ بہت سے ہیں مگر بعض عقائد تو وہ ہیں کہ جن کے اعتقاد سے کھلا ہوا کفر اور ارتداد لازم آتا ہے، جیسا کہ شیعہ کی کتابوں سے یہ عقیدہ صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ معاذ اللہ قرآن پاک میں صحابہ کرام ؓ نے تحریف کی اور کئی عبارتوں کو نکال دیا، تفصیل کیلئے "مختصر التحفۃ الاثنی عشریۃ" (عربی) ص۳۰ ملاحظہ ہو۔ دیگر عقائد فاسدہ سے قطع نظر یہ ایک ہی غارت گر ایمان عقیدہ، شیعہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کے لئے کافی ہے، یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں، اور ان دونوں کتبہ اللہ اور حرم محترم کے ساتھ جو کچھ بے حرمتی کر رہے ہیں یہ کسی پر مخفی نہیں لہذا یہ گمراہ جماعت خارج از اسلام ہے اور اس جماعت سے مسلمانوں کو قطع تعلق کرنا واجب ہوگا۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب   حررہ بندہ سعید احمد غفر اللہ لہٗ

(مفتی مدرسہ وصیت العلوم (مدراس) ۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

صحیح ہے ۔ احقر نیاز احمد غفرلہ مدرسہ وصیت العلوم

الجواب مصیب ۔ محمد ذاکر عفی عنہ خادم مدرسہ وصیت العلوم   (مہر دارالافتا)

مدرسہ وصیت العلوم پرنام بٹ (مدراس)

جامعہ عربیہ ہتورا، (باندہ)

فتویٰ حضرت مولانا صدیق احمد باندوی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتار اور محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کے جواب

میں مذکور معتمد تفصیلات وتصریحات کے بعد کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ ایسے عقائد کے حاملین کو اسلام کے دائرہ میں داخل وشامل قرار دیا جائے۔

حق یہ ہے کہ ان میں سے محض کسی ایک عقیدہ کا اختیار کرنا ہی کفر وارتداد کا موجب ہے چہ جائیکہ پورا مذہب ایسے ہی عقائد پر مبنی ہے۔

صدیق احمد عفی عنہ ناظم جامعہ عربیہ ہتورا (باندہ)

الجواب صحیح ۔ العبد محمد عبید اللہ الاسعدی غفرلہ   ۲۰؍۳؍۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح محمد زید غفرلہ مظاہری (مفتی ومدرس جامعہ عربیہ ہتورا)

مدارس دینیہ مئو ضلع اعظم گڈھ

مدرسہ مرقاۃ العلوم، ودارالعلوم وجامعہ تعلیم الدین، وجامعہ مفتاح العلوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے محدث جلیل علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب الاعظمی دامت برکاتہم کا مدلل جواب بغور پڑھا، جواب باصواب مختصر ہونے کے باوجود بھی شیعیت کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ اسکو پڑھ لینے کے بعد فہم سلیم والوں پر شیعوں کے عقائد باطلہ واضح ہوجاتے ہیں۔

حضرت مولانا الاعظمی مدظلہ نے اپنے تحقیقی جواب سے امت مسلمہ کو ممنون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا الاعظمی مدظلہٗ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

میں مذکورہ بالا الفاظ میں حضرت العلامۃ مدظلہ کے فتوے کی حرف بحرف تائید کرتا ہوں

حفیظ الرحمٰن الاعظمی، خادم دارالافتا، مدرسہ مرقاۃ العلوم   ۶، ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

عبدالجبار مدرس مرقاۃ العلوم،   نسیم انور الاعظمی مدرس مرقاۃ العلوم

محمد عارف الاعظمی صدر مدرس دارالعلوم مئو، انور علی الاعظمی خادم دارالافتا دارالعلوم مئو

احمد اللہ مدرس دارالعلوم مئو   فیاض احمد مدرس دارالعلوم مئو۔

اعجاز احمد حسینی غفرلہ صدر مدرس ومفتی جامعہ تعلیم الدین،

اختر حسن قاسمی مفتی مفتاح العلوم مئو

مدرسہ قاسمیہ اسلامیہ گیا (بہار)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ حامداً ومصلیاً

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ کے فتوے کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہوں۔ الحمدللہ اس فتوے میں مواد کا نہایت بیش قیمت ذخیرہ ہے۔ جسکو دیکھنے کے بعد شیعوں کے کفر میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی —— انھوں نے یہ محنت فرما کر مسلمانوں پر بہت احسان فرمایا ہے اور اسلام کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ فجزاھم اللہ عنا وعن المسلمین وعن الاسلام خیر الجزاء

فقط محمد فخر الدین غفرلہ

(مہتمم مدرسہ قاسمیہ اسلامیہ گیا (بہار)

ہم خدام مدرسہ قاسمیہ اسلامیہ گیا بھی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ کے فتوے کی تصدیق وتصویب کرتے ہوئے یہ عرض کرتے ہیں کہ مولانا موصوف کے معلوماتی ذخیرہ کو دیکھنے کے بعد شیعوں کے کفر میں شک وشبہ نہیں ہوسکتا۔

محمد معین الدین غفرلہ (نائب مہتمم مدرسہ قاسمیہ اسلامیہ گیا) اختر حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ ہذا

عبدالقدوس غفرلہ مدرس مدرسہ ہذا رفیق احمد غفرلہ مدرس مدرسہ ہذا

محمد خالد عفی عنہ مدرس مدرسہ ہذا محمد فاروق غفرلہ مدرس مدرسہ ہذا

عبدالقدوس عفی عنہ مدرس مدرسہ ہذا عطاء الرحمٰن غفرلہ مدرس مدرسہ ہذا

مفتاح العلوم جلال آباد

باسمہ تعالیٰ شانہ الجواب ومنہ الصواب: جس فرقہ یا جس شخص کے وہ عقائد ہوں جو آپکے مطبوعہ اہم استفتاء میں کتب شیعہ کے حوالوں سے نقل کئے گئے ہیں اس فرقہ یا اس شخص کے کفر سے کیا کسی کو انکار ہوسکتا ہے واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم

کتبہ العبد نصیر احمد غفرلہ، ۱۱ ؍ ۷ ؍ ۱۳۹۰ھ احقر محمد صفی اللہ غفرلہ (مہتمم مدرسہ ہذا) محمد سمیع اللہ خان عفی عنہ محمد یٰسین غفرلہ احقر عقیل الرحمٰن عفی عنہ محمد یامین عفی عنہ جلال آبادی محمد یامین ادریس پوری رفیع الزماں احقر عبدالستار العبد محمد قاسم غفرلہ مہر مدرسہ اسلامیہ عربیہ مفتاح العلوم

پاکستان

کے ممتاز مراکز افتاء

اور اصحاب علم و فتویٰ

کے

فتاویٰ اور تصدیقات

طعنِ اصحابہ

صحابہ پر طعن کرنا درحقیقت پیغمبر پر طعن کرنا ہے۔ جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ کی تعظیم و توقیر نہ کی وہ رسولؐ پر ایمان لایا ہی کب ؟ اگر اصحاب کی میں کوئی خباثت تھی تو (نعوذ باللہ) یہ بات پیغمبر تک پہونچے گی۔ اللہ ہمیں ایسے برے اعتقاد سے بچائے۔ علاوہ ازیں جو احکام شرعیہ قرآن و احادیث کی راہ سے ہم تک پہونچے ہیں وہ صحابہ کے توسط اور ذریعے سے ہی تو پہونچے ہیں۔ صحابہ قابل طعن ہوں گے تو انھوں نے جو چیزیں نقل کی ہیں وہ بھی قابل طعن ہوں گی، اور یہ بات کسی ایک کے ساتھ یا چند کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ کل کے کل صحابہ عدالت، صدق اور تبلیغ میں مساوی ہیں پس ان میں سے کسی پر طعن و تبرا کرنا دین پر طعن کرنا ہے۔ اللہ اس جرأت بیجا سے پناہ میں رکھے۔

(ماخوذ از مکتوب امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ بنام مرزا فتح اللہ شیرازی[1])

محبت اہل بیت

محبت اہل بیت تو سرمایۂ اہلسنت ہے، مخالفین اس حقیقت سے غافل اور ان کی اعتدالی محبت سے ناواقف ہیں، (مخالفین نے) جانب افراط کو اختیار کرلیا اور افراط کے علاوہ کو تفریط جان بیٹھے اور اس پر خارجی پن کا حکم لگادیا... ... یہ نہ سوچا کہ افراط و تفریط کے درمیان ایک اور حد بھی ہے وسط (جس کو حد اعتدال کہتے ہیں) جو مرکز حق اور جائے صدق ہے اور جو اہلسنت کو نصیب ہے..... یہ کس قسم کی محبت ہے کہ اس کا حاصل ہونا جانشینان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کرام سے بیزاری اور ان پر لعن وطعن کرنے پر ہی موقوف ہے۔؟ (از مکتوب حضرت مجدد الف ثانیؒ بنام خواجہ محمد تقی)

[1] یہ ایک ایرانی شیعہ عالم تھے، اکبر کے زمانہ میں ہندوستان آئے تھے بعد کو غالباً حضرت مجدد صاحبؒ کی برکت سے اصلاح عقائد کرلی تھی، ملاحظہ ہو تجلیات ربانی ص۳۳ از مولانا نسیم احمد فریدی، مطبوعہ کتب خانہ الفرقان لکھنؤ۔ دوسرا اقتباس بھی اسی کتاب کے ص۲۴ سے لیا گیا ہے۔

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

الجواب باسمہ تعالیٰ

فاضل مستفتی نے شیعہ اثنا عشریہ کے جن حوالہ جات کا ذکر کیا ہے وہ ہم نے شیعہ کتابوں میں خود پڑھے ہیں۔ بلکہ ان سے بڑھ کر شیعوں کی کتابوں میں ایسی عبارات صاف صاف موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ

الف: وہ تمام جماعت صحابہ کو مرتد اور منافق سمجھتے ہیں یا ان مرتدین کے حلقہ بگوش۔

ب: وہ قرآن کریم کو (جو امت کے ہاتھوں میں موجود ہے) بعینہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ نہیں سمجھتے بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اصل قرآن جو خدا کی طرف سے نازل ہوا تھا وہ امام غائب کے پاس غار میں موجود ہے اور موجودہ قرآن (نعوذ باللہ) محرف و مبدل ہے اس کا بہت سا حصہ (نعوذ باللہ) حذف کردیا گیا ہے بہت کی باتیں اپنی طرف سے ملادی گئی ہیں۔ قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف ان کے متقدمین اور متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں اور ان کی کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں جن میں پانچ قسم کی تحریف بیان کی گئی ہے ۱۔ کمی ۲۔ بیشی ۳۔ تبدل الفاظ ۴۔ تبدل حروف ۵۔ تبدل ترتیب سورتوں، آیتوں اور کلمات میں بھی

"اصول کافی" اور اس کا تتمہ الروضہ، ملا باقر مجلسی کی کتابوں "جلاء العیون" "حق الیقین" "حیات القلوب" "زاد المعاد" نیز حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی کی کتاب "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" (جو ۳۹۸ صفحات پر مشتمل ہے) میں قرآن کریم کا محرف ہونا ثابت کیا گیا ہے

مؤلف مذکور طبرسی نے بزعم خود بے شمار روایات سے قرآن کریم کی تحریف ثابت کی ہے

ج۔ قادیانیوں کی طرح وہ لفظی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں، لیکن انھوں نے نبوت محمدیہ کے مقابلہ میں ایک

متوازی نظام عقیدہ امامت کے نام سے تصنیف کرلیا ہے۔ ان کے نزدیک امامت کا ٹھیک وہی تصور ہے جو اسلام میں نبوت کا تصور ہے۔ چنانچہ امام نبی کی طرح منصوص من اللہ ہوتا ہے، معصوم ہوتا ہے، مفترض الطاعۃ ہوتا ہے۔ ان کو تحلیل و تحریم کے اختیار ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ بارہ امام تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں۔

(اصول کافی۔ تفسیر مقدمہ مراۃ الانوار)

ان عقائد کے ہوتے ہوئے ایسے فرقہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں رہ جاتا صرف انہی تین عقائد کی تخصیص نہیں بلکہ بغور نظر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ شیعیت اسلام کے مقابلہ میں بالکل ایک الگ اور متوازی مذہب ہے جس میں کلمہ طیبہ سے لے کر میت کی تجہیز و تکفین تک تمام اصول و فروع اسلام سے الگ ہیں۔ اس لئے شیعہ اثنا عشریہ بلاشک و شبہ کافر ہیں علماء امت نے اثنا عشریہ شیعوں کو ہر زمانہ میں کافر قرار دیا البتہ

(۱) اس فتویٰ کی اشاعت نہیں ہوئی

(۲) تقیہ اور کتمان کے دبیز پردوں میں شیعہ مذہب چھپا رہا۔

(۳) خمینی صاحب کے آنے کے بعد شیعہ اثنا عشریہ نے بین الاقوامی طور پر بوجوہ ثلاثہ سابقہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے مذہب کی خوب اشاعت کی، خمینی صاحب خود کو امام غائب کا نمائندہ سمجھتے ہیں اور اپنا حق سمجھتے ہیں کہ مذہب شیعہ کی اصلی طور پر بلا کتمان اشاعت ہو اس لئے اب صورتحال مختلف ہوگئی۔

فاضل مستفتی نے بڑی محنت سے استفتاء مرتب کیا ہے اور اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ تقریباً ہر دور میں شیعہ اثنا عشری کو کافر قرار دیا گیا ہے اس استفتاء کی تحریر کردہ عبارتوں کے بعد جواب استفتاء کے لئے مزید عبارت کی ضرورت نہیں البتہ بعض عبارات طرداً للباب بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) سورۃ الفتح پ ۲۶ کے آخری رکوع میں جہاں سورت ختم ہوتی ہیں وہاں ارشاد خداوندی ہے لیغیظ بہم الکفار اس آیت کے ذیل میں "روح المعانی" میں علامہ

آلوسیؒ لکھتے ہیں۔

ومن المواھب ان الامام مالکا قد استنبط من ھذہ الآیۃ تکفیر الروافض الذین یبغضون الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانہم یغیظونہم ومن غاظہ الصحابہ فھو کافر ووافقہ کثیر من العلماء انتہی

وفی البحر ذکر عند مالک رجل ینتقص الصحابۃ فقرأ مالک ھذہ الآیۃ فقال من اصبح من الناس وفی قلبہ غیظ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد اصابتہ ھذہ الآیۃ ویعلم تکفیر الرافضۃ بخصوصھم، وفی کلام عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اشیر الیہ ایضاً۔ فقد اخرج الحاکم وصححہ عنہا فی قولہ تعالیٰ (لیغیظ بہم الکفار) قالت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم امروا بالاستغفار لھم فسبوھم؛

روح المعانی پارہ ۲۶ ص ۱۳۸

(۲) قرآن کریم کی آیت کے بعد احادیث مبارکہ میں صحابہ کرامؓ کے مقام رفیع کی نشاندہی فرمائی گئی ہے شارحین حدیث نے ان پر جو کچھ لکھا ہے اس کو دیکھ لیا جائے۔

عن ابی سعید الخدری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ متفق علیہ ـــــ (مشکوۃ ص ۵۵۳)

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم ـ رواہ الترمذی (مشکوۃ ص ۵۵۴)

وجمیع ذلک یقتضی القطع بتعدیلھم (بتعدیل الصحابہ) ولا یحتاج احد منھم مع تعدیل اللہ لہ الی تعدیل احد من الخلق علی انہ لو لم یرد من اللہ ورسولہ فیھم شئی مما ذکرنا لاوجبت الحال التی کانوا علیھا من الھجرۃ والجھاد ونصرۃ الاسلام وبذل المھج والاموال وقتل الآباء والابناء والمناصحۃ فی الدین وقوۃ الایمان والیقین القطع علی تعدیلھم والاعتقاد

لتزاهتهم وانهم كانوا افضل من جميع الخالفين بعدهم والعدلين الذين يجيئون من بعدهم هذا مذهب كافة العلماء ومن يعتمد قوله۔

ثم روى بسنده الى ابى زرعة الرازى قال اذا رأيت الرجل ينتقص احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعلم انه زنديق وذالك ان الرسول حق والقرآن حق وما جاء به حق وانما ادى الينا ذلك كله الصحابه وهؤلاء يريدون ان يجرحوا شهودنا ليبطلوا الكتاب والسنه والجرح بهم اولى وهم زنادقة انتهى (الاصابة فى تمیز الصحابه ج ۱ ص ۱۰)

قرآن وحدیث کے بعد اجماع امت کو دیکھا جائے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر سب سے پہلے اجماع ہوا یہ اجماع سب سے قوی ہے کیونکہ اس میں صحابہ کرام، اہل بیت، اہل مدینہ سب ہی شامل ہیں روافض اس اجماع کو تسلیم نہیں کرتے اور منکر اجماع کافر ہے۔

وقال ابن دقیق العید قد لو خذ من قوله "المفارق للجماعة" ان المراد المخالف لاهل الاجماع فیکون متمسکا لمن یقول مخالف الاجماع کافر وقد نسب ذلك الى بعض الناس ولیس ذلك بالبین، فان المسائل الاجماعیه تارة یصحبها التواتر بالنقل عن صاحب الشرع کوجوب الصلوٰة مثلاً وتارة لا یصحبها التواتر۔ فالاول یکفر جاحده لمخالفة التواتر لا لمخالفة الاجماع والثانی لا یکفر (اکفار الملحدین ص ۳۱)

موجودہ اجماع کے ساتھ تواتر بھی شامل ہے اس لئے اس کا انکار یقیناً کفر ہے

والحاصل ان من کان من اہل قبلتنا ولم یغل حتی ..... ولا خلف منکر خلافة ابی بکر او عمر او عثمان لانه کافر (اکفار الملحدین للشیخ انور ص ۵۱)

فتاویٰ ھندیہ (فتاویٰ عالمگیریہ) جو بعہد اورنگ زیب عالمگیر مرتب ہوا جس کی ترتیب وتدوین میں ھندوستان کے اکابر علماء شریک ہوئے جن کے تراجم "نزھة الخواطر" میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

اسی فتاویٰ کے ص ۲۶۳ پر ہے

الروافض اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما والعیاذ باللہ فهو کافر ......

..... من انکر امامة ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنه فهو کافر وعلی قول بعضهم هو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافر وکذلك من انکر خلافة عمر رضی اللہ عنه فی اصح الاقوال کذا فی الظهیریه ویجب اکفارهم باکفار عثمان وعلی وطلحه وزبیر وعائشة رضی اللہ عنهم

ویجب اکفار الرافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا وبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولهم ان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی الی محمد صلی اللہ علیه وسلم دون علی بن ابی طالب رضی اللہ عنه وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین کذا فی الظهیریه

"فتاویٰ بزازیہ" جو فتاویٰ عالمگیری کے حاشیہ پر چھپی ہوئی ہے اور جس کے مصنف حافظ محمد بن محمد بن شہاب المعروف بابن بزازم ۸۲۷ ہیں اور جو ائمہ فقہ کی تصریح کے مطابق فقہ حنفی کی نہایت اہم معتمد کتابوں میں ہے اس کے ص ۳۱۸ ج ۶ میں کہا گیا ہے

ومن انکر خلافة ابی بکر رضی اللہ عنه فهو کافر فی الصحیح ومنکر خلافة عمر رضی اللہ عنه فهو کافر فی الاصح ویجب اکفار الخوارج فی اکفارهم جمیع الامة سواهم ویجب اکفارهم باکفار عثمان وعلی وطلحه وزبیر وعائشة رضی اللہ عنهم۔

پھر ص ۳۱۹ ج ۶ پر یہ عبارت ہے الرافضی ان کان یسب الشیخین ویلعنهما فهو کافر۔

البحر الرائق شرح کنز الدقائق للعلامة زین الدین الشهیر بابن نجیم ص ۱۳۱ ج ۵ میں ہے

ويقذف عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا من نسائہ صلی اللہ علیہ وسلم فقط وبانکارہ صحبۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ بخلاف غیرہ وبانکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ علی الاصح کانکارہ خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ علی الاصح۔

خلاصۃ الفتاویٰ للشیخ الاجل الامام الاکمل الفقیہ الامجد طاہر بن عبد الرشید البخاری میں ہے وما یتصل بھذا الرافضی کان یسب الشیخین ویلعنھما فھو کافر ص ۳۸۱/ج ۴

صاحب درمختار فرماتے ہیں

اوالکافر بسب الشیخین اوبسب احدھما فی البحر عن الجوھرۃ معزیا للشھید من سب الشیخین اوطعن فیھما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی و ابواللیث وھو مختار للفتوی - انتھی

صاحب درمختار کی اس عبارت پر علامہ ابن عابدین شامی نے طویل کلام کیا ہے لیکن آخر میں واضح طور پر یہ تحریر فرمایا ہے۔

نعم لاشك فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا اوانکر صحبۃ الصدیق اوالالوھیۃ فی علی اوان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلك من الکفر الصریح المخالف للقرآن ردالمحتار ص ۲۳۶/ج ۴

فتاویٰ عزیزیہ میں شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں۔

بلاشبہ فرقہ امامیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے منکر ہیں اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا جس نے انکار کیا وہ اجماع امت کا منکر ہوا وہ کافر ہوگیا ملاحظہ ہو ترجمہ فتاویٰ عزیزیہ ص ۳۶۶

لہٰذا شیعہ اثنا عشری رافضی کافر ہیں مسلمانوں سے ان کا نکاح، شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے۔ مسلمانوں کے لئے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں ان کا ذبیحہ حلال نہیں ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، غرض ان کے ساتھ

غیر مسلموں جیسا سلوک اور معاملہ کیا جائے

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم ۸ صفر ۱۴۰۱ھ

مفتی ولی حسن رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

الجواب صواب احمد الرحمٰن عفی عنہ مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ " " کراچی

حبیب اللہ نائب مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ وصدر مجلس دعوت وتحقیق اسلامی کراچی

الجواب صحیح رضاء الحق عفا اللہ عنہ الجواب صحیح محمد ولی

الجواب صحیح محمد عبدالسلام عفا اللہ عنہ

محمد بدیع الزماں مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

سید مصباح اللہ شاہ عفا اللہ عنہ مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

محمد ادریس غفرلہ استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ " "

محمد قاسم مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

محمد انور بدخشانی مدرس جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن " "

عبدالرزاق لدھیانوی " " " " "

تصدیقات علماء پاکستان

[پاکستان کے کئی ممتاز علماء کرام نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ، ومفتی اعظم پاکستان کے اسی فتوے پر اپنے تصدیقی دستخط ثبت فرمائے ہیں۔ ان حضرات کے دستخط ذیل میں نقل کئے جا رہے ہیں]

محمد عبدالستار تونسوی عفی عنہ صدر تنظیم اہلسنت پاکستان

محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ مدیر ماہنامہ "بینات" جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

سلیم اللہ خان مہتمم وصدر المدرسین وشیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

نظام الدین شامزی خادم دارالافتاء جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

محمد عادل جامعہ فاروقیہ فیصل کالونی کراچی

محمد اکمل عفی عنہ مفتی دارالافتاء حبیب لائن کراچی ٦ ١٤٠٧/٢/

غلام محمد مفتی جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی ۲ کراچی

فدار الرحمٰن مہتمم جامعہ انوار القرآن نارتھ کراچی

سیف الرحمٰن عفی عنہ نائب مہتمم جامع العلوم ضلع بہاولپور

محسن الدین احمد عفا اللہ عنہ موسس مدرسہ شریفیہ عالیہ بہادر پور

(مقیم) حال ع ۱۳۷ بنگال روڈ ڈھاکہ بنگلہ دیش

عبدالقیوم محمد عبدالرزاق

محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی ع ۱۶

فتویٰ حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہ نستعین

اہل قبلہ کی تکفیر میں علماء حق غایت درجہ کی احتیاط سے کام لیتے ہیں لیکن اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اہل قبلہ میں سے جو فرقہ بھی ضروریات دین کا منکر ہو وہ قطعی کافر ہے خواہ وہ اپنے ایمان و اسلام کا کتنے ہی زور شور سے دعویٰ کرتا ہے۔ فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے عقائد کے بارے میں فاضل علام حضرت مستفتی مولانا محمد منظور نعمانی اطال اللہ بقاءہ و عم فیوضہ نے جس تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور ان کی مستند کتابوں کے جس کثرت سے حوالے پیش کئے ہیں ان کے مطالعہ کے بعد خواص تو کیا عوام کو بھی اس فرقہ ضالہ کے خارج از اسلام ہونے میں شک نہیں ہو سکتا ہے بھلا جو فرقہ ختم نبوت کا قائل نہ ہو اپنے ائمہ کو نبی کا درجہ دے انھیں معصوم سمجھے

ان کی اطاعت کو تمام انسانوں پر فرض قرار دے۔ اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ ان پر وحی باطنی ہوتی ہے اور وہ انبیاء اولوالعزم سے بھی افضل ہیں۔ قرآن کریم محرف و مبدل ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو بہ نص قرآن خیر امت ہیں اور جن کی جاں فشانی وجاں فروشی سے اسلام برپا ہوا اور دین اب تک باقی رہا ان ہی کو مرتد اور کافر کہے اور ان پر سب وشتم اور تبرا کو نہ صرف حلال بلکہ کار ثواب سمجھے۔ ایسا فرقہ لاکھ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اس کو اسلام و ایمان اور قرآن و نبی علیہ الصلاۃ و السلام سے کیا تعلق؟ بقول شاعر

دشنام بمذہبے کہ طاعت باشد — مذہب معلوم واہل مذہب معلوم

یاد رہے کہ تقیہ کے دبیز پردے اور اس فرقہ کی کتابوں کی اشاعت نہ ہونے کے باعث عام طور پر ہمارے علماء گذشتہ دور میں ان کے معتقدات سے بے خبر رہے لیکن اب جبکہ ان کی مستند کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں ان کا کفر واضح ہو چکا ہے۔ پہلے بھی جبکہ اس فرقہ کی تصانیف علماء حق کی دسترس سے باہر تھیں جن اکابر علماء نے ان کے افکار ونظریات پر کام کیا ہے ان کے کفر و زندقہ کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ فاضل مستفتی دامت برکاتہم نے استفتاء میں ان حضرات علماء کی تصریحات اس سلسلے میں نقل فرما دی ہیں جزاہ اللہ خیر الجزاء۔

ہندوستان کے اکابر علماء میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی متعدد تصانیف میں فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے کفر و زندقہ سے پردہ اٹھایا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے "وصیت نامہ" میں فرماتے ہیں۔

"این فقیر از روح پر فتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوال کرد کہ حضرت چہ می فرمایند در باب شیعہ کہ مدعی محبت اہل بیت اند، وصحابہ را بدمی گویند، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنوعے از کلام روحانی القاء فرمودند کہ مذہب ایشاں باطل است و بطلان مذہب ایشاں از لفظ "امام" معلوم می شود۔ چوں ازاں حالت افاقت دست داد، در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ "امام" باصطلاح ایشاں

معصوم، مفترض الطاعۃ، منصوب للخلق است، و وحی باطنی در حق امام تجویز می نمایند پس در حقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را "خاتم الانبیاء" می گفتہ باشند" (ص ۶ و ۷، طبع مطبع مسیحی باہتمام محمد مسیح الزماں کانپور ۱۲۶۳ھ)

اور اپنی دوسری گراں قدر تصنیف "قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین" میں ارقام فرماتے ہیں:

"و اجارا و کہ جب ایشاں از حد اعتدال بیروں رفت بسیار اند۔ الآن سہ قوم بروئے کار اند" "اسماعیلیہ" کہ زندیق صرف اند "امامیہ" کہ بہ حقیقت منکر ختم نبوت اند، و "زیدیہ" کہ فتنہ مقاتلات بین المسلمین را ایشاں نشانی شدہ اند، باز ایں فرق منشعب شدہ اند بفرقہائے بسیار کہ تعداد ایشاں عسر دارد، و حضرت مرتضیٰ بری است از لوث ایشاں و ایں معنی از خطب او ظاہر است، واللہ اعلم" (ص ۱۴۸، ۱۴۹ طبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۰ھ)

ور اسی کتاب میں دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں۔

"واز ذریت حضرت مرتضیٰ سہ فرقہ ضالہ بر آمدند کہ ہیچ تقصیر نکردند در برہم زدن دین محمدی اگر حفظ او تعالیٰ شامل حال ایں ملت نبودے۔

ازاں جملہ "شیعہ امامیہ" کہ نزدیک ایشاں قرآن بنقل ثقات ثابت نیست زیرا کہ نقل صحابہ و قراء سبعہ پیش ایشاں حجت نیست و روایت از ائمہ ایشاں منقطع، و ہم چنیں احادیث مرفوعہ روایت ندارند، و استغاضہ احادیث پیش ایشاں متصور نیست، و در ختم نبوت زندقہ پیش گرفتہ اند۔

"زیدیہ" اکثر عقائد اسلامیہ را کہ با حادیث ثابت شدہ منکر ند، و سبب جنگہا و جدلہا شدند ــــ

و اسماعیلیہ "خود اخبث اند از ہمہ، بحقیقت مذہب ایشاں سست کردن اسلام است، و بدعات بیشمار در عقیدہ و عمل اہل اسلام ازیں سہ فریق پیدا شدہ کہ تفصیل آں طولے تمام می طلبد، اگرچہ حضرت مرتضیٰ از لوث ایشاں بری است و وبال ایشاں راجع نیست مگر بر ایشاں (ص ۲۰۹ و ۲۱۰)

اور اپنی بے نظیر کتاب "ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء" میں رقمطراز ہیں۔

"وآں جاہلاں کہ می گویند خلافت را از مستحق آں غصب کردہ شد و بغیر مستحق رسید مکذب خدا و مکذب رسول او یند (ج ۱ ص ۲۳ طبع صدیقی بریلی ۱۲۸۶ھ)

اور اسی کتاب میں آگے چل کر حفاظت قرآن کریم پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"چوں تمام عالم بر مصاحف عثمانیہ جمع شدند یقین کردیم کہ محفوظ ہماں است و غیر او مراد الحفظ نبود، و اگر مراد الحفظ می بود مخوفی شد، و ایں را ہیچ عاقلے حفظ نشمارد کہ نزدیک امام موہوم الوجود مختفی الحال ادعا کنند کہ نہادہ شدہ است سبحانک ھذا بہتان عظیم یا در روایتے غریبے در کتابے نادرے بطریق تعجب آوردہ باشد کہ فلاں چنیں گفت و فلاں چنیں نوشت، در وقت اشکال یک جانب اصابت بود و یک جانب خطأ المعذور، چوں پردہ از روئے کار برداشتند و حق مثل فلق تصبح پدیدار گشت مجال خلاف نماند، ہر کہ الآن یمیناً و شمالاً افتد زندیق است او را می باید بقتل رسانید (ج ۱ ص ۲۵)

غرض یہی وہ عقائد باطلہ ہیں جن کی بنا پر حضرت ممدوح کے خلف ارشد مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنے "فتاوی" میں صاف تصریح کی ہے کہ

"در مذہب حنفی موافق روایات مفتی بہ حکم فرقہ شیعہ (امامیہ) حکم مرتدان است چنانچہ در فتاویٰ عالمگیری مرقوم است" (فتاویٰ عزیزی ج ۱ ص ۱۲ طبع مجتبائی دہلی ۱۳۴۱ھ)

یہ بھی واضح رہے کہ مذہب امامیہ اثنا عشریہ کا سارا تصنیفی سرمایہ گیارہویں امام حسن عسکری رحمہ اللہ المتوفی ۲۶۱ھ کے بعد کا ساختہ پرداختہ ہے۔ جس کو دشمنان دین نے اپنی طرف سے گڑھ کر ان حضرات ائمہ کے سر منڈھ دیا ہے۔ بارہویں امام کا وجود تو محض فرضی اور موہوم ہے۔ وہ ابھی عالم وجود میں ہی نہیں آئے۔ ان کا وجود تو محض امامیہ اثنا عشریہ کا ذہنی اختراع ہے۔ بقیہ تمام گیارہ ائمہ مذہب اہل سنت سے وابستہ تھے۔ ان کے زمانے میں اگر یہ خرافات قلمبند ہو کر ان کے علم میں آتیں تو سب سے پہلے ان غلط عقائد پر نکیر کرنے والے اور ان گمراہوں کی تکفیر کرنے والے یہی حضرات

ہوتے ۔ جس طرح کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے سبائیوں کو نذر آتش کیا تھا
اور جامع کوفہ کے منبر پر اعلان فرمایا تھا کہ جو شخص بھی مجھ کو حضرات ابوبکر وعمر پر فضیلت
دیگا ۔ اس کو مفتری کی حد اسی کوڑے لگائے جائیں گے ۔ واللہ اعلم وعلمہٗ اتم
کتبہٗ الفقیر الی رحمۃ اللہ تعالیٰ محمد عبدالرشید النعمانی غفر اللہ ذنوبہٗ
۲۲ / ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

دارالافتاء والارشاد، کراچی

الجواب باسم ملہم الصواب

شیعہ بلاشبہ کافر ہیں، ان کے کفر میں ذرا سے تامل کی بھی کوئی گنجائش نہیں، ان کی کتابیں کفریات سے لبریز ہیں، جن میں سب سے بڑی وجہ تکفیر عقیدۂ تحریف قرآن ہے، جو ان کے ہاں متواترات و مسلمات میں سے ہے، اس مذہب کا جاہل سے جاہل ہر ہر فرد ہر مرد و عورت بلکہ ہر بچہ یہی عقیدہ رکھتا ہے، ان کے گھروں میں جو بچہ بھی جیسے ہی ہوش سنبھالتا ہے اس کے دل و دماغ میں مذہب کا یہ بنیادی عقیدہ زیادہ سے زیادہ راسخ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے، ان کا چھوٹا بڑا ہر فرد اسے جزء ایمان بلکہ مدار ایمان سمجھتا ہے، میں یہ بات کئی شہادتوں کے بعد پورے یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں ۔

اگر کوئی شیعہ عقیدۂ تحریف قرآن سے انکار کرتا ہے تو وہ بطور تقیہ ایسا کرتا ہے اس کی کئی مثالیں خود انہیں کی کتابوں میں موجود ہیں، جب ان پر ان کی کتابیں پیش کی جاتی ہیں تو جواب دیتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص مجتہد ہے، اس لئے جس مصنف نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے وہ اس کا اپنا اجتہاد ہے جو ہم پر حجت نہیں، ایسی صورت میں ان کے تقیہ کا پول کھولنے کے دو طریقے ہیں :

۱ - عقیدہ تحریف قرآن " اصول کافی " میں بھی موجود ہے اور اس کتاب کے بارے میں شیعہ کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی نے اس کی تصدیق کی ہے ۔ یہ لوگ

امام مہدی کی تصدیق اس کتاب کے ٹائٹل کی پیشانی پر چھاپتے ہیں، اور ان کے عقیدہ کے مطابق امام غلطی سے معصوم اور عالم الغیب ہوتا ہے، اس لئے " اصول کافی " کے فیصلہ سے انکار کرنا امام کی عصمت اور اس کے علم غیب سے انکار کرنا ہے ۔

۲ - ان کے جن مصنفین اور مجتہدین نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے یہ ان سب کو کافر کہیں اور ایسی تمام کتابیں جلا ڈالیں، اپنے اس قول و عمل کا اخباروں میں اشتہار دیں میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شیعہ بھی اس پر آمادہ نہیں ہوسکتا، جو چاہے اس کا تجربہ کرکے دیکھ لے، کیا اس کے بعد کسی کو اس حقیقت میں کسی قسم کے تامل کی کوئی گنجائش نظر آسکتی ہے کہ بلا استثناء شیعہ کا ہر فرد کافر ہے ۔

شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے بھی زیادہ خطرناک ہے، اس لئے کہ یہ بطور تقیہ مسلمانوں میں گھس کر ان کی دنیا و آخرت دونوں برباد کرنے کی تگ و دو میں ہر وقت مصروف کار رہتے ہیں، اور اس میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سب اہل اسلام کو ان کا دجل و فریب سمجھنے کی فہم عطا فرمائیں، اور ان کے شر سے حفاظت فرمائیں ان کے مذہب کی تفصیل میری کتاب " حقیقت شیعہ " میں ہے ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد رئیس دارالافتاء والارشاد ۔ ناظم آباد ۔ کراچی
۱۱ / صفر ۱۴۰۰ھ

الجواب صحیح عبدالرحیم نائب مفتی دارالافتاء والارشاد ۱۶ / صفر ۱۴۰۰ھ

فتویٰ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب

مدیر ہفت روزہ الاعتصام لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کے جو عقائد تفصیل سے خود ان کی مستند کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں جن کی رو سے شیعوں کے نزدیک

• قرآن کریم محرف ہے اور اس میں ہر قسم کی تبدیلی کی گئی ہے ۔

• صحابہ کرام (نعوذ باللہ) منافق اور مرتد ہیں بالخصوص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شیطان سے بھی زیادہ خبیث اور سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہیں اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب بھی انہی کو مل رہا ہے اور ملے گا۔

• ان کے بارہ امام نبیوں کی طرح نہ صرف معصوم ہیں بلکہ انبیائے سابقین سے افضل ہیں۔ نیز "امامت" نبوت سے افضل ہے۔ علاوہ ازیں ائمہ کو کائنات میں تکوینی تصرف کرنے کے اختیارات حاصل ہیں اور وہ عالم ماکان و مایکون ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان مذکورہ عقائد میں سے ہر ایک عقیدہ کفریہ ہے۔ کوئی ایک عقیدہ بھی ان کی تکفیر کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ان کے عقائد مجموعۂ کفریات ہوں۔ بنابریں مذکورہ عقائد کے حامل شیعہ حضرات کو قطعاً مسلمان نہیں سمجھا جاسکتا۔ اگر وہ مسلمان ہیں تو اس کا مطلب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سمیت تمام اہلسنت کی تکفیر ہوگا۔ شیعہ تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل سنت کے بارے میں یہی رائے رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ لیکن کیا اہل سنت کے عوام و خواص کو شیعوں کی اس رائے سے اتفاق ہے؟ اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو پھر ایسے کفریہ عقائد کے حامل شیعوں کو مسلمان سمجھنا بھی کسی لحاظ سے صحیح نہیں۔ اہل سنت اس نکتے کو جتنی جلد سمجھ لیں ان کے حق میں بہتر ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ

حافظ صلاح الدین یوسف

ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۷؍ جون ۱۹۸۷ء

جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیونکہ یہ غالی فرقہ ان مسائل کا انکار کرتا ہے، جو قطعی الثبوت، قطعی الدلالت اور ضروریات دین میں سے ہیں جس کی مختصر سی تشریح یوں ہے کہ:-

دین کے مسائل دو قسم کے ہوتے ہیں:-

۱۔ وہ مسائل جن پر امت کا اتفاق ہے

۲۔ وہ مسائل جن میں اختلاف ہے

پہلی قسم کے مسائل میں بعض ایسے مسائل بھی ہوتے ہیں، جو قطعی الثبوت بھی ہوتے ہیں اور قطعی الدلالت بھی قطعی الثبوت ہونے کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ ان کا ثبوت قرآن مجید یا ایسی احادیث سے ہو جن کے روایت کرنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لے کر آج تک ہر زمانہ اور ہر قرن میں مختلف طبقات اور مختلف شہروں کے لوگ اس کثرت سے رہے ہوں کہ ان سب کا جھوٹی بات پر اتفاق کر لینا محال سمجھا جائے (اسی کو اصطلاح میں تواتر اور ایسی احادیث کو احادیث متواترہ کہتے ہیں۔)

اور قطعی الدلالہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو عبارت قرآن مجید میں اس حکم کے متعلق واقع ہوئی ہے۔ یا حدیث متواترہ سے ثابت ہوئی ہے۔ وہ اپنے مفہوم مراد کو صاف صاف ظاہر کرتی ہو اس میں کسی قسم کی الجھن یا ابہام نہ ہو کہ جس میں کسی کی تاویل چل سکے۔

پھر اس قسم کے مسائل قطعیہ اگر مسلمانوں کے ہر طبقہ خاص و عام میں اس طرح مشہور و معروف ہو جائیں کہ ان کا حاصل کرنا کسی خاص اہتمام اور تعلیم و تعلم پر موقوف نہ رہے۔ بلکہ عام طور پر مسلمانوں کو وراثۃً وہ باتیں معلوم ہو جاتی ہوں۔ جیسے قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ نمازوں کی تعداد، تعداد رکعات، روزہ، حج، زکوٰۃ، کا فرض ہونا، چوری، شراب نوشی کا گناہ، اذان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا، حدیث دین کا حصہ ہے وغیرہ۔ تو ایسے مسائل قطعیہ کو ضروریات دین کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔

اور جو مسائل اس درجہ مشہور نہ ہوں کہ ان سے ہر عام و خاص واقف ہو۔ جیسے رضاعی رشتوں کی حرمت اور بعض اور حرام چیزیں جن کی قرآن میں تصریح ہے۔ اور امت کا ان پر اتفاق ہے مگر ہر شخص کا ان سے واقف ہونا ضروری نہیں ہے۔ ایسے مسائل صرف قطعیات کہلاتے ہیں ضروریات نہیں۔

ضروریات دین کا انکار باجماع امت کفر ہے۔ ناواقفیت و جہالت کو اس میں عذر نہ قرار دیا جائے گا اور نہ کسی قسم کی تاویل سنی جائے گی۔

البتہ قطعیات محضہ جو شہرت میں اس درجہ کو نہیں پہنچے ان کا انکار اگر بے خبری کی بنا پر کیا جائے تو کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ بلکہ اسے سمجھایا جائے گا کہ اس کا انکار کفر ہے اگر پھر بھی وہ انکار پر قائم رہے تو کفر کا حکم اس پر صادر کیا جائے گا۔

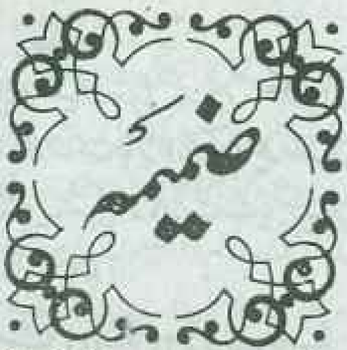
شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ چونکہ موجودہ قرآن کا انکار کرتے ہیں۔ جو ضروریات دین میں سے ہے۔ اور خلافت راشدہ کا بھی انکار کرتے ہیں جس پر امت کا اجماع ہے۔ اور اسی طرح صحابہ کرام کا انبیاء کے بعد تمام انسانوں سے افضل و اعلیٰ اور عدل و ثقہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کا ان سے راضی ہونا۔ اور ان کے لئے جنت کی خوشخبری کا بھی انکار کرتے ہیں جو قرآن و حدیث کی نصوص سے ثابت ہونے کی بناء پر قطعیات اسلام میں سے ہے

نیز صحابہ کرام کے متعلق تو یہ بدترین عقیدہ رکھتے ہیں کہ معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سوائے تین حضرات (مقداد بن اسود، سلمان فارسی، عمار بن یاسر) کے باقی تمام کے تمام صحابہ دین چھوڑ کر اللہ اور رسول کے بے وفا ہو گئے تھے۔ لہٰذا یہ فرقہ مذکورہ کفریہ عقائد کی بناء پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

محمد علی جانباز خادم جامعہ ابراہیمیہ
سیالکوٹ۔ (مہر جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ)

ایک ضروری بات

بعض حضرات علماء کرام اور مراکز افتاء کے فتاویٰ اس وقت حاصل کئے جا سکے جبکہ نمبر کے بیشتر حصہ کی کتابت ہو چکی تھی۔ اس لئے فتاویٰ اور تصدیقات کی ترتیب میں کسی خاص نظام کی رعایت نہیں کی جا سکی ہے ——— مدیر



[قارئین کو یاد ہوگا، استفتاء میں جہاں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ تقریباً ۶۰ سال پہلے جب حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے شیعہ اثنا عشریہ کے خارج از اسلام ہونے کے بارے میں ایک فتویٰ مرتب کرکے اسے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ حضرت مولانا قاری عبدالرحمن امروہی، حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن چاندپوری، حضرت مولانا مفتی مہدی حسن شاہجہانپوری، حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحبؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ، حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاویؒ، حضرت مولانا اصغر حسین صاحبؒ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ وغیرہم اس دور کے اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کی تصدیقات کے ساتھ شائع کیا تھا، تو جناب مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم نے حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی خدمت میں اس بارے میں اپنے اشکالات و شبہات تحریراً عرض کئے تھے حضرت تھانویؒ نے اپنے معمول کے مطابق مولانا دریابادی کے خط کے ہر جز کا الگ الگ جواب تحریر فرمایا تھا۔ پھر مولانا دریابادی کا پورا خط اور حضرت تھانویؒ کا جواب خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون سے شائع ہونے والے ماہنامہ "النور" میں شائع بھی ہو گیا تھا اس موقع پر اس عاجز نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ پورا فتویٰ مولانا دریابادی کے اشکالات اور حضرت تھانوی کے جوابات کے ساتھ ایک ضمیمہ کی شکل میں شائع کر دیا جائیگا، چنانچہ ذیل میں پہلے حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ کا وہ فتویٰ ملاحظہ فرمایا جائے ——— نعمانی]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شیعہ اثنا عشری مسلمان ہیں یا خارج از اسلام اور ان کے ساتھ مناکحت جائز اور ان کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا درست ہے یا نہیں نیز اگر وہ کسی مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دینا چاہیں تو لیا جائے یا نہیں ؟

الجواب واللہ الموفق للصواب

شیعہ اثنا عشری قطعاً خارج از اسلام ہیں۔ ہمارے علمائے سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کما ینبغی معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہذا بعض محققین نے بنابر احتیاط انکی تکفیر نہیں کی تھی مگر آج کل کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہوگئی اس لئے تمام محققین انکی تکفیر پر متفق ہوگئے ہیں ضروریات دین کا انکار قطعاً کفر ہے اور قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ وارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے متقدمین اور کیا متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں انکی معتبر کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں جن میں پانچ قسم کی تحریف قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔ کمی۔ بیشی۔ تبدل الفاظ۔ تبدل حروف۔ خرابی ترتیب۔ خرابی ترتیب سورتوں میں بھی اور آیتوں میں بھی کلمات میں بھی۔ ان پانچ قسم کی تحریف کی روایات کے ساتھ ان کے علماء کا اقرار رہا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں۔ تحریف قرآن پر صریح الدلالۃ ہیں اور انھیں کے مطابق اعتقاد ہے۔ علمائے شیعہ میں گنتی کے چار آدمی تحریف قرآن کے منکر ہیں شیخ صدوق ابن بابویہ قمی، شریف مرتضیٰ، ابوجعفر طوسی ابو علی طبرسی مصنف تفسیر مجمع البیان تو ان چار اشخاص کے اقوال چونکہ محض بے دلیل اور روایات متواترہ کے خلاف ہیں اس لئے خود علمائے شیعہ نے ان کو رد کر دیا ہے پوری تحقیق اس بحث کی میری کتاب تنبیہ الحائرین میں ہے من شاء فلیطالعہ۔

علامہ بحر العلوم فرنگی محلی پہلے شیعوں کے مسلمان ہونے کا فتویٰ دیتے تھے مگر تفسیر مجمع البیان کے دیکھنے سے ان کو معلوم ہوا کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ لہذا انھوں نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا اور لکھا کہ قرآن شریف کی تحریف کا جو قائل ہو وہ قطعاً کافر ہے۔ المختصر شیعوں کا کفر بربنائے عقیدہ تحریف قرآن محل تردد نہیں ہے علاوہ اس کے دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں مثل عقیدہ بداء قذف ام المومنین وغیرہ کے مگر ان میں کچھ تاویل کی گنجائش ہے لہذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا ہے ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں ہے۔ ان کی مذہبی تعلیم ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ سنیوں کے جنازہ میں شریک ہو کر یہ دعا کرنا چاہیئے کہ یا اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر عذاب نازل کر فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ احقر العباد ناچیز محمد عبد الشکور عفاہ مولاہ

فتویٰ کے بعد اب قارئین کرام مولانا دریابادی کے اشکالات اور حضرت حکیم الامتؒ کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔ واقعہ یہ ہے کہ عام طور پر اس بارے میں لوگوں کو جو شبہات ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے مولانا دریابادی سے ان کی ترجمانی کروادی تھی اور حضرت حکیم الامتؒ سے ان کے تشفی بخش جوابات بھی دلوا دیئے تھے، ان ربی لطیف لما یشاء۔ السوال اور تتمۃ السوال کے زیر عنوان مولانا دریابادی کے خط کی عبارت ہے اور الجواب اور تتمۃ الجواب کے زیر عنوان حضرت حکیم الامت کا جواب ہے۔

السوال۔ ایک فتوے کی نقل مرسل خدمت ہے۔ اس پر علاوہ دوسرے مستند علماء کے حضرت مولانا[1]

---

[1] اس سے مراد حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ ہیں، مولانا دریابادی بیعت تو حضرت مولانا مدنیؒ سے ہوئے تھے، لیکن انہی کی ہدایت اور مشورے کے مطابق مسترشدانہ اصلاحی تعلق حضرت حکیم الامتؒ سے قائم کیا تھا، اسکی دلچسپ تفصیل مولانا دریابادی کی تصنیف حکیم الامتؒ میں دیکھی جا سکتی ہے۔ جو قابل مطالعہ ہے۔

تک کے دستخط ثبت ہیں۔ لیکن میں عرض کروں کہ مجھے شرح صدر اب بھی نہیں، شیعوں کو مبتدع فاسق، فاسد العقیدہ وغیرہ اور جو کچھ کہہ لیا جائے اس کا میں بھی پوری طرح قائل ہوں۔ لیکن کافر اور خارج از اسلام کہنے سے جی لرز اٹھتا ہے۔

الجواب۔ یہ علامت ہے آپ کی قوت ایمانیہ کی۔ مگر جنھوں نے یہ فتویٰ دیا ہے ان کا عذر بھی وہی قوت ایمان ہے کہ جس کو ایمانیات کا منکر دیکھا بے ایمان کہہ دیا۔

تتمۃ السوال۔ اگر ہر گمراہ فرقہ یوں ہی خارج از اسلام ہوتا رہا تو مسلمان رہ ہی کتنے جائیں گے

تتمۃ الجواب۔ اس کا کون ذمہ دار ہے خدا نہ کردہ اگر کسی مقام میں کثرت سے لوگ مرتد ہو جائیں اور تھوڑے ہی مسلمان رہ جائیں تو کیا اس مصلحت سے انکو بھی کافر نہ کہا جاویگا۔

تتمۃ السوال۔ شیعوں سے مناکحت اگر تجربہ سے مضر ثابت ہوئی ہے تو بس تہدید آ اس کا روک دینا کافی ہے۔

تتمۃ الجواب۔ اس تہدید کا عنوان بجز اس کے کوئی اور ہے ہی نہیں غور فرمایا جائے۔

تتمۃ السوال۔ میرا دل تو قادیانوں کی طرف سے ہمیشہ تاویل ہی تلاش کرتا رہتا ہے۔

تتمۃ الجواب۔ یہ غایت شفقت ہے لیکن اس شفقت کا انجام سیدھے سادے مسلمانوں کے حق میں عدم شفقت ہے کہ وہ اچھی طرح ان کا شکار ہوا کریں گے۔

تتمۃ السوال۔ جو بناء تکفیر قرار دی گئی ہے یعنی عقیدۂ تحریف قرآن مجھے اس میں تامل ہے اگر یہ عقیدہ ان کے مذہب کا جزو ہوتا۔ تو حضرت شاہ عبدالعزیز وغیرہ سے مخفی نہ رہتا۔[1]

---

[1] جب حضرت تھانوی کا یہ جواب النور سے نقل ہو کر انجم لکھنؤ میں شائع ہوا تھا تو اس موقع پر حضرت مولانا عبدالشکور صاحب نے یہ حاشیہ لکھا تھا شاہ صاحب کی مشہور کتاب تحفۂ اثنا عشریہ مطبوعہ نولکشور پریس کے صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲ کی عبارت ذیل غالباً عبدالماجد صاحب کی نظر سے نہیں گذری۔

اما کتاب اللہ پس نزد شیعہ از درجہ اعتبار ساقط شدہ و مثل توریت و انجیل قابل تمسک نماندہ زیرا کہ تحریف بسیار در وراہ یافتہ و احکام بسیار از و منسوخ شدہ و آیات و سور بسیار کہ ناسخ احکام و مخصص عمومات

اب سنو کہ کتاب اللہ تو شیعہ کے نزدیک درجہ اعتبار سے ساقط ہوئی اور توریت و انجیل کی طرح قابل تمسک کے نہ رہی اس واسطے کہ اس میں تحریف بہت ہو گئی اور بہت احکام منسوخ ہوئے، بہت آیتیں اور سورتیں

باقی حاشیہ آئندہ صفحہ پر

بقیہ حاشیہ

بودند، بدزدی رفتہ و آنچہ باقیست بعضے الفاظ او مبدل و بعضے زائد و بعضے ناقص روی الکلینی عن ھشام بن سالم عن ابی عبد اللہ ان القرآن الذی جاء بہ جبرئیل الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ عشر الف آیۃ وروی عن محمد بن نصر عنہ انہ قال کان فی لم یکن اسم سبعین رجلا من قریش باسماء ھم واسماء اباء ھم و نزد ایشاں ثابت و مقرر و مشہور است کہ بعضے سور تمامہا ساقط شد مثل سورۃ الولایۃ۔

کہ ناسخ احکام اور مخصص عام باتوں کی تھی چوری گئیں اب جو کچھ باقی ہے بعض الفاظ اس کے مبدل بعض زائد بعض ناقص ہیں۔ روایت کی کلینی نے ہشام ابن سالم اور اس نے ابی عبد اللہ سے کہ ہر آئینہ وہ قرآن جو جبرئیل پاس محمد صلعم کے لائے، سترہ ہزار آیتیں تھیں اور روایت کی محمد بن نصر نے اس سے یہ کہا اس نے سورہ لم یکن میں ستر آدمیوں کے نام قریش سے تھے کہ ان کے نام بھی تھے اور ان کے آباء کے نام بھی… اور یہ بھی انکے نزدیک ثابت اور مقرر ہے اور مشہور کہ بعض سورتیں بالکل ساقط کر ڈالی ہیں مثل سورۃ الولایۃ (ہدیہ مجیدیہ)

اس کے ماسوا تتمۃ الباب چہارم میں جو تقریباً بیس صفحے "دلائل شیعہ" پر ہیں ان میں متعدد جگہ شیعوں کے عقیدۂ تحریف قرآن کا ذکر ہے۔

شاہ صاحب کے بعد مولانا حیدر علی فیض آبادی نے اپنی کتاب منتہی الکلام مطبوعہ ۱۲۸۲ھ میں اور مولانا خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب ہدایات الرشید مطبوعہ ۱۳۰۶ھ میں شیعوں کے قائل تحریف قرآن ہونے کو واضح کیا ہے، ہدایات الرشید میں صفحہ ۶۱۳ سے صفحہ ۶۵۰ تک یہی بحث ہے اور صفحہ ۶۲۹ پر لکھنؤ کے دور آخر کے نامور مجتہد مولوی دلدار علی کی کتاب عماد الاسلام کی یہ عبارت درج کی ہے۔

بعد التتبع التی مقتضی تلک الاخبار ان التحریف فی الجملۃ فی ھذا القرآن الذی بین ایدینا بحسب زیادۃ بعض الحروف ونقصانہ بل بحسب بعض الالفاظ وبحسب الترتیب فی بعض المواضع قد وقع بحیث لا یشک فیہ مع تسلیم تلک الاخبار

یقین و چنین کے بعد مقتضی ان احادیث کا یہ ہے کہ اس قرآن میں جو ہمارے ہاتھوں میں ہے باعتبار زیادتی اور کمی بعض حروف کے بلکہ باعتبار بعض الفاظ کے اور بعض مواقع میں باعتبار ترتیب کے بالتحقیق تحریف اس طرح واقع ہوئی ہے جس میں بعد تسلیم ان روایات کے کچھ شک نہیں کیا جا سکتا۔

تتمۃ الجواب: - جب ان کی مسلّم کتابوں سے جزئیت ثابت ہے پھر حضرت شاہ صاحب کا اگر سکوت ثابت ہو جس کی مجھ کو تحقیق نہیں تو ان کے سکوت میں کچھ تاویل ہوگی نہ کہ جزئیت

تتمۃ السوال: بہت زائد خلش مجھے اس امر سے ہو رہی ہے کہ اب تک ہم آریوں اور عیسائیوں کے سامنے کلام مجید کے غیر محرف ہونے کو بطور ایک بالکل مسلّم اور غیر مختلف فیہ عقیدہ کے پیش کرتے رہے ہیں - اب لوگوں کے ہاتھ میں ایک نیا حربہ آجائے گا، کہ دیکھو خود تمھارا ہی کلمہ پڑھنے والے اور تمھارے قبلہ کو ماننے والے لاکھوں کروڑوں افراد قرآن کو ناتمام اور محرف مان رہے ہیں

تتمۃ الجواب - اس سے تو اور زیادہ ضرورت ثابت ہوگئی ان کی تکفیر کی، پھر ہمارے پاس صاف جواب ہوگا کہ وہ مسلمان ہی نہیں [1]

تتمۃ السوال، حضرت حاجی صاحبؒ کا جو مکتوب سر سید احمد کے نام تھا مجھے اس قدر پسند آیا تھا کہ میں نے اہتمام کے ساتھ اسے "سچ" میں شائع کیا تھا۔ بس میری فہم ناقص میں اسی کو معیار بنا لینا چاہیے اور اسی کے مطابق معاملہ تمام گمراہ فرقوں سے رکھنا چاہیے … یعنی مداہنت نہ اتنی مخالفت کہ ان میں اور آریوں، عیسائیوں وغیرہ میں کوئی فرق ہی نہ رکھا جائے

تتمۃ الجواب: - لیکن اگر وہ خود ہی اپنے کو کافر بنائیں (بالنون) تو کیا ہم اس وقت بھی ان کو کافر نہ بتائیں (بالتاء) دنیا میں اپنے کو آج تک کسی نے کافر نہیں کہا بلکہ کوئی عیسائی کہتا ہے کوئی یہودی۔ مگر چونکہ ان فرقوں کے عقائد کفریہ دلائل سے ثابت ہیں اس لئے ان کو کافر ہی کہا جاوے گا، تو مدار اس حکم کا عقائد کفریہ پر ٹھہرا۔ تو اگر ایک شخص اپنے کو فرقہ شیعہ سے کہتا ہے اور کوئی عقیدہ کفریہ اس مذہب کے اجزا یا لوازم سے ہے تو اپنے کو اس فرقہ میں بتلانا بدلالت التزامی اس عقیدہ کو اپنا عقیدہ بتلانا ہے۔ تو عدم تکفیر کی کیا وجہ - اور اگر ان کے یہاں یہ عقیدہ مختلف فیہ ہوتا تب بھی کسی کی تکفیر میں تردد ہوتا۔ لیکن یہ بھی نہیں اور جو اختلاف ہے وہ غیر معتد بہ ہے جسکو خود انکے جمہور رد کرتے ہیں۔

---

[1] ناظرین کرام نے استفسار میں ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ اب سے قریبًا ایک ہزار سال پہلے عیسائیوں کی طرف سے یہی اعتراض کیا گیا تھا اس وقت علامہ ابن حزم اندلسی نے اپنی کتاب "الفصل" میں اس کا یہی جواب دیا تھا کہ شیعہ مسلمان ہی نہیں ہیں، لہٰذا ان کے عقیدہ تحریف قرآن سے کوئی اثر ہمارے عقیدہ محفوظیت قرآن پر نہیں پڑتا۔

اس حالت میں اصل تو کفر ہوگا، البتہ کوئی صراحتًہ کہے کہ میرا یہ عقیدہ نہیں ہے یا کوئی فرقہ اپنا لقب جدا رکھ لے - مثلاً جو علما ان کے تحریف کے نافی ہیں انکی طرف اپنے کو منسوب کیا کریں، مثلاً اپنے کو صدوقی یا قمی یا مرتضوی یا طبرسی کہا کریں، مطلق شیعی نہ کہیں تو خاص اس شخص کو یا اس فرقہ کو اس عموم سے مستثنٰے کہدیں گے - لیکن ایسے استثناؤں سے قانونی حکم نہیں بدلتا ہے، حرمت نکاح اور حرمت ذبیحہ احکام قانونی ہیں - اس پر بھی جاری ہونگے جب تک وہ فرقہ متمیز و مشہور نہو جاوے - خصوص جب تقیہ کا بھی شبہ ہو تو خواہ سوء ظن نہ کریں مگر احتیاطًا عمل تو سوء ظن ہی ایسا ہوگا، البتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ وہ اس کے عقیدہ کے مطابق ہوگا - اگر کوئی ہندو توحید کا بھی قائل ہو اور رسالت کا بھی، لیکن اپنے کو ہندو ہی کہتا ہو، گو کچھ تاویل ہی کرتا ہو، تو اس کے ساتھ آخر کیا معاملہ ہوگا - یہی حالت یہاں کی ہے - ضلع فتحپور میں ہندوؤں کی ایک جماعت ہے جو قرآن اور حدیث پڑھتے ہیں اور نماز روزہ کرتے ہیں، مگر اپنے کو ہندو کہتے ہیں لباس اور نام سب ہندوؤں جیسا رکھتے ہیں اگر وہ اپنے کو ہندو کہیں اور اپنا مشرب ظاہر نہ کریں تو کیا سامع کے ذمہ تفصیل واجب ہوگی کہ اگر ایسے عقیدہ کا ہے تو مسلمان -

تتمۃ السوال: - آپ کو ہر معاملہ میں اپنا کچا چٹھا لکھ کر بھیجتا ہوں، خدا کرے اس باب میں بھی آپ کا جواب باصواب میرے حق میں ذریعہ تشفی ہو -

تتمۃ الجواب: - تشفی کا ذمہ تو مشکل ہے خصوصًا اسی خشیت کا غلبہ خود مجھ پر ہے، مگر حضرت جنید نے لرزتے ہوئے ہاتھ سے حسین ابن منصور کے خلاف فتویٰ لکھا تھا - محض حفاظت شرع کے لئے، ہم لوگ بھی انھیں کے متبع ہیں اور راز اس کا وہی ہے کہ اس رعایت میں سادہ لوح مسلمانوں کی ہلاکت ہے - مولوی محمد شفیع صاحب نے اصول تکفیر میں ایک مختصر اور جامع اور مانع اور نافع رسالہ لکھا ہے - بعض اجزا اس میں بھی الجھا تھا - مگر ان کی تقریر و تحریر سے قریب قریب مسئلہ صاف ہو گیا - وہ عنقریب چھپ جاوے گا میں نے اس کا نام رکھا ہے "وصول الافکار الی اصول الاکفار" -

(ماخوذ از: امداد الفتاوی جلد چہارم ص۵۸۳ تا ص۵۸۵ طبع دیوبند)

اثنا عشری شیعہ کیوں کافر ہیں؟

از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین چکوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فخر اہل سنت مخدوم العلماء حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی زید فیضہم کی تصنیف لطیف "ایرانی انقلاب ۔ امام خمینی اور شیعیت" ایک ایسا علمی اور اصلاحی شاہکار ہے جس نے دورِ حاضر کی منظم اور مسلح شیعیت یعنی خمینیت کو بے نقاب کرکے ان لوگوں کو راہ حق دکھا دیا ہے جو مذہب شیعہ کی حقیقت سے ناواقف تھے اور وہ شیعیت کو اسلام ہی کی ایک شاخ سمجھتے تھے۔ حضرت مولانا موصوف نے اس تصنیف کے بعد شیعہ مذہب کی مستند اور بنیادی کتب سے ان کے اصولی عقائد یعنی امامت۔ تحریف قرآن اور تفسیق و تکفیر صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) پیش کرکے ایک جامع استفتاء مرتب فرمایا اور اسے جواب کیلئے دین حق کے امین و محافظ حضرات علمائے شریعت کی خدمت میں ارسال کر دیا۔ جس پر پاک و ہند کے اکابر علمائے اہل السنت والجماعت نے بلاخوف لومۃ لائم اپنا شرعی فریضہ ادا کرتے ہوئے شیعہ اثنا عشریہ کو ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر کافر قرار دیدیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ محسن اہل سنت حضرت مولانا نعمانی دام فیضہم کا اس پیرانہ سالی میں یہ ایک عظیم الشان مجاہدانہ کارنامہ ہے

جس کی حق تعالیٰ نے ان کو خصوصی توفیق عطا فرمائی ہے۔ سائل ہر کسے راہبر کارے ساختند بندہ اس فتویٰ سے پوری طرح متفق ہے۔ اور بحیثیت فتویٰ اس پر مزید لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا۔ البتہ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ پاکستان کے شیعہ علماء و مجتہدین بھی اپنے اسلاف کے مذکورہ کفریہ عقائد کے قائل ہیں۔ اور تصنیفی تنظیمی ہر پہلو سے ان کی تبلیغ و ترویج کر رہے ہیں کچھ مزید وضاحت مفید سمجھتا ہوں۔ چنانچہ ان کے بعض مشہور مصنفین کی تصانیف کے اقتباسات بطور نمونہ حسب ذیل ہیں۔

صحابہ کرام رضؓ اور ڈھکو

پاکستان کے شیعہ مجتہدین میں سے ایک مولوی محمد حسین ڈھکو فاضل نجف اشرف (مقیم سرگودھا) ہیں۔ جنہوں نے اپنی کتاب "اثبات الامامت" میں اپنے اساتذہ کی ان تحریرات کا عکس بھی شائع کر دیا ہے جنہوں نے ان کو اجتہاد کی سندیں دی ہیں۔ مجتہد مذکور بھی اپنے عقیدہ امامت کی بنا پر صحابہ کرام اور خصوصاً پہلے تین خلفائے راشدین امام الخلفاء حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے انتہائی بغض رکھتے ہیں۔ اور ان کو صراحتاً غیر مومن اور منافق قرار دیتے ہیں چنانچہ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی نے بھی اپنے استفتاء میں ان کی کتاب "تجلیات صداقت" سے دو عبارتیں نقل کر دی ہیں اس سلسلے میں مولوی محمد حسین شیعہ مجتہد نے یہ بھی زہر افشانی کی ہے کہ جناب امیر یعنی حضرت علی المرتضیٰ خلافت ثلاثہ کو غاصبانہ و جابرانہ اور خلفائے ثلاثہ کو گناہگار کذاب۔ غدار۔ خیانت کار اور ظالم و غاصب اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ خلافت نبوت کا حقدار سمجھتے تھے" (تجلیات صداقت صفحہ ۲۰۶ ناشر انجمن حیدری بھون رو ڈ چکوال (۲) اصحاب ثلاثہ اور ان کے تابعین ہرگز اس میں شامل نہیں ہیں

کیونکہ یہ نہ مومن ہیں نہ مخلص مہاجر (ایضاً ص۴۹) (۳) ثلاثہ کی فتوحات نے اسلام کو بدنام کیا (ص۶۵) (۴) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے متعلق لکھا ہے کہ: عائشہ صاحبہ نے خچر پر سوار ہو کر امام حسن کے جنازہ کو روکا اور حجرہ میں اس سے مانع ہوئیں۔ اس پر شیعان علی نے شور مچایا کہ کبھی اونٹ پر سوار ہوتی ہے اور کبھی خچر پر اگر زندہ رہی تو اب ہاتھی پر سوار ہوگی۔ (ص۲۷۸) یہ ملحوظ رہے کہ مصنف مذکور نے کتاب تجلیات صداقت میرے والد ماجد حضرت مولانا ابو الفضل محمد کرم الدین صاحب دبیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی ردِ رفض و بدعت میں مقبول عام کتاب آفتاب ہدایت کے جواب میں ۱۹۷۳ء میں لکھی ہے۔ جو اس طرح کے ہذیانات و مکفریات سے مملو ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مولوی حسین بخش جاڑا

پاکستان کے ایک اور شیعہ مجتہد مولوی حسین بخش جاڑا مقیم دریا خاں (میانوالی) حال لاہور، مجتہد مذکور بھی فاضل نجف اشرف (عراق) ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی تفسیر انوار النجف جلد اول میں اپنے اساتذہ کا سلسلہ اسناد درج کیا ہے:۔

مصنف مذکور نے چند سال ہوئے ایک فرضی مناظرہ بغداد شائع کیا ہے جس میں خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں لکھا ہے:۔ "یہ لوگ (ثلاثہ) دل و جان سے مومن نہیں تھے البتہ ظاہراً زبانی طور پر وہ اسلام کا اظہار کرتے تھے" (ص۵۷)۔

(۲) اسلام کے جرنیل اعظم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے :۔ انہوں نے مالک بن نویرہ کی بیوی کو قتل کر کے اسی رات اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا اور اس ظالم خالد نے مالک اور اس کی قوم کے دو سرداروں کے سر پتھر لیے کی اینٹوں کی جگہ رکھ کر ان پر دیگ چڑھا دی۔ اور اس زنا کا ولیمہ تیار کیا۔ اور

خود بھی کھایا اور فوج کو بھی کھلایا (ص۹۹)

(۳) خالد سیف اللہ نہیں سیف الشیطان تھا (ص۱۰۰)

مولوی غلام حسین نجفی

ایک اور شیعہ مصنف مولوی غلام حسین نجفی، فاضل نجف اشرف، مقیم لاہور نے اپنی کتاب سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثومؓ میں بعنوان:۔ جناب عمر کے متعلق قرطاس ابیض" نمبر وار ایک سو الزامات حضرت فاروق اعظم پر لگائے ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ جناب عمر کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا ـــــ جناب عمر کو لقب فاروق یہودیوں نے عطا کیا تھا ـــــ جناب عمر نبی کی بیویوں پر آوازے کسنا تھا۔ جب وہ رات کے وقت رفع حاجت کیلئے مدینے سے باہر جاتی تھیں ـــــ جناب عمر شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے رہے ـــــ جناب عمر جہنم کا تالا ہے۔ اور بہتر تو یہ تھا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا۔" العیاذ باللہ۔

(۲) یہی غلام حسین نجفی اپنی ایک دوسری تصنیف قول مقبول فی اثبات وحدت بنت رسول (ص۳۲۳) میں قرآن کے تیسرے موعودہ خلیفہ راشد داماد رسول حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یوں ہرزہ سرائی کرتا ہے ـــــ جناب عثمان نے پہلی بیوی رقیہ کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ دوسری بیوی ام کلثوم کو اذیت جماع سے مار ڈالا تھا اور پھر خلیفہ ولید کی طرح اس کے مردہ سے ہم بستری کرتا رہا۔ اور پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم و حیا کا بار در توڑ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہم بستری کی ہے اور نبی کریم کو اذیت دینے والا رحمت خداوندی کا حقدار نہیں ہے، پس شیعوں کے امام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ جس نے نبی کریم کو اذیت دی۔ اے خدا تو اس پر لعنت بھیج۔"

مرزا حسن الحائری الاحقاقی

ایک شیعہ آیت اللہ مرزا حسن الحائری، حقاقی عراق سے فرار ہو کر کویت میں پناہ گزین ہیں۔ ان کی ایک عربی کتاب کا ترجمہ بنام مصباح العقائد پاکستان میں مبلغ اعظم اکیڈمی فیصل آباد نے شائع کیا ہے اس میں بھی خلفائے راشدین کے بارے میں زہر افشانی کی گئی ہے۔ اور حضرت خالد بن ولید پر اس مذکورہ بہتان تراشی کو دہراتے ہوئے (جو ایران کے خمینی سے لیکر پاکستان کے شیعہ مصنفین تک سب کا شیوہ ہے کہ) حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے متعلق بھی لکھا ہے کہ ـــــ خلیفہ ثانی کی خلافت میں مغیرہ بن شعبہ نے زنا کیا اور زنا کار کے بجائے اس کے چشم دید گواہوں کو کوڑے لگائے گئے۔ حضرت علیؓ کے اعتراض کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ یہ خلافتِ عمرؓ کا زمانہ ہی تھا کہ معاویہؓ جیسا طالب دنیا امیر شام بن گیا الخ (ص ١٦٩)

بطور نمونہ ہم نے مذکورہ عبارتیں شیعہ مصنفین کی ان کتابوں سے نقل کر دی ہیں جو جنرل ضیاء الحق صاحب کے دورِ اقتدار میں شائع ہوتی ہیں۔

قارئین کرام اندازہ کر سکتے ہیں کہ شیعہ مصنفین کفر و نفاق کے زہر آلود تیر ان اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر برسا رہے ہیں جو مہاجرین اولین میں سے ہیں جن کو حق تعالےٰ نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ لَہُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَہَا الْاَنْہٰرُ (پارہ گیارہ ع ٢) قرآن کی قطعی سند عطا فرمائی ہے اور یہ شیعہ علماء ان ازواجِ مطہرات کی عظمت مجروح کر رہے ہیں جن کو رب العالمین نے امہات المومنین (اہلِ ایمان کی مائیں) فرما کر امتِ مسلمہ کے ایمان کے لئے معیارِ حق قرار دیا ہے۔ شیعیت کی اس ناپاک اور جارحانہ کارروائی کے بعد کیا کوئی اہلِ عقل و انصاف شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اکابر علمائے اہل سنت نے شیعہ امامیہ کی تکفیر کا فتویٰ دیکر کوئی ناجائز اقدام کیا ہے ہرگز نہیں

تحریفِ قرآن اور پاکستانی شیعہ

پاکستان کے شیعہ علماء و مجتہدین بھی اپنے اسلاف کی طرح تحریفِ قرآن کے قائل ہیں چنانچہ مولوی محمد حسین مجتہد مذکور نے بعنوان:۔ "ایک مشہور اعتراض" لکھا ہے کہ:۔ کہا جاتا ہے کہ اگر مسئلہ امامت اس قدر اہم تھا کہ جتنا شیعہ حضرات خیال کرتے ہیں تو خداوند عالم نے ائمہ کے اسمائے گرامی صراحتاً قرآن میں کیوں نہ ذکر کر دیئے تاکہ مسلمانوں کا اس مسئلے میں اختلاف ختم ہو جاتا اور سب مسلمان ایک مسلک میں منسلک ہو جاتے الخ

اس کا الزامی جواب دینے کے بعد مصنف مذکور لکھتے ہیں:۔ اس کا حلّی اور تحقیقی جواب یہ ہے کہ فریقین کی بعض روایات کے مطابق ائمہ اطہار علیہم السلام کے اسمائے گرامی قرآن مجید میں موجود تھے مگر جمع قرآن کے وقت انہیں نظر انداز کر دیا گیا چنانچہ ہماری تفسیر صافی ص ٩ مقدمہ ششم طبع ایران بحوالہ تفسیر عیاشی حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے فرمایا لو قرئ القرآن کما انزل لالفیتمونا فیہ مسمّین یعنی اگر قرآن کو اس طرح پڑھا جاتا جس طرح وہ نازل ہوا تھا تو تم اس میں ہمیں نام بنام پاتے" (اثبات الامامت طبع دوم ص ٣١٢)

(٢) یہی شیعہ مجتہد لکھتے ہیں:۔ ہاں یہ درست ہے کہ ہمارے بعض علمائے کرام تحریف کے قائل ہیں"۔ اس کے بعد مجتہد مذکور نے قائلین تحریف کی طرف سے پانچ دلیلیں پیش کی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔ اس سلسلہ میں ان کی پہلی اور محکم دلیل وہ روایات ہیں جو اس مسئلہ کے متعلق کتب فریقین میں موجود ہیں جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ جمع قرآن کے وقت اس میں فی الجملہ اس میں ضرور کچھ کمی واقع ہوئی۔ یہ روایات اس قدر کثیر التعداد ہیں کہ ان سب کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ علامہ مجلسی (یعنی باقر مجلسی متوفی سنہ ١١١١ھ) نے مرآۃ العقول میں ان کے تواتر کا ادعا فرمایا ہے

اور اس قدر صریح الدلالت ہیں کہ ان میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں" (احسن الفوائد فی شرح العقائد طبع دوم صہ۴۹۱)

اور اسی سلسلے میں مصنف مذکور نے لکھا ہے کہ:۔ یہاں ان دلائل کی صحت و سقم سے بحث کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ ان کے یہاں ذکر کرنے سے مقصود صرف یہ بتانا ہے کہ جو حضرات اس نظریہ کے قائل ہیں وہ بھی کچھ دلائل رکھتے ہیں اور ان کا یہ نظریہ بھی محض بے دلیل نہیں ہے اور یہ کہ ان کے اس نظریہ سے کسی اسلامی مسلمہ عقیدے کی مخالفت لازم نہیں آتی کما لا یخفیٰ (ایضاً صہ۴۹۳)

علاوہ ازیں مصنف مذکور آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ پ۱۴ سورۃ الحجر کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ اگر قرآن کا ایک فرد اس تحریف سے محفوظ ہے تو وعدہ خداوندی پورا ہے۔ اور قائل تحریف کہہ سکتا ہے کہ حضرت امیر المومنین کا جمع کردہ قرآن اس وعدہ الٰہیہ کی عملی تصویر ہے جو موجود ہے اور ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے (ایضاً صہ۴۹۴)

منقولہ عبارات کے بعد کوئی کہہ سکتا ہے کہ مولوی محمد حسین ڈھکو مجتہد تحریف قرآن کا قائل نہیں ہے:۔ عبرت۔ عبرت۔ عبرت۔

مولوی حسین بخش جاڑا

اس شیعہ مصنف کے شائع کردہ مناظرہ بغداد کی کی بعض عبارتیں پہلے نقل کی جا چکی ہیں۔ ان کی تفسیر انوار النجف ۱۴ جلدوں میں پاکستان میں شائع ہو چکی ہے۔ وہ بھی اصول کافی کی روایات کے پیش نظر لکھتے ہیں:۔

ایک اور روایت میں آپ (یعنی امام محمد باقر) نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں پورے قرآن کا جامع ہوں جس طرح کہ وہ اترا تھا تو وہ جھوٹا ہے بلکہ جس طرح اترا

تھا اسی طرح پورے طور پر اس کو جمع اور حفظ سوائے علی ابن ابی طالب کے اور کوئی کر ہی نہیں سکا اور پھر وہ ائمہ کے پاس ہے جو ان کے اوصیاء ہیں" (انوار النجف جلد اول صہ۲۷) لیکن ہمارا سوال پھر بھی یہی ہے کہ حضرت علیؓ نے اصلی قرآن کو کیوں غائب کیا۔

لیکن اس کے باوجود جاڑا صاحب اپنی تفسیر میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اسی قرآن کے قائل اور اس کو محفوظ مانتے ہیں جو امت میں رائج ہے۔

حضرت علی قرآن سے افضل ہیں

یہی جاڑا مجتہد لکھتے ہیں۔ جناب رسالتمآب نے فرمایا میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں (ایک) اللہ کی کتاب اور (دوسرے) علی بن ابی طالب۔ اور علی تمہارے لئے کتاب اللہ سے افضل ہے کیونکہ یہ تمہارے لئے کتاب اللہ کی ترجمانی کرے گا۔ (علی ناطق ہے اور قرآن صامت ہے اور ناطق صامت سے افضل ہوا کرتا ہے) (ایضاً انوار النجف جلد اول صہ۶۵)

مرزا احمد علی اور تحریف قرآن

شیعوں کے ایک مناظر مرزا احمد علی امرتسری ثم لاہوری نے (جو پاکستان میں ہی آنجہانی ہوئے ہیں) اپنی کتاب الانصاف فی الاستخلاف میں لکھا تھا کہ:۔ حضرت عثمان کا قرآن کی نقول کو پھیلانا مسلّم لیکن یہی ترتیب قرآن ان کی غفلت از اسلام کو طشت از بام کرتی ہے اگر وہ حضرت علیؑ کے جمع شدہ قرآن کو رائج کرتے تو ان پر کوئی الزام عائد نہ ہوتا۔ ہم نمونہ کے طور پر اس ترتیب کی چند غلطیوں کو ظاہر کرتے ہیں الخ۔

اسی سلسلہ میں مرزا احمد علی رقمطراز ہیں:۔ اگر متروک محاوروں کو بھی معجزہ کہا جائے تو بس خیر پھر تو میں بھی ایک ایسی کتاب لکھ سکتا ہوں جو پرانے محاورات

کو شامل ہو۔ اور وہ معجزہ ہو گا۔ پس حضور ہی آپ کے حضرت عثمان کی کاروائی ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ میں ذکر سے رسول اللہ مراد ہے۔ مرزا احمد علی انجہانی کی اس کتاب پر لاہور کے ایک مشہور شیعہ مجتہد علی الحائری نے تقریظ لکھی ہے۔ اس کتاب کی تحریف قرآن کے بارے میں مذکورہ عبارت آفتاب ہدایت میں بھی منقول ہے۔

عقیدۂ تحریف قرآن اور ماہنامہ خیر العمل لاہور

ایک شیعہ ماہنامہ خیر العمل لاہور سے شائع ہوتا ہے جس کا ہیڈ آفس

۶۶ قاسم روڈ سمن آباد (لاہور) میں ہے اس رسالہ کے ٹائیٹل پر لکھا ہے۔ زیر سرپرستی قائم آل محمد علیہ السلام۔ نگران اعزازی۔ علامہ مرزا یوسف حسین صاحب (جو جنت مکین ہوئے انجہانی ہو چکے ہیں) اس ماہنامہ کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر عسکری بن احمد ایم بی بی ایس ہیں جو مرزا احمد علی مذکور کے خلعت ہیں ای سال کے خیر العمل ماہ نومبر ۱۹۸۷ء میں ڈاکٹر موصوف نے بعنوان :- قَدْ بَرَّءُ وْیَا اُولِی الْاَلْبَابِ ایک مفصل اداریہ لکھا ہے جس میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ موجودہ قرآن محرفہ ہے۔ العیاذ باللہ بطور نمونہ اس مضمون کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں :-

(۱) بہر حال کتاب بندی کے مراحل عہد ثلثہ (یعنی خلفائے ثلثہؓ) میں ہوئے اور جامعین قرآن نے وہ قرآن جمع کیا جو آج کل ہمارے ہاتھوں میں ہے اور اس کو سرکاری طور پر رائج کیا لہذا اسے مصحف عثمان کہنا چاہیئے۔ پاکستان بننے سے پہلے لاہور میں قرآن کی جتنی کتابت ہوتی تھی وہ گلاب سنگھ کے پرنٹنگ پریس میں ہوتی تھی۔ اگرچہ حضرت علیؓ کے مرتب کئے ہوئے قرآن کو سرکاری طور پر مسترد کر دیا گیا تھا مگر انہوں نے اپنی ظاہری خلافت کے دور میں بھی اُسے رائج کرنے کی کوشش نہ فرمائی مگر انہوں نے یہ ضرور کیا کہ مفسرین قرآن کی ایک جماعت بنائی جس نے قرآن مجید

کے معانی و مطالب کو ماثورہ روایات اور احادیث سے محفوظ کر لیا اور وہ بتلاتے چلے گئے کہ اس جمع شدہ قرآن میں ترکیب ترتیب اور آیات کی تقدیم و تاخیر میں کیا کیا خرابی ہوئی ہے الخ

(۲) یہ الٹ پلٹ اتفاقاً ہوئی یا غفلتاً۔ عمداً یا التزاماً مگر اس سے کلام اللہ میں مبحث خلط ملط ہو کر رہ گئے۔ اللہ نے اس کا انکشاف اپنے کلام میں کر رکھا ہے۔ سورۃ الفتح پ ۲۶۔ آیت ۱۵ میں اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے۔ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ـــ یہ لوگ ارادہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل ڈالیں۔

(۳) قرآن مجید کے چیلنج فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وغیرہ آیات کے متعلق لکھتے ہیں :- آج بھی اللہ کا یہ چیلنج قرآن و اللہ ورسول اللہ کی تکذیب کرنے والوں کے لئے قائم ہے۔ مگر جامعین قرآن کی غلط ترتیب سے یہ غیر منطقی بلکہ قدرے مضحکہ خیز بن گیا ہے ـــ الٹا غیر منطقی ہونے کا الزام اللہ تعالیٰ پر دھرنے کی بجائے یہی بہتر ہے کہ جامعین و مرتبین قرآن پر اسے دھرا جائے جنہوں نے ادھر کی آیت کو ادھر جوڑ دیا۔ اور ادھر والی کو ادھر۔ تاریخ یہ بتلانے سے قاصر ہے کہ کتنے مکذبین کی اصلاح میں یہ الٹ ترتیب مانع ہوئی اور اللہ پر کیا کیا الزام انہوں نے دھرے

(۴) سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۴۔ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ط ـــ ایسا حکم اللہ اور رسول کا نہیں ہو سکتا۔ کاتبین وحی اور جامعین وحی کی بھول چوک یا عمداً یہاں سے لفظ لَا چھوٹ گیا ہے۔ جب مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت میں يُطِيقُونَهُ دراصل لَا يُطِيقُونَهُ ہے۔ یعنی جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ فدیہ روزہ دیں۔

(۵) اسی طرح سورۃ الانفال میں پ ۹ ۔ آیت ۲۷ میں حکم اللہ تعالیٰ ہے۔
یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔
اس آیت کریمہ میں بھی کاتبین وجامعین فَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ سے لا کو بھول گئے یا عمداً چھوڑ گئے ——— اس حذف لا نے کتنے کتنوں کو گمراہ کیا ہوگا اور کتنے گمراہ فرقے بنے ہونگے یہیچ ان مسائل قرآنیہ کے۔

(۶) سورۃ الحجر پ ۱۴۔ آیت ۴۱ میں قول باری تعالیٰ ہے۔ قَالَ ھٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ۔ اللہ نے کہا ہے کہ میرے اوپر ہے جو ایک راستہ وہ سیدھا ہے ——— یہ آیت دراصل یوں ہے۔ ھٰذَا صِرَاطُ عَلِیٍّ مُسْتَقِیْمٌ ۔ یہ علی رضی اللہ عنہ کا راہ (ہی) سیدھی ہے۔

(۷) سورۃ الصّٰفّٰت میں قول باری تعالیٰ ہے سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ہے۔
اس پر بھی علماء مفسرین غلطاں ہیں کہ اِلْیَاسِیْن کیا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیری روایت اور کتب احادیث وتفاسیر میں ہے۔ کہ الیاسین دراصل آل یٰسین ہے۔ اور یٰسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک ہے۔

(۸) قرآن بین الدفتین کو جمع کرنے والوں اور اس پر اعراب واوقاف لگانے والوں کا مطمح نظر بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے جب یہ سمجھ لیں کہ سقیفائی خلافتوں کی مدمقابل وہی شخصیت تھی جسے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد خلافت پر نصب ومتقرر کیا تھا یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام لہٰذا ان کے متعلق آیات پر ہی سقیفائی رندہ پھیرا گیا۔ اور ایک موٹا قرآن تیار کیا گیا جس میں فضائل علی کی صفائی کی گئی ہو۔

۹۔ تنزیل قرآن میں بنو امیہ اور دوسرے قریش کے سربرآوردہ منافقین کے بدنام نازل ہوئے تھے جو مصحف عثمانی سے مفقود ہیں۔ قرآن میں اگر ایک دشمن رسول (یعنی

ابولہب) کا نام آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہ تھی کہ رسول اللہ کے جو جانی دشمن تھے ان کے اسمائے نامبارکہ کو بتلانے سے پرہیز کرتا۔ ابولہب ہاشمی نے اگرچہ زبانی کلامی دشمنی کی تھی اس کا نام ہی نہیں بلکہ مکمل سورۃ اللھب نازل ہوگیا۔ اس کی بیوی حمالۃ الحطب (ابوسفیان کی بہن ام جمیل) کا ذکر نام کے بغیر آگیا۔ مگر ایسے موذیان رسول کے بدناموں کا قرآن میں ذکر نہیں ہے جنہوں نے رسول اللہ کی ہتک حرمت کی اور آپ کو لہولہان کر دیا اور آپ کو ضربات شدید پہنچائیں اور آپ کے اعضاء کو توڑ دیا۔ یعنی دندان مبارک کو شہید کر دیا۔ سنت اللہ اور اسلوب قرآن کا تقاضا تو یہ ہے کہ ان کے ناموں پر بھی مکمل مکمل سورے نازل ہوتے ——— امر واقعہ کے لئے قطعاً مشکل نہیں کہ وہ عقل دوڑا کر سمجھ لیں کہ اہل حسبنا اور سقیفائی خلیفے چونکہ خود قریشی تھے اور جامع القرآن خود اموی تھا۔ اس لئے احترام خلافت کو برقرار رکھنے کے لئے قرآن کمیٹی کے ذخیروں سے قریشی اور اموی موذیان رسول کے بدناموں کو خارج دفتر کر دیا۔ مگر مفسرین نے اس کا بھانڈا پھوڑ دیا۔

تبصرہ ڈاکٹر عسکری کے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد کیا کوئی صاحب عقل وشعور یہ کہہ سکتا ہے کہ اس رافضی کا موجودہ قرآن پر ایمان ہے؛ کیا کوئی عیسائی اور یہودی وغیرہ دشمن اسلام قرآن کو ناقابل اعتماد ثابت کرنے کے لئے اس سے زیادہ یاوہ گوئی کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ غیر مسلم مصنفین اگرچہ قرآن کو کلام اللہ نہیں مانتے لیکن وہ اس امر کے معترف ہیں کہ موجودہ قرآن وہی ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا اور اس کی تبلیغ واشاعت آج تک ساری ملت اسلامیہ کر رہی ہے۔ بہرحال ڈاکٹر عسکری ہو یا کوئی اور، قرآن میں تغیر وتبدیل، کمی وبیشی کے متعلق جس

کا یہ عقیدہ ہو وہ یقیناً کافر ہے۔ اور سب سے زیادہ تعجب اور دُکھ کی بات یہ ہے کہ خمینی کا یہ مضمون تازہ ہے اور اس دورِ حکومت میں شائع ہوا ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ پاکستان میں قرآن و سنت پر مبنی نظام حکومت قائم کریں گے لا حول ولا قوۃ الا باللہ

طالب حسین کرپالوی اور تحریف قرآن

انہی دنوں مسئلہ تحریف قرآن کے نام سے ۶۱۱ صفحات کی ایک ضخیم کتاب طبع دوم ملی ہے جس کے مؤلف مولوی طالب حسین کرپالوی ہیں۔ اس کتاب کی تقریب نمائی بتاریخ ۴ اپریل ۱۹۸۲ء خواجہ محمد کمیل صاحب کی قیام گاہ گلشنِ فیصل بی ایریا کراچی میں ہوئی جس کی صدارت علامہ رضی جعفر صاحب نے کی ہے اس اجلاس میں مولوی مرزا یوسف حسین لکھنوی بھی تھے۔ اور ان کی اس پر تقریظ بھی درج ہے۔ اس کتاب پر شیعی علامہ طالب جوہری صاحب ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کی بھی تقریظ ہے۔ اور اس کتاب کو جن شیعہ علماء نے اپنے موضوع پر بہترین کتاب قرار دیا ہے ان میں مولوی صفدر حسین صاحب نجفی پرنسپل جامعۃ المنتظر لاہور اور مولوی عارف حسین صاحب پرنسپل دار العلوم جعفریہ پارہ چنار کا بھی نام ہے۔ یہ غالباً وہی عارف حسین ہیں جو تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کے قائد ہیں۔ اور اس کتاب پر مرزا محمد عالم صاحب مجتہد لکھنؤ کی بھی تقریظ ہے۔ اس کتاب میں مؤلف نے دعویٰ کیا ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل نہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں

:۔ علمائے شیعہ نے بار بار وضاحت فرمائی ہے کہ موجودہ قرآن کم ہے نہ زائد اور اپنے اثبات دعویٰ کے لئے عقلی و نقلی دلائل بھی تحریر فرمائے ہیں۔ تحریف (ص۱۳۳)

اصول کافی وغیرہ میں جو روایات تحریف کی صریح ہیں ان کا جواب یہ دیا ہے۔

:۔ معترضین نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ شیعہ کے نزدیک قرآن میں اسمائے اہل بیت تھے

جو کہ اب نہیں ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ اسماء متن قرآن میں نہیں تھے بلکہ تفسیر میں تھے اور یہ تفسیر اللہ کی طرف سے نازل ہوئی تھی۔ اصحاب کرام پڑھا کرتے تھے (ص۲۴۷)

لیکن یہ تاویل ان کی باطل ہے کیونکہ روایت یوں ہے: عَن ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ لَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ کلمات فی محمد و علی و فاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ علیہم السلام من ذُرِّیَّتِهِمْ فَنَسِیَ۔ هٰکَذَا وَاللّٰهِ نَزَلَتْ۔

(امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت لَقَدْ عَهِدْنَا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور ان ائمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے آدم ان کو بھول گئے۔ واللہ محمد پر یوں ہی نزول آیت ہوا۔ شافی ترجمہ اصول کافی کتاب الحجت جلد اول ص۴۱۳) یہاں مترجم نے ترجمہ میں خیانت کی ہے۔ اور یہ مطلب لیا ہے کہ امام جعفر صادق نے آیت میں کلمات سے مراد محمد و علی … لئے تھے حالانکہ اصل روایت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ اسماء اس آیت کا جزء ہیں جو وحی متلو ہے۔ جس پر هٰکَذَا وَاللّٰهِ نَزَلَتْ کے الفاظ واضح دلالت کرتے ہیں روایت میں یہ نہیں ہے کہ یہ تفسیری الفاظ ہیں جو بطور وحی غیر متلو نازل ہوئے ہیں

(۲) زیر بحث کتاب کے مؤلف مولوی طالب حسین کرپالوی لکھتے ہیں کہ حضرت علی کا قرآن آیات اور سورتوں کے لحاظ سے موجودہ قرآن کے مطابق تھا۔ اس میں فرق یہ تھا کہ وہ تنزیل کے مطابق تھا۔ اس میں متن قرآن کے ساتھ ساتھ تفسیری نوٹ بھی تھے! الخ (ص۱۹۲) پھر ص۲۶ پر بھی لکھتے ہیں :۔

حضرت علیؓ کا قرآن متن کے لحاظ سے موجودہ قرآن سے کم و زائد نہیں تھا۔"

نیز لکھتے ہیں :۔ حضرت علیؓ نے جو قرآن مرتب فرمایا تھا اس میں تفسیری حواشی تھے جو کہ موجودہ قرآن میں نہیں۔" (ص۱۹۸) لکھتے ہیں

:۔ حضرت علی کا مرتبہ قرآن تنزیل باری تعالیٰ کے مطابق و موافق تھا۔ اور عثمان

کا مرتبہ قرآن جو اس وقت رائج ہے ترتیب نزولی کے خلاف ہے"۔ (ص ۲۱۶)

یہ تو صحیح ہے کہ اہل السنت والجماعت کے نزدیک بھی قرآن جس ترتیب سے نازل ہوا تھا اس ترتیب سے موجودہ قرآن جمع نہیں ہوا لیکن اہل السنت والجماعت کے نزدیک موجودہ قرآن کی ترتیب از خود جامعین قرآن نے نہیں دی بلکہ جمع و ترتیب قرآن اسی ترتیب سے ہے جو ترتیب خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ اور اسی ترتیب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مبارک میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کو سناتے تھے اور اسی ترتیب سے صحابہ کرام قرآن مجید حفظ کرتے تھے اور یہی سلسلہ حفاظ امت کا آج تک قائم ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن کی ترتیب نزولی کے مطابق جمع کرنے کی تھی تو امت کو اس کی توفیق کیوں نہیں دی۔ حالانکہ آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اور آیت) اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ کا تقاضا ہے کہ ہر پہلو سے من جانب اللہ قرآن کی حفاظت کی جائے جو اس کی رضا کے مطابق ہو۔ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت علی المرتضیٰ نے ترتیب نزولی کے مطابق قرآن جمع کیا تھا تو سوال یہ ہے کہ اگر یہ ترتیب صحیح تھی اور رضائے خداوندی کے مطابق تھی اور امت کے لئے یہ نافع تھی تو پھر حضرت علی المرتضیٰ نے اپنے جمع کردہ قرآن کو غائب کیوں کر دیا۔ کیا ساری امت کو ظہور مہدی تک اصل قرآن سے محروم رکھنا جرم عظیم نہیں ہے؟

کرپالوی صاحب کی منطق

کرپالوی صاحب اسی سلسلہ میں لکھتے ہیں: اعتراض ۲۳۔ حضرت علیؓ نے اپنا مرتبہ قرآن شائع کیوں نہ کیا؟ جواب: (۱) اگر حضرت علیؓ اپنا مرتبہ قرآن رائج کر دیتے تو اختلاف کثیر ہوتا۔ اور امت مسلمہ میں اہل کتاب کی طرح اس موضوع پر کئی گروہ ہو جاتے۔

(۲) حضرت عثمانؓ کا مرتبہ قرآن قریہ قریہ بستی بستی پہنچ چکا تھا اور یہ علاقہ بھی

کافی وسیع تھا۔ اگر اس وقت حضرت علیؓ اپنا مرتبہ قرآن رائج کر دیتے تو کسی کے پاس حضرت علیؓ کا اور کسی کے پاس حضرت عثمانؓ کا قرآن ہوتا اور اس وقت امت مسلمہ سیاسی لحاظ سے دو پارٹیوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ بعض حضرت علیؓ کے حامی اور بعض معاویہ بن ابی سفیان کے۔ لہٰذا حضرت علیؓ سے عقیدت رکھنے والے حضرت علیؓ کے قرآن کو اور معاویہؓ سے محبت رکھنے والے حضرت عثمانؓ کے قرآن کو اختیار کرتے۔

(۳) حضرت علیؓ اگر اپنا قرآن رائج کرتے تو ضروری تھا کہ تمام عالم اسلام سے حضرت عثمانؓ کا مرتبہ قرآن حاصل کرتے اور پھر تمام علاقے میں اپنا قرآن رائج کرتے لیکن اس کے لئے کافی عرصہ درکار تھا اور پرامن ماحول لازم تھا لیکن چند بہانوں کی تحریک پر مسلمانوں نے حضرت علی کو جنگوں میں ہی الجھائے رکھا۔ بھلا وہ اپنا قرآن کب اور کیسے رائج کرتے۔

(۴) حضرت علی کو اپنا مرتبہ قرآن شائع کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی کیونکہ اس کا متن وہی تھا جو حضرت عثمان کے مرتبہ قرآن کا تھا فرق یہ تھا کہ حضرت علی کا قرآن نزول کی ترتیب کے مطابق تھا اور حواشی میں تفسیری نوٹ تھے متن کے لحاظ سے دونوں قرآنوں میں کوئی فرق نہ تھا۔ لہٰذا اس کے رائج نہ کرنے سے کوئی گناہ نہیں لازم آتا۔

(۵) اگر حضرت علیؓ اپنے دورِ حکومت میں اپنا مرتبہ قرآن رائج کر دیتے تو ہر آنے والا حکمران اقتدار سنبھالتے ہی قرآن کو نئے طریقے پر مرتب کرتا اور اسے رائج کر دیتا تو اس طرح انجیل کی طرح قرآن کی بھی اصلیت ختم ہو جاتی۔

(۶) اگر حضرت علی اپنا مرتبہ قرآن رائج کرتے تو حزب اختلاف اسے سیاسی رنگ دیکر ہنگامے شروع کر دیتی۔ دیکھو حضرت عثمان سے ذاتی رنجش کی وجہ سے حضرت

علی نے عمداً اپنا قرآن رائج کر دیا ہے۔

(۸) حلال مشکلات نے روضہ کافی کے صـ۶۵ـ پر خود وضاحت فرمادی۔ کہ

مجھ سے پہلے صاحبان اقتدار نے کچھ ایسے عوامل کئے ہیں جن سے مخالفت رسول واضح ہوتی ہے۔ اگر میں ان امور کو رسول اکرم کے زمانے کے مطابق ڈھال دوں تو میری فوج چھوڑ کر چلی جائے گی اور میں اکیلا رہ جاؤں گا۔ یا چند مخلص ساتھی رہ جائیں گے الخ (صـ۳۳۶ـ تا صـ۳۳۸ـ)

تبصرہ

کربالوی صاحب نے حضرت علیؓ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اصلی قرآن رائج نہ کرنے کی جو توجیہات پیش کی ہیں ان کے پیش نظر تو حضرت علی کی کوئی دینی پوزیشن باقی نہیں رہتی اور اصلی قرآن غائب کرنے کے مجرم تنہا حضرت علی ہی قرار پاتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ قرآن میں ہی اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ (بیشک جو لوگ ان واضح ارشادات اور ہدایت کو جنہیں ہم نے اتارا چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ ہم نے انہیں کتاب میں لوگوں کیلئے واضح کر کے بیان کر دیا۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں (ترجمہ مولوی امداد حسین کاظمی)

جب کتاب اللہ کے بعض ارشادات کو چھپانے والا ملعون ہے تو سارے اصلی قرآن کو غائب کرنے والے کا کیا حکم ہوگا۔ دشیعہ عقیدہ کی بنیاد پر حضرت علی المرتضیٰ کس زمرے میں شمار ہوتے ہیں جن کو کربالوی صاحب انبیائے سابقین علیہم السلام سے بھی افضل لمتے ہیں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ تحفظ قرآن میں اس قسم کی غفلت اور غلط قرآن کو قبول کرنے اور احکام اسلام نافذ کرنے کی بنا پر تو حضرت

علی کسی درجہ میں بھی خلیفہ رسول تسلیم نہیں کئے جا سکتے چہ جائیکہ ان کو خلیفہ بلافصل قرار دیا جائے۔ العیاذ باللہ۔

ترتیب نزولی چھوڑنے کا نقصان

کربالوی صاحب موصوف نے بزعم خود اپنے مختصر جائزہ میں قرآن مجید کی موجودہ ترتیب کی نمبروار، وغلطیاں ثابت کی ہیں اور اس بات کا کہ:۔ کیا حضرت عثمان نے قرآن جمع کر کے لسیان عظیم نہیں فرمایا؟۔ یہ جواب دیا ہے:۔ دوستو۔ احسان تو تب ہوتا جب پہلے کسی نے یہ کام نہ کیا ہوتا۔ حالانکہ کتب سے ثابت ہے (جیسا کہ صـ۱۸۸ـ پر تحریر ہو چکا ہے کہ حضرت علیؓ نے ان سے بہت پہلے ایسا قرآن جمع کر دیا تھا جس کے متعلق صحابہ کرام نے فرمایا کہ اس میں علم کثیر تھا۔ اگر انس وجن ایک مقام پر اکٹھے ہو کر بھی اسے جمع کریں تو ناممکن۔ ایسے قرآن کو قبول نہ کرنا بھی تو نقصان عظیم ہے۔ سچ پوچھو تو جسے جناب احسانِ عظیم فرما رہے ہیں یہ اس نقصان عظیم کے مقابلے میں کچھ مقام ہی نہیں رکھتا صـ۲۴۳ـ)

اسی سلسلے میں یوں گوہر فشانی کرتے ہیں:۔

حضرت علیؓ نے آیات کے ساتھ تفسیری نوٹ بھی تحریر فرمائے ہوئے تھے جس میں ذکر خیر کے مقام پر نیک لوگوں کے اور ذکر شر کے مقام پر مجرم، مرتد، منافق خارجی اور فاسقوں کے نام باوضاحت موجود تھے لیکن جب اصحاب نے حضرت علیؓ کے مرتبہ قرآن کو دیکھا تو اس میں اپنی قوم کی مذمت دیکھی جو آیات میں شان اور تفسیر میں باوضاحت تھی کہ جس کی وجہ سے پہلے مہربانوں نے حضرت علیؓ کا قرآن قبول نہ کیا۔ بلکہ سوچا کہ اگر قرآن ان کے پاس رہ جائے تو پھر بھی وہ ریکارڈ رہے گا لہذا اسے حاصل کر کے ختم ہی کر دیں۔ لیکن صاحبان اقتدار کی یہ ذہانت وسیاست

اور دیانت [illegible] کے ناک کے سامنے کارگر نہ ہوئی حضرت عمرؓ کی بھی پالیسی رہی کہ صرف آیات جمع ہوں تفسیر نہ ہو۔ اور اس کے لئے انہوں نے سرکاری حکم بھی نافذ فرمایا۔ حضرت علیؓ کا صرف یہی قصور تھا کہ آپ نے مجرموں کے چہروں سے نقاب کشائی فرما کر ان کے اصلی خد و خال پیش کر دیئے تھے جس سے قلیل تعداد کو نقصان پہنچتا لیکن قیامت تک کیلئے کئی ایک مسائل کا حل ہو جاتا۔ لیکن صاحبان اقتدار نے سیاست و فطانت سے کام لیتے ہوئے اپنی پارٹی کو بچا لیا لیکن قیامت تک مسلمانوں کو ایک قیمتی و گرانقدر خزانے سے محروم کر دیا۔ (ص ۳۵۸/۳۶۰)

الجواب

کربالوی صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے قرآن کے ساتھ اس کے تفسیری نوٹ بھی لکھے تھے۔ اور وہ تفسیری کلمات بھی من جانب اللہ بذریعہ وحی نازل ہوئے تھے۔ اور وہ قیامت تک کے مسلمانوں کیلئے ایک قیمتی اور گرانقدر خزانہ تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ قیمتی خزانہ۔ (جو کلمات وحی پر مشتمل تھا) کس نے ضائع کیا، اصحاب نے یا حضرت علیؓ نے۔ ظاہر ہے کہ اس قیمتی خزانہ کو حضرت علیؓ نے قیامت تک کیلئے غائب کیا۔ نہ کہ اصحاب نے۔ صحابہ کرام نے تو بقول کربالوی حضرت علیؓ کے مرتب کردہ قرآن کو قبول ہی نہ کیا کہ اس سے مجرموں کے چہروں کی نقاب کشائی ہوتی تھی۔ بالفرض اگر واقعات یہی ہیں تو اصلی مجرم حضرت علیؓ ہیں (العیاذ باللہ) جنہوں نے اس قرآن کو غائب کر دیا۔ جو ان کے پاس اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت تھی اور اپنی کمزوری کی بنا پر امت مسلمہ کو عظیم دینی نقصان پہنچا،

(۲) کیا امت کو باہمی اختلاف اور تفرقہ سے بچانے کا یہی اسلامی طریقہ ہے کہ اصلی قرآن

سے ہی اس کو محروم کر دیا جائے۔ نہ صرف حضرت علیؓ بلکہ امام مہدی تک ائمہ نے اصلی قرآن کو غائب کئے رکھا حالانکہ وہ اپنے دین کے لئے ہی مصائب میں مبتلا ہوئے بعض زندان میں ڈالے گئے اور بعض شہید ہوئے۔ خود حضرت علیؓ کو جنگ جمل اور صفین کے مراحل سے گزرنا پڑا۔ فرمایئے اگر اصلی قرآن کو رائج فرماتے اور اس کے نتیجہ میں جام شہادت نوش کرنا پڑتا تو اس میں کیا خسارہ تھا۔ اور اگر اصلی قرآن کو غائب کیا تو حضرت علیؓ اور دیگر ائمہ کو کیا دینی فائدہ پہنچا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر ائمہ کی محبت کے پردے میں یہ قرآن دشمنی پر مبنی مذموم عزائم ہیں جن کا مختلف شکلوں میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔

(۳) یہ بھی بتایا جائے کہ صحابہ کرام نے متن قرآن کی ترتیب میں کیوں تبدیلی کی تھی۔ اور اگر انہوں نے تبدیلی کی تھی تو حضرت علیؓ نے متن قرآن کو اس کی اصلی اور صحیح ترتیب سے کیوں نہ رائج کیا۔ اور اس غلط ترتیب قرآن سے کیوں راضی ہو گئے جس کی خرابیاں آج ڈاکٹر عسکری اور کربالوی جیسے محبان علی بھی گنوا رہے ہیں۔ یہ بھی تو فرمایئے۔ کہ حضرت علیؓ وغیرہ بارہ امام جو معصوم بھی ہیں اور انبیائے سابقین علیہم السلام سے افضل بھی ہیں آخر ان کو من جانب اللہ الٰہی امامت کا منصب عطا کرنے کا مقصد کیا تھا۔ کیا یہ حضرات کتمان حق۔ تقیہ۔ متعہ اور تبرا کی ہی امت کو تعلیم دینے کے لئے تشریف لائے تھے۔

عبرت۔ عبرت۔ عبرت

تحریف قرآن اور کربالوی

کربالوی صاحب بظاہر تو متن قرآن میں عدم تحریف کے قائل ہیں لیکن حقیقتاً وہ بھی شیعہ مذہب کے اصل عقیدہ کے مطابق تحریف ہی کے قائل ہیں اور مولوی محمد حسین ڈھکو مجتہد۔ مرزا احمد علی انجہانی۔ ڈاکٹر عسکری بن احمد اور مولوی طالب حسین کربالوی کا مقصد ایک ہی ہے۔ عسکری صاحب کے مضمون کے اقتباسات پہلے درج کئے جا چکے ہیں جن میں

انھوں نے موجودہ قرآن کی ترتیب کا مضحکہ اڑانے کے ساتھ ساتھ متن قرآن میں کمی و بیشی ہونے کا بھی اقرار کیا ہے اور کرباروی صاحب نے ترتیب قرآن کی خرابیوں کی فہرست عسکری صاحب سے بھی طویل پیش کر کے اپنے دل کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

(۲) عسکری اور کرباروی دونوں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ متن قرآن کی طرح اس کے تفسیری کلمات بھی بذریعہ وحی نازل ہوئے ہیں۔ عسکری صاحب کے نزدیک وہ متن قرآن کا جزء ہیں اور کرباروی صاحب یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ تفسیری کلمات ہیں لیکن سب کے سب بھی کلمات خداوندی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہی اپنے بندوں کو آیات کا مصداق بتانے کے لئے نازل فرمائے ہیں۔ تو ان کی تحریف بھی وحی خداوندی میں ہی تحریف ہے اور حسب ارشاد خداوندی إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ ہر قسم کی وحی کے کلمات کی حفاظت من جانب اللہ ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن حضرت علی المرتضیٰ نے قادر مطلق کی حفاظت کا بند بھی توڑ دیا۔ اور قیامت تک کیلئے امت مرحومہ کو وحی کے اس عظیم الشان اہم حصہ سے محروم کر دیا۔ اور اصلی قرآن کی ترتیب میں بھی تبدیلی تحریف قرآن کی ہی ایک صورت ہے اور وہ بھی حفاظت خداوندی کے خلاف ہے۔ بہر حال بعض شیعہ علماء بالصراحت اور بعض مثل کرباروی کے تقیہ کے تہ بہ تہ پردوں میں تحریف قرآن کے قائل ہیں ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم
واللہ الهادی

شیعہ تراجم قرآن اور تحریف

میرے پاس مولوی مقبول احمد دہلوی کا ترجمہ مع ضمیمہ (مطبوعہ سنہ ۱۹۱۵ء) اور دہلی ترجمہ مولوی فرمان علی (ناشر امامیہ کتب خانہ اندرون موچی دروازہ لاہور) (۳) اور ترجمہ مولوی امداد حسین کاظمی جنوان القرآن المبین تفسیر المتقین (تالیف سنہ ۱۳۸۰ھ) ناشر شیعہ جنرل ایجنسی انصاف پریس لاہور

موجود ہیں ان تینوں شیعہ تراجم کے حواشی میں شیعہ ائمہ کی ایسی روایات منقول ہیں جن سے تحریف قرآن (کمی و بیشی) ثابت ہوتی ہے۔ اور ان تراجم کی تائید و تصدیق متعدد شیعہ علماء و مجتہدین نے کی ہے خصوصاً مولوی مقبول احمد کے ترجمہ پر تو لکھنؤ کے بڑے بڑے شیعہ مجتہدین کی تقاریظ درج ہیں۔ یہاں بطور نمونہ سورۃ آل عمران کی آیت يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ کا ترجمہ اور تفسیر پیش کی جاتی ہے۔

تحریف قرآن اور قیامت میں پانچ جھنڈے

مندرجہ آیت کا ترجمہ مولوی مقبول احمد نے یہ لکھا ہے (جس دن کچھ چہرے نورانی ہوں گے اور کچھ منہ کالے) اس کے حاشیہ پر مولوی مقبول احمد لکھتے ہیں:- تفسیر قمی میں حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب وقت یہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسول خدا نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت میرے پاس پانچ جھنڈوں کے تحت میں ہو کر آئے گی۔ ان میں سے چار کے ماتحت تو بھوکے پیاسے جہنم میں بھیج دیئے جائیں گے اور پانچویں کے زیر سایہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ (پوری حدیث ضمیمے میں ملاحظہ فرمایئے۔ اور ضمیمہ میں جو روایت منقول ہے درج ذیل ہے۔

ان پانچ جھنڈوں سے پہلا جھنڈا اس امت کے گوسالہ (ابوبکر) کا ہوگا۔ اس میں آنحضرت فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں سے سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد ان دو گرانقدر چیزوں کے ساتھ جو میں تم میں چھوڑ آیا تھا کیا برتاؤ کیا۔ وہ جواب دیں گے کہ ثقل اکبر (یعنی کتاب خدا) میں تو ہم نے تحریف کی اور اسے پس پشت ڈال دیا۔ اور ثقل اصغر (یعنی اہل بیت رسول) ان سے ہم نے عداوت اور بغض رکھا اور ظلم کیا۔ آنحضرت فرماتے ہیں میں ان سے یہ کہوں گا کہ تمہارے کالے منہ ہوں تم جہنم میں بھوکے پیاسے چلے جاؤ۔ پھر دوسرا جھنڈا اس

امت کے فرعون (عمر) کا میرے پاس آنا ہوگا۔ اور میں ان سے سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا وہ جواب دیں گے ثقل اکبر میں تو ہم نے تحریف کی اور اسے پھاڑ ڈالا اور اس کی مخالفت کی۔ اب رہا ثقل اصغر ان سے ہم نے دشمنی کی اور ان سے لڑے۔ تو میں ان سے کہوں گا کہ تمہارا بھی منہ کالا ہو۔ تم بھی جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد میری امت کے سامری (عثمان) کا آئے گا۔ ان سے بھی میں یہی سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد میرے ثقلین کے ساتھ کیا معاملہ کیا وہ جواب دیں گے ثقل اکبر کی ہم نے نافرمانی کی۔ اور اسے چھوڑ دیا اور ثقل اصغر کی ہم نے نصرت چھوڑ دی اور ان کو ضائع کر دیا۔ تو میں ان سے کہوں گا کہ تمہارا بھی منہ کالا ہو جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد چوتھا جھنڈا ذوالثدیہ کا جس کے ساتھ اول سے آخر تک کل خوارج ہونگے آئے گا میں ان سے بھی سوال کروں گا کہ میرے ثقلین کے ساتھ تم نے کیا کیا تو وہ یہ کہیں گے کہ ثقل اکبر تو ہم نے پھاڑ ڈالا اور اس سے علیحدہ رہے اور ثقل اصغر کے ساتھ ہم لڑے اور ان کو قتل کیا۔ میں ان سے کہوں گا جاؤ جہنم میں پیاسے۔ پھر پانچواں جھنڈا امام المتقین سید الوصیین قائد الغر المحجلین وصی رسول رب العالمین کا میرے پاس وارد ہوگا۔ میں ان سے دریافت کروں گا کہ تم میرے بعد ثقلین کے ساتھ کس طرح پیش آئے۔ وہ جواب میں عرض کریں گے کہ ثقل اکبر کی ہم نے پیروی اور اطاعت کی اور ثقل اصغر سے ہم نے محبت موالات کی اور ان کو یہاں تک مدد دی کہ ان کے بارے میں ہمارے خون تک بہا دیئے گئے پس ان سے میں کہوں گا سیر و سیراب ہو کر سفید رو بن کر جنت میں چلے جاؤ اس کے بعد آنحضرت نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں۔ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۔۔۔ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک

(ضمیمہ ترجمہ مولوی مقبول احمد ص ۵۹ مطبوعہ مقبول پریس دہلی ۱۹۱۵ء)

اور یہی روایت پانچ جھنڈوں والی مولوی امداد حسین کاظمی نے تفسیر المتقین میں نقل کی ہے

بعبارت تفسیر قمی سے لی گئی ہے۔ جو شیعہ مذہب کی قدیم ترین تفسیروں میں سے ہے۔ جس کے مؤلف شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم القمی ہیں۔ (متوفی ۳۰۷ھ) اور شیخ قمی نے شیعوں کے گیارہویں معصوم امام حسن عسکری متوفی ۲۶۰ھ کا زمانہ پایا ہے۔ شیخ محمد یعقوب الکلینی (مؤلف اصول و فروع کافی) متوفی ۳۲۹ھ نے الکافی میں اکثر روایات تفسیر قمی سے لی ہیں۔ شیخ قمی صراحتاً تحریف قرآن کے قائل ہیں اور زیر بحث پانچ جھنڈوں والی روایات میں بھی اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ صحابہ کرام نے قرآن میں تحریف کی تھی

یہ روایت تفسیر قمی ص ۱۰۹ مطبوعہ نجف اشرف (۱۳۸۶ھ) میں ہے۔

اصل روایت میں گوسالہ۔ فرعون اور سامری کے الفاظ ہیں جن کا مصداق مولوی مقبول احمد دہلوی نے قوسین میں ابوبکر۔ عمر اور عثمان کو قرار دیا ہے۔ العیاذ باللہ۔ یہ روایت گو من گھڑت ہے لیکن خلفائے ثلاثہ کے بارے میں اور تحریف قرآن کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ اس سے واضح ہوتا ہے اور تعجب ہے کہ قرآن میں تحریف کرنے والے تو حسب روایت جہنمی بن جائیں گے لیکن حضرت علی المرتضیٰ اپنے پیروکاروں سمیت جنت میں جائیں گے حالانکہ حسب اعتقاد شیعہ انہوں نے ظہور مہدی تک اصلی قرآن کو بالکل ہی غائب کر دیا تھا۔ پھر ان کے پیروکار شیعوں نے کس ثقل اکبر (یعنی کتاب اللہ) کی پیروی اور اطاعت کی تھی۔ ۔۔۔ بِئْسَمَا تَحْكُمُونَ ۔

ہمارا سوال

شیعہ امامیہ کا اصل مذہب تو تحریف قرآن کا ہی ہے لیکن اگر مولوی محمد حسین صاحب مجتہد اور مولوی طالب حسین صاحب کرپالوی کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ متن قرآن میں تحریف کے قائل نہیں تو پھر وہ ان اکابر علمائے شیعہ کو بالوضاحت کافر قرار دیں جو قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جامعین قرآن کے ہاتھوں تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ ۔۔۔ بینوا توجروا۔

عقیدۂ امامت اور کلمۂ شیعہ

حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی دام مجدہم نے اپنی یادگار تصنیف "ایرانی انقلاب" میں شیعی عقیدۂ امامت کی پوری وضاحت کر دی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے لیکر اکابر علمائے دیوبند اور شعر صا امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی رحمہم اللہ تعالیٰ نے شیعی عقیدہ امامت کو عقیدہ ختم نبوت کے منافی قرار دیا ہے اور فتوی تکفیر شیعہ کی ایک بڑی بنیاد ان کا عقیدۂ امامت ہی ہے کیونکہ وہ منصب امامت کو منصب نبوت سے افضل قرار دیتے ہیں۔ اور اسی لئے اثنا عشریہ کے نزدیک اس امت کے بارہ نامزد معصوم امام انبیائے سابقین حتیٰ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام سے بھی افضل ہیں اسلام کے بنیادی اصول تین ہیں توحید۔ نبوت اور قیامت۔ اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی امتوں کو انہی اصول ثلٰثہ کی تعلیم دی ہے لیکن اس کے برعکس شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک اسلام کے بنیادی اصول پانچ ہیں۔ توحید۔ عدل۔ نبوت امامت۔ قیامت۔ اور شیعہ مذہب کی ابتدائی کتابوں حتیٰ کہ مترجم نمازوں میں بھی انہی پانچ اصول دین کی وضاحت پائی جاتی ہے جس سے لازم آتا ہے کہ جس طرح توحید نبوت اور قیامت کا منکر کافر ہے اسی طرح شیعوں کی مزعومہ امامت کا منکر بھی کافر ہے۔ اور اسی عقیدہ امامت کی اہمیت کے پیش نظر انہوں نے اپنے کلمۂ اسلام و ایمان میں عقیدۂ امامت کا اضافہ کر دیا ہے۔ (اور اذان میں بھی وہ رسالت کی شہادت کے بعد امامت کی بھی شہادت دیتے ہیں۔ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ۔ اور یہی کلمہ انہوں نے پاکستان کے سرکاری سکولوں کی کلاس نہم و دہم کے نصاب اسلامیات

لازمی کی کتاب "رہنمائے اساتذہ" میں شامل کرا لیا ہے جس کی تشریح اس کتاب میں حسب ذیل عبارت سے کی گئی ہے:۔

کلمۂ اسلام کے اقرار اور ایمان کے عہد کا نام ہے۔ کلمہ پڑھنے سے کافر مسلمان ہو جاتا ہے۔ کلمہ میں توحید و رسالت ماننے کا اقرار اور امامت کے عقیدے کا اظہار ہے۔ ان عقیدہ کے مطابق عمل کرنے سے مسلمان مومن بنتا ہے" اس کلمہ اور اس کی مذکورہ وضاحت سے یہ لازم آتا ہے کہ جو مسلمان کلمۂ اسلام میں حضرت علی رضی خلافت بلافصل کا اقرار نہیں کرتا۔ وہ نہ مسلم ہیں اور نہ مومن۔ اس وجہ سے سوائے شیعوں کے دور رسالت سے لیکر آج تک ساری ملت اسلامیہ نہ مسلم قرار دی جا سکتی ہے اور نہ مومن۔ حالانکہ خود خاتم النبیین۔ رحمت للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تئیس سالہ تبلیغی رسالت میں کسی کافر کو حلقہ اسلام میں داخل کرتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت اور خلافت بلافصل کا اقرار نہیں کرایا۔ کلمۂ اسلام میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف توحید و رسالت کا اقرار کرایا ہے

یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (جس کی مزید تفصیل بندہ کے ایک رسالہ پاکستان میں تبدیلی کلمۂ اسلام کی ایک خطرناک سازش میں موجود ہے) بہر حال کلمۂ اسلام میں حضرت علی المرتضیٰ کی خلافت بلافصل کا اضافہ اور اس کو ایمان و اسلام کے لئے مثل اقرار رسالت کے شرط قرار دینا۔ نبی کریم رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے تلقین فرمودہ کلمۂ اسلام کو ناقص قرار دینے کے مترادف ہے جو ایک مستقل کفر ہے۔ خلاصہ یہ کہ عقیدہ امامت عقیدہ تحریف قرآن۔ تکفیر صحابہ و خلفائے راشدین کی بنا پر شیعہ امامیہ کی تکفیر کا فتوی صحیح ہے

اور اس کے علاوہ ان کے عقائد تقیہ ۔ کتمان حق ۔ تبرا ۔ رجعت اور متعہ وغیرہ ایسے عقائد ہیں جن کی بنا پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے قرآن اور اسلام سے اپنا تعلق منقطع کر چکے ہیں اور جب تک وہ اپنے عقائد کفریہ سے توبہ نہ کریں ان کو ملت اسلامیہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا ۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

ایرانی تحریف شدہ قرآن

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ

:۔ حکومت پنجاب نے ادارہ سازمان چاپ جاودان (ایران) کے شائع کردہ قرآن پاک نمبر ۳۸ کے تمام نسخے فوری طور پر ضبط کر لیے ہیں کیونکہ اس کے متن میں الفاظ یا اعراب میں تحریف پائی گئی جو قرآن پاک کے مسلمہ متن کے خلاف ہے اور جس سے مسلمانان پاکستان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے ۔ (جنگ راولپنڈی ۱۲ دسمبر ۱۹۸۶ء) یہ حکومت کیلئے بھی چیلنج ہے ایران کے مطبوعہ تحریف شدہ قرآن کے ثبوت کے بعد کیا اس امر میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے کہ شیعوں کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں ہے ۔ اور وہ قرآن میں تحریف کے قائل ہیں ۔

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہ خطیب مدنی جامع مسجد چکوال

وامیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان

---

۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ ـــ ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء

ضمیمہ ۳

علماء پاکستان کی مزید تصدیقات

---

*

علماء سرحد کی تصدیقات

اسیر مالٹا سلف کی یادگار حضرت مولانا عزیر گل صاحب مدظلہ العالی کی رائے گرامی

اسیر مالٹا ، سلف کی یادگار حضرت مولانا محمد عزیر گل صاحب مدظلہ العالی کی رائے گرامی ۔

اسیر مالٹا حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص اکابر دیوبند کی یادگار حضرت مولانا محمد عزیر گل صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور آپ کو یہ استفتا اور فتویٰ پڑھ کر سنایا گیا تو اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ فتویٰ وقت کا اہم تقاضا اور ضرورت ہے ۔ کیونکہ ان کے عقائد اب بالکل واضح ہو گئے ہیں اور مسلمانوں کو کھل کر ایذا پہنچانے کے درپے رہتے ہیں ۔ آپ سے دستخط کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ میں اس فتویٰ کی توثیق کرتا ہوں ۔ بینائی نہیں رہی جس کی وجہ سے پندرہ سال سے قلم نہیں اٹھایا اور ہاتھ میں رعشہ بھی ہے اس لئے دستخط سے معذور سمجھیں ، دوبارہ درخواست کی گئی کہ تبرک کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر آپ کے دستخط ہوں تو از راہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا اور حضرت نے ہاتھ پکڑ وا کر فتوے پر دستخط فرمائے ۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے پہلے شیعوں کے کفر کا فتویٰ مولانا عبد الشکور لکھنویؒ لکھ چکے ہیں جس پر ہمارے تمام اکابر نے دستخط فرمائے تھے ۔ اس طرح شیعوں کے کفر کا فتویٰ علمائے دیوبند کا متفقہ موقف ہے ۔

جامعہ امداد العلوم ۔ پشاور

حضرت مولانا فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ کی رائے

شیعہ پکے کافر ہیں ، ان کے کفر کو اور ان کی شناعت کو ہمارے حضرت مجدد ملت نور اللہ مرقدہ بھی اپنے فتویٰ اور

ملفوظات میں بار بار بیان فرما چکے ہیں۔ علماء دیوبند نے جب شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا تو اس پر مولانا عبد الماجد دریابادی کے اشکالات کے ہمارے حضرت قدس سرہ نے جواب دیئے۔ شیعوں کا پورا دین اور مذہب کلمہ سے لیکر نماز جنازہ اور دفن تک ہر ہر چیز اسلام اور مسلمانوں سے مختلف ہے۔ ان کا سب سے بڑا کفر یہ ہے کہ یہ موجودہ قرآن کو محرف مانتے ہیں، امامت کے قائل ہیں اور صحابہؓ کو مرتد و منافق سمجھتے ہیں اس لئے یہ کافر ہیں۔ اور میں مفتی صاحب کے فتوے کی تصدیق و توثیق کرتا ہوں۔ جو علماء اور مشائخ شیعوں کے خلاف علمی اور عملی کام کر رہے ہیں وہ جہاد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و مدد فرمائے اور ان کو کامیاب فرمائے۔ میں ہر وقت ان لوگوں کے لئے دل سے دعا گو ہوں۔ (مولانا) فقیر محمد (مدظلہ) سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم۔ پشاور

ہم اپنے بزرگ اور واجب صد احترام علماء کرام کی تائید کرتے ہوئے روافض اثنا عشریہ کے اسباب کفر کی بنا پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

محمد حسن جان شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم پشاور

روافض کی کتب کے مطالعہ سے ان کی تکفیر خود بخود معلوم ہوتی ہے۔

امان اللہ۔ استاد حدیث جامعہ امداد العلوم

عبد الرحمٰن ناظم جامعہ امداد العلوم۔

محمود۔ مدرس جامعہ امداد العلوم

حضرت مولانا عبد الحق مدظلہ العالی و علماء دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور کی تصدیق

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان فقہ اور فتاویٰ میں ہمارے مقتدا اور امام ہیں اور ہم مقتدی حضرات فتاوی میں صرف آپ کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے اس فتویٰ کی تصدیق و توثیق کی حضرت مفتی صاحب کے فتوے کے بعد کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کا فتویٰ ہم تمام علماء دیوبند اور خدام کے لئے حجت اور دلیل ہے۔ آپ کے حکم کے پیش نظر سعادت کے لئے دستخط کر رہا ہوں ورنہ حضرت مفتی صاحب کے دستخط ہم سب کی طرف سے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کے اس جہاد کو قبول فرمائے۔ ان بزرگوں نے اس فتنہ کا بروقت احساس کیا اور اس مرض کو سرطان بننے سے قبل ہی امت مسلمہ سے کاٹ کر علیحدہ کرنے کی کوشش کی ہے میں ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اس جدوجہد اور جہاد میں حضرت مفتی صاحب کا ساتھ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے۔

(مولانا) عبد الحق (مدظلہ)
مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
و رکن قومی اسمبلی پاکستان

میرا مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے جواب سے اتفاق ہے بلاشک و شبہ یہ فرقہ مرتد ہے اس سے نکاح حرام اور کالعدم ہے۔

محمد فرید عفی عنہ مفتی و استاد دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سمیع الحق۔ نائب مہتمم و استاد حدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
و رکن ایوان بالا پاکستان

عبد القیوم حقانی۔ استاد دار العلوم حقانیہ

عبد الحلیم۔ 〃 〃 〃

غلام الرحمان۔ استاد دار العلوم حقانیہ

انوار الحق 〃 〃

مدرسہ نجم المدارس و علماء کلاچی۔ ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کا اثنا عشری شیعوں کے بارے میں فتویٰ لفظ بلفظ دیکھا۔ فتویٰ بجا ہے افسوس کہ اس کے عام اظہار میں بہت تاخیر ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

قاضی عبد الکریم غفرلہ
مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی

قاضی عبد اللطیف کلاچوی فاضل دار العلوم دیوبند رکن ایوان بالا پاکستان۔

قاضی عبد الحلیم۔ نائب مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس۔

قاضی محمد نسیم۔ ناظم مدرسہ نجم المدارس۔

محمد زمان۔ مدرس نجم المدارس۔ امان اللہ۔ مدرس نجم المدارس۔

قاضی محمد اکرم۔ مدرس نجم المدارس۔ غلام علی مدرس نجم المدارس۔

محمد ہارون۔ کلاچی۔ گلاب نور۔ کلاچی۔ حافظ عبد الواحد۔ کلاچی۔

عزیز الرحمٰن۔ کلاچی۔ عبد اللہ کلاچی۔ حبیب الرحمٰن کلاچی۔

دار العلوم سرحد۔ پشاور

المجیب مصیب

محمد ایوب جان بنوری۔ مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم سرحد۔

عبد اللطیف۔ مفتی دار العلوم سرحد۔ پشاور

عبد اللہ۔ مدرس دار العلوم سرحد۔ شفیع الدین مدرس دار العلوم سرحد۔

سمیع اللہ۔ مدرس دار العلوم سرحد۔ جلیل الرحمان۔ مدرس دار العلوم سرحد۔

شہاب الدین، مدرس دار العلوم سرحد۔ احسان الحق۔ مدرس دار العلوم سرحد۔

مرکزی دار القراء۔ نمک منڈی۔ پشاور

الجواب صحیح۔ محمد جان شیخ الحدیث۔ مرکزی دار القراء۔ پشاور

محمد فیاض مہتمم مرکزی دار القراء۔ نمک منڈی پشاور

جامعہ اشرفیہ پشاور

محمد اشرف قریشی۔ مدیر صدائے اسلام و مہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور

دار العلوم حمادیہ پشاور

الجواب صحیح ۔ رحمت ہادی ۔ مہتمم دار العلوم ہادیہ پشاور

〃 سعید الرحمٰن ناظم اعلیٰ دار العلوم ہادیہ پشاور

مدرسہ معراج العلوم بنوں

جو استفتاء میرے سامنے آیا اور اس میں فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد ہیں اس کی رو سے یقیناً اس قسم کے عقائد رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اس سے مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا ناجائز ہے ۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والی جماعت جب کہ کافر ہے اور پھر اپنے آپ کو بہ مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور عامۃ المسلمین کو گمراہ کرتے ہیں ۔ یہ مار آستین ہیں ۔ جس کا ضرر علانیہ کفار سے بہت زیادہ ہے ۔ مسلمانوں کو چاہئیے کہ ان کے اس تلبیس میں نہ پھنسیں ان سے اظہار برأت کر کے ان کے کفر و کفریات عام طور پر مشتہر کریں ۔

فضل غنی مفتی مدرسہ معراج العلوم بنوں

ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں اور ان سے مسلمانوں جیسا معاملہ نہیں ہونا چاہئیے ۔

صدر الشہید مہتمم مدرسہ معراج العلوم بنوں

اس قسم کے عقائد رکھنے والا جو کہ استفتاء میں مذکور ہیں خواہ وہ فرقہ اثنا عشریہ ہو یا اور ہو وہ کافر ہے ۔

عبد الرؤف مدرس معراج العلوم بنوں ۔ روشان مدرس معراج العلوم بنوں

احمد شاہ مدرس معراج العلوم ۔ مجیب الرحمٰن مدرس معراج العلوم ۔ سعد اللہ ۔ مدرس معراج العلوم ۔

جامعہ مدنیہ تجوید القرآن بنوں

ایسے عقائد والے کافر ہیں ۔

حضرت گل ، مہتمم جامعہ مدنیہ تجوید القرآن وخطیب جامع مسجد حق نواز خان بنوں

جامعہ مدنیہ ۔ اسماعیل

تصحیح عقائد تک ایسے عقائد رکھنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں ۔

حافظ سید حبیب شاہ ۔ ناظم اعلیٰ جامعہ مدنیہ

عبید اللہ ۔ مدرس جامعہ مدنیہ ۔ عبد الغنی مدرس جامعہ مدنیہ

جامعہ علوم شرعیہ بنوں

مبسملاً وحامداً ومصلیاً ومسلماً

امابعد ۔ حضرات علماء کرام کے فتاویٰ دربارہ شیعہ حضرات خصوصاً اثنا عشریہ نظر سے گزرے ۔ تفصیل کا موقع تو نہیں ہے البتہ قرآن پاک ۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کے عقائد بالکل واضح کفر ہے ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک قطعاً حرام ہے ۔ ان کے ساتھ رشتے ناطے نکاح کرنا حرام ہیں ، ان کے عقائد سے عوام الناس کو آگاہ کرنا علماء کرام کا فرض ہے ۔ لہٰذا بندہ علماء کرام کے فتووں کی من وعن تائید کرتا ہے ۔

ننگ

ننگ اسلاف حضرت علی عثمان

مہتمم مدرسہ عربیہ علوم شرعیہ بنوں

جامعہ حلیمیہ پینرو ضلع بنوں

الجواب صحیح ۔ محمد محسن ۔ مہتمم جامعہ حلیمیہ ۔

〃 〃 محمد شفیع مدرس جامعہ حلیمیہ ۔ جان محمد ۔ مدرس جامعہ حلیمیہ

〃 〃 حضرت علی جامعہ حلیمیہ ۔ محمد انور ۔ مدرس جامعہ حلیمیہ

علماء وخطباء بنوں

الجواب صحیح ۔ حاجی محمد جاذب خطیب جامع مسجد داسہ چوک بنوں

〃 〃 محمد زمان خطیب جامع مسجد حافظ جی عیدگاہ لکی روڈ بنوں

〃 〃 عبد الرحمٰن ۔ خطیب جامع مسجد مدنی ۔

〃 〃 غیاث الدین ڈومیل وزیر ضلع بنوں ۔ غیاث الدین سواتی ۔ منڈو خیل بنوں ۔

〃 〃 زرولی شاہ ۔ مہتمم مدرسہ عربیہ کنز العلوم بنوں

〃 〃 عمر خان ۔ مہتمم مدرسہ اسلامیہ خزینۃ العلوم تاجہ زئی بنوں

〃 〃 عبد الغفار ۔ تاجہ زئی ۔ قاری نور الرحمان شیری خیل بنوں ۔

〃 〃 محمد طیب کوثر ۔ ناظم اعلیٰ مدرسہ انوار العلوم میرا خیل بنوں

الجواب صحیح عمر خان خطیب جامع مسجد ننگر خیل بنوں

〃 شیر محمد ۔ خطیب جامع مسجد تحوڑی بنوں

دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح ۔ فضل اللہ ۔ مہتمم دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت

〃 حمید اللہ جان ۔ ناظم اعلیٰ دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت

الجواب حق والحق احق بالاتباع ۔ حبیب اللہ مفتی دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت

تاج محمد ۔ مدرس دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ۔ محمد کمال ۔ مدرس دار العلوم لکی مروت

محمد کفایت اللہ 〃 〃 〃 اصلاح الدین 〃 〃 〃

جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ۔ ضلع بنوں

الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال ۔

عزیز الرحمان ۔ مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح ۔ (قاری) فضل الرحمان ۔ مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت

جامعہ عثمانیہ محبن خیل ۔ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح ۔ عبدالمتین ۔ مہتمم جامعہ عثمانیہ موضع محبن خیل لکی مروت ضلع بنوں۔

علماء وخطباء لکی مروت

الجواب صحیح ۔ عزیزالرحمان ۔ خطیب جامع مسجد قریشاں لکی مروت

حبیب اللہ لکی مروت ۔ الجواب صحیح ۔ نعمت اللہ لکی مروت

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن، محلہ پراچگان کوہاٹ

اثنا عشری شیعہ کے بارے میں احقر کے سامنے پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب دامت برکاتہم اور ہندوستان کے محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی دامت برکاتہم کے تفصیلی جوابات فتویٰ پیش کئے گئے۔ ہمیں بھی حرف بحرف ان کے جواب سے اتفاق ہے اور ہمارے نزدیک بھی اثنا عشری رافضی بلاریب کافر ہیں۔ ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک کرنا چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب

(مولانا) معین الدین خادم
دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

ہم اس فتویٰ کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔

گوہر شاہ عفرلہ ۔ مہتمم دارالعلوم۔ قمرالزمان عفی عنہ مفتی دارالعلوم۔
روح الامین عفرلہ شیخ الحدیث دارالعلوم۔ غلام محمد صادق مدرس۔
معتصم باللہ عفی عنہ مدرس۔ فخرالاسلام کان اللہ لہ۔ مدرس۔
(مولانا) ایاز احمد عفرلہ ۔ مدرس۔

دارالعلوم اسلامیہ عربیہ تخت بھائی مردان

میں تہہ دل سے مفتی ولی حسن بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے شائع شدہ فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

(مولانا) محمد امین گل عفی عنہ
شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ۔

دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی

الجواب صحیح روح اللہ عفا اللہ عنہ
مہتمم دارالعلوم نعمانیہ۔

علماء کرام ومفتیان عظام ضلع مردان صوبہ سرحد

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد فقد طالعنا الفتویٰ فی حق الشیعۃ الشنیعۃ۔ وطالعنا بعض الحوالجات فھی حقۃ مطابقۃ للشریعۃ الغراء و

علماء پنجاب کی تصدیقات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر اور خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی تصدیق۔

فقیر مندرجہ فتاوی سے متفق ہے۔ شیعہ اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے بلاشبہ کافر ہیں۔

فقیر ابو الخلیل خان محمد خانقاہ سراجیہ۔ کندیاں شریف۔

جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ ۔ راولپنڈی

قرآن کریم کی تحریف، شیخین کی تکفیر اور مسئلہ امامت (جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے) کی بنا پر مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہٗ کے فتویٰ کی تائید ہے۔ تفضیلی فرقے کے بارے میں وضاحت ہونی چاہیئے۔

سعید الرحمان
مہتمم جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ ۔ راولپنڈی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن کے فتویٰ کے بعد شیعہ اثنا عشریہ کے کفر میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں، ہم مفتی صاحب کے فتویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

محمد عبداللہ مدیر جامعۃ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد
عبدالمتین ناظم
محمد شریف ۔ عبدالباسط ۔ عبدالعزیز ۔ عبدالغفور طہور احمد

خطیب بادشاہی مسجد لاہور۔

الجواب صحیح عبدالقادر آزاد

المخالفة عن تلك الفتوىٰ مخالفة عن الحق وماذا بعد الحق الا الضلال ۔

حمد اللہ مہتمم دارالعلوم مظہر العلوم ڈاگئی و امیر جمعیت علماء اسلام ضلع مردان

قاضی نور الرحمٰن ۔ سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

سعید اللہ ۔ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

عبد الغنی ۔ صدر مدرس دارالعلوم خیر المدارس ہوتی بار مردان

فضل محمود ۔ ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ انوار العلوم ڈاگئی بابا مردان

محمد ابراہیم ۔ خطیب جامع مسجد گجو خان روڈ مردان

معین الدین ۔ ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم و ناظم جمعیت علماء اسلام ضلع مردان

حافظ حسین احمد ۔ مہتمم دارالعلوم تحفیظ القرآن الکریم بار ہوتی مردان

پیرزادہ عبد الحبیب ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام تحصیل مردان مقام گجرات

احمد عبد الرحمٰن الصدیقی ایم اے ، مدیر نظارۃ المعارف مسجد سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نوشہرہ صدر ۔ ضلع پشاور

دارالعلوم نعمانیہ ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

ہم حضرت مولانا محمد منظور نعمانی کے استفتاء کے جواب میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتوی کی مکمل تائید و توثیق کرتے ہیں ۔

علاؤ الدین ۔ مہتمم دارالعلوم نعمانیہ ۔ سراج الدین ۔ نائب مہتمم دارالعلوم نعمانیہ
عطاء اللہ شاہ ۔ مفتی دارالعلوم نعمانیہ ۔ عبد الحمید ۔ مدرس ۔ امیر عباس مدرس ۔

علماء و خطباء ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح غلام رسول خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ ڈیرہ اسماعیل خان

محمد رمضان ، خطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خان

سراج الدین مروت صدر مدرس دارالعلوم فرقانیہ عثمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان

مولانا غلام بادشاہ خطیب مدنی مسجد ڈیرہ اسماعیل خان

مولانا عبد الرشید ڈیرہ اسماعیل خان ۔ مولانا فیض اللہ فاضل دیوبند ڈیرہ اسماعیل خان



جامعہ مدنیہ اٹک شہر

احقر اکابر علماء کرام کے ارشادات سے پورا متفق ہے ۔
محمد زاہد الحسینی غفرلہٗ مہتمم جامعہ مدنیہ اٹک شہر ۔
الجواب صحیح محمد نصیر الحسینی ۔ مدرس جامعہ مدنیہ اٹک شہر ۔

جامعہ اشرفیہ لاہور

لقد اصاب من اجاب	محمد عبید اللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
الجواب صحیح	محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
المجیب مصیب	محمد موسیٰ البازی عفی عنہ استاد حدیث و تفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور

جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

تحریف قرآن ، تکفیر شیخین ، قذف سیدہ عائشہؓ ، سب صحابہؓ اور عقیدۂ امامت کے علاوہ شیعوں کا ایک اور عقیدہ بداء بھی ہے ۔ شیعوں کی مستند و معتبر کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ اس عقیدہ کے قائل ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں بعد میں مصلحت کی دوسری صورت ظاہر ہوتی ہے جو پہلے معلوم نہیں ہوتی تھی وہ منسوخ کر کے دوسرا ارادہ فرماتے ہیں [illegible] بعد [illegible] کے [illegible] اللہ تعالیٰ کے ارادہ یعنی جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے کیا وہ غلط تھا اس کے خلاف صحیح تھا [illegible] یعنی اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک بات کا حکم دیا پھر اسے منسوخ کر کے دوسرا حکم دیا کیونکہ پہلا حکم غلط تھا [illegible] اللہ تعالیٰ کے لئے جائز رکھتے ہیں ۔ یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کی عاقبت اندیشی [illegible] ہے اس لئے یہ عقیدہ [illegible] تفصیل کے لئے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ کی طرف رجوع [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبد الواحد
[illegible]

مفتی ولی حسن ٹونکی [illegible] خطیب [illegible] کی تصدیق کرتا ہوں
[illegible]

انجمن خدام الدین لاہور و علماء لاہور

الجواب صحیح	محمد اجمل قادری امیر انجمن خدام الدین لاہور
المجیب مصیب	محمد اجمل خان مرکزی ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان و مہتمم مدرسہ عربیہ رحمانیہ لاہور
الجواب صحیح	سید عیس الحسینی خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبد القادر رائے پوریؒ

[illegible] وماذا بعد الحق الا الضلال ۔ محمد قاسمی [illegible]

جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم

رسالہ بینات میں اکابر اہل سنت والجماعت کا جو فتویٰ شیعہ اثنا عشریہ کی تکفیر کا شائع ہوا ہے۔ احقر کا اس سے پورا پورا اتفاق ہے

(مولانا قاضی عبد اللطیف جہلم

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

الجواب صواب بلا ارتیاب ابو الزاہد محمد سرفراز صدر مدرس وشیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم

دار العلوم فیصل آباد

الجواب صحیح مفتی زین العابدین مفتی ومہتمم دار العلوم فیصل آباد

دار العلوم فیض محمدی فیصل آباد

الجواب صحیح محمد انور کلیم اللہ مہتمم دار العلوم فیض محمدی

ضیاء الحق مفتی دار العلوم فیض محمدی وخطیب مرکزی جامع مسجد فیصل آباد

محمد عابد مدرس دار العلوم فیض محمدی

محمد الیاس مدرس اشرف المدارس فیصل آباد

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا ضلع ملتان

الجواب صحیح عبد المجید شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر

الجواب حق محمد عبد اللہ مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر

جامعہ خیر المدارس ملتان کے مفتیان اور علماء کرام کی آراء

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ مندرجہ ذیل کفریہ عقائد کے قائل ہیں:

(۱) موجودہ قرآن کریم غیر محفوظ وناقص ہے۔ اس میں تحریف وکمی بیشی کی گئی ہے۔ (۲) عقیدۂ امامت۔
(۳) سوائے تین چار کے باقی تمام صحابہ مرتد وکافر ہیں۔ (۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اور الزام تراشی جو تکذیب قرآن کو مستلزم ہے۔

واضح رہے کہ شیعوں کے یہ کفریہ عقائد شیعہ مذہب کی انتہائی معتبر اور مستند کتابوں میں درجۂ شہرت وتواتر کے ساتھ منقول ہیں اور ان کے مجتہدین بلا تاویل ان کفریات کو اپنا عقیدہ قرار دیتے ہیں۔

لہٰذا شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ جو عقائد بالا کے قائل ہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمانوں سے ان کا نکاح، شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے۔ مسلمانوں کے لیے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ واللہ اعلم عبد الستار عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس ملتان

اگر کوئی شیعہ کہتا ہے کہ ہمارے یہ عقائد نہیں تو وہ اپنی مذہبی کتابوں سے بے خبر ہے یا تقیہ کرتا ہے کیونکہ تقیہ (جھوٹ) ان کے مذہب میں عبادت ہے اور اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے تمام مجتہدین کی تکفیر کرے جو تحریف قرآن وغیرہ عقائد کفریہ کے قائل ہیں۔ فقط

والجواب صحیح محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان

ما اجاب بہ المفتی عبد الستار دامت برکاتہم فیہ الکفایہ وعلیہ المعول بل الحق الذی لا محیص عنہ،

محمد اسحاق غفرلہٗ مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

جامعہ قاسم العلوم ملتان

مذکورہ بالا استفتاء اور حضرات مفتیان کرام کے فتاویٰ میں دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ تحریف قرآن کریم کے قائل ہیں، افک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قائل ہیں، صحبت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں، جبرئیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا قول کرتے ہیں، سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جائز اور کار خیر سمجھتے ہیں۔ اور عقیدۂ امامت یعنی اماموں کے لیے وہی اوصاف ثابت کرتے اور عقیدہ رکھتے ہیں، جو انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے ثابت ہیں۔ الحاصل امور دین میں سے مسائل ضروریہ کے منکر ہیں، لہٰذا یہ عقائد رکھنے والے شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ والجواب صحیح

محمد انور شاہ غفرلہٗ مفتی واستاد حدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان

اصاب من اجاب منظور احمد نائب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح فیض احمد مہتمم جامعہ قاسم العلوم ملتان

علماء بلوچستان کی تصدیقات

مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ و علماء بلوچستان

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے فتویٰ کی ہم تائید و توثیق کرتے ہیں۔
عبدالغفور مہتمم مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ۔ انوار الحق خطیب جامع مسجد کوئٹہ۔
عبدالمنان ناصر لورالائی بلوچستان۔ آغا محمد مدرسہ دار العلوم اسلامیہ لورالائی۔
عبدالستار صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان عبدالقیوم نائب صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان
مولا بخش مہتمم مدرسہ عربیہ صدیقیہ ستورنگ ضلع قلات و ناظم اعلیٰ سواد اعظم اہلسنت بلوچستان۔

مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن کا فتویٰ وقت کی اہم ضرورت ہے۔
الجواب صحیح عبدالواحد مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ۔ حافظ حسین احمد ناظم و مدرس مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ

علماء سندھ کی تصدیقات

سندھ کی مشہور مذہبی شخصیت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم بیر شریف والوں کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد۔
راقم الحروف سے شیعہ کے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتویٰ دیا ہے۔ وہ صاحب المذہب الحدیث منورہ کے بڑے عالم اور قرون اولیٰ کے المشہود بالخیر زمانہ کی شخصیت میں تھا ان کے فتویٰ کا تابع ہوں۔

فقط۔ عبدالکریم قریشی
ساکن بیر شریف قمبر ضلع لاڑکانہ

نوٹ:۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ مقدمہ اور فتاویٰ میں حوالہ کے ساتھ مذکور ہے۔

مدرسہ اشرفیہ سکھر و علماء سکھر

شیعہ کافر ہیں ہم مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تصدیق و تائید کرتے ہیں۔
محفوظ احمد مفتی و مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر خلیل احمد بندھانی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر
عبدالباری مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر
الجواب صحیح محمد سلیم خطیب مسجد اقصیٰ قران گوٹھ سکھر
الجواب حق بلا ارتیاب محمد بشیر مبلغ ختم نبوت سکھر

مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر

میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تائید کرتا ہوں۔
عبدالمجید مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر

جامعہ اشرفیہ سکھر

شیعہ کے متعلق حضرت مولانا محمد منظور نعمانی نے جو سوال مرتب فرمایا اور اس کے جواب میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نے جواب تحریر فرمایا ہے۔ بندہ احقر اس سے ایک ایک حرف سے متفق ہے اور اس سے مکمل اتفاق ہے۔
محفوظ احمد مفتی جامعہ اشرفیہ سکھر

بالکل برحق ہے۔ خلیل احمد بندھانی ناظم جامعہ اشرفیہ و خطیب جامع مسجد سکھر
الجواب صحیح۔ محمد شاہد تھانوی نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ۔ الجواب صحیح۔ اسلام الدین مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر۔

خانقاہ بالیجی شریف

الجواب صحیح۔
اسعد محمود سجادہ نشین خانقاہ بالیجی شریف

جامعہ دار الہدیٰ۔ ٹھیڑھی۔ خیرپور

میں مذکورہ فتویٰ سے متفق ہوں۔ غلام قادر۔ مفتی جامعہ دار الہدیٰ
میں اس فتویٰ سے متفق ہوں۔ حماد اللہ مہتمم جامعہ دار الہدیٰ

خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ امروٹ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد
مسئلہ مذکورہ میں احقر اجماع امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات سے متفق ہے۔
سید سراج احمد شاہ امروٹی۔ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ

جامعہ شمس الہدیٰ کولاب جیل خیرپور

الجواب صحیح ۔ غلام محمد مہتمم جامعہ شمس الہدیٰ

جامعہ حمادیہ خیرپور

میں اس فتویٰ سے اتفاق کرتا ہوں ۔ بدرالدین مہتمم جامعہ حمادیہ

مدرسہ احیاء العلوم قادریہ شکارپور

جو شیعہ موجودہ قرآن شریف میں تحریف کے قائل ہیں وہ پکے کافر ہیں۔

مولانا غلام قادر مہتمم جامعہ احیاء العلوم

علماء و خطباء سندھ

الجواب صحیح ۔ بشیر احمد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر۔

مذکورہ فتویٰ جو کہ حضرت مفتی ولی حسن صاحب مفتی اعظم پاکستان نے دیا ہے اس پر میرا اتفاق ہے جو کہ تکفیر شیعہ سے متعلق ہے۔

محمد اسماعیل خطیب گول مسجد سراج کالونی سکھر۔

الجواب صحیح ۔ محمد سلیم خطیب مسجد اقصیٰ نواں گوٹھ سکھر

عبدالعزیز ۔ مہتمم مدرسہ جامعہ محمودیہ مظہر العلوم پنوعاقل

عطاء اللہ ۔ مدرسہ عربیہ دارالعلوم شرعیہ قمبر لاڑکانہ

حافظ عبدالمجید ۔ مدرسہ مفتاح العلوم رستم سندھ

بشیر احمد ۔ مہتمم مدرسہ دارالعلوم حمیدیہ گوٹھ یاسین

عبدالکریم ۔ مہتمم مدرسہ حمادیہ پنوعاقل

فیض اللہ ۔ مہتمم مدرسہ قاسم العلوم جیکب آباد

عبدالرزاق ۔ مہتمم مدرسہ دارالعلوم عثمانیہ

رحیم بخش ۔ مہتمم مدرسہ مطلع العلوم پنوعاقل

تلمیذ خاص حضرت مولانا عبیداللہ سندھی مولانا محمد صدیق ولی اللہی

شیعہ فرقہ مرزائیوں کی طرح کافر ہے جس طرح مرزائی اجرائے نبوت کے قائل ہیں اسی طرح شیعہ اجرائے نبوت کے قائل ہیں۔ (شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک مولانا عبیداللہ سندھی)

(محمد صدیق ولی اللہی)

علماء حیدرآباد کی آراء

شیعہ اثنا عشریہ کافر ہیں کیونکہ یہ قرآن کے منکر ہیں، صحابہ کرام کو مرتد سمجھتے ہیں، عقیدۂ امامت کے اعتبار سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔ ہم سب مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی کی تصدیق کرتے ہیں۔

عبدالرؤف مہتمم شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد

عبدالحق مدرس مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد عبدالسلام صدر سواد اعظم اہلسنت حیدرآباد

عبدالمتین خطیب جامع مسجد وحدت کالونی حیدرآباد

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

الجواب بملھم الحق والصواب : اثنا عشری شیعہ فرقہ جو ضروریاتِ دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر ہو مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کا قائل ہو یا قرآن کے بارے میں حضرت جبرئیلؑ کی غلطی کا قائل ہو یا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکر ہو وامثال ذالک، تو یہ بالاتفاق کافر ہیں جن کے بارے میں علماء حق پہلے بھی کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ لہٰذا ایسے غلط عقائد رکھنے والوں سے سلسلہ مناکحت اور ان کا ذبیحہ، نذر و نیاز کی چیزیں کھانا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کو مسلمانوں کا حاکم یا سربراہ بنانا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔

قال فی الشامیة نعم لا شك فی تكفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انكر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهیة فی علیؓ او ان جبرئیلؑ غلط فی الوحی ونحو ذالك من الكفر الصریح۔

(شامی ص ۳۲۱ ج ۳ فتاویٰ دارالعلوم مفتی شفیعؒ ص ۱۳۴ ج ۲)

ایضاً فیه وبهذا ظهر ان الرافضی ان كان ممن یعتقد الالوهیة فی علیؓ او ان جبرئیلؑ غلط فی الوحی او كان ینكر صحبة الصدیقؓ او یقذف السیدة الصدیقةؓ فهو كافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة الخ شامی ص ۳۱۲ ج ۲ وایضاً فیه وحرم نكاح الوثنیة الخ وكل مذهب یكفر معتقده شامی ص ۲۹۷ ج ۲ دارالعلوم دیوبند ص ۲۵۵ ج ۷ وشرطها اسلام المیت وطهارته الخ در مختار ص ۲۳۳ ج ۱ وشرط كون الذابح مسلماً الخ در مختار ص ۲۰۹ ج ۵

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے روافض کے کفر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ نظام الدین شامزئی رئیس دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

عنایت اللہ استاد حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی محمد انور استاد حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

حمیدالرحمان 〃 〃 〃 محمد عادل خان نائب مہتمم 〃 〃 〃

عبیداللہ خالد مدرس 〃 〃 محمد یوسف ناظم 〃 〃 〃

محمد زبیب استاد حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی سعید حسن نائب مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی

روزی خان نائب مفتی 〃 〃 〃 عبدالسلام بلوچستانی معین مفتی

محمد طاہر وڈو معین مفتی 〃 〃 〃 〃 〃

جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

فاضل مستفتی نے شیعہ عقائد کو ان کی کتابوں کے حوالوں سے واضح کر دیا ہے۔ ان عقائد کفریہ کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریوں کا کفر بالکل واضح ہے جیسا کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی

نے فتویٰ دیا ہے۔ ہم مفتی صاحب کے فتوے کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں کہ شیعہ بلا ریب و شک کافر ہیں ان سے مسلمانوں جیسا برتاؤ کرنا جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہٗ خالد محمود جامعہ بنوریہ

محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی عبدالحمید ناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ کراچی

محمد اسلم شیخوپوری مدرس جامعہ بنوریہ کراچی احمد ممتاز مفتی و مدرس 〃 〃 〃

محمد عمر فاروق 〃 〃 〃 〃 محمد حسین مدرس 〃 〃 〃

مشتاق احمد 〃 〃 〃 〃 فیاض الرحیم فیصل 〃 〃 〃

ظفر احمد 〃 〃 〃 〃 محمد مظہر 〃 〃 〃

الجواب صحیح مزمل حسین کاپڑیا نائب مدیر ماہنامہ اقراٗ ڈائجسٹ کراچی

الجواب صحیح محمد جمیل خان معاون مدیر 〃 〃 〃

الجواب صحیح محمد کفایت اللہ معین ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مدرسہ فرقانیہ طیبہ کراچی

چونکہ شیعہ روافض صحابہ کرامؓ کو کافر کہتے ہیں اور اللہ کی کتاب قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں اس لیے پکے کافر ہیں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ فقط

محمد طیب نقشبندی بقلم خود خادم مدرسہ فرقانیہ طیبہ و خطیب جامع مسجد صابری ٹرسٹ گارڈن کراچی ۳

الجواب صحیح زرین شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد یٰسین لیمارکیٹ کراچی

جامعہ اسلامیہ درویشیہ کراچی

میں مفتی ولی حسن کے فتویٰ کی حرف بحرف تائید کرتا ہوں۔
محمد منیر شاہ مہتمم جامعہ اسلامیہ درویشیہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی
مجھے مفتی صاحب کے فتویٰ سے اتفاق ہے۔ تاج علی شاہ ناظم جامعہ اسلامیہ درویشیہ کراچی۔

بنگلہ دیش کے علماء کی تصدیق

الجواب باسمہ تعالیٰ :۔ صورت مسئول میں شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں فاضل مستفتی حضرت علامہ مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے شیعوں کے جن بنیادی عقائد کفریہ کو ان کی مستند کتابوں سے حوالہ کے ساتھ نقل فرمایا ہے ان میں سے ہر عقیدہ ایسا ہے کہ ان کے کفر اور ارتداد کے لئے کافی ہے، جبکہ شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کے علاوہ بے شمار کفریات ایسے ہیں کہ ان کو دیکھ کر اور پڑھ کر کوئی باخدا آدمی انہیں مسلمان نہیں کہہ سکتا، نہ انہیں مسلمان سمجھ سکتا ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ، مسئلہ امامت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ کہ العیاذ باللہ تمام صحابہ تین کے علاوہ مرتد ہو گئے تھے۔ تقیہ، متعہ یہ پانچ امور ایسے ہیں کہ جنکو شیعوں نے اپنے دین کے بنیادی عقائد کی حیثیت دی ہے، اور یہ سب امور پوری امت مسلمہ کے نزدیک دین اسلام سے انکار بلکہ سراسر کفر و الحاد اور زندقہ ہے۔

واضح رہے کہ روافض اور شیعوں کی تکفیر کا فیصلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ زمانۂ قدیم سے فقہا اور محدثین کرام نے انکے عقائد کفریہ کی بنا پر انہیں کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

امام دار الہجرت امام مالکؒ، ابن حزم اندلسی، امام شاطبی، شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلیؒ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ حنبلی، مجدد الف ثانیؒ حنفی، شاہ ولی اللہ حنفی، شاہ عبدالعزیز حنفی، قاضی عیاض مالکیؒ، ملا علی قاری حنفی، بحر العلوم حنفی اور اصحاب فتاویٰ میں سے صاحب فتح القدیر ابن ہمام سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں دو سو علما اور مفتیین کرام کا مرتب کردہ فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ، علامہ ابن عابدین شامیؒ کے فتویٰ کے بعد روافض کی تکفیر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے جبکہ اس سے تقریباً پچاس سال قبل امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک اجتماعی فتاویٰ ترتیب دے کر شائع کیا تھا جس میں اسوقت دارالعلوم دیوبند کے تمام مدرسین اور مفتیان کرام کے علاوہ بہت سے علما کرام کے دستخط تھے خاص کر مولانا مفتی مسعود صاحب، مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم دارالعلوم کورنگی کراچی۔ مولانا رسول خان صاحب، حضرت مولانا اصغر حسین صاحب دیوبندی، علامہ مولانا سید انور شاہ کشمیری، مولانا ابراہیم بلیاویؒ، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، سید مولانا حسین احمد مدنی، مفتی مہدی حسن شاہجہان پوری۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری، مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب وغیرہ اکابر علماء دیوبند اور بہت سے علماء اہل حدیث کے دستخط ثبت ہیں اور جماعت بریلی کے بانی مولانا احمد رضا خان نے رد شیعہ پر ایک مبسوط فتویٰ تحریر کر کے رد الرفضہ کے نام سے شائع کیا ہے۔

ان اکابر کے فتاویٰ کے بعد بھی اگر شیعوں کی تکفیر میں کسی کو شبہ ہے تو اسکی بد قسمتی و حسرت کی بات ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے انکے سینہ کو حق بات کے سمجھنے سے تنگ کر دیا ہے اور تا حال گمراہی میں چھوڑ رکھا ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

اسلئے ہمارا ادارہ "مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش" کے اراکین نے متفقہ طور پر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی ہندوستان کے جواب اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن خان ٹونکی، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن پاکستان کے جواب سے اتفاق کیا۔ اور ان کے فتاویٰ کی توثیق کر دی۔ اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ شیعہ اثنا عشری جن کے عقائد مذکورہ بالا کفریات کے علاوہ دوسرے بے شمار کفریات اور زندقہ پر مشتمل ہیں وہ کافر ملحد اور زندیق ہیں جب تک وہ ان کفریات سے توبہ نہیں کرتے ان سے کسی قسم کا اسلامی رشتہ تعلقات جائز نہیں ہے۔ ان سے مناکحت جائز نہیں، ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا جائز نہیں، ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں، شیعہ مسلمان کا وارث ہو گا۔ فقط واللہ اعلم۔

کتبہٗ محمد انعام الحق چاٹگامی ۸ ر ۵ ر ۱۴۰۸ھ



ارا کین مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش کے توثیقات

مفتی عبدالسلام صاحب چاٹگامی، مشیر خاص مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش۔

مفتی شبیر احمد صاحب کملائی ــــ مفتی جسیم الدین صاحب چاٹگامی ــــ مفتی محمود الحسن چاٹگامی

مفتی شہید اللہ کسبنوتا ــــ محمد حفظ الرحمٰن کملائی ــــ محمد بزل الرحمٰن برسالی ــــ محمد عبد الحق برسالی۔

تاج الاسلام کشور گنجی ــــ شہاب الدین فیروزپوری ــــ محمد رستم کھلنوی ــــ فیض اللہ چاندپوری ــــ محمد شہید اللہ گوپال گنجی۔

محمد عبد الرشید گوپال گنجی ــــ مولانا شمس الاسلام موسن شاہی ــــ محمد جلال الدین کملائی ــــ محمد عبد القادر شریعت پوری ــــ عبد الحکیم نرکوٹی

محمد ابو موسیٰ کشور گنجی ــــ محمد حسن چاٹگامی ــــ محمد عبد الغفار فرید پوری ــــ محمد ادریس علی فرید پوری ــــ شہید الاسلام فرید پوری

ابو البشر شریعت پوری ــــ کفایت اللہ سندیپی ــــ محمد اسحاق ڈاکوی ــــ محمد مسعود الرحمٰن فرید پوری ــــ ابو جعفر فرید پوری

روح الامین فرید پوری ــــ شفیق الرحمٰن بہیروی ــــ نور اللہ ہاتیہ تا ــــ محمد ابراہیم حسن مطلوب کملائی ــــ عزیز الحق سلہٹی۔

سعید الرحمٰن رنگپوری ــــ عبد اللہ ڈاکوی ــــ محمود الحسن موسن سنگھ ــــ مجتبیٰ چاٹگامی ــــ ایوب چاٹگامی ــــ حبیب اللہ چاٹگامی

علماء کینیا

الجواب صحیح ــــ محمد امین زاہد ــ مدیر معہد منشا کرس الاسلامی کینیا۔

مطیع الرسول ــ نیروبی۔ خالد خلیل نعمانی ممباسا۔ محمد عثمان ممباسا

علماء برطانیہ

ماذا بعد الحق الا الضلال۔ منظور الحق ــ جامع مسجد سہول روڈ برمنگھم ما قالہ المفتی ولی حسن فہو الحق والصواب

عبید الرحمٰن شیفیلڈ۔ محمد امداد اللہ قاسمی جامع مسجد وو اسٹاک روڈ برمنگھم

قاری تصور الحق مسجد عمرو الفرڈ روڈ برمنگھم۔ مفتی محمد اسلم جامع مسجد راودھرم

عبد الغفور نقشبندی ۵، ہینڈز ورتھ برمنگھم۔ محمد اسلم مکی مسجد شیفیلڈ

محمد ابراہیم خطیب ۱۹۷ واٹرلو روڈ مسجد و لور ہیمپٹن۔



مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع مہتمم دار العلوم کورنگی کراچی کا ایک فتویٰ

سوال۔ ایک لڑکی نابالغہ کا عقد اس کے والدین کی رضامندی سے ایک لڑکے نابالغ شیعہ سے ہوا اور اس کی رخصتی سن بلوغ تک موقوف قرار پاکر لڑکی اپنے والدین کے یہاں رہی اور جب وہ کچھ سمجھدار ہوئی تو اس کو یہ معلوم ہوا کہ اس کا شوہر اور اس کا کل خاندان شیعہ ہے اس وجہ سے لڑکی کے دل میں زوج کی طرف سے تنفر پیدا ہوا۔ بالآخر ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء کو وہ بالغ ہو گئی اور بالغ ہوتے ہی پہلی آن میں اس نے نکاح سے انکار کر دیا جس کی تقریر و تحریری بہت سی شہادتیں موجود ہیں۔ اب لڑکی کے والدین اس کا عقد کسی سنی المذہب سے کرنا چاہتے ہیں لہٰذا صورت مذکورہ میں پہلے نکاح کا عند الشرع کیا حکم ہے اور لڑکی کے والدین اب اس کا نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب۔ بعض شیعہ باعتبار عقیدہ کے کافر ہیں اور بعض فاسق و مبتدع ہیں، جن کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا کہتے ہیں اور یہ کہ جبرئیل نے وحی لانے میں غلطی کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کے منکر ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر افترا کے قائل ہیں وہ باتفاق فقہا کافر ہیں اور ایسے شیعہ سے نکاح لڑکی سنیہ کا منعقد ہی نہیں ہوتا پس اگر شوہر لڑکی مذکورہ کا اسی عقیدہ کا ہے تو یہ نکاح شرعاً صحیح اور منعقد نہیں ہوا۔ اب اس کا نکاح اس کی رضا سے دوسری جگہ کفو میں کر دیا جائے۔ شامی میں ہے۔ وبھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیۃ فی علیؓ وان جبرئیلؑ غلط فی الوحی وان کان ینکر صحبۃ الصدیق ویقذف السیدۃ الصدیقۃ۔ فھو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ بخلاف ما اذا کان یفضل علیاً او یسب الصحابۃ فانہ مبتدع لا کافر۔

اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شیعہ تفضیلیہ کافر نہیں ہیں بلکہ مبتدع اور فاسق ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(نقل از فتاویٰ دار العلوم ج ۲ ص ۵۰۶)

نوٹ: علماء کی طرف سے یہ احتیاط شروع سے چلی آرہی ہے کیونکہ شیعوں نے اپنے آپ کو ہر زمانہ میں تقیہ کے پردوں میں چھپا رکھا جن علماء نے ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان کے عقائد جب بھی واضح ہوئے تو علماء نے ان کے مطلق کفر کا فتویٰ دیا ہے، آج ان کے عقائد بالکل واضح ہو چکے ہیں، خصوصاً تحریف قرآن، مسئلہ امامت، تکفیر شیخین، صحابہ کرامؓ کو مرتد و منافق سمجھنا وغیرہ اس لئے علماء کا فتویٰ ان کے مطلق کفر کا ہے۔ اسی بنیاد پر مولانا عبد الشکور لکھنوی رحمہ اللہ کے فتویٰ پر دیگر علماء دیوبند کے ساتھ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے بغیر کسی قید کے دستخط فرمائے تھے۔

مفکر اسلام مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود نور اللہ مرقدہ کا ایک فتویٰ

اگر کوئی شیعہ ایسا عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خدا تھے، یا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وحی لانے میں غلطی کی ہے، یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت باندھتا ہے، یا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہے، یا خلفائے ثلاثہ کو سب و تبرا (برا بھلا کہنا) جائز سمجھتا ہو تو وہ خارج از اسلام ہے اس سے کسی مسلمان عورت کا نکاح صحیح نہیں ہوا، جہاں چاہیں اس عورت کا نکاح کر سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

محمود عفا اللہ عنہ
مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔

(نقل از رجسٹر فتاویٰ مدرسہ قاسم العلوم ج۳ استفتاء نمبر ۱۰۱۷)

نوٹ: خیال رہے کہ فتویٰ میں ذکر کردہ عقائد کا شیعوں کے عقائد ہونا ان کی کتابوں سے واضح ہو چکا ہے۔

*

بریلوی مکتب فکر کے مقتدا اور پیشوا اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی۔ کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکے میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔

وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ

محمدی، سنی، حنفی، قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

ردالرفضہ ص ۲۹





ماہنامہ بینات کراچی

خصوصی اشاعت

خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ

حصہ دوم

بیرون ممالک سے بذریعہ ہوائی ڈاک

سعودی عرب، عرب امارات، مسقط، بحرین، عراق، ایران، مصر، کویت، بنگلہ دیش، انڈیا، ۲۰۰/ روپے

ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ، تھائی لینڈ، ہانگ کانگ، برما، نائیجیریا، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ ۲۵۰/ روپے

خط و کتابت و ترسیل کا پتہ

ماہنامہ بینات پوسٹ بکس نمبر ۳۳۶۵ کراچی ۵

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

فون نمبر ۴۱۳۵۷ - ۴۱۶۵۵۳

ناشر: محمد ادریس، طابع: فیروز ذکی، مطبع: ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

جنوری و فروری ۱۹۸۸ء (جمادین ۱۴۰۸ھ) میں ماہنامہ "بینات" کی اشاعتِ خاص "خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ" کے عنوان سے شائع ہوئی۔ یہ ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ، (دسمبر ۱۹۸۷ء) کا من و عن چربہ تھا جس میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی کا ایک طویل استفتاء اور اس کی روشنی میں اکابر اہلِ فتویٰ کا یہ متفقہ فیصلہ درج تھا کہ شیعہ اثنا عشریہ اپنے تین عقیدوں کی وجہ سے قطعی کافر اور ملتِ اسلامیہ سے خارج ہیں۔

۱ ——— وہ قرآن کریم کو تحریف شدہ سمجھتے ہیں۔

۲ ——— خلفائے راشدین اور ان سے بیعت کرنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو کافر و منافق اور مرتد جانتے ہیں ——— اور

۳ ——— اُن بزرگوں کو جنہیں وہ "ائمہ معصومین" کہتے ہیں، انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل و بالاتر قرار دیتے ہیں۔

"الفرقان" لکھنؤ نے اسی سلسلہ کا دوسرا حصہ مئی تا جولائی ۱۹۸۸ء میں شائع کیا۔ "بینات" کی یہ اشاعتِ خاص، اسی حصہ دوم کا عکس اور پاکستانی ایڈیشن ہے، اس کے مطالعہ سے وہ تمام شکوک و شبہات ان شاء اللہ رفع ہو جائیں گے جو اس مسئلہ میں بعض لوگوں کو پیش آتے ہیں۔

واللہ الموفق لکل خیر و سعادۃ

محمد یوسف لدھیانوی

از حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم

اپنا کچھ حال اور ناظرین کرام سے استدعا

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد رسول اللہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ ومن والاہ ـــ

اس عاجز کی عمر کا پچاسیواں سال ختم ہو کر چھیاسیواں شروع ہو رہا ہے۔ کبر سنی کے ضعف کے علاوہ ہائی بلڈ پریشر اور کچھ دوسرے امراض و عوارض بھی ہیں، اللہ تعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی قوتیں اس کے بنائے ہوئے قانون فطرت کے مطابق رخصت ہو رہی ہیں ـــ ایک ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں قریباً ۱۲ سال سے مسجد کی حاضری سے بھی محروم ہوں، میرا بستر ہی میری مسجد ہے۔ ـــ پڑھنے لکھنے یا لکھانے کا کام بھی صرف وہی کرتا ہوں جس کو فرض یا قریب بہ فرض ضروری سمجھتا ہوں اور آخرت میں جس کے وسیلۂ مغفرت و رحمت ہونے کی امید ہوتی ہے ـــ آنے والے خطوط اکثر دوسروں سے پڑھوا کر سنتا ہوں اور جواب لکھنا ہو تو دوسروں سے ہی لکھاتا ہوں ـــ احباب مخلصین سے گزارش ہے کہ صرف ضرورت ہی کے لئے خط لکھیں اور ممکن حد تک مختصر لکھیں، علمی و فقہی سوالات کے جواب سے معذور سمجھا جائے ـــ

اپنے اسی حال میں گزشتہ ۹-۱۰ سالوں میں شیعہ مذہب اور اس دور کے اس کے امام خمینی صاحب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے وہ اسی وقت لکھا جب متعدد ممالک کے اطلاعات ملیں کہ ایرانی حکومت کی طرف سے مسلمانوں میں شیعیت کی دعوت و تبلیغ کا جو کام پورے حکومتی وسائل کے ساتھ انتہائی فریب کاری اور منصوبہ بندی کے ساتھ ہو رہا ہے اس کے نتیجہ میں بڑی تعداد میں ناواقف مسلمان شیعہ مذہب کو اصلی اسلام سمجھ کر قبول کر رہے ہیں تو اپنا فرض سمجھا کہ مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے انکو شیعہ مذہب کی حقیقت سے واقف کیا جائے۔ اس لئے اہل سنت ہی کو مخاطب کیا گیا، شیعہ حضرات کو مخاطب کرنے کی ضرورت بھی نہ سمجھی گئی صرف ان کی بنیادی اور مستند کتابوں سے اور خمینی صاحب کی کتابوں سے شیعہ مذہب کو پیش کیا گیا، دلائل سے اسکو غلط یا باطل ثابت کرنے کی کوشش بھی نہیں کی گئی ـــ اس عاجز کو یقین ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی "تحفۂ اثنا عشریہ" اور نواب محسن الملک مرحوم کی "آیاتِ بینات" اور آخر میں حضرت مولانا محمد عبدالشکور فاروقی علیہ الرحمہ کی اس مسئلہ کی تصنیفات نے اس ضرورت کو

پورا کر دیا ہے اور قیامت تک کیلئے حجت تمام کر دی ہے ـــ الغرض راقم سطور نے صرف اتنا ہی کام کیا ہے کہ اہلسنت کو شیعہ مذہب سے واقف کرنے کی اور یہ بتلانے کی کوشش کی ہے کہ متقدمین اور متاخرین علمائے امت نے اس مذہب اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس عاجز کی کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" کے شیعہ حضرات کی طرف سے متعدد جواب لکھے گئے ہیں ان میں سے دو راقم سطور کو بھی ملے ان کی ورق گردانی سے اندازہ ہوا کہ صرف اپنے فرقہ کے عوام کو مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس عاجز نے شیعہ مذہب کے بارے میں اپنی اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ ان کی بنیادی اور مستند کتابوں سے نقل کیا ہے۔ اس کا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ بتلایا جائے کہ فلاں حوالہ غلط دیا گیا ہے یا فلاں عبارت کا ترجمہ یا مطلب غلط لکھا گیا ہے اس کے علاوہ جو لکھا جائے گا وہ جواب نہیں صرف فریب کاری ہوگی۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی تحفہ اثنا عشریہ کے راقم سطور نے متعدد جواب دیکھے ہیں جن میں سے ہر ایک کے کئی کئی ہزار صفحات ہیں اور سنا ہے کہ شیعہ علماء و مجتہدین کی طرف سے اس کے چالیس کے قریب جوابات لکھے گئے ہیں جن میں سے اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تحفہ اثنا عشریہ لاجواب ہے اور لاجواب رہے گا یُرِیدُونَ لِیُطْفِئُوا نُورَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُورِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُونَ ○

جیسا کہ اوپر عرض کیا اس عاجز کی عمر کے پچاسی سال پورے ہو چکے ہیں، اللہ ہی جانتا ہے کتنا وقت اور باقی ہے بظاہر تو منزل دور نہیں ـــ اب سب سے بڑی حاجت صرف یہ ہے کہ زندگی کے جو دن باقی ہیں ایمان، اعمال مرضیہ کی توفیق، معاصی سے حفاظت، نعمتوں پر شکر، گناہوں قصوروں سے استغفار کے اہتمام اور عافیت کے ساتھ پورے ہوں۔ مقرر وقت آئے تو ایمان کے ساتھ اٹھا لیا جائے اور ارحم الرّاحمین محض اپنے رحم و کرم سے مغفرت فرما دیں ـــ یہ عاجز ناظرین کرام سے بھی اسی دعا کا طالب و سائل ہے۔

ایک مومن کا دوسرے مومن بھائی کے لئے سب سے بہتر و کارآمد تحفہ اس کے لئے غائبانہ دعا ہی ہے یہ دعا کرنے والے بندہ کی طرف سے اللہ کی عبادت ہے اور جس بندہ کے لئے دعا کی جائے اس کی خدمت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگاہِ اولیں

خلیل الرحمٰن سجاد ندوی

الفرقان کے گذشتہ شمارے بابت ماہ اپریل میں اعلان کیا گیا تھا کہ آئندہ شمارے مئی جون کا مشترکہ شمارہ ہوگا اثنا عشری مذہب کے بارے میں والد ماجد حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کے استفتاء کے جواب میں ملک و بیرون ملک سے آنے والے وہ فتاوی و تصدیقات شائع کئے جائیں گے جو ہمیں دسمبر ۱۹۸۶ء میں شائع ہونے والی الفرقان کی خصوصی اشاعت کے شائع ہونے کے بعد موصول ہوئے ہیں ـــ ہمارے اس اعلان کے بموجب یہ شمارہ جون کے شروع میں روانہ ہو کر اب تک آپ تک پہنچ جانا چاہیے تھا، لیکن ہوا یہ کہ ہمارے کاتب صاحب کو لو لگ گئی اور ایسی لگی کہ وہ ایک مہینے سے زیادہ عرصہ تک صاحب فراش رہے۔ اب ان کے بدل کی تلاش شروع ہوئی، لیکن جو اچھا کاتب ملتا وہ یہی عذر کرتا کہ کام بہت ہے۔ اور موسم اتنا گرم ہے کہ عام دنوں کے حساب سے آدھا کام بھی نہیں ہو پا رہا ہے۔ بہر حال اللہ اللہ کر کے اب کتابت کا کام اس منزل میں پہنچا ہے کہ امید ہو گئی ہے کہ ان شاء اللہ جولائی کے شروع میں یہ شمارہ روانہ ہو جائے گا ـــ اس ایک مہینے کی تاخیر سے یقیناً آپ کو زحمت ہوئی ہوگی ـــ ہم نے اپنی مجبوری کی داستان سنا دی! امید ہے کہ آپ بھی ہم کو مجبور و معذور قرار دے دیں گے ـــ یاد رہے کہ اب یہ شمارہ تین مہینوں، یعنی جون، جولائی ۱۹۸۷ء، رمضان، شوال، ذوالقعدہ ۱۴۰۷ھ کا مشترکہ شمارہ ہے۔

"دامانِ نگہ تنگ و گلِ حسن تو بسیار" کے مصداق نگاہ اولیں کے لئے چند صفحات کی جگہ باقی بچی ہے۔ اور باتیں کتنی عرض کرنی ہیں۔ لہٰذا آمدم بر سر مطلب! کام کی بات شروع کرتے ہیں۔

۱۔ آئیے پہلے اس نمبر کے مشتملات پر ایک نظر ڈالیں:

سب سے پہلے آپ کی نظر سے مقدمہ گذرے گا ـــ مقدمہ میں حضرت والد ماجد مدظلہ نے اثنا عشریوں کی تکفیر کے فتوی کے متعلق چند ایسے اشکالات کے سلسلہ میں اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت فرمائی ہے جو بعض حضرات کی طرف سے اٹھائے گئے ہیں۔

۲۔ مقدمہ کے بعد آپ حضرت والد ماجد مدظلہ ہی کا ایک اور مضمون ملاحظہ فرمائیں گے جس میں انھوں نے اثنا عشریوں کے ان تینوں عقائد کے بارے میں جن کے بارے میں وہ اپنے استفتاء میں تحقیق و تفصیل کے ساتھ لکھ چکے ہیں کہ یہ تینوں عقیدے اثنا عشری مذہب کے بنیادی اور لازمی عقیدے ہیں، اور ان کی بنا پر اس مذہب کی طرف اپنی نسبت کرنے والوں کی تکفیر ضروری ہے، اپنے تازہ مطالعہ کی روشنی میں اس صدی کے بعض شیعہ علماء کی وہ تحریریں پیش کی ہیں جن سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ہمارے زمانہ کے شیعہ علماء بھی اپنے "اسلاف" کے ان عقائد پر مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔ اور بعض "نادان دوستوں" کا یہ کہنا بالکل بے بنیاد اور بے خبری اور سادہ لوحی پر مبنی ہے کہ یہ عقائد پچھلے زمانہ کے شیعوں کے ہوں تو ہوں، ہمارے زمانہ کے شیعوں کے تو یہ عقائد نہیں ہیں ——— اسی ضمن میں عقیدہ تحریف کے بارے میں شیعوں کے ایک پر فریب مغالطہ کی قلعی بھی کھول دی گئی ہے جو تحریف اور نسخ کے درمیان تلبیس کر کے، اور ضعیف و غیر مستند ماخذ سے بعض روایتوں کو پیش کر کے آج کل کے شیعہ علماء و مصنفین کی طرف سے ناواقف سنی مسلمانوں کو زور و شور سے دیا جا رہا ہے ——— اس مضمون کے بعد آپ پاکستان کے ممتاز عالم دین اور حضرت مدنی کے خلیفہ مجاز مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان کا ایک مضمون "شیعہ مذہب معاصر شیعہ علماء کی تحریروں کی روشنی میں" ملاحظہ فرمائیں گے جو انھوں نے استفتاء کے جواب ہی میں تحریر فرمایا ہے۔ اس مضمون میں بھی فاضل مضمون نگار نے صحابہ کرام عقیدہ تحریف اور مسئلہ امامت ان تینوں بنیادی موضوعات کے متعلق معاصر پاکستانی شیعہ علماء و مصنفین کی تحریروں کے اقتباسات پیش کئے ہیں، اور اس بارے میں اتنا مواد جمع کر دیا ہے کہ ان لوگوں پر حجت قائم ہو گئی ہے جو عام مسلمانوں کی ناواقفیت سے فائدہ اٹھا کر یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ہمارے زمانہ کے شیعہ علماء کے یہ عقائد نہیں ہیں جو استفتاء میں پیش کئے گئے ہیں ——— بہر حال اس موضوع پر حضرت والد ماجد مدظلہ اور مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر تحریک خدام اہلسنت پاکستان کے یہ مضامین اس نمبر میں خاصے کی چیز ہیں ——— خدا کرے ان علمی کاوشوں سے کما حقہ فائدہ اٹھایا جائے۔

۳۔ اس کے بعد فتاوی کا حصہ شروع ہوا ہے ——— سب سے پہلے پاکستان سے آئے ہوئے فتاوی و تصدیقات پیش کئے گئے ہیں ——— اور چونکہ ان میں سے بیشتر میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مفتی اعظم پاکستان کے اس فتوی کی توثیق و تصدیق کی گئی ہے جو دسمبر ۸۴ء میں شائع ہونے والے الفرقان کے خاص نمبر میں شائع ہو چکا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ مولانا مدظلہ کے اس فتوے

کا خلاصہ اس شمارے میں بھی شائع کر دیا جائے، اس لئے آپ کی نظر سے پہلے وہی گذرے گا ——— علماء پاکستان میں آپ سب سے پہلے حضرت مولانا عزیز گل صاحب کی تصدیق ملاحظہ فرمائیں گے مولانا مدظلہ حضرت شیخ الہند کے خادم خاص تھے، اور علمائے دیوبند میں اب آپ ہی بزرگ ترین عالم دین ہیں۔ اس کے بعد آپ تھانوی سلسلہ کے اس دور کے ممتاز عالم و شیخ حضرت مولانا فقیر محمد صاحب کی تصدیق ملاحظہ فرمائیں گے ——— اور پھر حضرت مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ العالی مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن قومی اسمبلی پاکستان اور انکے عالی مقام صاحبزادے مولانا سمیع الحق صاحب نائب مہتمم و استاد حدیث دار العلوم حقانیہ و رکن ایوان بالا پاکستان اور دار العلوم حقانیہ کے دیگر اساتذہ کی تصدیق و توثیق آپ کی نظر سے گذرے گی۔ حضرت مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ العالی عصر حاضر کے ان چند علماء میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے درس و تدریس اور تصنیف و تحریر کے ذریعہ علوم دینیہ کی خدمت، اور اصلاح باطن و تزکیہ نفوس کی کوششوں کے ساتھ میدان جہاد میں عملی شرکت کا شرف بھی عطا فرمایا ہے ——— گویا خاک کی آغوش میں تسبیح و مناجات کے ساتھ وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل دونوں کی جامعیت مولانا کو اور ان کے رفقاء و تلامذہ اور فرزندوں کو نصیب ہے۔ باخبر حضرات جہاد افغانستان میں مولانا کی، اور ان کے پورے حلقہ تعلق کی عملی شرکت کی تفصیلات جانتے ہیں ——— اور مولانا کی شخصیت کو خصوصی قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایران، افغانستان، اور پاکستان کو درپیش داخلی و خارجی حالات و خطرات سے جس قدر براہ راست واقفیت کے مواقع مولانا کو میسر ہیں وہ شاید ہی دوسروں کو ہوں۔ مولانا کو علمی بلند مقامی کے علاوہ اس پہلو کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے، نہایت طاقتور اور صاف لب و لہجہ میں اثنا عشریوں کی تکفیر سے مولانا کا اتفاق، کم از کم ان لوگوں کے لئے نہایت اطمینان بخش ہے جو مولانا سے واقف ہیں اور ساتھ ہی اس خیال خام کا زبردست جواب بھی ہے کہ شیعوں کی تکفیر کی مہم اس وقت وہ لوگ چلا رہے ہیں جن کی عالم اسلام پر نظر نہیں ہے اور جو محدود مدرسی خول میں بند رہتے ہیں۔ مولانا کے صاحبزادے محترم و مکرم جناب مولانا سمیع الحق صاحب بھی اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر ہیں، دار العلوم میں تدریس و حدیث اور نیابت اہتمام کے ساتھ ہی وہ پاکستان کے ایوان بالا کے رکن بھی ہیں ——— اور گذشتہ طویل عرصہ سے پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے پاکستان کے ایوان میں جو بل "شریعت بل" کے نام سے زیر بحث تھا وہ مولانا موصوف ہی کا پیش کردہ تھا۔ دار العلوم حقانیہ کے ترجمان ماہنامہ الحق میں مولانا کے جو اداریے اور جو پارلیمانی وغیرہ پارلیمانی تقاریر شائع ہوتی رہتی

ہیں، ان سے مولانا کی جامعیت، اعتدال، عالمِ اسلام کے حالات پر گہری نظر، اور پسِ پردہ کی جانے والی سازشوں سے واقفیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ بہرحال ہم جیسے لوگوں کے لئے مولانا موصوف کا اثنا عشری مذہب کے پیروکاروں کے چہرہ سے نقاب کشائی کی حالیہ کوشش سے اتفاق و تائید کا اظہار بھی کافی اہمیت کا حامل ہے۔

مجموعی طور پر پاکستان کے جن علماء کے فتاویٰ و تصدیقات اس شمارے میں پیش کئے جا رہے ہیں وہ پچاس سے زیادہ دینی مدارس اور مراکزِ افتاء کی نمائندگی کرتے ہیں اور خود ان کی تعداد تقریباً ۱۰۰ ہے جن میں مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ حضرت مولانا خان محمد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت، مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا مفتی زین العابدین، مفتی و مہتمم دارالعلوم فیصل آباد کے اسماءِ گرامی خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔

پاکستان کے بعد آپ بنگلہ دیش کے مختلف مراکزِ افتاء اور دینی اداروں میں افتاء و تدریس وغیرہ خدمات میں مشغول تین سو سے زیادہ حضرات اہلِ علم کے فتاویٰ و تصدیقات ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس کے بعد برطانیہ میں مقیم حضرات علماءِ کرام کے فتاویٰ و تصدیقات پیش کئے گئے ہیں۔ جن میں پہلے تو وہاں کے ممتاز عالمِ دین، اور مختلف دینی کاموں کے روحِ رواں مولانا یعقوب اسماعیل قاسمی (ڈیوزبری) کا مختصر اور جامع فتویٰ ہے ——— اور پھر تقریباً ۵۰ علماء کی اس فتویٰ پر تصدیق و تحسین ہیں۔

اس کے بعد حزب العلماء یوکے کے زیرِ اہتمام بلیک برن میں منعقد ہونے والے ایک اجلاس میں خمینی اور اثنا عشریوں کی تکفیر کے متعلق ہندوپاک کے علماء کے حالیہ متفقہ فیصلہ کی اجتماعی تائید پر مشتمل منظور شدہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس اجلاس میں جن علماء نے شرکت کی اور جن کی مکمل اتفاق رائے سے یہ تجویز منظور ہوئی (جن کی تعداد سو سے زیادہ ہے) ان کے اسمائے گرامی بھی پیش کئے گئے ہیں ——— آخر میں آپ ہندوستان کے بعض مراکزِ افتاء اور دینی مدارس کے وہ جوابات ملاحظہ فرمائیں گے جو ہمیں دیر سے موصول ہوئے تھے ——— اس طرح تعداد کے اعتبار سے اس نمبر میں پہلے نمبر سے بھی زیادہ حضرات اہلِ علم و فتویٰ کے فتاویٰ و تصدیقات شامل ہیں ——— ہم امید کرتے ہیں کہ اتنے وسیع پیمانے پر علماء کی طرف سے کئے جانے والے اس فیصلہ کے بعد دنیا بھر کے مسلمان اس اندھے فتنہ سے اپنے کو اور عام مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے زیادہ فکرمندی اور زیادہ فعالیت کا ثبوت دیں گے

اب آیئے ذرا تازہ حالات کا بھی جائزہ لے لیں۔

سب سے پہلے قابلِ ذکر بات تو یہ ہے کہ بالآخر سعودی حکومت نے ایرانیوں کے ساتھ اپنے طرزِ عمل میں تھوڑی سی تبدیلی کی ضرورت محسوس کر لی جو لوگ گذشتہ ۸-۹ سال میں ایرانیوں کی طرف سے بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں اور ان کے منفی عزائم سے مکمل واقفیت رکھتے ہیں ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ سعودی حکومت کا ایرانیوں کے ساتھ جو رویہ ہے اس کی کیا توجیہ کریں، کچھ لوگوں کے نزدیک سعودی حکومت کی یہ پالیسی صبر و انتظار اور جلد بازی سے پرہیز کے اصول پر مبنی تھی، کچھ مبصرین اسے سعودیوں کی کمزوری اور بزدلی پر محمول کرتے تھے۔ بعض لوگوں کے خیال میں سعودی قیادت خطرہ سے مقابلہ کے لئے دشمن کے برے دنوں کے انتظار میں تھی، اور ساتھ ہی وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر اپنے بازوؤں کو مضبوط کرنے میں لگی ہوئی تھی ——— بہرحال اب تک کے رویہ کی وجہ کچھ بھی ہو یہ بات کسی حد تک اطمینان بخش ضرور ہے کہ گزشتہ سال مکے "تازیانہ" نے سعودیوں کو اپنے رویہ میں تبدیلی کی ضرورت کا احساس دلا دیا ہے۔ چنانچہ انھوں نے نہ صرف ایران کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کرنے بلکہ واضح الفاظ میں ایرانیوں کو جتلا دیا کہ ہم صرف ۵۰ ہزار ایرانیوں کو اس سال حج کے لئے آنے کی اجازت دیں گے ——— اور کسی قسم کی سیاسی سرگرمیوں کی شروع ہی سے اجازت نہیں دی جائے گی بلکہ سختی سے ہر فتنہ و شورش کو کچل دیا جائے گا۔ ہم سعودی حکومت کے سابقہ رویہ کے بارے میں اپنی رائے محفوظ رکھتے ہوئے موجودہ حالات میں طرزِ عمل کی تبدیلی کے فیصلہ کو خوش آئند سمجھتے ہیں ——— اور امید کرتے ہیں کہ سعودیوں اور غیر سعودیوں سب کو خداوند عزیز و حکیم کا تکوینی نظام وہ سب کچھ سمجھا دے گا جو بندے اپنی عاجزی و کمزوری کی وجہ سے نہیں سمجھا پا رہے ہیں۔

حالات کا ایک دوسرا رخ یہ بھی ہے کہ ایران سے آنے والی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ ایران کی اعلیٰ سطحی قیادت اس وقت شدید اختلافات اور باہمی تفرقہ و انتشار کا شکار ہے۔ ایران کی موجودہ اندرونی صورتحال کے بارے میں ہمیں گذشتہ دو تین مہینوں سے کچھ اطلاعات نجی ذرائع سے موصول ہو رہی تھیں ——— اس سلسلہ میں لندن کے سنڈے ٹائمز مورخہ ۲۹ مئی ۸۸ء میں بھی ایک مفصل رپورٹ شائع ہوئی ہے رپورٹ کے ابتدائی حصہ میں کہا گیا ہے۔

AFTER nine years of rarely-challenged absolute rule, Ayatollah Khomeini is facing growing internal unrest and dissent among Iran's mullahs.

He has been unable to quell violent fighting among the clerical elite which erupted in the wake of a victory by radicals in recent parliamentary elections.

The clashes among pro and anti-Khomeini mullahs have left at least four dead and hun-dreds injured. The trouble be-

came so severe last week that Khomeini was forced to cancel nationwide "allegiance marches" scheduled to be held by his rank-and-file support- ers, the Hezbollah.

He said in a broadcast on Tuesday that he feared the demonstrations would exacer- bate "differences of opinion".

And in a message yesterday to the new parliament, the ayatollah implicitly referred to the divisions within his regime by saying that "the big-gest sin some clergymen could commit now was to desert the revolution in these crucial times".

"۹ سال تک مطلق العنانی کے ساتھ حکومت کرنے کے بعد اب آیت اللہ خمینی کو ایران کے علماء کی طرف سے بڑھتی ہوئی داخلی کشمکش اور مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے حالیہ پارلیمانی انتخابات میں انتہا پسندوں کی کامیابی کے بعد ایرانی علماء میں جو باہمی خانہ جنگی چھڑ گئی ہے، آیۃ اللہ خمینی اسے روکنے میں ناکام رہے ہیں، خمینی کے حامی اور مخالف ملاؤں کے درمیان جو جھڑپیں ہوئی ہیں ان میں ہم اشخاص ہلاک ہوئے ہیں اور کئی سوزخمی، گذشتہ ہفتے میں صورتحال اتنی نازک ہو گئی تھی کہ خمینی حامیوں کی تنظیم "حزب اللہ" کی طرف سے "اظہار وفاداری" کے لئے جو جلوس نکلنے تھے خمینی نے انھیں بھی منسوخ کر دیا۔ منگل کے دن انھوں نے ایک نشریہ میں کہا ہے کہ انھیں اندیشہ تھا کہ ان مظاہروں سے اختلاف کی آگ مزید بڑ ...
از یں نئی پارلیمان کے نام اپنے ایک پیغام میں انھوں نے قیادت کے اندرونی اختلافات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "سب سے بڑا گناہ جو علماء کے طبقہ کی طرف سے اس وقت سرزد ہو سکتا ہے وہ ان نازک حالات میں "انقلاب" سے منحرف ہونا ہے"

ہم نے اپنے قارئین کو یہ خبر اس لئے سنائی ہے کہ وہ خطروں سے آگاہ رہنے کے ساتھ اس حقیقت سے بھی باخبر رہیں کہ اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام کس طرح کارفرما ہے اور اس لئے بھی سنائی ہے کہ وہ بڑھتی ہوئی امید اور بڑھتے ہوئے یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے اہتمام کو اور بڑھائیں کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کے عوام وخواص کو عقل سلیم دے، اور اسلام کے دشمنوں کی صفوں میں تفرقہ ڈال دے۔ ان کے قدموں کو اکھاڑ دے اور انھیں آپس ہی میں لڑا کر ان کی طاقت کو نیست و نابود کر دے بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جہاں تک اس سال حج میں ایرانیوں کی آمد کا مسئلہ ہے تو اس کے بارے میں پرسوں ہی

ایران میں شعبہ حج کے ذمہ دار اعلیٰ مہدی کروبی کا واضح اعلان آگیا ہے کہ اس سال ایران سے کوئی بھی شخص حج کرنے نہیں جائے گا ـــــ البتہ بی بی سی کے جس نشریہ میں یہ خبر سنائی گئی ہے۔ اسی میں اس طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے کہ "مگر کون جانے کہ اس سال ایرانی وہاں اپنے وجود کا اعلان کسی اور طریقہ پر کر دیں!!" ـــــ ہم مانتے ہیں کہ اس اندیشہ کو بالکلیہ مسترد نہیں کیا جا سکتا، بلکہ الفرقان کے گذشتہ شمارے میں ہم خود ذکر کر چکے ہیں کہ ایک دہشت گرد گروہ کو حج کے دوران خونریز ہنگامے کرنے کے لئے تہران میں تربیت دی جا رہی ہے۔ لیکن ان خبروں کی وجہ سے خوف میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ان دھمکیوں سے ارادوں میں کمزوری آنی چاہیئے۔ عازمین حج کے قافلے الحمد للہ حسب سابق ذوق و شوق کے ساتھ رواں دواں ہیں ـــ خدا کے گھر اور سید الکونین کے روضہ پر جانے والو! تمھیں مبارک ہو، جاؤ اور خوب شوق و ذوق کے ساتھ جاؤ اور پوری امت کی فکریں لے کر جاؤ، اور وہاں مقامات قبولیت پر خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے اس امت کے لئے ہدایت، رحمت اور نصرت کی بھیک مانگو اور ان محروموں کے لئے جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے، اور جو حق اور اہل حق کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں دعائیں کرو کہ ان کی اسکیمیں ناکام ہوں، ان کے حوصلے پست ہوں ـــــ اور ان کے قدم اکھڑ جائیں۔ اور جن کے اندر تھوڑی سی استعداد بھی قبول حق کی باقی ہے، بارگاہ ایزدی سے انھیں ہدایت عطا ہو، اور صحیح اور سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق ملے۔

پاکستان میں گذشتہ دو تین سال سے جس طرح کے حالات تھے، اور جس قسم کی خبریں وہاں سے آ رہی تھیں وہ بہت تشویش کا باعث تھیں ـــ اب وہاں اچانک حالات نے نیا موڑ لیا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ قوم کی جو حالت ہے اسکو دیکھتے ہوئے اوپری تبدیلیوں سے کوئی امید، کم از کم ہمیں تو ہوتی نہیں اور بار بار کے تجربے بتاتے ہیں کہ دلوں کی تبدیلی کے بغیر صرف نظام کی تبدیلی سے بہتر نتائج کی توقع فضول ہے۔ البتہ کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ آنے والے انتخابات میں پاکستان کے مذہبی علماء و قائدین اگر اس صورتحال کو درست کرنے کی طرف خاص توجہ دیں جو تمام شعبوں میں کلیدی عہدوں پر شیعوں کے فائز کر دیئے جانے کے سبب پیدا ہو گئی ہے (یعنی انتخابی طاقت کو شیعوں کے بے دخل کرنے اور ان کی طاقت کو کم سے کم کرنے کی طرف مرکوز کر دیں) تو اور کچھ ہو یا نہ ہو، اس "مار آستین" کے سم قاتل کا اثر کچھ کم ہو جائے گا۔ اور یہ بات آئندہ کے تعمیری و اصلاحی کاموں کے لئے بہت مفید و معاون ثابت ہوگی۔ ولعل اللّٰہ یحدث بعد ذلک امرا۔

ہم نے اوپر کی سطروں میں خصوصاً ایران کے داخلی حالات کے جس تازہ ترین رخ کا ذکر کیا ہے اس سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ بس اب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں میدان سر ہو گیا۔ یہ بات نہ مطابق واقعہ ہے اور نہ مطابق عقل، واقعہ یہ ہے کہ خمینی کی مقبولیت ایران میں جیسے جیسے کم ہوتی جا رہی ہے، اسی رفتار سے خارجی اور عالمی سطح پر خمینی اور اس کے حامیوں کی طرف سے خمینی کے دائرہ اثر کو بڑھانے کی کوشش تیز تر کی جا رہی ہے۔

جنوبی افریقہ کے معروف مصنف ڈاکٹر حبیب الحق ندوی صاحب نے جو ڈربن یونیورسٹی میں شعبہ عربی اردو و فارسی کے سربراہ ہیں حضرت والد ماجد مدظلہ کے نام اپنے ایک تازہ مکتوب مورخہ ۱۶ مئی ۸۸ء میں موجودہ صورتحال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

”شاید اکثر لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ مختلف ممالک میں سنیوں کو شیعہ بنانے کا عمل زور و شور سے جاری ہے۔ کم از کم اس ملک (جنوبی افریقہ) میں ایک جماعت نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ سنی عقائد سے دستبردار ہو کر شیعی عقائد پر ایمان لاتی ہے۔ ساتھ ہی ان کے لئے ایک پروپیگنڈہ منسٹر بھی فراہم کر دیا گیا ہے تاکہ سو فی صدی سنی آبادی میں تشیع کی تبلیغ کی رفتار تیز کر دی جائے۔ بعض ممالک میں ایرانی سفراء امام خمینی کے ہاتھ پر سنیوں سے بیعت بھی لے رہے ہیں۔ یہ خبر مزید تشویشناک صورتحال اختیار کرتی جا رہی ہے۔“

اسی طرح کی اطلاعات بعض اور ملکوں سے بھی موصول ہوئی ہیں ——— اسی بنا پر ہم نے یہ کہا ہے کہ ابھی کام مکمل نہیں ہوا ہے ——— ابھی بہت کام باقی ہے۔

اس سلسلہ میں لگے ہاتھوں ایک پہلو کی وضاحت اور کر دی جائے ——— کچھ لوگ یہ رائے رکھتے ہیں کہ ہمیں اپنی مہم کا نشانہ صرف خمینی اور اس کے پیروکاروں کو بنانا چاہیئے، نفس شیعیت اور اثنا عشری مذہب کو نشانہ بنانا غیر ضروری بھی ہے اور خلاف مصلحت بھی، ہم صاف لفظوں میں عرض کرتے ہیں کہ یہ خیال ہماری رائے میں شیعیت کی حقیقت، اس کی تاریخ اور خمینیت اور شیعیت کے باہمی تعلق کی اصل نوعیت کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے ——— خمینی دراصل قدیم شیعہ باطنی تحریک کا ایک لیڈر ہے اور اس شجرۂ خبیثہ کی تازہ فصل کا ایک پھل، اس شجرۂ خبیثہ کے مضر اور مہلک برگ و بار سے حفاظت کا ایک راستہ تو یہ ہے کہ جب کبھی اس پر پھل آئے ہم پھلوں پر لاٹھیاں چلا چلا کر انھیں توڑ دیں، اور نیست و نابود کر دیں البتہ درخت کو نہ چھیڑیں ——— اور ایک راستہ یہ ہے کہ اس شجرۂ خبیثہ ہی کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے تاکہ مستقل طور پر اس کے کڑوے اور مہلک پھلوں سے نجات مل جائے۔ ہم جانتے ہیں کہ

یہ دوسرا راستہ کہیں زیادہ طویل اور پر مشقت ہے۔ لیکن ہم نے سوچ سمجھ کر اسی راستہ کو اپنے لئے چنا ہے

کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موج طوفاں کا حریف
ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے

اسی ضمن میں ہم یہ بھی عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ جو شیعہ علماء خمینی کی شخصیت اور ان کے کچھ افکار و خیالات سے اختلاف رکھتے ہیں ہم نہ ان کے ہم نوا ہیں، اور نہ ان کے خیالات کو اپنی بات کی تائید میں پیش کرنا زیادہ صحیح سمجھتے ہیں ——— کفر و اسلام کا مسئلہ شخصیتوں سے متعلق نہیں ہوا کرتا، عقائد سے متعلق ہوا کرتا ہے۔ دنیا میں جس شخص کے عقائد وہ ہوں جو اثنا عشری مذہب کے بنیادی عقائد ہیں اسلام سے بے تعلقی کے معاملہ میں اس میں اور خمینی میں فرق کرنا علمی اعتبار سے غلط اور عملی اعتبار سے مضر ہے۔ اور اس رویہ کا مضر ہونا بھی آج نہیں تو کل عیاں ہو جائے گا۔

بہر حال اسی وجہ سے ہم نے پہلے دن سے امت کو خمینی کے گمراہ کن افکار و خیالات سے واقف کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ شیعیت کی حقیقت سے بھی واقف کرنے کی کوشش کی ہے ——— اور ہماری جد و جہد اسی انداز میں جاری ہے اور ان شاء اللہ جاری رہے گی۔

آخر میں ایک اہم بات کی طرف اپنے قارئین کی توجہ مبذول کرنے کا بھی چاہتا ہے۔

جو لوگ برصغیر میں اسلامی جد و جہد کی گذشتہ ۲ صدیوں کی تاریخ سے واقف ہیں ان سے یہ حقیقت مخفی نہیں ہے کہ حالات و خطرات پر گہری نظر، اور دین اور امت کی حفاظت کے لئے درکار حساسیت، اور جرأت و ہمت اور اصولوں میں مکمل صلابت و استقامت کے لحاظ سے برصغیر ہندو پاک کے علماء کو، عالم اسلام میں ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ خمینی کے برپا کردہ "فتنۂ تجدید سبائیت" کے بارے میں برصغیر کے علماء کرام کا موقف جس سے عام مسلمانوں کو باخبر کرنے کا شرف "الفرقان" کو حاصل ہوا ہے، اس حقیقت کا تازہ ترین ثبوت ہے ——— لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ بالکل درست ہے کہ عالمی سطح پر اس فتنہ کے مقابلہ کے لئے ضرورت اس کی ہے کہ یہ کام عالمی پیمانے پر ہو، یعنی یہ کہ اس فیصلہ میں عالم اسلام کے علماء شریک ہوں، اور یہ فیصلہ مختلف زبانوں میں منتقل ہو کر زیادہ سے زیادہ مسلمانوں تک پہنچے۔

ہم کمزوروں نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر ایک ابتدائی منصوبہ اس سلسلہ میں بنایا ہے جو حضرات اس میں عملی شرکت کی پیشکش فرمائیں گے وہ منصوبہ ان کی خدمت میں

بھیج دیا جائے گا۔

آخر میں اس بات کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش اور برطانیہ کے علماء کرام کے یہ جوابات ان ملکوں کے بعض حضرات علماء کرام کی خصوصی توجہ اور محنت کے نتیجہ میں ہم تک پہنچے ہیں۔ پاکستان میں مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب نے اپنے بعض رفقاء کے ہمراہ مختلف صوبوں اور شہروں کے دورے کئے، اور ایک ایک جگہ کے علماء سے براہ راست رابطہ قائم کر کے یہ جوابات حاصل کئے۔ بنگلہ دیش کے علماء کے جوابات و فتاوی مولانا اظہار الاسلام، مولانا محی الدین صاحب اور مولانا شمس الدین صاحب اور ان کے رفقاء کی توجہ سے حاصل ہوئے ــــ بلکہ پاکستان کے مفتی احمد الرحمٰن صاحب نے بنگلہ دیش کا بھی سفر کیا، اور وہاں کے بہت سے علماء کے جوابات حاصل کر کے ہمیں ارسال کئے۔ برطانیہ کے علماء کے جوابات مولانا یعقوب اسماعیل منشی صاحب اور مولانا محمد یعقوب مفتاحی صاحب کی کوششوں سے ہم تک پہنچے ــــ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کی مساعی کو قبول فرمائے اور ہر قسم کے زیغ و ضلال سے ہماری اور پوری امت کی حفاظت مقدر و میسر فرمائے آمین

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ والتابعین لھم باحسان الی یوم الدین اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

الفرقان کا یہ شمارہ جو آپ کے ہاتھ میں ہے، یہ اس خصوصی شمارہ کا گویا حصہ دوم ہے جو "خمینی اور شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ" کے عنوان سے اب سے قریباً چھ مہینے پہلے دسمبر ۱۹۸۷ء میں شائع ہوا تھا، اس میں راقم سطور کا ایک مقدمہ اور شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں ایک مبسوط و مفصل استفتاء (جو قریباً ساٹھ صفحات پر مشتمل تھا) اور ہندو پاکستان کے حضرات اکابر علماء و اصحاب فتوی اور مستند دینی مراکز و مدارس کے جوابات اور فتوے تھے ــــــــ اس کے مقدمہ میں یہ بھی ذکر کیا گیا تھا کہ پاکستان کے ہمارے بعض مخلصین نے وہاں کے حضرات اکابر علماء و اصحاب فتوی اور مستند دینی مراکز و مدارس سے ہمارے استفتاء کے جوابات و فتاوی بڑی تعداد میں حاصل کئے تھے جو اب تک نہیں پہونچ سکے ہیں، انشاء اللہ ان کے موصول ہونے پر ان کو بھی "الفرقان" میں شائع کر دیا جائے گا۔

وہ جوابات و فتاوی بفضلہ تعالیٰ موصول ہو گئے، اس کے علاوہ بہت بڑی تعداد

میں بنگلہ دیش کے حضرات علماء کرام اور وہاں کے مستند دینی مراکز و مدارس کے فتاویٰ بھی اس عرصہ میں آگئے نیز برطانیہ (انگلستان) میں مقیم علماء کرام کے جوابات، اور ہندوستان کے بھی بعض علماء کرام و اصحاب فتوی اور دینی مراکز کے جوابات و فتوے بھی اس عرصہ میں مزید موصول ہوگئے، اب یہ سب الفرقان کے اس خصوصی شمارہ میں شائع کئے جارہے ہیں۔

یہاں یہ عاجز اپنے رب کریم کے شکر کے ساتھ اس کا اظہار بھی مناسب سمجھتا ہے کہ جب میں نے شیعہ اثنا عشریہ اور خمینی کے بارے میں استفتاء مرتب کرکے حضرات علماء کرام کا فتوی حاصل کرنے اور اس کے شائع کرنے کا فیصلہ کیا تھا تو میرا خیال بلکہ غالب گمان تھا کہ ماضی قریب کے بعض لوگوں کے کفر کے غلط فتووں کی وجہ سے تکفیر کا فتوی بہت بدنام ہوگیا ہے اس لئے مختلف حلقوں کی طرف سے مجھ پر ملامت کے تیروں کی بوچھار ہوگی اور ممکن ہے کہ بہت سے حضرات جو اصل مسئلہ میں پورا اتفاق رکھتے ہوں، وہ بھی اس کو مناسب نہ سمجھیں لیکن یہ عاجز اس صورتحال میں جس کا ذکر استفتاء کی تمہید اور مقدمہ میں بھی کیا جاچکا ہے فیما بینی وبین اللہ اس کو اپنا دینی فریضہ سمجھتا تھا اس لئے ارشاد ربانی یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے کو ملامت کے تیروں کا نشانہ بننے کے لئے تیار کیا اور اسی فیصلہ کے نتیجہ میں الفرقان کا وہ خاص نمبر گذشتہ دسمبر میں شائع ہوا۔ جس کا اوپر کی سطروں میں ذکر کیا جاچکا ہے۔

یہ عاجز اس کو اپنے کریم پروردگار کا خاص کرم ہی سمجھتا ہے کہ آجتک ایک خط بھی ایسا نہیں آیا جس میں اس فتوائے تکفیر اور اس کی اشاعت کے اقدام کو غلط یا نامناسب ہی قرار دیا گیا ہو۔ اس کے برعکس لاتعداد خطوط ایسے موصول ہوتے رہے جن میں لکھا گیا کہ یہ اس وقت کا اہم دینی فریضہ تھا جسکے ادا کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی۔

بہت سے حضرات اہل علم نے لکھا کہ ہمیں ابتک اس بارے میں تردد تھا لیکن نمبر اور خاص کر اس کے مقدمہ کے مطالعہ کے بعد وہ تردد اور کوئی اشکال باقی نہیں رہا فللہ الحمد ولہ المنۃ۔

تاہم چند خطوط ایسے بھی آئے جن میں کچھ اشکالات بطور سوال کے پیش کئے گئے

تھے، جن میں زیادہ تر وہ تھے جن کا جواب مقدمہ یا استفتاء میں موجود تھا اس لئے یہ خیال کیا گیا کہ ان حضرات نے استفتاء اور مقدمہ کا بغور مطالعہ نہیں فرمایا، ایسے حضرات کو مختصر جواب کے ساتھ یہ لکھ دینا کافی سمجھا گیا کہ مقدمہ اور استفتاء کا ایک بار پھر بغور مطالعہ فرمایا جائے ____ اور کچھ اشکالات ایسے بھی تھے جن کے بارے میں مناسب سمجھا گیا کہ الفرقان کے اس پیش نظر شمارہ میں کچھ وضاحت کردی جائے، چنانچہ ذیل میں یہ عاجز جو کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہے اس سے مقصود دراصل ان اشکالات کے بارے میں اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت ہی ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

روافض کے بارے میں حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ حضرت مولانا عبدالحیؒ فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے متعدد فتووں میں روافض کی تکفیر کے خلاف رائے ظاہر فرمائی ہے ____ اس عاجز راقم سطور نے حضرت مولانا فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کے ان فتووں کا بغور مطالعہ کیا، اس مطالعہ کے بعد یہ عاجز یقین کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت مولانا کی نظر سے شیعوں کی کتابیں نہیں گذریں جن کے مطالعہ سے بغیر کسی شک شبہ کے یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ ان کے بعض عقائد قطعی طور پر موجب کفر ہیں۔

انھیں دنوں جب راقم سطور اس سلسلہ میں کچھ لکھنے کا ارادہ کررہا تھا ایک صاحب سے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا عبدالحیؒ فرنگی محلیؒ کے ایک فاضل شاگرد نے یہی بات لکھی ہے ____ ان صاحب نے یہ بھی بتایا کہ اس بارے میں تفصیلی معلومات جناب مولانا مفتی محمد رضا انصاری صاحب فرنگی محلی سے حاصل کی جاسکتی ہیں ____ یہ معلوم ہونے کے بعد میں نے مولانا موصوف کے پاس پیام بھیجا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا ہے، اس سلسلہ میں مجھے براہ راست آپ سے معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

میرے اس پیام کے جواب میں از راہ عنایت وہ ایک دن خود ہی تشریف لے آئے، انھوں نے بتلایا کہ حضرت مولانا عبدالحیؒ فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کے آخری دور میں علماء فرنگی محل کا ایک تذکرہ عربی میں لکھنا شروع فرمایا تھا ____ اس کا نام تجویز فرمایا تھا " خیر العمل بذکر تراجم علماء فرنگی محل "۔ لیکن وہ ناتمام

رہ گیا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فاضل شاگرد مولانا الحافظ محمد عبد الباقی صاحب فرنگی محلی مہاجر مدنیؒ نے اس کی تکمیل کی[1] ـــــــ یہ رسالہ مولانا عبد الباقی صاحب ہی کے قلم کا لکھا ہوا مخطوطہ کی شکل میں محفوظ ہے، اصل مخطوطہ مولانا جمال میاں (خلف حضرت مولانا عبد الباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس ہے جو کراچی میں مقیم ہیں، لیکن اس کی فوٹو کاپی میں نے لے لی تھی، جو میرے پاس محفوظ ہے، اس میں مولانا عبد الباقی صاحب نے اپنے استاذ حضرت مولانا عبد الحیٔ فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی روافض کی عدم تکفیر کی رائے کے بارے میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے، کہ "ان کی نظر سے روافض کے علماء کی وہ کتابیں نہیں گذریں جن سے ان کے وہ عقائد معلوم ہو جاتے ہیں جو قطعی طور پر موجب کفر ہیں"۔

اسی سلسلۂ گفتگو میں مولانا مفتی محمد رضا انصاری صاحب نے یہ بھی بتلایا کہ علماء فرنگی محل میں سب سے پہلے ملا محمد معین صاحب نے روافض کی تکفیر کا فتویٰ دیا (جو ملا مبین شارح سلم و مسلم وغیرہ کے صاحبزادے ہیں) مولانا عبد الباقی صاحب ان ملا معین صاحب کے حقیقی پوتے ہیں۔

میں نے ان سے گذارش کی کہ میں اس مخطوطہ کا وہ مقام دیکھنا چاہتا ہوں جس میں مولانا عبد الباقی صاحب نے اپنے استاذ حضرت مولانا عبد الحیٔ فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی روافض کے بارے میں عدم تکفیر کی رائے سے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

میں ان کا شکر گذار ہوں کہ انھوں نے مخطوطہ کے تین صفحوں کی فوٹو کاپی کرا کے میرے پاس بھیجدی۔ اس کے ساتھ ایک مفصل نوٹ بھی تحریر فرمایا، ان دونوں چیزوں

---

[1] ان مولانا الحافظ عبد الباقی صاحب فرنگی محلی کے تعارف میں مولانا مفتی محمد رضا انصاری صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ "انھوں نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد فرنگی محل ہیں تدریس کا آغاز فرمایا ان کے تلامذہ میں مولانا محمد عبد الباری صاحب فرنگی محلی بھی تھے۔ مولانا عبد الباقی صاحب نے تین دفعہ حج و زیارت کا شرف حاصل کیا پہلے ۱۳۰۰ھ پھر ۱۳۱۲ھ میں پھر تیسری بار ۱۳۲۱ھ میں ـــــ اس سفر میں بعض بشرات کی وجہ سے ہجرت کی نیت سے مدینہ منورہ میں مقیم ہو گئے ۱۹۴۵ء (۱۳۶۴ھ) میں وفات پائی اور جنت البقیع میں تحت اقدام اہل البیت مدفون ہوئے" رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔

سے مجھے نہایت مفید معلومات حاصل ہوئے جو غالباً کسی دوسرے ذریعے سے حاصل نہیں ہو سکتے تھے جزاھم اللہ تعالیٰ کما یلیق بشانہ الکریم۔

لیکن یہاں تو اس عاجز کو اس مخطوطہ سے صرف وہی نقل کرنا ہے جس کا تعلق روافض کی تکفیر یا عدم تکفیر کے مسئلہ سے ہے۔

مخطوطہ میں مولانا عبد الباقی صاحب نے اپنے دادا ملا محمد معین صاحب کا تذکرہ لکھا ہے اس میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس وقت کی سلطنت اودھ کے شیعہ وزیر سبحان علی خاں سے ان کے مباحثے اور مناظرے ہوتے تھے ـــــ اسی سلسلۂ کلام میں مولانا عبد الباقی صاحب نے اپنے استاذ حضرت مولانا عبد الحیٔ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عبارت نقل فرمائی ہے۔

وقال الاستاذ العلام فی ترجمته وهو اول من افتیٰ من علماء هذه المحلة بتكفير الروافض مطلقاً

وہ (ملا محمد معین) فرنگی محل کے علماء میں پہلے بزرگ ہیں جنھوں نے علی الاطلاق روافض کی تکفیر کا فتویٰ دیا[1]

اس کے آگے مولانا عبد الباقی صاحب نے اسکی وضاحت فرماتے ہوئے لکھا ہے:

"قلت اختلف علماء مصلتنا فی باب الروافض علی ثلاثة اقوال، فقال الاستاذ العلام بعدم تكفيرهم من سب الشيخين فان سب المسلم فسوق، والبدعة لا تزيل الايمان لبنائها علی التاويل، وقد حقق المسئلة ابن عابدين فی "تنبيه الولاة والحكام" وقال بحر العلوم بعدم تكفيرهم مطلقاً لما نص الامام بعدم تكفير اهل القبلة لكونهم علی تاويل وان كان ركيكا"۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ روافض کے بارے میں علماء فرنگی محل کے تین قول ہیں،

---

[1] حضرت مولانا عبد الحیٔ رحمۃ اللہ علیہ نے ملا معین صاحب کے تذکرہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے وقت کے بلند پایہ محدث و فقیہ اور صلاح و تقویٰ، کثرت عبادت تعلق مع اللہ اور اتباع سنت میں بھی ممتاز عالم، بانی تھے۔

ہمارے استاذ علام (حضرت مولانا عبد الحیٔ فرنگی محلیؒ) سب شیخین (یعنی شیخین کی شان میں دشنام وبدگوئی) کی بنیاد پر شیعوں کی تکفیر کے قائل نہیں ہیں کیونکہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور بدعت ہے جس سے ایمان زائل نہیں ہو جاتا کیونکہ یہ دشنام وبدگوئی کسی تاویل کی بنیاد پر ہے، اور علامہ ابن عابدین شامی نے اپنے رسالہ "تنبیہ الولاۃ والحکام" میں اس مسئلہ کی تحقیق ووضاحت فرمائی ہے۔[۱] اور علامہ بحر العلوم بھی مطلقاً روافض کی تکفیر کے قائل نہیں ہیں، کیونکہ امام (ابو حنیفہؒ) نے تصریح کی ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہ کی جائے[۲] بوجہ اسکے کہ ان کے عقیدہ کی بنیاد تاویل پر ہے، اگرچہ وہ تاویل ذکیک (یعنی نہایت کمزور اور ناقابل قبول) ہی کیوں نہ ہو۔

آگے مولانا عبد الباقی صاحبؒ نے اپنے استاذ حضرت مولانا عبد الحیٔ صاحبؒ کے مذکورہ بالا کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے جو تحریر فرمایا ہے اس میں انھوں نے علامہ بحر العلوم کے اس موقف پر بھی کلام کیا ہے جو ان کے استاد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے، فرماتے ہیں:

"أقول هذا وان كان اصلاً اصيلاً لا ينطبق على شيعة زماننا ولعله كان ينطبق على شيعة عصر بحر العلوم"

اس کا حاصل یہ ہے کہ علامہ بحر العلوم نے اہل قبلہ کی عدم تکفیر کے بارے میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کے حوالہ سے جو نقل فرمایا ہے اگرچہ وہ بجائے خود صحیح اصول ہے لیکن وہ ہمارے زمانے کے شیعوں پر منطبق نہیں ہوتا، شاید علامہ بحر العلوم کے زمانہ کے شیعوں پر منطبق ہوتا ہو۔

---

[۱] دسمبر ۱۹۸۶ء میں شائع ہونے والے الفرقان کے خاص نمبر میں استفتاء کیساتھ جو مقدمہ راقم سطور کا شائع ہوا ہے اس میں تفصیل سے لکھا گیا ہے کہ ہمارے اکثر فقہاء نے روافض کی تکفیر صرف سب شیخین کی بنیاد پر کی ہے جبکہ علامہ ابن عابدین شامی نے اس سے اختلاف ظاہر کیا ہے، حضرت مولانا عبد الحیٔ فرنگی محلیؒ کا موقف بھی یہی ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اس مسئلہ میں دو رایوں کی گنجائش ہے۔ لیکن راقم سطور نے اپنے استفتاء میں شیعوں کے جو تین عقیدے پیش کیے ہیں ان کے موجب کفر ہونے کے بارے میں ہرگز دو رایوں کی گنجائش نہیں ہے۔ (ہمارے اکثر فقہاء نے سب شیخین کی بنیاد پر روافض کی جو تکفیر کی ہے اسکے بارے میں نمبر کے مقدمہ میں ص۱۸ سے ص۲۰ تک مفصل کلام کیا گیا ہے)

[۲] اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرنے کے بارے میں حضرت امام ابو حنیفہؒ اور دیگر ائمہ سے جو نقل کیا جاتا ہے اس پر تفصیلی گفتگو خاص نمبر کے مقدمہ ص۲۲-۲۳ میں کی جا چکی ہے، جن صاحب نے اس کو نہ دیکھا ہو ان کو راقم سطور کا مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ ضرور اس کا مطالعہ فرمائیں۔

آگے مولانا عبد الباقی صاحب نے اسی مسئلہ سے متعلق اپنے استاذ علام حضرت مولانا عبد الحیٔ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کے بارے میں تحریر فرمایا ہے:

"اما قول الاستاذ في فسق ساب الشيخين وان كان تحقيقيا ولكنه غير موافق بحال شيعة زماننا، وكأن الاستاذ أجال النظر في كتب أسلافهم لم يطلع على احوال أخلافهم واما الجد رحمه الله فقد باحثهم وعلم مذهبهم ووجد فيهم ما يوجب تكفيرهم، فاما سب الشيخين فلا ريب انه كبيرة والشيعة يستحلون سبهما بل ربما يعدونه من المثوبات ومن يستحل المعصية يكفر فكيف بمن يستحبها"

اس کا حاصل یہ ہے کہ استاذ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخین کی شان میں بدگوئی کرنے والوں کے بارے میں فاسق ہونے کی جو بات کہی ہے وہ اگرچہ بجائے خود صحیح ہے لیکن وہ ہمارے زمانے کے شیعوں پر منطبق نہیں ہے، گمان یہ ہوتا ہے کہ استاذ محترم کی نظر سے شیعوں کے متقدمین کی کتابیں گذری ہوں گی اور انھیں بعد کے زمانے کے شیعوں کے حالات کی اطلاع نہیں ہوگی، لیکن ہمارے دادا ملا محمد معین رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے مباحثے کیے ہیں اور ان کے مذہب کے بارے میں پوری واقفیت حاصل کی ہے، اور انھوں نے روافض میں وہ عقائد پائے ہیں جن کی وجہ سے ان کی تکفیر واجب ہو جاتی ہے، رہا مسئلہ سب شیخین کا تو اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ وہ یعنی شیخین کی شان میں گستاخی کرنا کبیرہ گناہ ہے اور شیعہ نہ صرف اس کو جائز سمجھتے ہیں بلکہ وہ ان کے نزدیک ثواب والے اعمال میں سے ہے اور شریعت مسلمہ کا اصول ہے کہ، جو شخص معصیت کو حلال وجائز قرار دے اس کی تکفیر کی جائے گی تو کیا شیعہ وہ تو اس کو مستحب (نیکی اور کار ثواب) سمجھتے ہیں۔

اس کے آگے مولانا عبد الباقی صاحب نے روافض کے وہ عقائد تحریر فرمائے ہیں جو ان کی کتابوں کے مطالعہ اور ان کی تقریروں اور گفتگوؤں سے ان کے علم میں آئے جو قطعی طور پر موجب کفر ہیں، ان میں مولانا موصوف نے ان کے عقیدۂ بداء کا اور قرآن مجید میں تحریف اور تغیر وتبدل کے عقیدے کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ میں مولانا نے بطور مثال کے چند آیتیں بھی لکھی ہیں جن کے بارے میں روافض کا

عقیدہ ہے کہ اصل آیت یوں تھی اور موجودہ قرآن میں تحریف کر کے اس طرح کر دی گئی ہے، نیز اسی سلسلہ میں مولانا موصوف نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن میں دراصل چالیس[1] پارے تھے دس پارے خلیفۂ ثالث عثمانؓ نے چھپا لیے، مولانا عبدالباقی صاحب نے اسی سلسلہ میں اپنے ائمۂ معصومین کے بارے میں روافض کے اس عقیدہ کا بھی ذکر کیا ہے کہ ان سے معجزات کا ظہور ہوتا ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحیفے نازل ہوتے ہیں، اور وہ حضرت علی کو اور باقی گیارہ اماموں کو بھی، انبیاء سابقین سے افضل و بالاتر مانتے ہیں اور ان کے نزدیک ان کے اماموں اور نبیوں رسولوں میں صرف نام کا فرق ہے (یعنی اماموں کے لیے نبی و رسول کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا لیکن صفات و کمالات اور خصوصیات میں کوئی فرق نہیں)

روافض کے یہ عقیدے لکھنے کے بعد مولانا عبدالباقی صاحب نے تحریر فرمایا ہے:

"فھل یشك أحد بعد ھذہ الأقاویل فی کفر أصحابھا،

کلا واللہ لا ریب فی تکفیرھم"

مطلب یہ ہے کہ کیا کسی کو روافض کے ان عقائد و اقوال کے علم میں آجانے کے بعد ان کے کفر میں شک شبہ ہو سکتا ہے، خدا کی قسم! ان کی تکفیر میں کسی صاحبِ علم کو ہرگز شبہ نہیں ہو سکتا۔

علامہ بحر العلوم اور روافض کی تکفیر:

تعجب ہے کہ حضرت مولانا عبدالحیٔ فرنگی محلیؒ نے اپنے خاندانی بزرگ بحر العلومؒ کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ وہ روافض کی تکفیر کے مطلقاً قائل نہیں ہیں اور مولانا عبدالباقی صاحب نے بھی اس بات کو تسلیم کر کے اس کا جواب دیا ہے کہ ان کے زمانے کے شیعوں

---

[1] یہ بات کہ قرآن میں چالیس پارے تھے اور دس غائب کر دیے گئے، راقم سطور نے اثنا عشریہ کی کسی کتاب میں اب تک نہیں دیکھی، لیکن مختلف مقامات کے متعدد ثقہ حضرات نے راقم سطور سے بیان کیا کہ انھوں نے شیعوں کے عوام بلکہ ان کے بچوں کی زبان سے بھی یہ بات سنی ہے اور راقم سطور کو تحقیق کے ساتھ یہ بات معلوم ہے کہ پٹنہ کی خدا بخش لائبریری کے نوادر کے خانہ میں قرآن مجید کا چالیس پاروں والا نسخہ موجود ہے۔

کا حال ایسا ہی ہوگا۔ حالانکہ مسلم الثبوت کی شرح فواتح الرحموت میں مولانا بحر العلوم نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ میں نے شیعوں کی تفسیر "مجمع البیان" میں یہ دیکھا ہے کہ ان کے بعض اصحاب کا عقیدہ یہ ہے کہ اصلی قرآن موجودہ قرآن سے زیادہ تھا اس کو جمع کرنے والے اور ترتیب دینے والے صحابہ کی تقصیر اور کوتاہی سے اس کے کچھ حصے غائب ہو گئے (اگرچہ خود مصنف ابو علی طبرسی اس کا قائل نہیں ہے)

آگے تحریر فرمایا ہے فمن قال بھذا القول فھو کافر لانکارہ الضروری یعنی جن شیعوں کا یہ عقیدہ ہے وہ بلاشبہ کافر ہیں کیونکہ یہ ایک ایسی حقیقت کا انکار ہے جو ضروریات دین میں سے ہے[1]

اور اسی "فواتح الرحموت" میں انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے بیان میں شیعوں کا یہ عقیدہ بیان کرنے کے بعد کہ ان کے نزدیک از روئے عقل بھی یہ جائز نہیں ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد ان سے صادر ہو لیکن وہ انبیاء علیہم السلام کیلئے عقلاً و شرعاً اسکو جائز سمجھتے ہیں کہ تقیہ کے طور پر (نہ صرف معصیت بلکہ) ان سے کفر کا بھی صدور ہو سکتا ہے۔ علامہ بحر العلوم نے تحریر فرمایا ہے:

وھذا من غایۃ حماقتھم فانہ لو جوز ھذا الامر العظیم علیھم لما بقی الامان فی أمر التبلیغ وھو ظاھر کیف وما من نبي إلا بعث بین أظھر أعدائہ فلعلہ کتم شیئاً من الوحی خوفاً منھم وخصوصاً من مذھبھم الباطل وحماقتھم الکاملۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم ما عاش من وقت البعثۃ الی وقت الموت الا فی أعدائہ ولم یکن لہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم قدرۃ لدفعھم مدۃ عمرہ وکان یخاف منھم فاحتمل کتمانہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم شیئاً من الوحی فلا

---

[1] فواتح الرحموت کی یہ عبارت استفتاء میں نقل کی جا چکی ہے۔ خاص نمبر ص۸

ثقة بالقرآن وغيره فانظر إلى شناعتهم وحماقتهم كيف التزموا هذه الشناعات خذلهم الله تعالى إلى يوم القيامة ص۳۸ طبع نول کشور لکھنؤ

مطلب یہ ہے کہ روافض کا یہ عقیدہ کہ انبیاء علیہم السلام سے تقیہ کے طور پر ہر درجہ کی معصیت بلکہ کفر کا بھی صدور ہو سکتا ہے ان کی انتہائی درجہ کی حماقت اور گمراہی ہے، کیونکہ اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے تو حضرات انبیاء علیہم السلام کی دین و شریعت کی تبلیغ و تعلیم پر اعتماد و اعتبار باقی نہیں رہے گا جبکہ واقعہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت عموماً ان کے دشمنوں ہی میں ہوئی ہے تو اس عقیدہ کی بنیاد پر شک شبہ رہے گا کہ انھوں نے اپنے دشمنوں کے خوف سے وحی الٰہی میں سے کچھ چھپا لیا ہو امت تک اس کو نہ پہنچایا ہو —— خاص کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے بارے میں ان روافض کا انتہائی باطل اور حد درجہ احمقانہ عقیدہ یہ ہے کہ آپ بعثت یعنی نبوت کے آغاز سے لیکر وفات تک اپنے دشمنوں ہی میں گھرے رہے اور ساری عمر ان دشمنوں کو اپنے سے دور اور دفع کرنے کی قدرت آپ کو حاصل نہیں ہوئی اور ان سے آپ ڈرتے ہی رہے۔ تو اس عقیدہ کی بنیاد پر یہ شک شبہ رہے گا کہ شاید آپ نے ان دشمنوں کے خوف سے وحی الٰہی میں سے کچھ چھپا لیا ہو اور اس کی تبلیغ امت کو نہ فرمائی ہو، اس صورت میں نہ تو قرآن مجید کے بارے میں اعتماد و اعتبار رہے گا اور نہ وحی کے ذریعہ آنے والے دیگر احکام کے بارے میں —— تو ان کی حماقت اور ان کے اس عقیدہ کی شناعت پر غور کیا جائے، انھوں نے ان بیہودہ خرافات کو کس طرح اپنا دین و مذہب بنا لیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو قیامت تک اپنی رحمت سے محروم و نامراد رکھے۔

اس بحث کو علامہ بحر العلوم نے مندرجہ ذیل سطروں پر ختم فرمایا ہے:

والحق أنهم لمثل هذه الأقاويل خرجوا عن ربقة الإسلام ولذا أراهم بعض أهل الله رضوان الله تعالى عليهم أجمعين على صورة الخنزير كما هو مشروح في الفتوحات

اور حق یہ ہے کہ یہ روافض اپنے ان جیسے عقائد و اقوال کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اور اسی وجہ سے بعض اہل اللہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کو مکاشفہ یا عالم رؤیا میں خنزیر کی صورت میں دیکھا ہے۔

المكية للشيخ الأكبر وارث رسول الله صلى الله عليه وآله وأصحابه وسلم، بل حكم بعض أهل الله تعالى رضوان الله عليهم أنهم يحشرون على صورة الخنزير۔ ص۳۸

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے خاص وارث شیخ اکبر کی فتوحات مکیہ میں بیان کیا گیا ہے —— بلکہ بعض اہل اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ قیامت میں خنزیر کی شکل میں اٹھائے جائیں گے۔

فواتح الرحموت کی ان صاف صریح عبارتوں کے ہوتے ہوئے کیسے کہا جا سکتا ہے کہ علامہ بحر العلوم روافض کی تکفیر کے مطلقاً قائل نہیں ہیں۔

امام غزالیؒ کا موقف

ایک صاحب نے امام غزالیؒ کی کتاب "التفرقۃ" کے حوالے سے ان کی عبارت نقل فرمائی ہے جس میں انھوں نے اہل قبلہ کی تکفیر سے زبان کو روکنے کی خاص طور سے وصیت فرمائی ہے اور اسی "التفرقۃ" میں امام موصوف نے مسئلہ امامت اور صحابہ کرام کے بارے میں شیعوں کے غلط خیالات و نظریات کی بنا پر ان کو صرف مبتدع قرار دیا ہے۔

اب سے قریباً پندرہ سال پہلے ۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کیلئے پاکستان میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ایک عوامی تحریک برپا ہوئی تھی (جس کے نتیجہ میں حکومتی سطح پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیدیا گیا) تو اس وقت دہلی سے شائع ہونے والے ایک کثیر الاشاعت اردو ڈائجسٹ میں اس تحریک اور حکومت پاکستان کے اس فیصلہ کے خلاف ایک مضمون شائع ہوا تھا، یہ مضمون ایسی فنکاری سے لکھا گیا تھا جس سے عام لوگوں کے متاثر ہونے کا اندیشہ تھا، اس میں امام غزالیؒ کی اس کتاب "التفرقۃ" کا حوالہ بھی دیا گیا تھا، اس وقت راقم سطور نے "الفرقان" ہی میں تکفیر کے بارے امام غزالیؒ کے نقطہ نظر پر تفصیل سے روشنی ڈالی تھی، بعد میں وہ مضمون اسی موضوع سے متعلق چند دوسرے مضامین کے ساتھ "قادیانی کیوں مسلمان نہیں ہیں" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو گیا تھا

جن حضرات کو یہ غلط فہمی ہو کہ راقم سطور کے استفتاء کے جواب میں حضرات علمائے کرام واصحاب فتویٰ نے شیعہ اثنا عشریہ اور ان کے موجودہ دور کے امام خمینی کی جو تکفیر کی

ہے اور ان کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے، امام غزالیؒ کا موقف اس کے خلاف ہے ——— ان سے گذارش ہے کہ وہ راقم سطور کا محولہ بالا مضمون "قادیانی کیوں مسلمان نہیں" نامی کتاب میں ملاحظہ فرمالیں، اس میں تکفیر کے بارے میں امام غزالیؒ کے نقطہ نظر پر ان کی کتاب "التفرقہ" ہی کے حوالوں سے پوری تفصیل سے کلام کیا گیا ہے، یہ مضمون مذکورہ بالا کتاب کے پورے دس صفحات پر ہے۔

یہاں صفحات میں عدم گنجائش کی وجہ سے مختصراً صرف اتنا عرض کر دینا کافی سمجھا ہے کہ اہل قبلہ جو ایک خاص دینی اصطلاح ہے اس کی وضاحت خاص نمبر کے مقدمہ میں ص۲۲ پر کی جا چکی ہے۔

اور مسئلہ امامت اور صحابہ کرام کے احوال کے بارے میں شیعوں کے جن خیالات و نظریات کی بنا پر امام غزالیؒ نے ان کو صرف مبتدع قرار دیا ہے اس سے امام غزالیؒ کی مراد امامت کے بارے میں شیعوں کے بعض فرقوں (زیدیہ وغیرہ) کا یہ عقیدہ و نظریہ ہے کہ امامت (یعنی خلافتِ نبوت) دراصل حضرت علی مرتضیٰؓ کا حق تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ان کے بارے میں وصیت بھی فرما دی تھی لیکن شیخین نے حضور کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کو خلافت سے محروم کر دیا اور خود خلیفہ بن گئے، اس طرح انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور ایک بڑے گناہ کے مرتکب ہوئے لیکن وہ اسکی بنیاد پر شیخین کو کافر و مرتد، ایمان سے محروم اور مخلد فی النار نہیں کہتے، الغرض امام غزالیؒ نے ایسے ہی لوگوں کو صرف مبتدع قرار دیا ہے ——— لیکن شیعہ اثنا عشریہ حضرات شیخین کے کافر و منافق، ایمان سے محروم اور مخلد فی النار (ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں گرفتار رہنے والے) ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، اور خلافت کے مسئلہ میں ان کا ساتھ دینے والے عام صحابہ کو بھی مرتد قرار دیتے ہیں، جیسا کہ استفتاء میں تفصیل سے لکھا جا چکا ہے۔ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے بلاشبہ ایک ایسی حقیقت کی تکذیب اور اس کا انکار کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر اور قطعیت کے ساتھ ثابت ہے، یعنی حضرات شیخین کا مومن صادق اور جنتی ہونا، اس مسئلہ پر خاص نمبر کے مقدمہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی جا چکی ہے اور امام غزالیؒ نے اسی بحث کے آخر میں خاتمہ کلام کے طور پر تحریر فرمایا ہے کہ

"قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص ایسی بات کہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی فرمائی ہوئی کسی بات کی تکذیب ہوتی ہو تو اس کی تکفیر واجب ہوگی، اگرچہ وہ مسئلہ فروعات میں سے ہو۔"

اس موقعہ پر امام غزالیؒ کی عبارت یہ ہے:

ومهما وجد التكذيب وجب التكفير وإن كان في الفروع (التفرقة ص۳۵)	اور جب بھی تکذیب کی صورت پائی جائے گی تو تکفیر واجب ہوگی اگرچہ اس کا تعلق کسی فروعی مسئلہ سے ہو۔

راقم سطور نے استفتاء میں اثنا عشریہ کے موجبِ کفر عقائد کے سلسلہ میں شیخین کے مومن صادق اور جنتی ہونے سے انکار کے علاوہ جو ان کے دو اور عقیدے پیش کیے ہیں، ایک قرآن مجید کے محرف ہونے کا عقیدہ اور دوسرا امامت کا وہ عقیدہ جو قطعی طور پر ختم نبوت کا انکار ہے، یہ دونوں عقیدے بھی بلاشبہ ایسے ہیں کہ ان سے ایسی حقیقتوں کی تکذیب ہوتی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں اور ضروریات دین میں سے ہیں۔

امام غزالیؒ کی کسی کتاب کے مطالعہ سے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ ان کی نظر سے شیعہ اثنا عشریہ کی وہ کتابیں گذری ہیں جن کے مطالعہ سے ان کے یہ عقیدے کسی شک شبہ کے بغیر سامنے آجاتے ہیں اور جیسا کہ راقم سطور اپنی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" میں تفصیل سے لکھ چکا ہے، اس کی وجہ اثنا عشری مذہب میں کتمان اور تقیہ کی تاکیدی تعلیم ہے (ص۲۲۲ تا ص۲۲۳)

مسلم پرسنل لا بورڈ میں شیعوں کی شرکت و رکنیت

کچھ عرصہ ہوا لکھنؤ شہر ہی کا ایک وفد راقم سطور کے پاس آیا جس میں بعض علماء کرام بھی تھے اور شہر کے بعض اعیان واصحابِ وجاہت حضرات بھی، ان صاحبان نے میرے سامنے بطور سوال کے یہ مسئلہ پیش کیا کہ آپ کی اور حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعوں کے بارے میں آپ دونوں حضرات کا موقف وہی ہے جو امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا اور ہم لوگوں کا ہے لیکن آپ حضرات نے مسلم پرسنل لا بورڈ میں شیعوں کو بھی اپنے ساتھ شریک کیا ہے۔

حضرت مولانا علی میاں اس کے صدر ہیں اور ہمیں معلوم ہے کہ آپ بھی اس کے بانی ارکان میں ہیں، اس سے سمجھا جاتا ہے کہ آپ ان کو مسلمان سمجھتے ہیں اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ شیعوں کے بعض ذاکرین مقررین اپنی مجلسوں میں اس کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں، اور بعضوں کے مسلمانوں کے ذہنوں میں بھی اس کی وجہ سے طرح طرح کے سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

میں نے ان حضرات سے کہا کہ یہ صحیح ہے کہ میں بورڈ کے بانی ارکان میں سے ہوں، اگرچہ اپنی اس معذوری کی وجہ سے جو آپ حضرات کے سامنے ہے میں ادھر کئی سال سے اس کے کسی جلسہ میں بھی شریک نہیں ہو سکا ہوں لیکن بہرحال اس کا رکن ہوں اور جس طرح اس کی ابتداء اور تشکیل ہوئی اس سے پوری طرح واقف ہوں اور اس میں شریک رہا ہوں۔

مجھے تعجب ہے کہ آپ حضرات کے ذہنوں میں یہ سوال کیوں پیدا ہوا، آپ جانتے ہیں کہ اس میں بریلوی مکتب فکر کے حضرات بھی شریک ہیں ـــــ جب بمبئی کے پہلے اجلاس کے بعد مسلم پرسنل لا بورڈ کی تشکیل ہوئی تھی تو دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ اس کے صدر تجویز ہوئے تھے اور مولانا مفتی برہان الدین صاحب جبلپوری نائب صدر، حالانکہ وہ مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی کے نہ صرف ہم مسلک بلکہ ان کے خلیفہ بھی تھے، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب اور ہم سب دیوبندیوں اور ندویوں اور ہمارے بزرگوں کے بارے میں ان کی رائے اور ان کا فتویٰ وہی تھا جو مولانا احمد رضا خانصاحب نے حسام الحرمین[1] میں اور اس سے بھی پہلے

---

[1] "حسام الحرمین" مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی کا ایک فتویٰ ہے، جس میں متعین طور پر ہمارے چار اکابر حضرت مولینا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی تکفیر کی گئی ہے اور ان کی تکفیر نہ کرنے والوں کو بھی کافر قرار دیا گیا ہے۔ وہی فتاویٰ الحرمین بھی انھیں مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی کا فتویٰ ہے جس میں ندوۃ العلماء کے ابتدائی بانیوں حضرت مولانا محمد علی مونگیری وغیرہ کی اسی زور و شور سے تکفیر کی گئی ہے۔ یہ فتاویٰ الحرمین حسام الحرمین سے چار پانچ سال پہلے لکھا گیا تھا۔

فتاویٰ الحرمین میں لکھا ہے جو آپ حضرات کے علم میں ہے ـــ اور بمبئی کے اس پہلے اجلاس کے صدر استقبالیہ ڈاکٹر نجم الدین صاحب تھے جو شیعوں کے داؤدی فرقہ کے موجودہ امام (جو اس فرقہ والوں کے نزدیک گویا امام معصوم ہیں) کے چھوٹے بھائی تھے، اور شاید آپ لوگوں کو معلوم ہو کہ داؤدی فرقہ کا حال یہ ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ بھی اس کو اور فرقہ اسماعیلیہ کو غالیوں میں شمار کرتے ہیں اور ان سے براءۃ کرتے ہیں۔

اس تفصیل سے میرا مقصد یہ ہے کہ مسلم پرسنل لا بورڈ اسی طرح کی ایک مجلس یا محدود تنظیم ہے، جیسے مثلاً مسلم مجلس مشاورت، جس میں اس کی رکنیت کے لیے عقائد کی چھان بین نہیں کی جاتی، ہر وہ شخص جو اپنے کو مسلمانوں میں شمار کرے اور بورڈ کے خاص مقصد، مسلم پرسنل لا کے تحفظ سے متفق ہو اس کو بورڈ میں شامل کیا جا سکتا ہے رکن ہی نہیں عہدیدار بھی بنایا جا سکتا ہے۔

ایک انتہائی جاہلانہ بات:

ایک صاحب کا بالواسطہ پیام پہنچا، انھوں نے خاص نمبر دیکھ کر فرمایا کہ شریعت کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی آدمی میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی، مسلمان ہی کہا جائے گا، شیعوں میں تو اسلام کی سیکڑوں باتیں ہیں، وہ خدا رسول کو بھی مانتے ہیں، نماز روزہ کو بھی مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ، لہٰذا ان کو کیسے اسلامی دائرہ سے خارج اور کافر قرار دیا جا سکتا ہے؟

یہ انتہائی جاہلانہ بات اس لائق نہیں تھی کہ اس کے بارے میں کچھ لکھنا ضروری سمجھا جائے لیکن معلوم ہوا کہ یہ بات بہت مشہور رہی ہے، اس لیے مناسب سمجھا گیا کہ اس بارے میں بھی اختصار ہی کے ساتھ کچھ لکھ دیا جائے۔

خیال ہے کہ جن صاحب نے یہ بات کہی یا جو لوگ بھی کہتے ہوں انھوں نے خود نہیں سوچا کہ وہ کیسی مہمل بات کہہ رہے ہیں، ظاہر ہے کہ خدا کو ماننا اسلام کی سب سے پہلی بات ہے اور معلوم ہے کہ ہندو، عیسائی، یہودی، مجوسی اور تمام ہی مذاہب والے خدا کا وجود مانتے ہیں اگرچہ شرک جیسی گمراہیوں میں مبتلا ہیں اور اسی طرح تمام مذاہب والے دنیا کے اعمال کی جزا اور سزا کے بھی قائل ہیں، یہود و نصاریٰ اپنے گمراہانہ عقیدوں کے ساتھ

پیغمبروں کے پورے سلسلہ کو مانتے ہیں، اللہ کی نازل کی ہوئی کتابوں توراۃ وانجیل وغیرہ کو بھی مانتے ہیں ــــ نیز سب مانتے ہیں کہ زنا، چوری، ڈاکہ اور ظلم وفساد بری باتیں ہیں، غریبوں مسکینوں کی مدد کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، پیاسے کو پانی پلانا نیکی کے کام ہیں ــــ ظاہر ہے یہ سب باتیں اسلام کی ہیں، تو کیا ان باتوں کے ماننے والے سب مسلمان ہیں؟

اس عاجز کا خیال ہے کہ تکفیر کے بارے میں ہمارے حضرات فقہاء نے جو یہ بات لکھی ہے کہ اگر کسی شخص کے کلام یا اس کی عبارت کے بالفرض سو مطلب ہو سکتے ہوں جن میں ننانوے موجب کفر ہوں اور ایک مطلب ایسا ہو جس کی بنیاد پر وہ شخص دائرۂ اسلام ہی میں رہتا ہو تو مفتی کو چاہیے کہ وہ اُس ایک مطلب کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کو مسلمان ہی قرار دے تکفیر نہ کرے، ہاں اگر خود وہ شخص اس کا اقرار کرے کہ اس کا مطلب وہی ہے جو موجب کفر ہے تو پھر اس کی تکفیر کی جائے گی ــــ الغرض اس عاجز کا گمان ہے کہ جو لوگ وہ جاہلانہ بات کہتے ہیں جو اوپر ذکر کی گئی، انھوں نے کسی عالم سے حضرات فقہاء کرام کے حوالہ سے تکفیر سے متعلق وہ مسئلہ سنا ہوگا جو ابھی ذکر کیا گیا اور اپنی نادانی وبدفہمی سے وہ سمجھ لیا ہوگا جو اوپر ذکر کیا گیا۔

ایک ضروری وضاحت

جو شخص کسی مذہبی فرقہ سے وابستہ ہو تو ظاہر ہے کہ اس کے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ اس کے عقائد وہی ہیں جو اس مذہب کی مستند کتابوں میں بیان کیے گئے ہیں، اگرچہ یہ ممکن ہے کہ اپنے مذہب سے جہالت وناواقفیت، یا اپنی ذاتی رائے کی بنا پر اس کے وہ عقائد نہ ہوں، اسی اصول کی بنا پر ــــ جو شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے اس کے متعلق یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ اسلام کے بنیادی عقائد پر ایمان رکھتا ہے، اگرچہ ہماری بدبختی سے مسلمانوں میں بہت سے جاہل اور دین سے ناواقف ایسے لوگوں کا ہونا معلوم ہے جو اسلام کے بنیادی عقائد اور ایمانیات سے بے خبر ہیں، اسی طرح یہ بھی معلوم ہے کہ مسلمانوں میں بعض ایسے پڑھے لکھے گمراہ بھی ہیں جو مغربی تعلیم اور فلسفہ کے اثر سے آخرت اور جنت و دوزخ اور ملائکہ جیسی ایمانی حقیقتوں پر یقین نہیں رکھتے، لیکن جب تک کسی شخصیت کے بارے میں تحقیق کے ساتھ ایسی بات معلوم نہ ہو اس کو مسلمان ہی کہا

اور سمجھا جائے گا۔

اس مسلمہ اصول کی بنا پر یہی سمجھا جاتا ہے اور سمجھا جائے گا کہ جو شخص شیعہ اثنا عشری فرقہ سے وابستہ ہے، اس کے عقائد وہی ہیں جو اس فرقہ کی مستند کتابوں میں بیان کیے گئے ہیں اور انھیں عقائد کی بنا پر اس کے بارے میں وہ شرعی فیصلہ کیا جائیگا جو راقم سطور کے استفتاء کے جواب میں حضرات علماء کرام واصحاب فتویٰ نے کیا ہے۔ اگر بالفرض ان میں سے کسی فرد کے عقیدے وہ نہیں ہیں تو ظاہر ہے کہ اس کے حق میں وہ فیصلہ نہیں ہوگا ــــ لیکن اثنا عشری مذہب میں تقیہ چونکہ نہ صرف جائز بلکہ واجب اور ائمہ معصومین کی سنت وعبادت ہے (جیسا کہ خاص نمبر کے مقدمہ اور اس سے زیادہ تفصیل سے راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب" میں لکھا جا چکا ہے) اس لیے اگر کوئی اثنا عشری شیعہ ان عقائد سے انکار کرے جو موجب کفر ہیں تو اس انکار کے بارے میں شک وشبہ رہے گا۔ اور نکاح اور ذبیحہ جیسے معاملات میں احتیاط کے پہلو پر عمل کرتے ہوئے پرہیز کیا جائے گا۔ ہاں اگر ایسے کسی شخص کے بارے میں کسی ذریعہ سے یقین ہو جائے کہ یہ اثنا عشریہ کے موجب کفر عقائد سے بری ہے تو ظاہر ہے کہ اسکے بارے میں وہ فیصلہ نہیں کیا جائے گا، اور آخرت میں اللہ تعالیٰ جو علیم وخبیر ہے، اس کے ساتھ اپنے علم محیط کے مطابق معاملہ فرمائے گا۔

اس مرحلہ پر اپنے ناظرین کو یہ بتلا دینا بھی یہ عاجز مناسب سمجھتا ہے کہ استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کے جن تین عقیدوں کو پیش کیا گیا ہے جو ہمارے نزدیک قطعی طور پر موجب کفر ہیں، ان میں سے پہلا عقیدہ یعنی شیخین کا ایمان سے محروم اور منافق ہونے کی بنیاد پر (یا کم از کم ظالم وغاصب، اور فاسق[1] ہونے کی وجہ سے مخلد فی النار ہونا ایسا عقیدہ ہے جس پر ہمارے زمانے کے بھی شیعہ علماء اور مجتہدین کا اتفاق ہے ان میں سے کسی کا انکار ہمارے علم میں نہیں۔

اسی طرح تیسرے عقیدے امامت پر (جو یا اشبہ عقیدۂ ختم نبوت کی نفی کرتا ہے جیسا کہ

---

[1] بعض اثنا عشری علماء نے شیخین کے بارے میں اپنا عقیدہ یہی لکھا ہے کہ وہ ظالم غاصب اور فاسق تھے لیکن ساتھ ہی انھوں نے تصریح کی ہے کہ ان کے نزدیک فاسق بھی کافروں کی طرح مخلد فی النار یعنی نجات و جنت سے محروم ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

استفتا میں تفصیل سے لکھا جا چکا ہے ، سب کا اتفاق ہے ۔ ہاں عقیدۂ تحریفِ قرآن سے ہمارے اس زمانے کے اکثر شیعہ علماء انکار کرتے ہیں، لیکن چونکہ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ قرآن کو مرتب اور جمع کرنے والے حضرات خلفائے ثلاثہ کے بارے میں ان کا جو عقیدہ ہے اس کے ہوتے ہوئے قرآن مجید پر ایمان ، بلکہ کسی درجہ کا اعتماد و اعتبار ہونا بھی از روئے عقل ممکن نہیں ہے اس لیے ہم مجبور ہیں کہ اس انکار کو تقیہ پر محمول کریں جیسا کہ ان کے ایک عظیم محدث و مجتہد و متکلم نعمت اللہ الجزائری نے تحریف سے انکار کرنے والے اپنے علمائے متقدمین شیخ صدوق و شریف مرتضیٰ و طبرسی وغیرہ کے بارے میں صراحت سے لکھا ہے ۔ ان کی کتاب "الانوار النعمانیہ" کی عبارت استفتا میں درج کی جا چکی ہے ——— واللہ اعلم باحوال عبادہٖ وھو علیم بذات الصدور

ایک تنقیح ۔ "شیعہ" اور "اثنا عشریہ"

شیعوں کے بہت سے فرقے تھے ، ان کی تعداد قریباً ستر تک ذکر کی گئی ہے ۔ ان میں سے اب بھی بہت سے ہیں ۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں افراط و غلو ، اور حضرات خلفائے ثلاثہ سے بغض و عداوت اور لعن طعن ان سب فرقوں میں قدرِ مشترک ہے ۔ ان میں بعض وہ بھی تھے جن کا عقیدہ تھا کہ حضرت علیؓ ہی انسانی شکل میں خدا ہیں ، اور وہ بھی تھے جن کا عقیدہ تھا کہ دراصل اللہ تعالیٰ نے علی بن ابی طالب کو نبی بنانا چاہا تھا اور جبرئیل کو وحی لیکر انہی کے پاس بھیجا تھا لیکن وہ غلطی سے محمد بن عبد اللہ کے پاس پہنچ گئے ——— ہمارے بعض فقہا اور اصحاب فتاویٰ نے شیعوں کے ان عقیدوں کا بھی ذکر کیا ہے ۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ایسے عقیدے رکھنے والے فرقے ہمارے علم میں اب دُنیا میں کہیں نہیں ہیں — اب شیعہ عام طور سے اثنا عشریہ ہی کو کہا جاتا ہے ، جن کا دوسرا معروف نام "امامیہ" بھی ہے۔ ان کے عقائد و نظریات راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب ، امام خمینی اور شیعیت" میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں ۔ ہمارے استفتا اور فتاویٰ کا تعلق خاص اسی فرقہ سے ہے ۔ شیعوں کے دوسرے فرقے اب اپنے مستقل ناموں سے معروف ہو گئے ہیں ۔ مثلاً "اسماعیلیہ" "نصیریہ" "زیدیہ" وغیرہ ۔

استفتاء میں پیش کردہ شیعی عقائد

——— کے ———

متعلق کچھ اہم اضافے

اب سے کئی سال پہلے جب اس عاجز نے شیعہ اثنا عشریہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا یہ بات واضح طور پر سامنے آئی کہ ان کے اکثر عقائد و نظریات کتاب و سنت اور امت کے جمہور سلف صالح سے مختلف بلکہ متصادم ہیں اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کے متوازی یہ گویا ایک دوسرا دین ہے ان کے عقائد میں بہت سے وہ ہیں جن کی بنا پر ہمارے متقدمین و متاخرین علماء و فقہاء نے ان کی تکفیر کی ہے ۔

لیکن اس عاجز نے حضرات علماء شریعت کی خدمت میں جو استفتا پیش کیا اس میں ان کے ائمہ معصومین کی روایات اور ان شیعہ اکابر علماء و مصنفین کے بیانات کے حوالوں سے جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں ، ان کے صرف تین ایسے عقیدے درج کیے تھے جو قطعی اور یقینی طور پر موجب کفر ہیں اور جن میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ——— وہ تین عقیدے یہ ہیں :

(۱) شیخین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما (معاذ اللہ) ایمان سے محروم منافق اور کافر تھے ، بلکہ اس امت اور اگلی امتوں کے بھی خبیث ترین کافروں (مثلاً ابو جہل و ابو لہب اور فرعون و نمرود وغیرہ) اور شیطان سے بھی بدتر درجہ کے کافر تھے ، اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب انہی پر ہے ، اور

وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، نیز یہ کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی (معاذ اللہ) ایمان سے محروم منافقہ اور کافرہ تھیں۔

۲ موجودہ قرآن محرّف ہے، اس کو جمع و مرتب کرنے والے خلفاء ثلثہ نے اس میں طرح طرح کی تحریفیں کی ہیں۔

۳ اثنا عشریہ کے بارہ اماموں کا مرتبہ تمام انبیاء سابقین حتیٰ کہ حضرات اولو العزم انبیاء علیہم السلام سے بھی بالاتر ہے اور رسولوں پیغمبروں کی تمام شرائط اور صفات و خصوصیات (مثلاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقرر اور نامزدگی، عصمت، انکی امامت پر ایمان کا شرط نجات ہونا اور ان کا مفترض الطاعۃ ہونا وغیرہ) ان کو حاصل ہیں، بلکہ وہ کمالات اور مرتبہ میں ان سے بدرجہا فائق ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی شخصیت کے لیے نبی و رسول کا لفظ استعمال نہیں کیا جائے گا — اور یہ عقیدہ بلاشبہ ختم نبوت کی حقیقت کا انکار ہے۔

جس استفتاء کا اوپر کی سطروں میں ذکر کیا گیا وہ الفرقان کے خاص نمبر کی شکل میں گذشتہ دسمبر میں ہند و پاکستان کے اکابر علماء و اصحاب فتوٰی اور مستند دینی مراکز کے جوابات و فتاوٰی کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ یہ استفتاء اب سے قریباً تین سال پہلے مرتب کیا گیا تھا اس کے بعد بھی اثنا عشریہ کی کتابوں کا مطالعہ جاری رہا، اس مطالعہ کے دوران بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سے غفلت نہیں ہوئی کہ کسی فرد یا فرقہ کی تکفیر کا مسئلہ انتہائی سنگین اور خطرناک ہے، اس لیے اس بارے میں انتہائی احتیاط سے کام لیا جائے اس میں بے احتیاطی خود اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے — لیکن واقعہ یہ ہے کہ بعد کے مطالعہ نے اس یقین و اذعان میں اضافہ ہی کیا کہ یہ تینوں عقیدے بلاشک و شبہ اثنا عشریہ کے عقائد ہیں اور قطعی طور پر موجب کفر ہیں اور ان میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں[1]

---

[1] ان تینوں عقیدوں سے متعلق شیعوں کے ائمہ معصومین کی روایات اور ان کے متقدمین و متاخرین علماء و مجتہدین اور مصنفین کی تصریحات استفتاء میں پورے حوالوں کیساتھ پیش کی جا چکی ہیں۔

اس پورے مطالعہ کا حاصل پیش کرنے کیلئے ایک مستقل کتاب درکار ہوگی، جس کی فی الحال نہ ضرورت ہے نہ گنجائش۔ تاہم اس میں سے اس وقت صرف وہ پیش کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے جو اسی صدی کے مستند شیعہ علماء و مجتہدین کا لکھا ہوا ہے، تاکہ اس خیال کی تردید ہو جائے جو بعض لوگوں کی طرف سے نہایت غیر ذمہ دارانہ طریقہ پر بلکہ سرگوشیوں کے سے انداز میں پھیلایا جا رہا ہے یعنی یہ کہ "یہ عقائد اگلے زمانہ کے شیعوں کے تھے ہمارے زمانہ کے اثنا عشریوں کے یہ عقیدے نہیں ہیں"

اس وقت اس سلسلہ میں اسی صدی کے لکھے ہوئے دو مشہور و معروف شیعہ علماء کے ترجمہ قرآن کے اقتباسات خصوصیت کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں، ایک مولوی مقبول احمد دہلوی اور دوسرے مولوی فرمان علی (متوطن جنڈن پٹی۔ یوپی) یہ دونوں ترجمے اسی صدی ہی میں لکھے گئے ہیں اور اس وقت کے شیعوں کے قبلہ و کعبہ اکابر علماء و مجتہدین نے ان دونوں ترجموں پر شاندار تقاریظ لکھی ہیں اور مترجموں کو بھرپور خراج تحسین ادا کیا ہے۔

ہمارے نزدیک مولوی مقبول احمد صاحب کا یہ طرز عمل قابل قدر ہے کہ انھوں نے اثنا عشریہ کی حدیث و تفسیر کی مستند و معتبر کتابوں سے اپنے ائمہ کی وہ روایات اپنے حواشی میں کسی لاگ لپیٹ کے بغیر نقل کر دی ہیں جن میں حضرات خلفاء ثلثہ اور ان کو خلیفہ برحق ماننے والے تمام صحابہ کرام کو منافق و مرتد کہا گیا ہے، اسی طرح وہ روایتیں بھی صفائی کیساتھ نقل کر دی ہیں جن میں قرآنی آیات میں تحریفات کا ذکر کیا گیا ہے اور جن سے موجودہ قرآن کا محرف اور ناقابل اعتبار ہونا ثابت ہوتا ہے۔

ہم نے صفحات میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے مولوی مقبول احمد صاحب کی اس سلسلہ کی صرف بیس کے قریب عبارتیں پیش کی ہیں، یہ "مشتے نمونہ از خروارے" ہے اگر کوئی چاہے تو مولوی مقبول احمد صاحب کے حواشی اور انکے ضمیمہ سے (جو چھ سو سے زیادہ صفحات کی ضخیم کتاب کی شکل میں شائع ہو چکا ہے) ایک مستقل کتاب کئی سو صفحات کی لکھ سکتا ہے — واقعہ یہ ہے کہ مولوی مقبول احمد صاحب کے حواشی اور یہ ضمیمہ شیعہ مذہب اور اسکی روح کو سمجھنے کے لیے بالکل کافی ہیں۔

مولوی فرمان علی صاحب نے بہت کچھ پردہ داری سے کام لیا ہے، تاہم قرآن مجید کے محرف ہونے کے بارے میں خود ان کا اور شیعہ اثنا عشریہ کا جو عقیدہ ہے اس کو کسی حد تک صفائی سے لکھ دیا ہے، جیسا کہ ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں گے۔

ترجمہ مولوی مقبول احمد دہلوی

حضرات شیخین (معاذ اللہ) مومن نہیں منافق تھے

سورہ بقرہ کی آیت ۸ "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ" کا ترجمہ لکھا ہے:

اور آدمیوں میں سے (ایسے بھی ہیں) جو کہتے ہیں کہ ہم خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔

پھر اس پر حاشیہ لکھا ہے:

تفسیر امام عسکری میں جو کچھ وارد ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ غدیر کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جب صحابہ کو امیر المومنینؑ سے بیعت کرنے اور ان پر بلفظ امیر المومنین سلام کرنے کا حکم دیا تو ابوبکر و عمر مہاجرین و انصار میں سے نو شخصوں کے پاس گئے اور ان سے اس بارہ میں بحث و بزکرلی کہ جس وقت رسول اللہ کا انتقال ہو جائے تو علی مرتضیٰؑ سے امر خلافت چھین لینے کی کوشش کریں اور جس چال سے ممکن ہو انھیں خلیفہ نہ ہونے دیں............ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ان کے دلوں میں عداوت ہے اور مستحق کو اس کے حق سے الگ کرنا چاہتے ہیں پس اس آیت کے ذریعہ اپنے رسول کو ان کی حالت سے خبر دیدی۔ ص ۴

مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیدی کہ یہ ابوبکر و عمر ایمان سے محروم یعنی منافق ہیں۔ اور آپ کے قائم فرمائے نظام کو ناکام کرنے کے لیے خفیہ سازش کر رہے ہیں جو بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغاوت اور شدید ترین کفر ہے۔ والعیاذ باللہ

سورۂ نساء کی آیت ۱۳۷ "اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا

ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا" کے حاشیہ میں لکھا ہے:

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت فلاںؓ و فلاںؓ و فلاںؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، ابتداءِ اسلام میں جب وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر ایمان لائے اس کو تو خدا نے فرمایا "اٰمَنُوْا"، پھر جب ولایت انھیں جتلائی گئی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ان سے فرمایا "مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ"، تو اس وقت ان کے دلوں نے انکار کیا، اسے خدا نے فرمایا "ثُمَّ كَفَرُوْا"، پھر جب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ "علی کو میرا جانشین اور امیر المومنین تسلیم کرنے کی بیعت کرو"، تو انھوں نے اس حکم کی تعمیل اور بیعت کی، اسے خدا فرماتا ہے، "ثُمَّ اٰمَنُوْا" پھر جب رسول خدا کا انتقال ہوا تو وہ اس بیعت پر قائم نہ رہے اسے خدا فرماتا ہے "ثُمَّ كَفَرُوْا"، بلکہ ان لوگوں نے جو بحکم رسول خدا جناب امیر المومنین کی بیعت کر چکے تھے خود اپنے لیے بیعت لی اسے خدا فرماتا ہے، "ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا"، جس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کا کوئی جزو تو کہاں باقی رہتا کفر بھی معمول سے کہیں زیادہ بڑھ گیا۔ ص ۱۵۸

روایت کا حاصل یہ ہے کہ خلفاءِ ثلٰثہ (حضرت ابوبکر، حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہم) معاذ اللہ صرف کافر ہی نہیں بلکہ اس درجہ کے کافر تھے کہ ان کے دلوں میں ذرہ برابر ایمان بھی نہیں تھا۔

سورۂ الحاقہ کی آیت ۴۴ "وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ الآية"۔ پر حاشیہ لکھا ہے:

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جب جناب رسول خدا نے علی مرتضیٰؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر (مقام خم غدیر میں) ان کی ولایت کا اظہار کیا ہے تو اس وقت ان دونوں صاحبوں نے ایک زبان ہو کر کہا کہ واللہ یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے اور یہ کوئی چیز بھی نہیں ہے سوائے اس

ا؎ شیعوں کے ائمہ کی روایات اور ان کے علماء کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ فلاں و فلاں و فلاں سے مراد حضرات خلفاءِ ثلٰثہ ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ آیت انھیں کے بارے میں نازل ہوئی ہے (نعمانی)

کے کہ رسول یہ چاہتے ہیں کہ اپنے چچیرے بھائی کو اسکے ذریعے سے بزرگ بنادیں اس پر خدا تعالیٰ نے ”وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا“ سے لیکر آخر سورۃ تک یہ سب آیتیں نازل کیں، از آں جملہ یہ جو فرمایا۔ ”اِنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِيْنَ“ اس سے مراد فلاںؔ اور فلاںؔ ہیں اور یہ جو فرمایا۔ ”وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ“ اس میں اسم ضمیر سے مراد علی مرتضیٰ ہیں۔ ص۴۱۳

مطلب یہ ہوا کہ قرآن پاک کی آیت ”اِنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِيْنَ“ میں اللہ تعالیٰ نے (معاذ اللہ) شیخین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا اور آپؐ کو جھوٹا قرار دینے والا فرمایا ہے۔ (استغفر اللہ ثم استغفر اللہ)

سورۂ محمد کی آیت ۲۵ ”اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ“ کا ترجمہ لکھا ہے:

”بہ تحقیق جو لوگ بعد اس کے کہ ان کے لیے ہدایت ظاہر ہو چکی تھی اپنے پچھلے پاؤں پلٹ گئے، شیطان نے ان کو فریب دیا اور ان کو امیدیں دلائیں“

پھر اس پر حاشیہ لکھا ہے:

کافی میں امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ فلاں اور فلاں (مراد شیخین) جناب امیر المومنین کی ولایت ترک کرنے میں ایمان سے پھر گئے، پھر فرمایا، واللہ یہ آیت ان دونوں کے بارے میں اور ان کے پیروؤں کے بارے میں نازل ہوئی۔

آگے اسی آیت کے لفظ ”اَلشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ“ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ:

نیز جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ یہاں اَلشَّيْطٰنُ سے مراد ”حضرت ثانی“ ہیں۔ ص۸۱۲

مطلب یہ ہوا کہ اس آیت میں خاص طور سے شیخین حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ اور ان تمام صحابہ کرام اور ان تمام مسلمانوں کو جنھوں نے ان کو خلیفۂ رسول مانا اور ان کی پیروی کی مرتد قرار دیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ثانی (یعنی حضرت عمرؓ) کو شیطان کہا ہے۔ (استغفر اللہ العلی العظیم)

معلوم ہو کہ شیعہ علماء و مصنفین خاص طور سے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کو سب سے بڑا مجرم اور کافر اعظم قرار دیتے ہیں، ان کو جابجا اپنی کتابوں میں ”فرعون ھٰذہ الامۃ“ (اس امت کا فرعون) لکھتے ہیں، خلافت غصب کرنے کا اصل مجرم بھی انھیں کو کہتے ہیں۔

شیعوں کے معروف محدث اور فقیہ و متکلم نعمت اللہ الجزائری نے اپنی کتاب ”الانوار النعمانیہ“ میں لکھا ہے:

إِنَّهُ قَدْ وَرَدَتْ فِي الرِّوَايَاتِ الْخَاصَّةِ أَنَّ الشَّيْطَانَ يُغَلُّ بِسَبْعِيْنَ غِلًّا مِنْ حَدِيْدِ جَهَنَّمَ وَيُسَاقُ إِلَى الْمَحْشَرِ فَيَنْظُرُ وَيَرَى رَجُلًا أَمَامَهُ تَقُوْدُهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ وَفِي عُنُقِهِ مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ غِلًّا مِنْ أَغْلَالِ جَهَنَّمَ فَيَدْنُو الشَّيْطَانُ إِلَيْهِ وَيَقُوْلُ مَا فَعَلَ الشَّقِيُّ حَتَّى زَادَ عَلَيَّ فِي الْعَذَابِ وَأَنَا أَغْوَيْتُ الْخَلْقَ وَأَوْرَدْتُهُمْ مَوَارِدَ الْهَلَاكِ فَيَقُوْلُ عُمَرُ لِلشَّيْطَانِ مَا فَعَلْتُ شَيْئًا سِوَى أَنِّيْ غَصَبْتُ خِلَافَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ

(الانوار النعمانیہ جلد اول ص۸۱ و ص۸۲)

(خاصہ (یعنی ہم شیعوں) کی روایات میں وارد ہوا ہے کہ شیطان کے گلے میں جہنم کے لوہے کے ستر طوق ہونگے اور وہ اسی حال میں محشر کی طرف ہانک کر لیجایا جائیگا، وہ دیکھیگا کہ اس کے آگے ایک آدمی ہے جس کو عذاب کے ملائکہ گھسیٹ کر لے جا رہے ہیں اور اسکی گردن میں جہنم کے ایک سو بیس طوق ہیں (معاذ اللہ وہ حضرت عمر ہونگے) تو شیطان اس شخص کے قریب جاکر پوچھیگا کہ تجھ بدبخت نے کیا جرم کیا تھا کہ تجھکو عذاب مجھ سے زیادہ دیا جا رہا ہے؟ میں نے تو ساری مخلوق کو گمراہ کیا اور ہلاکت و بربادی کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ تو عمر کہیگا میں نے تو اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ علی بن ابی طالب کی خلافت کو غصب کیا تھا اور ابو بکر کو خلیفہ بنا دیا تھا)

آگے مصنف نعمت اللہ الجزائری نے لکھا ہے کہ اس دنیا میں جو کفر و نفاق پیدا ہوا اور ظالموں کا جو تسلط اور غلبہ ہوا وہ سب عمر کی اسی مجرمانہ حرکت کا نتیجہ تھا اسی لیے اس کو آخرت میں شیطان سے زیادہ وہ تقریباً دوگنا عذاب دیا جائے گا۔ (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

تحریف قرآن کا عقیدہ: مولوی مقبول احمد دہلوی نے سورۂ نساء کی آیت ۶۴ "وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ الآية" پر حاشیہ لکھا ہے:

تفسیر قمی میں ہے کہ اصل تنزیل میں جاءُوكَ کے بعد یَا عَلِیُّ تھا۔ ص ۱۴۰

مطلب یہ ہے کہ آیت میں تحریف کی گئی جاءُوكَ کے مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں حضرت علی تھے آیت میں سے ان کا نام نکال دیا گیا۔

پھر اسی سلسلہ کی آیت ۶۶ "وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ الآية" پر حاشیہ لکھا ہے کہ:

"کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یوں تھی" مَا يُوعَظُونَ بِهِ فِي عَلِيٍّ "یعنی علی کے بارے میں جو نصیحت کی گئی" ص ۱۴۰

مطلب یہ ہوا کہ اس آیت میں سے بھی فِي عَلِيٍّ کا لفظ نکال دیا گیا اور تحریف کر دی گئی۔

سورۂ نساء کی آیت ۱۷۰ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ الآية" کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ:

"کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ آیت اس طرح منقول ہے قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ وَإِن تَكْفُرُوا بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الخ" ص ۱۶۵

مطلب یہ ہوا کہ اس آیت میں سے فی ولایۃ علی اور بولایۃ علی کے الفاظ نکال دیے گئے اور اس طرح اس آیت میں دو تحریفیں کی گئیں۔

سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۸۹ "فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا" کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ:

کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جبرئیل امین نے یہ آیت یوں پہنچائی تھی فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ إِلَّا كُفُورًا (پھر بھی بہت سے لوگ ولایت جناب امیر المومنین کا انکار کیے بغیر نہ رہے) ص ۴۴۶

مطلب یہ ہوا کہ اس آیت میں فابی اکثر الناس کے بعد اور الا کفورا سے پہلے بولایۃ علی تھا قرآن کو مرتب و جمع کرنے والے خلفاء ثلٰثہ نے یہاں سے بھی بولایۃ علی کا لفظ نکال دیا اور تحریف کر دی۔

سورۂ کہف کی آیت ۲۹ "وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ الآية" کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ:

کافی میں جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ امین اس آیت کو یوں لائے تھے "وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ"۔

مطلب یہ ہوا کہ اس آیت میں سے بھی فی ولایۃ علی کے الفاظ نکال دیے گئے اور تحریف کر دی گئی۔

سورۂ طٰہٰ کی آیت ۱۱۵ "وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ الآية" پر حاشیہ لکھا ہے کہ:

کافی میں جناب امام جعفر صادق سے خدا تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں منقول ہے کہ واللہ جناب رسول خدا پر یہ آیت اس طرح نازل ہوئی "وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْأَئِمَّةِ مِن ذُرِّيَّتِهِمْ فَنَسِيَ" ص ۵۰۹

مطلب ظاہر ہے کہ شیعوں کے چھٹے امام معصوم جعفر صادق نے قسم کھا کر فرمایا کہ اس آیت میں لفظ مِن قَبْلُ کے بعد پوری عبارت یہ تھی "كلمات فی محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسين والأئمة من ذريتهم"، جو موجودہ قرآن میں نہیں ہے، یعنی قرآن کو جمع اور مرتب کرنے والے خلفاء ثلٰثہ نے اس پوری عبارت کو قرآن سے نکال دیا۔

سورۂ احزاب کی آخری آیت کے آخری کلمات "وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا" کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ:

"ثواب الاعمال" میں جناب امام جعفرؑ صادق سے منقول ہے کہ سورۂ احزاب سورہ بقرہ سے بھی زیادہ طویل تھی، مگر چونکہ اس میں عرب کے مردوں اور عورتوں کی عموماً اور قریش کی خصوصاً بداعمالیاں ظاہر کی گئی تھیں اس لیے اسے کم کر دیا گیا اور اس میں تحریف کر دی گئی ہے"، ص ۶۸۳

قرآن مجید کھول کر ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ سورہ بقرہ میں دو سو چھیاسی (۲۸۶) آیتیں ہیں اور موجودہ سورہ احزاب میں صرف تہتر (۷۳) یعنی سورۂ بقرہ کے مقابلہ میں قریباً ایک چوتھائی۔ تو حاصل یہ ہوا کہ موجودہ سورۂ احزاب کے مقابلہ میں اصل سورۂ احزاب تقریباً چار گنا تھی قرآن مجید جمع کرنے والے حضرات خلفاء ثلٰثہ نے ۳/۴ کے قریب اس میں سے نکال دیا اور وہ تقریباً چوتھائی رہ گئی، حاشیہ لکھنے والے مولوی مقبول احمد صاحب دہلوی نے اس کو خود تحریف لکھا ہے۔

یہ تو صرف ایک سورۂ احزاب میں تحریف کا حال ہے اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ شیعہ صاحبان کے نزدیک موجودہ قرآن مجید اصل نازل ہونے والے قرآن مجید کے مقابلہ میں کتنا ناقص رہ گیا ہے۔ استفتار میں اصول کافی کے حوالہ سے انھیں امام جعفر صادق کا ارشاد نقل کیا جا چکا ہے کہ جو قرآن جبریئلؑ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا تھا اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں (جبکہ موجودہ قرآن میں کل آیتیں چھ ہزار سے کچھ ہی اوپر ہیں، ساڑھے چھ ہزار بھی نہیں ہیں)

سورۂ محمد کی آیت ۲ کے کلمات "وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ" پر حاشیہ لکھا ہے کہ،

"تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یوں ہوئی تھی "وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ فِي عَلِيٍّ" (یعنی اور جو کچھ محمد مصطفٰے پر حضرت علی کے بارے میں نازل کیا گیا اُس پر ایمان لائے)" ص ۸۸۸

مطلب یہ ہوا کہ اس آیت میں سے بھی قرآن جمع کرنے والوں نے فی علی کا لفظ نکال دیا اور تحریف کر دی۔

سورہ واقعہ کی آیت ۲۹ "وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ" پر حاشیہ لکھا ہے کہ:

تفسیر مجمع البیان میں عامۃ الناس کی روایت ہے کہ کسی شخص نے جناب امیرالمومنین کے سامنے وَطَلْحٍ مَنضُود پڑھا تو حضرت نے فرمایا کہ طلح کا کیا موقع ہے، اصل تو یہاں طَلْعٍ ہے جیسے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے "وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ"۔ کسی نے عرض کی پھر حضور اسے بدل کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا آج اس کا موقع نہیں ہے کہ قرآن مجید میں اصلاح کر کے عوام الناس کو ہیجان میں لایا جائے (ائمہ علیہم السلام تک یہ حق مخصوص جناب صاحب الامر علیہ السلام کا ہے کہ قرآن مجید کو اسی طور پر پڑھوائیں گے جس طور پر وہ زمانۂ جناب رسول خدا میں پڑھا جاتا تھا) تفسیر صافی میں لکھا ہے کہ ہمارے بہت سے علماء نے یعقوب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفر صادق کے سامنے "وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ" پڑھا تو حضرت نے فرمایا کہ اصل تو یوں نہیں ہے اصل تو "وطلع منضود" تھا۔ ص ۸۰۴

ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ موجودہ قرآن کا لفظ "طلح منضود" غلط ہے اصل تنزیل میں "طلع منضود" تھا، واضح رہے کہ یہ صرف ح اور ع کا فرق نہیں ہے بلکہ دونوں کے معنی میں بھی فرق ہے، اس روایت کے مطابق امیرالمومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

نے موجودہ قرآن کے "طلح منضود" کو غلط تو بتلایا، لیکن صرف عوام کے ہیجان اور ناراضی کے خوف سے اس غلطی کی اصلاح و تصحیح سے گریز فرمایا۔ کیا اس میں کوئی شک شبہ کی گنجائش ہے کہ یہ سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر افترا اور بہتان ہے ــــ واقعہ یہ ہے کہ شیعوں کی حدیث کی کتابوں میں حضرت علی مرتضیٰ اور دیگر ائمہ معصومین سے اس طرح کی جو روایتیں نقل کی گئی ہیں وہ مذہب شیعہ کے مصنفین کی گھڑی ہوئی ہیں۔ ان کا اصل مقصد قرآن پاک کو ناقابل اعتماد کر دینا ہے، جو دین اسلام کی اصل بنیاد ہے۔

سورۂ یوسف کی آیت ۴۹ "ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ" کا ترجمہ کیا ہے کہ:

"پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئیگا جس میں لوگ سیراب ہو جائینگے اور جس میں وہ نچوڑینگے"

پھر اس پر حاشیہ لکھا ہے کہ

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے یہ آیت یوں تلاوت کی "ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ" یعنی یعصرون کو معروف پڑھا جیسا کہ آپ موجودہ قرآن شریف میں دیکھتے ہیں، حضرت نے فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر وہ کیا نچوڑیں گے؟ آیا خمر نچوڑیں گے؟ اس شخص نے عرض کی یا امیرالمومنینؑ، پھر میں اسے کیونکر پڑھوں؟ فرمایا: خدا نے تو یوں نازل فرمایا ہے "ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يُعْصَرُونَ" یعنی یُعصَرون کو مجہول بتلایا، جسکے معنی میں یہ فرمایا کہ ان کو بادلوں سے پانی بکثرت دیا جائے گا، اور دلیل اس امر پر خدا کا یہ قول لائے "وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا" (اور ہم نے بدلیوں سے موسلا دھار پانی اتارا)

آگے مترجم اور محشی مقبول احمد دہلوی "قول مترجم" کا عنوان قائم کر کے لکھتا ہے کہ، معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں اعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خور خلفا کی خاطر یُعصَرون کو یَعصِرون سے بدل کر معنی کو زیر و زبر کیا گیا ہے، یا مجہول کو معروف سے بدل کر لوگوں کے لیے ان کے کرتوت کی معرفت آسان کر دی۔ ہم اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کر دیں تم اس کو اسی کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنے والے

کا عذاب کم نہ کرو، ہاں جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو اصل حال سے مطلع کردو۔ قرآن مجید کو اس کی اصل حالت پر لانا جناب صاحب العصر علیہ السّلام کا حق ہے اور ان ہی کے وقت میں وہ حسب تنزیل خدائے تعالیٰ پڑھا جائے گا۔ صـ ۳۸۴

تفسیر قمی کے حوالہ سے جو روایت مولوی مقبول احمد دہلوی نے اس حاشیہ میں نقل کی ہے اور اپنی طرف سے اس پر جو اضافہ یا تبصرہ فرمایا ہے وہ اس کی صریح دلیل ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ یہی ہے کہ قرآن مجید میں تحریف کی گئی ہے اور یہ بھی کہ شیعوں کو اسی تحریف شدہ قرآن کو پڑھنا چاہیئے، یہی ان کو ان کے امام کا حکم ہے، جب کبھی ان کے آخر الزماں امام (امام غائب) ظاہر ہونگے اس وقت وہ قرآن کو اس طرح پڑھیں گے اور پڑھوائیں گے، جس طرح وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اور آپ کے زمانے میں پڑھا جاتا تھا، ان کے ظاہر ہونے تک شیعوں کو ان کے امام کا حکم ہے کہ قرآن کے جن کلمات یا جن آیات کا غلط اور محرف ہونا ان کو معلوم ہے ان کو بھی وہ اسی طرح پڑھیں جس طرح موجودہ قرآن میں ہیں صحیح کرکے نہ پڑھیں۔ کیا اسکے بعد بھی کسی کے لیے شیعوں کے عقیدۂ تحریف کے بارے میں شک شبہ کی گنجائش ہے؟

سورۃ الحاقہ کی آیت نمبر ۴۳ "تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ" پر حاشیہ لکھا ہے کہ:

کافی میں جناب امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جو فرمایا۔ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ولایت جناب امیر المومنین کا حکم عزت والے رسول یعنی جبرئیل امین نے خدا کی طرف سے پہونچایا، چونکہ لوگوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ محمدؐ نے اپنے پروردگار کے خلاف جھوٹ بول دیا ہے اللہ نے ان کے بارے میں یہ حکم نہیں دیا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے ان کے بارے میں قرآن مجید نازل کیا اور فرمایا "اِنَّ وَلَايَةَ عَلِيٍّ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا مُحَمَّدٌ بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ"، پھر اس پر عطف فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ اِنَّ وَلَايَةَ عَلِيٍّ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ، وَاِنَّ عَلِيًّا لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَاِنَّ وَلَايَتَهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ فَسَبِّحْ يَا مُحَمَّدُ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ صـ

سورۃ الحاقہ کے آخر میں "تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ" سے سورۃ کے خاتمہ تک دس آیتیں ہیں، مولوی مقبول احمد دہلوی نے کافی کے حوالے سے یہ جو روایت نقل کی ہے اسکے مطابق "تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ" سے پہلے اِنَّ وَلَايَةَ عَلِيٍّ تھا جو غائب

کردیا گیا، اور اس کے بعد والی آیت میں "لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا" کے بعد محمد، تھا وہ بھی حذف کردیا گیا۔ آگے آیت نمبر ۴۸ "وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ" اس طرح تھی "اِنَّ وَلَايَةَ عَلِيٍّ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ" اس سے وَلَايَةَ عَلِيٍّ نکال دیا گیا پھر آیت نمبر ۵۰ دراصل اس طرح تھی "وَاِنَّ عَلِيًّا لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ" اس میں سے حضرت علی کا اسم گرامی نکالا گیا، پھر اس سے آگے کی آیت نمبر ۵۱ اس طرح تھی "وَاِنَّ وَلَايَتَهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ" اس میں سے وَلَايَتَهٗ نکال دیا گیا، اور سورۃ کی آخری آیت نمبر ۵۲ اس طرح تھی "فَسَبِّحْ يَا مُحَمَّدُ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ" اس میں سے يَا مُحَمَّدُ کا لفظ نکال دیا گیا۔ اس طرح اس سورۃ کی ان آخری آیتوں میں ایک دو نہیں چھ جگہ تحریف کی گئی، (استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

سورۂ معارج کی پہلی آیت "سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ" کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ:

یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ اور اسی طرح مصحف فاطمہ میں درج ہے، صـ ۹۰۷

مطلب یہ ہوا کہ اس آیت میں "لِّلْكٰفِرِيْنَ" کے بعد بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ کا لفظ تھا، قرآن کو جمع و مرتب کرنے والوں (حضرات خلفاء ثلاثہ) نے یہاں سے بھی بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ کا لفظ غائب کردیا اور تحریف کردی۔

یہاں یہ بات خاص طور سے قابل ذکر اور قابل لحاظ ہے کہ قرآن مجید کی تحریف سے متعلق مولوی مقبول احمد دہلوی کی ایک درجن جو عبارتیں ان صفحات میں نقل کی گئی ہیں ان سب میں انھوں نے اپنے ائمہ معصومین کی روایات پیش کی ہیں جن میں قرآنی آیات میں تحریف کی متعین طور سے نشاندہی کی گئی ہے، پھر انھوں نے ان روایات کی کوئی تاویل بھی نہیں کی ہے، بلکہ اپنے قارئین کو یہی بتلایا ہے کہ ان قرآنی آیات میں یہ تحریفیں کی گئی ہیں۔ اسکے بعد اس میں کسی کیلئے شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی یہی ان کا عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ شیعوں کے قبلہ و کعبہ ان سب اکابر علماء و مجتہدین کا ہے جنھوں نے اس ترجمہ پر تقریظیں لکھی ہیں اور یہی انھوں نے اپنے عوام کو بتلانا چاہا ہے۔

انتباہ:۔ ہم کو اس میں ذرہ برابر شک شبہ نہیں ہے اور نہ کسی مسلمان کو شک

شبہ ہو سکتا ہے کہ شیعوں کی حدیث و تفسیر کی کتابوں میں قرآن مجید کی تحریف اور شیخین اور ان کے رفقاء صحابہ کرام کی تکفیر کی جو روایتیں سیدنا حضرت علی مرتضیٰؓ اور ان کی اولاد کے دیگر بزرگان دین حضرت محمد باقر، حضرت جعفر صادق و موسیٰ کاظم وغیرہ سے نقل کی گئیں ہیں یہ سب ان لوگوں کی گھڑی ہوئی ہیں جنھوں نے تیسری صدی میں شیعہ مذہب تصنیف کیا۔ ان بزرگان دین کا دامن ان خرافات و کفریات سے بالکل پاک ہے۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ۝

مولوی مقبول احمد دہلوی نے شیعوں کی حدیث و تفسیر کی کتابوں کافی، تفسیر قمی، تفسیر عیاشی اور تفسیر عسکری وغیرہ سے خاص کر قرآنی آیات میں تحریف سے متعلق جو روایتیں اپنے حواشی میں نقل کی ہیں (جنا میں سے ہم نے صفحات میں عدم گنجائش کی مجبوری سے صرف بارہ[۱۲] یہاں پیش کی ہیں، ورنہ اس سے کئی گنی پیش کی جا سکتی تھیں) ان سے یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ ان روایتوں کے گھڑنے والے بہت ہی کم علم تھے انھوں نے جن کلمات کے بارے میں لکھا ہے کہ فلاں فلاں آیتوں میں یہ کلمات تھے جو غائب کر دیئے گئے، اگر ان کلمات کو ان آیات میں اسطرح لکھ دیا جائے جس طرح ان روایتوں میں بتلایا گیا ہے تو عربی زبان کا ذوق رکھنے والے ہر شخص کو مخمل کی عبا میں ٹاٹ کے پیوند سے بھی زیادہ بدنما محسوس ہوگا۔ اور کیا عجب کی ان روایتوں کے گھڑنے کا مقصد قرآن مجید کو ناقابل اعتماد کر دینے کے علاوہ اس کی معجزانہ حیثیت کو مجروح کر دینا بھی رہا ہو۔

ترجمہ مولوی فرمان علی صاحب

عقیدہ تحریف قرآن

قرآن مجید کے آخری پارہ کی سورۃ الم نشرح کی آخری دو آیتیں یہ ہیں فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَب۝ موجودہ قرآن مجید میں فَانصَبْ کی صاد پر زبر ہے لیکن شیعوں کی روایات میں ہے کہ اصل میں صاد کے زیر کے ساتھ فَانصِبْ تھا جس کا مطلب ہوتا ہے کہ تم مقرر کر دو، مولوی فرمان علی صاحب نے اپنے یہاں کی اس روایت کی بنیاد پر فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ کا ترجمہ یہ کیا ہے۔

تو جب تم فارغ ہو جاؤ تو مقرر کر دو۔

اور حاشیہ میں لکھا ہے:

خدا نے دوسرا احسان جتایا ہے کہ تم پر جو نبوت اور احکام خدا پہونچانے کا بوجھ بہت بڑا تھا، اسکو علی بن ابی طالب کی خلافت و وزارت سے ہلکا کر دیا اور چونکہ اس حکم خدا یعنی حضرت علی کی خلافت کے اظہار کو حضرت رسول بہت مشکل کام سمجھتے تھے اس بنا پر خدا نے جس طرح دوسرے مقام پر دوسرے الفاظ میں فہمائش کی ہے اسی طرح یہاں بھی یوں فرمایا کہ جب تم آخری حج سے فارغ ہو تو خلیفہ مقرر کر دو"۔

پھر آگے اپنے بیان کیے ہوئے اس مطلب کی تائید میں لکھا ہے:

اسکی مویدہ روایت ہے جسکو صاحب کشاف نے جلد ۳ ص۳۸۰ میں ذکر کر کے بدعت فرمایا ہے ص۸۲۵ و ص۸۲۶

مولوی فرمان علی نے یہاں روایت کے لیے زمخشری کی تفسیر کشاف کا صرف حوالہ دیدیا ہے۔ کشاف کی عبارت یہ ہے:

ومن البدع ما روی عن بعض الرافضۃ انہ قرأ فانصب بکسر الصاد ای فانصب علیا للامامۃ	اور بدعات میں سے ایک وہ بھی ہے جو بعض روافض سے روایت کیا گیا ہے کہ انھوں نے فانصِب کو صاد کے کسرہ کے ساتھ فانصِب پڑھا اور اسکا یہ مطلب بیان کیا کہ علی کو امامت کیلئے مقرر اور نامزد کر دو۔

یہاں ہم کو صرف یہ بتلانا ہے کہ مولوی فرمان علی کے نزدیک اس کلمہ فَانصَبْ میں تحریف کی گئی ہے، اصل قرآن میں جو حضور پر نازل ہوا تھا، صاد کے زیر کیساتھ فَانصِبْ تھا اور اس کا مطلب یہ تھا اے رسول! تم علی کو امام و خلیفہ مقرر کر دو، اس میں تحریف کر کے صاد کے زبر کے ساتھ فَانصَبْ کر دیا گیا، جس سے مطلب بالکل بدل گیا۔ لیکن جیسا کہ مولوی مقبول احمد دہلوی کی نقل کی ہوئی روایات سے معلوم ہو چکا ہے شیعوں کو ان کے اماموں کا حکم ہے کہ وہ قرآن کو اسی طرح پڑھیں جس طرح اس تحریف کے بعد لکھا گیا ہے، اور یہ معلوم ہو جانے کے باوجود کہ یہ غلط اور تحریف شدہ ہے اس کو اسی طرح پڑھیں، مولوی فرمان علی صاحب نے جو قرآن اپنے ترجمہ اور حواشی کے ساتھ شائع کرایا

ہے (جو اس وقت راقم سطور کے سامنے ہے)، اس میں بھی صاد کے زبر کے ساتھ فانصَب لکھا گیا ہے۔ جو ان کے نزدیک ایسی تحریف ہے جسکے نتیجہ میں آیت کا مفہوم بالکل بدل جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ جو ایک اہم حکم دیا تھا وہ تحریف ہو کر ہمیشہ کیلئے نظروں سے غائب بلکہ معدوم اور نابود ہو گیا ہے۔

قرآن پاک سورۂ الحجر کی آیت ۹ ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نازل فرمائے ہوئے قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری کا اعلان فرمایا ہے۔ مولوی فرمان علی صاحب نے بھی اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے:

بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی تو اس کے نگہبان بھی ہیں۔

شیعوں کا عقیدۂ تحریف قرآن چونکہ اس آیت کریمہ کی گویا تکذیب ہے اس لیے شیعہ علماء و مصنفین طرح طرح سے اس کی تاویلیں کرتے ہیں تاکہ اس آیت کو قرآنی آیت مانتے ہوئے بھی ان کے لیے عقیدۂ تحریف قرآن کی گنجائش رہے، چنانچہ مولوی فرمان علی صاحب نے اس آیت پر حاشیہ لکھا ہے:

ذکر سے ایک تو قرآن مراد ہے، جسکو میں نے ترجمہ میں اختیار کیا ہے تب اس کی نگہبانی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اسکو ضائع اور برباد نہ ہونے دیں گے پس اگر تمام دنیا میں ایک نسخہ بھی قرآن مجید کا اپنی اصلی حالت پر باقی ہو تب بھی یہ کہنا صحیح ہو گا کہ وہ محفوظ ہے، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ ترتیب بالکل بدل دی گئی ہے۔ ص۴۱۶

مولوی فرمان علی صاحب نے اس حاشیہ میں قرآن کے ایک نسخہ کے محفوظ رہنے کی جو بات کہی ہے اس کو انھوں نے صراحت اور صفائی سے بیان نہیں کیا اور نہیں بتلایا کہ وہ کون سا نسخہ ہے اور کہاں محفوظ ہے ——— حقیقت یہ ہے کہ اپنے ائمہ معصومین کی روایات کے مطابق شیعہ صاحبان کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید مکمل اور اصلی صورت میں صرف علی مرتضیٰ نے جمع فرمایا تھا، اس کو انھوں نے اپنے ہی پاس محفوظ رکھا، اپنی خلافت کے زمانہ میں بھی ظاہر نہیں فرمایا، وہ نسخہ اسی طرح رازدارانہ طور پر ایک امام سے دوسرے امام کو منتقل ہوتا رہا اور اب وہ بارہویں امام (امام غائب) کے پاس ہے جو شیعی عقیدے کے مطابق اب سے قریباً ساڑھے گیارہ سو سال پہلے پیدا

ہوئے تھے اور لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہتے تھے کوئی ان کو دیکھ نہیں سکتا تھا پھر وہ اپنے والد حسن عسکری کی وفات سے دس دن پہلے چار پانچ برس ہی کی عمر میں منصب امامت سے متعلق سارا ساز و سامان حضرت علی مرتضیٰ سے لیکر گیارہویں امام اپنے والد حسن عسکری تک کے سارے تبرکات و متروکات اور قرآن مجید کا وہ خاص نسخہ بھی ساتھ لے کر اپنے شہر سُر من رائی کے ایک غار میں روپوش ہو گئے تھے، اور اب تک غائب ہیں، اور قیامت سے پہلے کسی وقت وہ ضرور ظاہر ہوں گے۔ اس وقت وہ مکمل اصلی قرآن کا وہ نسخہ بھی لائیں گے۔ الغرض مولوی فرمان علی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ ایک نسخہ محفوظ ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ" پورا ہو رہا ہے اور موجودہ قرآن میں جو تحریفات اور تبدیلیاں ہوئی ہیں جن کی نشاندہی ان کے ائمہ معصومین نے فرمائی ہے اُن کا اللہ تعالیٰ کے اِس وعدہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ہم صرف یہ دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شیعہ حضرات (خواص و عوام) کو وہ عقل و فہم عطا فرمائے جس سے وہ سمجھ سکیں کہ ان کی اس بات میں کتنی معقولیت ہے؟

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ۔

یہاں ہمارا مقصد مولوی فرمان علی صاحب کی تردید اور ان کی بات کو غلط ثابت کرنا نہیں ہے اور نہ ہمارے نزدیک اس کی کوئی ضرورت ——— کیونکہ اللہ نے جس شخص کو کچھ بھی عقل عطا فرمائی ہے وہ خود سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات انتہائی مہمل اور کتنی غیر معقول ہے۔ ہمارا مطمحِ نظر اور مدعا اس وقت صرف یہ ہے کہ مولوی فرمان علی صاحب قرآن میں تحریف اور تغیر و تبدل کے قائل ہیں اور اپنے اسی عقیدے کے تحفظ کے لیے انھوں نے وعدۂ خداوندی "اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ" کی مندرجہ بالا جو تاویل کی ہے وہ انسانی عقل کے لیے قطعاً ناقابل قبول ہے۔

مولوی فرمان علی صاحب نے اسی حاشیہ میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ:

"اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ ترتیب بالکل بدل دی گئی ہے"

انھوں نے اپنے حواشی میں بعض آیتوں کے متعلق متعین طور پر بتلایا ہے کہ یہ آیت کسی دوسری جگہ تھی موجودہ قرآن کو جمع و مرتب کرنے والوں نے کسی غرض سے اور جگہ داخل کر دیا ——— مثلاً سورۂ احزاب کی آیت ۳۳ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا" کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ:۔

یہ آیت (یعنی آیت تطہیر) اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی غرض سے داخل کی گئی ہے۔

اسی طرح سورہ ہود کی آیت سے قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ" جس میں فرشتوں کی جانب سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ حضرت سارہ کو خطاب ہے اور ان کو اہل البیت کہا گیا ہے، پر مولوی فرمان علی نے مندرجہ ذیل حاشیہ لکھا ہے:۔

"اور اس مقام پر شبہ نہ ہو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی کو خدا نے اہل بیت میں داخل کیا ہے کیونکہ اس سے قبل کی آیت میں جتنا خطاب حضرت سارہ کی طرف ہے واحد مؤنث حاضر کے صیغہ میں، اور اس آیت میں ضمیر کم جمع مذکر حاضر کی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں، اور یہ آیت خواہ مخواہ یہاں داخل کر دی گئی ہے" ص ۳

جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا گیا ہے اس وقت ہمارا مقصد صرف یہ دکھلانا ہے کہ مولوی فرمان علی بھی قرآن میں تغیر و تبدل اور تحریف کے قائل ہیں۔ اس حاشیہ میں اور اسی طرح سورۂ احزاب کی آیت تطہیر سے متعلق حاشیہ میں انھوں نے دلیل کے طور پر جمع مذکر حاضر کی ضمیر کے استعمال کی جو بات لکھی ہے، خدا ہی جانتا ہے کہ وہ عربی زبان و محاورات سے ان کی ناواقفیت پر مبنی ہے یا دانستہ فریب کاری، حقیقت یہ ہے کہ محترم اور باعظمت خواتین سے خطاب کے وقت خاص موقعوں پر ان کی عظمت کے اظہار کیلئے جمع مذکر حاضر کی ضمیر سے بھی ان کو مخاطب کیا جاتا ہے، اور ان دونوں آیتوں میں جمع مذکر حاضر کی ضمیر سے خطاب اسی مقصد سے کیا گیا ہے،

آیت تطہیر میں حضورؐ کی ازواج مطہرات مخاطب ہیں اور سورہ ہود کی اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجۂ مطہرہ حضرت سارہ، اور یہ قرآن مجید کی معجزانہ فصاحت و بلاغت کے عین مطابق ہے۔ اور سورۂ احزاب کی آیت تطہیر میں اہل البیت حضورؐ کی ازواج مطہرات کو فرمایا گیا ہے اور انھیں کی کامل تطہیر کے ارادۂ الٰہیہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور سورۂ ہود کی آیت میں اہل البیت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجۂ مطہرہ حضرت سارہ کو فرمایا گیا ہے۔

عربی زبان و ادب سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ لفظ اہل البیت کا

اطلاق بیوی ہی کے لیے ہوتا ہے کسی شخص کی ماں یا بیٹوں کو اس کی اہل البیت نہیں کہا جاتا ہے اسی طرح فارسی میں "اہل خانہ" (جو اہل بیت کا لفظی ترجمہ ہے) بیوی ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے کسی شخص کی ماں یا اس کی بیٹیوں کو اسکی اہل خانہ نہیں کہا جاتا، اردو محاورہ بھی اسی کے مطابق ہے — ہاں جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ جب آیت تطہیر نازل ہوئی (جس میں حضورؐ کی ازواج مطہرات کی کامل تطہیر کے ارادۂ الٰہیہ کا اعلان فرمایا گیا ہے) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ اور ان کے شوہر اور اپنے چچازاد بھائی حضرت علی مرتضیٰ اور ان کے دونوں صاحبزادوں حضرت حسن و حضرت حسین کو اپنے ساتھ لے کر دعا فرمائی کہ اے اللہ! ان کو بھی میرے اہل البیت میں شامل فرما اور ان کی بھی خصوصی تطہیر کا فیصلہ فرما!

اور ہمارا یقین ہے کہ حضورؐ کی یہ دعا قبول فرمائی گئی اور حضورؐ کی دعا کے نتیجہ میں یہ حضرات بھی اہل البیت میں اور خصوصی تطہیر کے ارادۂ الٰہیہ کی وسعت میں شامل ہیں۔[1]

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولوی فرمان علی صاحب کے مندرجہ بالا حاشیہ سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ان کے نزدیک قرآن کو جمع کرنے والوں نے اس کی آیتوں کی ترتیب میں صرف یہی رد و بدل نہیں کیا ہے کہ ایک آیت کو اس کی اصل جگہ سے نکال کر دوسری جگہ رکھ دیا، بلکہ ان "ظالموں" نے ایسا بھی کیا ہے کہ تحریف کی چھری سے ایک آیت کے دو ٹکڑے کیے اور ایک ٹکڑے کو کسی دوسری جگہ ٹانک دیا — سورۂ ہود کی آیت أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ کے بارے میں مندرجہ بالا حاشیہ میں مولوی فرمان علی صاحب نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کا حاصل یہی ہے کہ آیت کے پہلے جز اتعجبین من أمر اللہ کے بعد آیت کا جو حصہ ہے وہ کسی دوسری جگہ کا ہے جس کو قرآن مرتب کرنے والوں نے اپنی کسی خاص غرض سے یہاں جوڑ دیا ہے یہی حال سورہ احزاب کی آیت تطہیر کا ہے وہ بھی

---

[1] یہاں ہم نے صرف اتنا اشارہ کر دینا کافی سمجھا ہے، اس موضوع پر محققانہ اور تشفی بخش تفصیلی بحث امام اہلسنت حضرت مولانا محمد عبد الشکور صاحب فاروقی لکھنوی کے رسالہ تفسیر آیت تطہیر میں دیکھی جا سکتی ہے۔

پوری آیت نہیں ہے، بلکہ آیت کا آخری جزء ہے معلوم ہوا کہ مولوی فرمان علی صاحب کے نزدیک قرآن مجید کی آیتوں میں صرف جگہ تبدیل نہیں کی گئی بلکہ ان میں قطع و برید کا عمل بھی کیا گیا ہے۔

کیا کسی صاحب عقل کو اس بارے میں شک شبہ ہو سکتا ہے کہ قرآنی آیتوں کی کی ترتیب میں رد و بدل اور قطع و برید کا یہ نظریہ تسلیم کر لینے کے بعد قرآن قطعاً ناقابل اعتماد ہو جاتا ہے آیتوں کا سیاق سباق اور ان کی جگہ بدل لینے سے اکثر ان کا مفہوم و مطلب بھی بدل جاتا ہے۔ اور آیتوں میں قطع برید تسلیم کر لینے کے بعد قرآن ہرگز قابل اعتبار نہیں رہتا۔ ہمارے نزدیک یہ عقیدہ اور نظریہ بلاشبہ قرآن دشمنی ہے، وسیعلم الذین ظلموا أی منقلب ینقلبون ۵

ہمعصر شیعہ علماء و مجتہدین

ناظرین کرام آئندہ صفحات میں پاکستان کے حضرات علماء کرام کے جوابات میں پہلا جواب (فتویٰ) جناب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب زید مجدہم کا ملاحظہ فرمائیں گے انھوں نے اسی دور کے شیعہ علماء و مجتہدین کی کتابوں سے جو عبارتیں نقل فرمائی ہیں ان کے مطالعہ کے بعد یہ حقیقت روز روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے کہ یہ سب بھی حضرات شیخین (صدیق اکبر و فاروق اعظم) کو (معاذ اللہ) ایمان سے محروم منافق اور قرآن کو محرّف مانتے ہیں ــــ اور ایران کے خمینی صاحب جو اس دور کے شیعی دنیا کے گویا امام اکبر ہیں، انھوں نے اپنی کتاب "کشف الاسرار" میں حضرات شیخین اور ان کے خاص رفقاء تمام سابقین اولین کے کفر و نفاق کے بارے میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ استفتاء میں تفصیل سے لکھا جا چکا ہے اور دسمبر میں شائع ہونے والے، خاص نمبر کے مقدمہ میں ثابت کیا جا چکا ہے کہ اس عقیدہ کے رکھنے والے کے لیے قرآن پر ایمان اور اس کو تحریف سے محفوظ ماننا از روئے عقل بھی ممکن نہیں ہے۔

اب اس وقت اس سلسلہ میں ایک بات یہ عرض کرنی ہے کہ شیعہ علماء و مصنفین کی کتابوں کے مطالعہ سے یہ بھی سامنے آتا ہے کہ ان میں سے جو لوگ بلند

آہنگی کے ساتھ موجودہ قرآن پر ایمان کا دعویٰ اور عقیدۂ تحریف سے بظاہر شدت کے ساتھ انکار کرتے ہیں وہ بھی اس سلسلہ کی اپنی تحریروں میں ایسا مواد شامل کر دیتے ہیں جس سے عقیدۂ تحریف قرآن کی پوری تائید ہوتی ہے۔

جناب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے اپنے جواب میں "تحریف قرآن اور پاکستانی شیعہ" کے زیر عنوان پاکستان کے مشہور شیعہ مجتہد مولوی محمد حسین صاحب (فاضل نجف اشرف) کا ذکر کیا ہے اور ان کی کتاب "اثبات الامامۃ" کے حوالہ سے ان کی عبارت نقل کی ہے جو اس کی واضح اور روشن دلیل ہے۔ اس کے بعد انھیں کی دوسری کتاب "احسن الفوائد فی شرح العقائد" کی مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے:

"ہاں یہ درست ہے کہ ہمارے بعض علماء کرام تحریف کے قائل ہیں۔
... اور جو علماء اس نظریہ کے قائل ہیں وہ بھی اس نظریہ کی صحت پر دلائل رکھتے ہیں"

اس کے بعد ان شیعہ مجتہد صاحب نے عقیدۂ تحریف کے قائل علماء کی طرف سے پانچ دلیلیں پیش کی ہیں، مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے ان میں سے صرف پہلی دلیل اپنے جواب میں نقل فرمائی ہے، غالباً انھوں نے اپنے مدعا کے ثبوت کیلئے اسی کو کافی سمجھا ہے، یہ دلیل ناظرین کرام قاضی صاحب کے جواب میں ص۹۵ پر ملاحظہ فرمائیں گے لیکن راقم سطور ان کی باقی چار دلیلیں بھی یہاں نقل کر دینا مناسب سمجھتا ہے، البتہ طوالت سے بچنے کے لیے یہ دلیلیں کچھ اختصار اور تلخیص کے ساتھ نقل کی جا رہی ہیں۔

دوسری دلیل جمع قرآن کی وہ کیفیت ہے جو کتب سیر و تواریخ میں مذکور ہے...... جو شخص جمع کی یہ کیفیت ملاحظہ کرے گا ظن غالب بلکہ یقین ہو جائے گا کہ اس طرح کچھ نہ کچھ حصہ ضرور جمع ہونے سے رہ گیا ہوگا۔

تیسری دلیل کسی شخص کی جمع کردہ چیز پر اسی وقت یہ وثوق ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا جب اس کے جامع کا ایمان و ایقان ایسا مسلم ہو کہ ہر قسم کے شک شبہ سے بالاتر ہو اور اس کی جمع و ترتیب سے سوا دین اسلام کی خدمت کے اور کوئی غرض و غایت بھی نہ ہو لہذا جو لوگ سرے سے ان جامعین قرآن

کے ایمان میں کلام کرتے ہیں اور ان کے مساعی وجہود کو کسی جذبہ دینی پر محمول کرنے کیلئے تیار نہیں بلکہ وہ ان کی جمع و ترتیب کو ان کے دنیوی اغراض و مقاصد پر محمول کرتے ہیں اگر وہ اس میں کچھ کمی کے قائل ہوں بھی تو وہ معذور ہیں۔

اس تیسری دلیل کے بارے میں ہم یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب کے الفاظ سے قطع نظر یہ دلیل سو فیصد صحیح ہے۔ جو لوگ جامعین قرآن کو ایمان سے محروم بدنیت و بدکردار مانتے ہیں (جو خود ان مجتہد صاحب کا بھی حال ہے) ان کے لیے قرآن پر ایمان اور اسکو تحریف سے محفوظ ماننا از روئے عقل بھی ممکن نہیں ہے جیسا کہ اس عاجز نے استفتاء میں اس بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ چونکہ پہلی امتوں میں آسمانی کتب میں تحریف ہو چکی ہے اور پیغمبر اسلام کا ارشاد ہے کہ جو کچھ بھی پہلی امتوں میں واقع ہوا ہے بعینہ وہ میری امت میں بھی واقع ہوگا (کنز العمال) لہذا اس عمومی شبہ کا تقاضہ ہے کہ اس امت میں بھی آسمانی کتاب میں کچھ تحریف واقع ہو۔

پانچویں دلیل یہ ہے کہ جب مسلمانوں کے خلیفہ اول و دوم بالخصوص حضرت امیر المومنین کا جمع کردہ قرآن مجید موجود تھا تو اس کی موجودگی میں جناب خلیفہ ثالث کو از سر نو جمع کرنے کی کیا ضرورت در پیش آئی تھی ...... اس سے بھی مستفاد ہوتا ہے کہ جامع کی کوئی خاص غرض تھی۔ ص۲۷ تا ص۲۸ ملخصاً

ان مجتہد صاحب نے قرآن مجید میں تحریف کے مدعی اور قائل اپنے علماء کی یہ پانچ دلیلیں بیان فرمائی ہیں اور ان میں سے ایک کا بھی جواب نہیں دیا ہے بلکہ صرف یہ لکھ کر بات ختم کر دی ہے۔

ہمیں یہاں ان ادلہ کے صحت و سقم سے بحث کرنا مقصود نہیں ہے، ان چند ادلہ کے یہاں ذکر کرنے سے مقصود صرف یہ بتانا ہے کہ جو حضرات اس نظریہ کے قائل ہیں وہ بھی دلائل رکھتے ہیں اور ان کے اس نظریہ سے کسی اسلامی مسلمہ اصول کی مخالفت لازم نہیں آتی۔ ص۲۸

اس عبارت میں ان مجتہد صاحب نے صفائی کے ساتھ اقرار فرمایا ہے کہ قرآن کا محرف نہ ہونا کوئی مسلمہ اسلامی مسئلہ نہیں ہے، بہ صراحت کے ساتھ اپنے اس عقیدہ

کا اظہار و اعلان ہے کہ موجودہ قرآن پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔

ہمارے نزدیک اس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ان مجتہد صاحب اور اسی طرح آج کل کے ان جیسے دوسرے شیعہ علماء و مجتہدین کا عقیدہ تحریف سے انکار اور موجودہ قرآن پر ایمان کا دعویٰ صرف تقیہ ہے۔ جیسا کہ گیارہویں صدی کے ان کے عظیم المرتبت محدث و متکلم سید نعمت اللہ الجزائری نے "الانوار النعمانیہ" میں شیخ صدوق اور شریف مرتضیٰ اور شیخ طبرسی کے بارے میں صراحت اور صفائی سے لکھا ہے کہ انھوں نے قرآن میں تحریف سے انکار بہت سی مصلحتوں سے کیا ہے، (یعنی اپنے عقیدہ اور ضمیر کے خلاف انھوں نے تقیہ کے طور پر تحریف سے انکار کی بات کہی ہے) ـــــ شیعوں کے محدث اعظم نعمت اللہ الجزائری کی پوری عبارت استفتاء میں نقل کی جا چکی ہے، دسمبر میں شائع ہونے والے خاص نمبر کے ص۵۷ ص۵۸ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

شیعہ علماء متقدمین میں چوتھی صدی کے شیخ صدوق پہلے شخص ہیں جنھوں نے قرآن کے محرف ہونے سے انکار کیا ہے اور اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا ہے کہ موجودہ قرآن بعینہ وہی کتاب اللہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی، انھوں نے اپنے رسالہ اعتقادیہ میں اپنے اس عقیدہ پر دلائل بھی پیش کیے ہیں۔ (انکا یہ رسالہ مجتہد مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے ترجمہ و شرح کے ساتھ شائع کیا ہے وہی اس وقت سامنے ہے) شیخ صدوق نے اپنے اسی رسالہ میں اسی بحث کے آخر میں تحریر فرمایا ہے:

قال امیر المومنین لما جمعه فلما جاء به فقال لهم هذا كتاب الله ربكم كما أنزل على نبيكم لم يزد فيه حرف ولم ينقص منه حرف فقالوا لا حاجة لنا فيه عندنا مثل الذي عندك فانصرف وهو

حضرت امیر المومنین علیہ السلام قرآن جمع کر چکے تو اسے لوگوں کے پاس لاکر فرمایا اے لوگو! یہ تمہارے پروردگار کی کتاب ہے یہ اسی طرح ہے جس طرح تمہارے پیغمبر پر نازل ہوئی تھی، نہ اس میں کوئی حرف زیادہ ہوا ہے اور نہ کسی حرف کی کمی واقع ہوئی ہے ان لوگوں نے جواب دیا ہمیں

یقول فنبذوه وراء ظهورهم
واشتروا به ثمناً قلیلاً فبئس ما یشترون
" رسالہ اعتقادیہ مصنفہ شیخ صدوق ابن بابویہ قمی"
متوفی سنہ ۳۸۱ھ

اس قرآن کی ضرورت نہیں، ہمارے پاس ایسا ہی قرآن موجود ہے جیسا کہ آپ کے پاس ہے، حضرت یہ فرماتے ہوئے واپس تشریف لے گئے کہ ان لوگوں نے اس کو پس پشت ڈالا ہے اور اس کے بدلے میں بہت ہی کم قیمت چیز کو خریدا ہے، اور کیسی بری چیز ہے وہ جو انھوں نے خریدی ہے۔
(ترجمہ مولوی محمد حسین مجتہد احسن الفوائد ص۳۰۲)

کیا کسی کے لیے اس میں شک شبہ کی گنجائش ہے کہ امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کا جو کلام شیخ صدوق نے یہاں نقل کیا ہے وہ خود اس کی صریح دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وہ کتاب الٰہی (قرآن مجید) جس میں نہ کوئی حرف کم ہوا تھا اور نہ زیادہ کیا گیا تھا وہ وہی تھا جس کو امیر المومنین نے جمع فرمایا تھا، اور جب انھوں نے اس کو شیخین اور ان کے رفقاء کے سامنے پیش کیا تو اس کو انھوں نے نہیں لیا اور کہہ دیا کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ہمارے پاس بھی ایسا قرآن موجود ہے تو حضرت علی مرتضیٰؓ نے ان کا جواب سن کر جو فرمایا فنبذوہ وراء ظھورھم واشتروا بہ ثمناً قلیلاً فبئس ما یشترون۔ اس کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا کہ انھوں نے ان حضرات کے جواب اور ان کی بات کو غلط اور ان کے قرآن کو نامعتبر اور ان کو کتاب اللہ کے پس پشت ڈالنے اور اس کے بدلے دنیا کا حقیر نفع حاصل کرنے کا مجرم قرار دیا۔

راقم سطور نے عرض کیا تھا کہ شیعہ علماء و مصنفین کی کتابوں کے مطالعہ سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ ان میں سے جو حضرات قرآن مجید میں تحریف سے انکار اور موجودہ قرآن پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ بھی جب اس موضوع پر لکھتے ہیں تو اپنی تحریروں میں ایسا مواد شامل کر دیتے ہیں جس سے عقیدۂ تحریف کی پوری تائید ہو ——
۔ شیخ صدوق کے رسالہ اعتقادیہ سے اوپر جو کچھ نقل کیا گیا ہے وہ اور رسالہ کے مترجم و شارح مولوی محمد حسین مجتہد کا جو کلام اس سے پہلے نقل ہوا جس میں انھوں نے تحریف کا عقیدہ رکھنے والے اپنے علماء کے دلائل بیان کیے ہیں، یہ دونوں اسکی عبرت انگیز مثالیں ہیں۔

عقیدۂ تحریف کے بارے میں شیعہ علماء کا ایک پُرفریب مغالطہ

راقم سطور نے شیعوں کے عقیدۂ تحریف قرآن کے بارے میں استفتاء میں تقریباً بیس صفحات پر جو کچھ لکھا ہے، اور اس کے ساتھ کے مقدمہ میں، اور پھر اس شمارے کے بھی گذشتہ صفحات میں جو کچھ لکھا گیا ہے، اور اس سب سے پہلے "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" میں اسی موضوع پر ۳۲ صفحات پر جو کچھ لکھا جا چکا ہے، اس کے مطالعہ کے بعد کسی کے لئے اس بارے میں شک شبہ کی گنجائش نہیں رہی کہ شیعہ اثنا عشریہ کا ایمان اس حقیقت پر نہیں ہے کہ موجودہ قرآن، تحریف اور تغیر و تبدل سے محفوظ بعینہٖ وہی "کتاب اللہ" ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر نازل ہوئی تھی، بلکہ از روئے عقل بھی ان کے لئے اس حقیقت پر ایمان ممکن نہیں ہے۔

راقم سطور کا یہ بھی خیال ہے کہ اس کھلی اور غیر مشکوک حقیقت کو ان شیعہ علماء نے بھی محسوس کر لیا ہے جو موجودہ قرآن پر ایمان کا دعویٰ اور تحریف سے انکار کرتے ہیں، اسی وجہ سے اس مسئلہ کے بارے میں انھوں نے یہ رویہ اختیار کر لیا ہے کہ اپنے ائمہ معصومین کی دو ہزار سے زیادہ ان روایات کے بارے میں جن میں پوری صراحت کیساتھ قرآن مجید میں ہر طرح کی تحریف کا ہونا بیان کیا گیا ہے اور جن کے متعلق انکے اکابر علماء نے اقرار کیا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں، اور ان ہی کیمطابق ہمارا اور ہمارے اکابر و مشائخ کا عقیدہ ہے، الغرض ان روایات اور اپنے اکابر علماء کے اس اقرار کے بارے میں کوئی معقول تحقیقی جواب دینے کے بجائے وہ الزامی جواب کے طور پر سیوطی کی "اتقان" اور "در منثور" وغیرہ کے حوالوں سے وہ روایات پیش کرتے ہیں جن میں بعض صحابۂ کرام سے نقل کیا گیا ہے کہ ہم پہلے قرآن مجید میں یہ آیت پڑھا کرتے تھے (جو موجودہ قرآن میں نہیں ہے) واقعہ یہ ہے کہ ان شیعہ علماء و مصنفین کا یہ بعض مغالطہ اور فریب ہے (جس میں بلاشبہ انکو خاص مہارت حاصل ہے)

اس قسم کی روایتوں کے بارے میں تفصیلی بحث تو حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "تنبیہ الحائرین"[1] میں دیکھی جائے، یہاں تو راقم سطور اس سلسلہ میں صرف

---

[1] یہ کتاب اب "شیعہ اور قرآن" کے نام سے شائع ہوئی ہے کتب خانہ الفرقان سے بھی طلب کی جا سکتی ہے۔ منیجر

ذیل چند مختصر باتیں لکھ دینا کافی سمجھتا ہے۔

۱۔ اہل سنت کی طرح شیعہ علماء بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں جب قرآن مجید کے نزول کا سلسلہ جاری تھا تو ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک آیت نازل ہوتی اور اس کی تلاوت کی جاتی، پھر کچھ مدت کے بعد اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کے منسوخ کئے جانے کا حکم آجاتا، جس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ آیت اتنی ہی مدت کے لئے نازل کی گئی تھی۔ (آیتوں کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح منسوخ کئے جانے کا ذکر خود قرآن مجید سورۂ بقرہ کی آیت ۱۰۶ "مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ الاية" میں بھی کیا گیا ہے)

پھر یہ نسخ کبھی اس طرح ہوتا کہ آیت کی تلاوت بھی منسوخ ہو جاتی اور اس کے ذریعہ آنیوالا حکم بھی منسوخ ہو جاتا، اور کبھی ایسا ہوتا کہ صرف تلاوت منسوخ ہوتی، اور حکم باقی رہتا، اور کبھی اس کے برعکس یہ بھی ہوتا کہ آیت کے ذریعہ آنیوالا صرف حکم منسوخ ہوتا، اور آیت قرآن مجید میں رہتی، اور اس کی تلاوت بھی کیجاتی۔

نسخ کی ان تینوں صورتوں کا ذکر چھٹی صدی کے مشہور شیعہ عالم و مفسر ابو علی طبرسی نے اپنی تفسیر مجمع البیان میں سورۂ بقرہ کی آیت ۱۰۶ "مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا الاية" کے ذیل میں اس طرح کیا ہے۔

والنسخ فی القرآن علی ضروب منہا ان یرفع حکم الآیۃ وتلاوتہا کما روی عن ابی بکرۃ انہ قال کنا نقرأ لاترغبوا عن آبائکم فانہ کفر بکم ومنہا ان تثبت الآیۃ فی الخط ویرفع حکمہا کقولہ تعالیٰ فان فاتکم شیٔ من ازواجکم الی الکفار فعاقبتم فہذہ ثابتۃ اللفظ فی الخط مرتفعۃ الحکم ومنہا ما یرتفع اللفظ ویثبت الحکم کآیۃ الرجم فقد قیل انہا کانت منزلۃ فرفع لفظہا

قرآن میں نسخ کئی قسم کا ہوا ہے، ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ آیت کا حکم اور اس کی تلاوت دونوں منسوخ ہو جائیں، جیسا کہ ابو بکرہ صحابی سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم پڑھا کرتے تھے "لاترغبوا عن آبائکم فانہ کفر بکم" اور نسخ کی دوسری صورت یہ ہے کہ آیت کے الفاظ کتابت میں باقی رہیں، مگر حکم منسوخ ہو جائے اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فان فاتکم شیٔ من ازواجکم الی الکفار" الآیۃ اس آیت کے الفاظ کتابت میں باقی ہیں مگر حکم منسوخ ہو گیا ہے اور نسخ کی ایک تیسری صورت یہ ہے کہ آیت کی تلاوت منسوخ ہو جائے لیکن حکم باقی ہے، جیسا کہ آیت رجم میں ہوا ہے، بیان کیا گیا ہے کہ رجم کی آیت نازل ہوئی تھی اس کے الفاظ منسوخ ہو گئے۔

ابو علی طبرسی نے نسخ کی یہ تینوں صورتیں ذکر کرنے کے بعد آخر میں لکھا ہے۔

قد ذکرنا حقیقۃ النسخ عند المحققین

ہم نے نسخ کی وہ حقیقت بیان کر دی ہے جو محققین کے نزدیک مسلم ہے۔

معلوم ہوا کہ قرآنی آیات میں نسخ کی ان تینوں صورتوں کے بارے میں ابو علی طبرسی نے جو کچھ لکھا ہے، وہ ان کی ذاتی رائے نہیں ہے، بلکہ عام محققین علمائے شیعہ اسی کے قائل ہیں۔

اس کے بعد راقم سطور عرض کرتا ہے کہ اتقان اور در منثور وغیرہ کے حوالوں سے جو روایتیں پیش کر کے شیعہ صاحبان ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اہل سنت کی کتابوں میں بھی تحریف کی روایتیں ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ان روایتوں میں سے جو کسی درجہ قابل اعتبار ہیں ان میں نسخ کی انہی صورتوں کا ذکر ہے جن میں آیتوں کی تلاوت منسوخ ہو گئی ہے، خود علامہ سیوطی نے ان روایتوں کو نسخ کی اسی صورت کی مثال کے طور پر نقل کیا ہے۔

الغرض ان روایتوں کی بنیاد پر یہ دعویٰ کرنا کہ اہل سنت کی کتابوں میں بھی تحریف کی روایتیں ہیں محض مغالطہ اور فریب ہے ——— اس کے برخلاف شیعوں کے ائمہ معصومین کی دو ہزار سے اوپر جو روایتیں ہیں، جن میں قرآن میں ہر طرح کی تحریف کا ہونا بیان کیا گیا ہے، انکے بارے میں نسخ کی بات نہیں کہی جا سکتی، ان میں سے بہت سی روایات میں تصریح ہے کہ قرآن میں یہ تحریف اور قطع و برید منافقین نے کی ہے جس سے قرآن کا حلیہ ہی بگڑ گیا ہے، راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" میں وہ روایتیں دیکھی جا سکتی ہیں۔

۲۔ یہاں یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ علامہ سیوطی کا طریقہ "اتقان" و "در منثور" اور اکثر دوسری تصانیف میں بھی یہ ہے کہ وہ ہر طرح کی رطب و یابس روایات نقل کر دیتے ہیں، اور تنقید و تحقیق کا کام کتاب کا مطالعہ کرنیوالے اہل علم کیلئے چھوڑ دیتے ہیں، اس لئے ان کتابوں میں کسی روایت کا ہونا ہرگز اس کی دلیل نہیں ہے کہ وہ قابل استناد ہے۔

۳۔ شیعہ صاحبان اہل سنت کی کتابوں کے حوالوں سے جو روایات یہ ثابت کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں کہ ان سے قرآن میں تحریف ثابت ہوتی ہے، ان کی بنیاد پر آج تک اہل سنت میں سے ایک آدمی بھی قرآن میں تحریف کا قائل نہیں ہوا، بلکہ تمام متقدمین و متاخرین اہلسنت کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص قرآن کی ایک آیت میں بھی تحریف کا قائل ہو، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اس کے برخلاف اس بارے میں شیعوں کا جو حال ہے، وہ استفتار میں بھی بیان کیا جا چکا ہے۔

۴۔ آخری بات اس سلسلہ میں یہ ہے کہ موجودہ قرآن پاک کا تحریف سے محفوظ بعینہٖ وہ کتاب الٰہی ہونا جو سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم پر نازل ہوئی تھی خود قرآن سے اور اعلیٰ درجہ کے تواتر سے ثابت ہے، پس اگر بالفرض کوئی روایت کسی بھی کتاب میں ایسی ہو، جس سے قرآن میں تحریف کا شبہ بھی پیدا ہوتا ہو، اور کوئی قابل قبول توجیہ بھی نہ کی جا سکتی ہو تو وہ قابل رد ہوگی یہ اہل سنت کا مسلم اصول ہے، یہی صراط مستقیم ہے، اور یہی عقل سلیم کا فیصلہ۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

(بجواب استفتا)

مولانا قاضی مظہر حسین
امیر تحریک خدام اہلسنت پاکستان

شیعہ مذہب

معاصر شیعہ علماء کی تحریروں کی روشنی میں

فخر اہل سنت مخدوم العلماء حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی زید فیضہم کی تصنیف لطیف "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" ایک ایسا علمی اور اسلامی شاہکار ہے جس نے دور حاضر کی منظم اور مسلح شیعیت یعنی خمینیت کو بے نقاب کر کے ان لوگوں کو راہ حق دکھلا دی جو مذہب شیعہ کی حقیقت سے ناواقف تھے اور وہ شیعیت کو اسلام ہی کی ایک شاخ سمجھتے تھے۔ حضرت مولانا موصوف نے اس تصنیف کے بعد شیعہ مذہب کی مستند اور بنیادی کتب سے ان کے اصولی عقائد یعنی امامت۔ تحریف قرآن اور تفسیق و تکفیر صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) پیش کر کے ایک جامع استفتار مرتب فرمایا اور اسے جواب کے لئے دین حق کے امین و محافظ حضرات علماء شریعت کی خدمت میں ارسال کر دیا جس پر پاک و ہند کے اکابر علمائے اہل السنت والجماعت نے بلا خوف لومۃ لائم اپنا شرعی فریضہ ادا کرتے ہوئے شیعہ اثنا عشریہ کو ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر کافر قرار دے دیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ محسن اہلسنت حضرت مولانا نعمانی دام فیضہم کا اس پیرانہ سالی میں یہ ایک عظیم الشان مجاہدانہ کارنامہ ہے۔ جس کی حق تعالیٰ نے ان کو خصوصی توفیق عطا فرمائی ہے ؎ ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ بندہ اس فتویٰ سے پوری طرح متفق ہے۔ اور بحیثیت فتویٰ اس پر مزید لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا۔ البتہ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ پاکستان کے شیعہ علماء و مجتہدین بھی اپنے اسلاف کے مذکورہ کفریہ عقائد

کے قائل ہیں۔ اور تصنیفی تنظیمی ہر پہلو سے ان کی تبلیغ و ترویج کر رہے ہیں کچھ مزید وضاحت مفید سمجھتا ہوں۔ چنانچہ ان کے بعض مشہور مصنفین کی تصانیف کے اقتباسات بطور نمونہ حسب ذیل ہیں۔

صحابہ کرام معاصر شیعہ علمار کی نظر میں

مولوی محمد حسین فاضل نجف اشرف پاکستان کے شیعہ مجتہدین میں سے ایک مولوی محمد حسین ڈھکو فاضل نجف اشرف (مقیم سرگودھا) ہیں جنھوں نے اپنی کتاب "اثبات الامامۃ" میں اپنے اساتذہ کی ان تحریرات کا عکس بھی شائع کر دیا ہے جنھوں نے انکو اجتہاد کی سندیں دی ہیں۔ مجتہد مذکور بھی اپنے عقیدۂ امامت کی بنا پر صحابہ کرام اور خصوصاً پہلے تین خلفاء راشدین امام الخلفاء حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے انتہائی بغض رکھتے ہیں۔ اور ان کو صراحتاً غیر مومن اور منافق قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی نے بھی اپنے استفتار میں ان کی کتاب "تجلیات صداقت" سے دو عبارتیں نقل کر دی ہیں۔ اس سلسلے میں مولوی محمد حسین شیعہ مجتہد نے یہ بھی زہر افشانی کی ہے کہ "جناب امیر (یعنی حضرت علی المرتضیٰ) خلافت ثلثہ کو غاصبانہ و جابرانہ اور خلفاء ثلثہ کو گنہگار، کذاب، غدار، خیانت کار اور ظالم و غاصب اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ خلافت نبوت کا حقدار سمجھتے تھے" (تجلیات صداقت صـ ۳۰۶ ناشر انجمن حیدری بھون روڈ چکوال) (۲) اصحاب ثلثہ اور ان کے تابعین ہرگز اس میں شامل نہیں ہیں کیونکہ یہ نہ مومن ہیں نہ مخلص مہاجر (ایضاً صـ ۴۹) (۳) ثلثہ کی فتوحات نے اسلام کو بدنام کیا (صـ ۶۵) (۴) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے متعلق لکھا ہے کہ :- عائشہ صاحبہ نے خچر پر سوار ہو کر امام حسن کے جنازہ کو روکا اور حجرہ میں اس سے مانع ہوئیں۔ اس پر شیعان علیؓ نے شور مچایا کہ کبھی اونٹ پر سوار ہوتی ہے۔ اور کبھی خچر پر اگر زندہ رہی تو اب ہاتھی پر سوار ہوگی (صـ ۴۲۸) یہ ملحوظ رہے کہ مصنف مذکور نے کتاب "تجلیات صداقت" میرے والد ماجد حضرت مولانا ابوالفضل محمد کرم الدین صاحب دبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ کی رد رفض و بدعت میں مقبول عام کتاب "آفتاب ہدایت" کے جواب میں ۱۹۷۲ء

میں لکھی ہے۔ جو اس طرح کے ہذیانات و مکذوبات سے مملو ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم —

مولوی حسین بخش جاڑا پاکستان کے ایک اور شیعہ مجتہد مولوی حسین بخش جاڑا ہیں (مقیم دریاں خاں (میانوالی) حال لاہور، مجتہد مذکور بھی فاضل نجف اشرف (عراق) ہیں۔ انھوں نے بھی اپنی تفسیر انوار النجف جلد اول میں اپنے اساتذہ کا سلسلۂ اسناد درج کیا ہے۔

مصنف مذکور نے چند سال ہوئے ایک فرضی مناظرہ بغداد شائع کیا ہے جس میں خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں لکھا ہے :- "یہ لوگ (ثلثہ) دل و جان سے مومن نہیں تھے البتہ ظاہراً زبانی طور پر وہ اسلام کا اظہار کرتے تھے" (صـ ۵۸)

(۲) اسلام کے جرنیل اعظم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے "انھوں نے مالک بن نویرہ کو قتل کر کے اسی رات اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا اور اس ظالم خالد نے مالک اور اس کی قوم کے دوسرے سرداروں کے سر چولہے کی اینٹوں کی جگہ رکھ کر اوپر دیگ چڑھادی۔ اور اس زنا کا ولیمہ تیار کیا۔ اور خود بھی کھایا اور فوج کو بھی کھلایا (صـ ۹۹)

(۳) خالد سیف اللہ نہیں سیف الشیطان تھا (صـ ۱۰۰)

مولوی غلام حسین نجفی ایک اور شیعہ مصنف مولوی غلام حسین نجفی فاضل نجف اشرف مقیم لاہور نے اپنی کتاب "سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم" میں بعنوان :- "جناب عمر کے متعلق قرطاس ابیض" نمبروار ایک سو الزامات حضرت فاروق اعظم پر لگائے ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ "جناب عمر کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا — جناب عمر کو لقب فاروق یہودیوں نے عطا کیا تھا — جناب عمر نبی کی بیویوں پر آوازے کستا تھا۔ جب وہ رات کے وقت رفع حاجت کے لئے مدینے سے باہر جاتی تھیں — جناب عمر شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے رہے — جناب عمر جہنم کا تالا ہے۔ اور بہتر تو یہ تھا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا" — العیاذ باللہ

(۲) یہی غلام حسین نجفی اپنی ایک دوسری تصنیف "قول مقبول فی اثبات وحدت بنت رسول" (صـ ۴۳۲) میں قرآن کے تیسرے موعودہ خلیفہ راشد داماد رسول حضرت عثمان ذوالنورین

رضی اللہ عنہ کے بارے میں یوں ہرزہ سرائی کرتا ہے "جناب عثمان نے پہلی بیوی رقیہ کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ دوسری بیوی ام کلثوم کو اذیت جماع سے مار ڈالا تھا اور پھر خلیفہ ولید کی طرح اس کے مردہ سے ہمبستری کرتا رہا۔ اور پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم و حیا کا باندھ توڑ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہمبستری کی ہے اور نبی کریم کو اذیت دینے والا رحمت خداوندی کا حقدار نہیں ہے۔ پس شیعوں کے امام نے اس لئے فرمایا ہے کہ جس نے نبی کریم کو اذیت دی۔ اے خدا تو اس پر لعنت بھیج"۔

مرزا حسن الحائری الاحقاقی

ایک شیعہ آیت اللہ مرزا حسن الحائری الاحقاقی عراق سے فرار ہو کر کویت میں پناہ گزین ہیں۔ ان کی ایک عربی کتاب کا ترجمہ بنام "مصباح العقائد" پاکستان میں مبلغ اعظم اکیڈمی فیصل آباد نے شائع کیا ہے اس میں بھی خلفائے راشدین کے بارے میں زہر افشانی کی گئی ہے۔ اور حضرت خالد بن ولید پر اس مذکورہ بہتان تراشی کو دہراتے ہوئے (جو ایران کے خمینی سے لے کر پاکستان کے شیعہ مصنفین تک سب کا شیوہ ہے) کہ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے متعلق بھی لکھا ہے کہ — خلیفہ ثانی کی خلافت میں مغیرہ بن شعبہ نے زنا کیا اور زناکار کے بجائے اس کے چشم دید گواہوں کو کوڑے لگائے گئے۔ حضرت علیؓ کے اعتراض کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ یہ خلافت عمر کا زمانہ ہی تھا کہ معاویہ جیسا طالب دنیا امیر شام بن گیا الخ (ص ۱۶۹)

قارئین کرام اندازہ کر سکتے ہیں کہ شیعہ مصنفین کفر و نفاق کے زہر آلود تیر ان اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر برسا رہے ہیں جو مہاجرین اولین میں سے ہیں جن کو حق تعالیٰ نے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ (پارہ گیارہ ع ۲) قرآن کی قطعی سند عطا فرمائی ہے اور یہ شیعہ علماء ان ازواج مطہرات کی عظمت مجروح کر رہے ہیں جن کو رب العالمین نے امہات المومنین (اہل ایمان کی مائیں) فرما کر امت مسلمہ کے ایمان کے لئے معیار حق قرار دیا ہے۔ شیعیت کی اس ناپاک اور جارحانہ کارروائی کے بعد کیا کوئی اہل عقل و انصاف شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اکابر علمائے اہلسنت نے شیعہ امامیہ کی تکفیر کا فتویٰ دے کر کوئی ناروا و نامناسب اقدام کیا ہے؟ ہرگز نہیں!!

تحریف قرآن اور معاصر شیعہ علماء

مولوی محمد حسین مجتہد فاضل نجف اشرف

پاکستان کے شیعہ علماء و مجتہدین بھی اپنے اسلاف کی طرح تحریف قرآن کے قائل ہیں چنانچہ مولوی محمد حسین مجتہد مذکور نے بعنوان " ایک مشہور اعتراض" لکھا ہے کہ:۔ کہا جاتا ہے کہ اگر مسئلہ امامت اس قدر اہم تھا کہ جتنا شیعہ حضرات خیال کرتے ہیں تو خداوند عالم نے ائمہ کے اسمائے گرامی صراحۃً قرآن میں کیوں نہ ذکر کر دیئے تاکہ مسلمانوں کا اس مسئلہ میں اختلاف ختم ہو جاتا اور سب مسلمان ایک مسلک میں منسلک ہو جاتے الخ

اس کا الزامی جواب دینے کے بعد مصنف مذکور لکھتے ہیں: اس کا حلی اور تحقیقی جواب یہ ہے کہ فریقین کی بعض روایات کے مطابق ائمہ اطہار علیہم السلام کے اسمائے گرامی قرآن مجید میں موجود تھے مگر جمع قرآن کے وقت انھیں نظر انداز کر دیا گیا چنانچہ ہماری تفسیر صافی ص ۹ مقدمہ ششم طبع ایران بحوالہ تفسیر عیاشی حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے فرمایا:۔ "لو قرئ القرآن كما أنزل لالفيتمونا فيه مسمّين اگر قرآن کو اس طرح پڑھا جاتا جس طرح وہ نازل ہوا تھا تو تم اس میں ہمیں نام بنام پاتے" (اثبات الامامت طبع دوم ص ۲۱۲)

(۲) یہی شیعہ مجتہد لکھتے ہیں:۔ "ہاں یہ درست ہے کہ ہمارے بعض علمائے کرام تحریف کے قائل ہیں"۔ اس کے بعد مجتہد مذکور نے قائلین تحریف کی طرف سے پانچ دلیلیں پیش کی ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ اس سلسلہ میں ان کی پہلی اور محکم دلیل وہ روایات ہیں جو اس مسئلہ کے متعلق کتب فریقین میں موجود ہیں جو اس امر پہ دلالت کرتی ہیں کہ جمع قرآن کے وقت اس میں فی الجملہ ضرور کچھ کمی واقع ہوئی۔ یہ روایات اس قدر کثیر التعداد ہیں کہ ان سب کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ علامہ مجلسی (یعنی باقر مجلسی متوفی سنہ ۱۱۱۱ھ) نے مرآۃ العقول میں ان کے تواتر کا ادعا فرمایا ہے اور اس قدر صریح الدلالت ہیں کہ ان میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں"۔ (احسن الفوائد فی شرح العقائد طبع دوم ص ۲۹۱)

اور اسی سلسلے میں مصنف مذکور نے لکھا ہے کہ:۔ یہاں ان دلائل کی صحت و سقم سے بحث کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ ان کے یہاں ذکر کرنے سے مقصود صرف یہ بتانا ہے کہ جو

حضرات اس نظریہ کے قائل ہیں وہ بھی کچھ دلائل رکھتے ہیں اور ان کا یہ نظریہ بھی محض بے دلیل نہیں ہے اور یہ کہ ان کے اس نظریہ سے کسی اسلامی مسلّمہ عقیدے کی مخالفت لازم نہیں آتی کما لایخفی (ایضاً ص۴۹۳)

علاوہ ازیں مصنف مذکور آیت انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (پ۱۴ سورۃ الحجر) کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ اگر قرآن کا ایک فرد اس تحریف سے محفوظ ہے تو وعدہ خداوندی پورا ہے۔ اور قائل تحریف کہہ سکتا ہے کہ حضرت امیر المومنین کا جمع کردہ قرآن اس وعدہ الٰہیہ کی عملی تصویر ہے جو موجود ہے اور ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے۔ (ایضاً ص۴۹۴)

منقولہ عبارات کے بعد کوئی کہہ سکتا ہے کہ مولوی محمد حسین ڈھکو مجتہد تحریف قرآن کا قائل نہیں ہے:۔ عبرت۔ عبرت۔ عبرت

مولوی حسین بخش جاڑا

اس شیعہ مصنف کے شائع کردہ مناظرہ بغداد کی بعض عبارتیں پہلے نقل کی جا چکی ہیں۔ ان کی تفسیر انوار النجف ۱۴ جلدوں میں پاکستان میں شائع ہو چکی ہے۔ وہ بھی اصول کافی کی روایات کے پیش نظر لکھتے ہیں:۔

ایک اور روایت میں آپ (یعنی امام محمد باقر) نے فرمایا کہ "جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں پورے قرآن کا جامع ہوں جس طرح کہ وہ اترا تھا تو وہ جھوٹا ہے بلکہ جس طرح اترا تھا اسی طرح پورے طور پر اس کو جمع اور حفظ سوائے علی ابن ابی طالب کے اور کوئی کر ہی نہیں سکا اور پھر وہ ائمہ کے پاس ہے جو اس کے اوصیا ہیں" (انوار النجف جلد اول ص۲۰) لیکن ہمارا سوال بہر حال یہی ہے کہ حضرت علیؓ نے اصلی قرآن کو کیوں غائب کیا۔

لیکن اس کے باوجود جاڑا صاحب اپنی تفسیر میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اسی قرآن کے قائل اور اس کو محفوظ مانتے ہیں جو امت میں رائج ہے۔

حضرت علی قرآن سے افضل ہیں

یہی جاڑا مجتہد لکھتے ہیں۔ جناب رسالتمآب نے فرمایا میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں (ایک) اللہ کی کتاب اور (دوسرے) علی بن ابی طالب۔ اور علی تمہارے لئے کتاب اللہ سے افضل ہے کیونکہ یہ تمہارے لئے کتاب اللہ کی ترجمانی کرے گا۔ (علی ناطق

اور قرآن صامت ہے اور ناطق صامت سے افضل ہوا کرتا ہے) (ایضاً انوار النجف جلد اول ص۹۵)

مرزا علی امرتسری ثم لاہوری

شیعوں کے ایک مناظر مرزا احمد علی امرتسری ثم لاہوری نے جو پاکستان میں ہی آنجہانی ہوئے ہیں اپنی کتاب "الانصاف فی الاستخلاف" میں لکھا تھا کہ:۔ حضرت عثمان کا قرآن کی نقلوں کو پھیلانا مسلّم۔ لیکن یہی ترتیب قرآن ان کی غفلت از اسلام کو طشت از بام کرتی ہے اگر وہ حضرت علیؓ کے جمع شدہ قرآن کو رائج کرتے تو ان پر کوئی الزام عائد نہ ہوتا۔ ہم نمونہ کے طور پر اس ترتیب کی چند غلطیوں کو ظاہر کرتے ہیں الخ۔

اسی سلسلہ میں مرزا احمد علی رقمطراز ہیں:۔ اگر متروک محاوروں کو بھی معجزہ کہا جائے تو بس خیر پھر تو میں بھی ایک ایسی کتاب لکھ سکتا ہوں جو پرانے محاورات کو شامل ہو۔ اور وہ معجزہ ہوگا۔ بس حضور یہی آپ کے حضرت عثمان کی کارروائی ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ میں ذکر سے رسول اللہ مراد ہے۔" مرزا احمد علی آنجہانی کی اس کتاب پر لاہور کے ایک مشہور شیعہ مجتہد علی الحائری نے تقریظ لکھی ہے۔ اس کتاب کی تحریف قرآن کے بارے میں مذکورہ عبارت "آفتاب ہدایت" میں بھی منقول ہے۔

عقیدۂ تحریف قرآن اور ماہنامہ خیر العمل لاہور

ایک شیعہ ماہنامہ خیر العمل لاہور سے شائع ہوتا ہے جس کا ہیڈ آفس ۹۶۔ قاسم روڈ سن آباد لاہور میں ہے اس رسالہ کے ٹائٹیل پر لکھا ہے۔ زیر سرپرستی قائم آل محمد علیہ السلام۔ نگران اعزازی۔ علامہ مرزا یوسف حسین صاحب (جو چند دن ہوئے آنجہانی ہو چکے ہیں) اس ماہنامہ کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر عسکری بن احمد ایم بی بی ایس ہیں جو مرزا احمد علی مذکور کے خلف ہیں اسی سال کے خیر العمل ماہ نومبر ۱۹۸۶ء میں ڈاکٹر موصوف نے بعنوان:۔ "فتدبروا یا اولی الالباب" ایک مفصل اداریہ لکھا ہے جس میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ موجودہ قرآن محرف ہے (العیاذ باللہ) بطور نمونہ اس مضمون کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

(۱) بہر حال کتاب بندی کے مراحل عہد ثلثہ (یعنی خلفائے ثلثہؓ) میں ہوئے اور جامعین قرآن نے وہ قرآن جمع کیا جو آجکل ہمارے ہاتھوں میں ہے اور اس کو سرکاری طور پر رائج کیا لہٰذا اسے مصحف عثمان کہنا چاہیئے۔ پاکستان بننے سے پہلے لاہور میں قرآن کی جتنی کتابت

ہوتی تھی وہ گلاب سنگھ کے پرنٹنگ پریس میں ہوتی تھی۔ اگرچہ حضرت علیؑ کے مرتب کئے ہوئے قرآن کو سرکاری طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ مگر انھوں نے اپنی ظاہری خلافت کے دور میں بھی اسے رائج کرنے کی کوشش نہ فرمائی مگر انھوں نے یہ ضرور کیا کہ مفسرین قرآن کی ایک جماعت بنائی جس نے قرآن مجید کے معانی و مطالب کو ماثورہ روایات اور احادیث سے محفوظ کر لیا۔ اور وہ بتلاتے چلے گئے کہ اس جمع شدہ قرآن میں ترکیب و ترتیب اور آیات کی تقدیم و تاخیر میں کیا کیا خرابی ہوئی ہے الخ

(۲) یہ الٹ پلٹ اتفاقاً ہوئی یا غفلتاً۔ عمداً یا التزاماً مگر اس سے کلام اللہ میں مبحث خلط ملط ہو کر رہ گئے ـــ اللہ نے اس کا انکشاف اپنے کلام میں کر رکھا ہے۔ سورۃ الفتح پ۲۶ آیت ۱۵ میں اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے۔

یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّبَدِّلُوۡا کَلٰمَ اللّٰہِ ۔ یہ لوگ ارادہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل ڈالیں

(۳) قرآن مجید کے چیلنج فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ وغیرہ آیات کے متعلق لکھتے ہیں۔
آج بھی اللہ کا یہ چیلنج قرآن واللہ و رسول اللہ کی تکذیب کرنے والوں کے لئے قائم ہے مگر جامعین قرآن کی غلط ترتیب سے یہ غیر منطقی بلکہ قدرے مضحکہ خیز بن گیا ہے ـــ الٹا غیر منطقی ہونے کا الزام اللہ تعالیٰ پر دھرنے کی بجائے یہی بہتر ہے کہ جامعین و مرتبین قرآن پر اسے دھرا جائے جنھوں نے اِدھر کی آیت کو اُدھر جوڑ دیا۔ اور اُدھر والی کو اِدھر ـــ تاریخ یہ بتلانے سے قاصر ہے کہ کتنے مکذبین کی اصلاح میں یہ الٹ ترتیب مانع ہوئی اور اللہ پر کیا کیا الزام انھوں نے دھرے۔

(۴) سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۴ ۔ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ ایسا حکم اللہ اور رسول کا نہیں ہو سکتا۔ کاتبین وحی اور جامعین وحی کی بھول چوک یا عمداً یہاں سے لفظ لا چھوٹ گیا ہے۔ سب مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت میں یطیقونہ دراصل لایطیقونہ ہے۔ یعنی جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ فدیہ روزہ دیں

(۵) اسی طرح سورۃ الانفال میں پ۹ ۔ آیت ۲۷ میں حکم اللہ تعالیٰ ہے۔
یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ وَ تَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ
اس آیت کریمہ میں بھی کاتبین و جامعین تخونوا امانتکم سے لا کو بھول گئے ہیں یا عمداً چھوڑ گئے ـــ اس حذف لا نے کتنے کتنوں کو گمراہ کیا ہوگا اور کتنے گمراہ فرقے

بنے ہوں گے۔ یہ چاران مسائل قرآنیہ کے۔

(۶) سورۃ الحجر پ۱۴۔ آیت ۴۱ میں قول باری تعالیٰ ہے۔ قَالَ ہٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسۡتَقِیۡمٌ ـــ اللہ نے کہا ہے کہ میرے اوپر ہے جو ایک راستہ وہ سیدھا ہے۔ یہ آیت دراصل یوں ہے ـــ ہٰذَا صِرَاطُ عَلِیٍّ مُسۡتَقِیۡمٌ ـــ یہ علیؑ کی راہ (ہی) سیدھی ہے۔

(۷) سورۃ الصّٰفّٰت میں قول باری تعالیٰ ہے۔ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلۡ یَاسِیۡنَ ہے اس پر بھی علماء مفسرین غلطاں ہیں کہ الیاسین کیا ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ کی تفسیری روایت اور کتب احادیث و تفاسیر میں ہے۔ کہ الیاسین دراصل آل یٰسین ہے۔ اور یٰسینؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک ہے۔

(۸) قرآن بین الدفتین کو جمع کرنے والوں اور اس پر اعراب و اوقاف لگانے والوں کا مطمح نظر بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے جب یہ سمجھ لیں کہ سقیفائی خلافتوں کی مدمقابل وہی شخصیت تھی جسے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد خلافت پر نصب و مقرر کیا تھا یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام لہٰذا ان کے متعلق آیات پر ہی سقیفائی رندہ پھیرا گیا اور ایک موطا قرآن تیار کیا گیا جس میں فضائل علی کی صفائی کی گئی ہو

(۹) تنزیل قرآن میں بنو امیہ اور دوسرے قریش کے شر منافقین کے بدنام نازل ہوئے تھے جو مصحف عثمانی سے مفقود ہیں۔ قرآن میں اگر ایک دشمن رسول (یعنی ابولہب) کا نام آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہ تھی کہ رسول اللہ کے جو جانی دشمن تھے ان کے اسمائے نامبارک کو بتلانے سے پرہیز کرتا۔ ابولہب ہاشمی نے اگرچہ زبانی کلامی دشمنی کی تھی اس کا نام ہی نہیں بلکہ مکمل سورۃ اللہب نازل ہوگئی۔ اس کی بیوی حمالۃ الحطب (ابو سفیان کی بہن ام جمیل) کا ذکر نام کے بغیر آگیا۔ مگر ایسے موذیان رسول کے بدناموں کا قرآن میں ذکر نہیں ہے۔ جنھوں نے رسول اللہ کی ہتک حرمت کی اور آپ کو لہولہان کر دیا اور آپ کو ضربات شدیدہ پہنچائیں اور آپ کے اعضاء کو توڑ دیا۔ یعنی دندان مبارک کو شہید کر دیا۔ سنت اللہ اور اسلوب قرآن کا تقاضا تو یہ ہے کہ ان کے ناموں پر بھی مکمل مکمل سورے نازل ہوتے اولوا الباب کے لئے قطعاً مشکل نہیں کہ وہ عقل دوڑا کر سمجھ لیں کہ اہل حسبنا اور سقیفائی خلیفے چونکہ خود قریشی تھے اور جامع القرآن

خود اموی تھا۔ اس نے احترام خلافت کو برقرار رکھنے کے لئے قرآن کمیٹی کے تو خیز دوں نے قریشی اور اموی موذیان رسول کے بدناموں کو خارج وفر کر دیا۔ مگر مفسرین نے اس کا بھانڈا پھوڑ دیا۔

تبصرہ ڈاکٹر عسکری کے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد کیا کوئی صاحب عقل وشعور یہ کہہ سکتا ہے کہ اس رافضی کا موجودہ قرآن پر ایمان ہے؟ کیا کوئی عیسائی اور یہودی وغیرہ دشمن اسلام قرآن کو ناقابل اعتماد ثابت کرنے کے لئے اس سے زیادہ یاوہ گوئی کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ غیر مسلم مصنفین اگرچہ قرآن کو کلام اللہ نہیں مانتے لیکن وہ اس امر کے معترف ہیں کہ موجودہ قرآن وہی ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا اور اس کی تبلیغ واشاعت آج تک ساری ملت اسلامیہ کر رہی ہے۔ بہر حال ڈاکٹر عسکری ہو یا کوئی اور۔ قرآن میں تغیر وتبدیلی۔ کمی وبیشی کے متعلق جس کا یہ عقیدہ ہو وہ یقیناً کافر ہے۔ اور سب سے زیادہ تعجب اور دکھ کی بات یہ ہے کہ "خیر العمل" کا یہ مضمون تازہ ہے اور اس دور حکومت میں شائع ہوا ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ پاکستان میں قرآن وسنت پر مبنی نظام حکومت قائم کریں گے۔

شیعہ تراجم قرآن اور تحریف

میرے پاس مولوی مقبول احمد دہلوی کا ترجمہ مع ضمیمہ (مطبوعہ ۱۹۱۵ء دہلی) اور ۲ مولوی فرمان علی کا ترجمہ (ناشر امامیہ کتب خانہ اندرون موچی دروازہ لاہور) اور ۳ ترجمہ مولوی امداد حسین کاظمی بعنوان القرآن المبین تفسیر المتقین (تالیف ۱۳۹۳ھ) ناشر شیعہ بک ایجنسی انصاف پریس لاہور موجود ہیں۔ ان تینوں شیعہ تراجم کے حواشی میں شیعہ ائمہ کی ایسی روایات منقول ہیں جن سے تحریف قرآن (کمی وبیشی) ثابت ہوتی ہے۔ اور ان تراجم کی تائید وتصدیق متعدد شیعہ علماء ومجتہدین نے کی ہے۔ خصوصاً مولوی مقبول احمد کے ترجمہ پر تو لکھنؤ کے بڑے بڑے شیعہ مجتہدین کی تقاریظ درج ہیں۔ یہاں بطور نمونہ سورۃ آل عمران کی آیت یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ کا ترجمہ اور تفسیر پیش کی جاتی ہے۔

تحریف قرآن اور قیامت میں پانچ جھنڈے

مندرجہ بالا آیت کا ترجمہ مولوی مقبول احمد نے یہ لکھا ہے جس دن کچھ چہرے نورانی ہوں گے اور کچھ منہ کالے۔ اس کے حاشیہ پر مولوی مقبول احمد لکھتے

ہیں:۔ تفسیر قمی میں حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسول خدا نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت میرے پاس پانچ جھنڈوں کے تحت میں ہو کر آئے گی۔ ان میں سے چار کے ماتحت تو بھوکے پیاسے جہنم میں بھیج دیئے جائیں گے اور پانچویں کے سیر وسیراب جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ پوری حدیث ضمیمے میں ملاحظہ فرمائیے اور ضمیمہ میں جو روایت منقول ہے درج ذیل ہے۔

ان پانچ جھنڈوں سے پہلا جھنڈا اس امت کے گوسالہ (ابوبکر) کا ہوگا۔ اس میں آنحضرت فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں سے سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد ان دو گرانقدر چیزوں کے ساتھ جو میں تم میں چھوڑ آیا تھا کیا برتاؤ کیا۔ وہ جواب دیں گے کہ ثقل اکبر (یعنی کتاب خدا) میں تو ہم نے تحریف کی اور اسے پس پشت ڈال دیا۔ اور ثقل اصغر (یعنی اہل بیت رسول) ان سے ہم نے عداوت اور بغض رکھا اور ظلم کیا۔ آنحضرت فرماتے ہیں میں ان سے یہ کہوں گا کہ تمہارے کالے منہ ہوں تم جہنم میں بھوکے پیاسے چلے جاؤ۔ پھر دوسرا جھنڈا اس امت کے فرعون (عمر) کا میرے پاس آئے گا۔ اور میں ان سے سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا وہ جواب دیں گے ثقل اکبر میں تو ہم نے تحریف کی اور اسے پھاڑ ڈالا اور اس کی مخالفت کی۔ اب رہا ثقل اصغر ان سے ہم نے دشمنی کی اور ان سے لڑے۔ تو میں ان سے کہوں گا کہ تمہارا بھی منہ کالا ہو۔ تم بھی جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد تیسرا جھنڈا امت کے سامری (عثمان) کا آئے گا ان سے بھی میں یہی سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد میرے ثقلین کے ساتھ کیا معاملہ کیا، وہ جواب دیں گے۔ ثقل اکبر کی ہم نے نافرمانی کی اور اسے چھوڑ دیا اور ثقل اصغر کی ہم نے نصرت چھوڑ دی اور ان کو ضائع کر دیا۔ تو میں ان سے کہوں گا کہ تمہارا بھی منہ کالا ہو۔ جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد چوتھا جھنڈا ذو الثدیہ کا جس کے ساتھ اول سے آخر تک کل خوارج ہوں گے آئے گا میں ان سے بھی سوال کروں گا کہ میرے ثقلین کے ساتھ تم نے کیا کیا وہ یہ کہیں گے کہ ثقل اکبر کو تو ہم نے پھاڑ ڈالا اور اس سے علیحدہ رہے اور ثقل اصغر کے ساتھ ہم لڑے اور ان کو قتل کیا۔ میں ان سے کہوں گا جاؤ جہنم میں پیاسے۔ پھر پانچواں جھنڈا امام المتقین سید الوصیین قائد الغر المحجلین وصی رسول رب العالمین کا میرے پاس وارد ہوگا۔ میں ان سے دریافت کروں گا کہ تم میرے بعد ثقلین کے ساتھ کس طرح پیش آئے۔ وہ جواب میں عرض کریں گے کہ ثقل اکبر

کی ہم نے پیروی اور اطاعت کی اور ثقل اصغر سے ہم نے محبت و موالات کی اور ان کو یہاں تک مدد دی کہ ان کے بارے میں ہمارے خون تک بہا دیئے گئے بس ان سے میں کہوں گا سیر و سیراب ہو کر سفید رو بن کر جنت میں چلے جاؤ اس کے بعد آنحضرت نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں۔ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ سے هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک۔

(ضمیمہ ترجمہ مولوی مقبول احمد ص۵ مطبوعہ مقبول پریس دہلی سنہ ۱۹۱۵ء)

اور یہی روایت پانچ جھنڈوں والی مولوی امداد حسین کاظمی نے تفسیر المتقین میں نقل کی ہے یہ روایت تفسیر قمی سے لی گئی ہے۔ جو شیعہ مذہب کی قدیم ترین تفسیروں میں سے ہے۔ جس کے مؤلف شیخ ابو الحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم القمی ہیں۔ (متوفی ۳۰۷ھ) اور شیخ قمی نے شیعوں کے گیارہویں معصوم امام حسن عسکری متوفی سنہ ۲۶۰ھ کا زمانہ پایا ہے۔ شیخ محمد یعقوب الکلینی (مؤلف اصول و فروع کافی) متوفی ۳۲۹ھ نے الکافی میں اکثر روایات تفسیر قمی سے لی ہیں۔ شیخ قمی صراحتاً تحریف قرآن کے قائل ہیں اور زیر بحث پانچ جھنڈوں والی روایات میں بھی اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ صحابہ کرام نے قرآن میں تحریف کی تھی یہ روایت تفسیر قمی ص۱۰۹ مطبوعہ نجف اشرف (۱۳۸۶ھ) پر ہے۔

اصل روایت میں گوسالہ۔ فرعون اور سامری کے الفاظ ہیں۔ جن کا مصداق مولوی مقبول احمد دہلوی نے توضیح میں ابوبکر۔ عمر اور عثمان کو قرار دیا ہے۔ العیاذ باللہ۔ یہ روایت گو من گھڑت ہے لیکن خلفائے ثلثہ کے بارے میں اور تحریف قرآن کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ اس سے واضح ہوتا ہے اور تعجب ہے کہ قرآن میں تحریف کرنے والے تو حسب روایت جہنمی بن جائیں گے لیکن حضرت علی المرتضیٰ اپنے پیروکاروں سمیت جنت میں جائیں گے حالانکہ حسب اعتقاد شیعہ انھوں نے ظہور مہدی تک اصلی قرآن کو بالکل ہی غائب کر دیا تھا۔ پھر ان کے پیروکار شیعوں نے کس ثقل اکبر (یعنی کتاب اللہ) کی پیروی اور اطاعت کی تھی۔ بِئْسَمَا يَحْكُمُونَ۔

ہمارا سوال

شیعہ امامیہ کا اصل مذہب تو تحریف قرآن کا ہی ہے لیکن اگر مولوی محمد حسین صاحب مجتہد فاضل نجف اشرف اور ان جیسے علماء شیعہ کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ متن قرآن میں تحریف کے قائل نہیں تو پھر وہ ان اکابر علماء شیعہ کو بالوضاحت کافر قرار دیں جو قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جامعین قرآن

کے ہاتھوں تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ بَيِّنُوا تُوجَرُوا

عقیدہ امامت اور کلمۂ شیعہ

حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی دام مجدہم نے اپنی یادگار تصنیف "ایرانی انقلاب" میں شیعی عقیدۂ امامت کی پوری وضاحت کر دی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے لیکر اکابر علمائے دیوبند اور خصوصاً امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی رحمہم اللہ تعالیٰ نے شیعی عقیدہ امامت کو عقیدہ ختم نبوت کے منافی قرار دیا ہے اور فتویٰ تکفیر شیعہ کی ایک بڑی بنیاد ان کا عقیدہ امامت ہی ہے کیونکہ وہ منصب امامت کو منصب نبوت سے افضل قرار دیتے ہیں۔ اور اسی لئے اثنا عشریہ کے نزدیک اس امت کے بارہ نامزد معصوم امام انبیائے سابقین حتیٰ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام سے بھی افضل ہیں۔ اسلام کے بنیادی اصول تین ہیں توحید۔ نبوت اور آخرت اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی امتوں کو انہی اصول ثلثہ کی تعلیم دی ہے لیکن اس کے برعکس شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک اسلام کے بنیادی اصول پانچ ہیں۔ توحید۔ عدل۔ نبوت امامت۔ آخرت۔ اور شیعہ مذہب کی ابتدائی کتابوں حتیٰ کہ مترجم نمازوں میں بھی انہی پانچ اصول دین کی وضاحت پائی جاتی ہے جس سے لازم آتا ہے کہ جس طرح توحید نبوت اور آخرت کا منکر کافر ہے اسی طرح شیعوں کی مزعومہ امامت کا منکر بھی کافر ہے۔ اور اسی عقیدہ امامت کی اہمیت کے پیش نظر انھوں نے اپنے کلمۂ اسلام و ایمان میں عقیدۂ امامت کا اضافہ کر دیا ہے۔ (اور اذان میں بھی وہ رسالت کی شہادت کے بعد امامت کی بھی شہادت دیتے ہیں۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیٌ ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل اور یہی کلمہ انھوں نے پاکستان کے سرکاری اسکولوں کی کلاس نہم و دہم کے نصاب اسلامیات لازمی کی کتاب "رہنمائے اساتذہ" میں شامل کرایا ہے۔ جس کی تشریح اس کتاب میں حسب ذیل عبارت سے کی گئی ہے:۔

"کلمۂ اسلام کے اقرار اور ایمان کے عہد کا نام ہے۔ کلمہ پڑھنے سے کافر مسلمان ہو جاتا ہے۔ کلمہ میں توحید و رسالت ماننے کا اقرار اور امامت کے عقیدے کا اظہار ہے۔ ان عقائد کے مطابق عمل کرنے سے مسلمان مومن بنتا ہے" اس کلمہ اور اس کی مذکورہ وضاحت سے یہ لازم آتا ہے کہ جو مسلمان کلمۂ اسلام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کا اقرار نہیں کرتے وہ نہ

مسلم ہیں اور نہ مومن۔ اس وجہ سے سوائے شیعوں کے دورِ رسالت سے لے کر آج تک ساری ملت اسلامیہ نہ مسلم قرار دی جاسکتی ہے اور نہ مومن۔ حالانکہ خود خاتم النبیین۔ رحمت للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تیئیس ۲۳ سالہ تبلیغی رسالت میں کسی کافر کو حلقہ اسلام میں داخل کرتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت اور خلافت بلافصل کا اقرار نہیں کرایا۔ کلمہ اسلام میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف توحید و رسالت کا اقرار کرایا ہے۔

یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (جس کی مزید تفصیل بندہ کے ایک رسالہ "پاکستان میں تبدیلی کلمہ اسلام کی ایک خطرناک سازش" میں موجود ہے) بہرحال کلمہ اسلام میں حضرت علی المرتضیٰ کی خلافت بلافصل کا اضافہ اور اس کو ایمان و اسلام کے لئے مثل اقرار رسالت کے شرط قرار دینا۔ نبی کریم رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلقین فرمودہ کلمہ اسلام کو ناقص قرار دینے کے مترادف ہے جو ایک مستقل کفر ہے۔ خلاصہ یہ کہ عقیدہ امامت عقیدہ تحریف قرآن تکفیر صحابہ و خلفائے راشدین کی بنا پر شیعہ امامیہ کی تکفیر کا فتویٰ صحیح ہے اور اس کے علاوہ ان کے عقائد تقیہ۔ کتمان حق۔ تبرا۔ رجعت اور متعہ وغیرہ ایسے عقائد ہیں جن کی بنا پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے قرآن اور اسلام سے اپنا تعلق منقطع کرچکے ہیں اور جب تک وہ اپنے عقائد کفریہ سے توبہ نہ کریں ان کو ملت اسلامیہ میں شامل نہیں کیا جاسکتا

وما علینا الا البلاغ

ایرانی تحریف شدہ قرآن

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ

حکومت پنجاب نے ادارۂ سازمان چاپ جاودان (ایران) کے شائع کردہ قرآن پاک نمبر ۴ کے تمام نسخے فوری طور پر ضبط کرلئے ہیں کیونکہ اس کے متن میں الفاظ یا اعراب میں تحریف پائی گئی جو قرآن پاک کے مسلمہ متن کے خلاف ہے اور جس سے مسلمانان پاکستان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے (جنگ راولپنڈی ۱۲ دسمبر ۱۹۸۶ء) یہ حکومت کے لئے بھی چیلنج ہے۔ ایران کے مطبوعہ تحریف شدہ قرآن کے ثبوت کے بعد کیا اس امر میں کوئی شبہ ہوسکتا ہے کہ شیعوں کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں ہے۔ اور وہ قرآن میں تحریف کے قائل ہیں۔

۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ —— ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء (مہر)

مفتی اعظم پاکستان رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی

حضرت مولینا مفتی ولی حسن صاحب کا فتویٰ

حضرت ممدوح کا فتویٰ دسمبر ۸۶ء میں شائع ہونے والے خاص نمبر میں استفتاء کے ساتھ شائع ہوچکا ہے، آئندہ صفحات میں پاکستان کے حضرات علمائے کرام کے جو فتوے ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں گے ان میں زیادہ تر وہ ہیں جن میں حضرت مفتی صاحب کے اس فتوے کی ہی تصدیق و توثیق فرمائی گئی ہے، اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ اس شمارہ میں بھی اس کو کچھ اختصار اور تلخیص کیساتھ نذر ناظرین کرام کردیا جائے۔ ——————

الجواب باسمہٖ تعالیٰ۔ فاضل مستفتی نے شیعہ اثنا عشریہ کے جن حوالجات کا ذکر کیا ہے، وہ ہم نے خود شیعہ کتابوں میں پڑھے ہیں، بلکہ ان سے بڑھ کر شیعوں کی کتابوں میں ایسی عبارات صاف صاف موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ

الف وہ تمام جماعت صحابہؓ کو مرتد اور منافق سمجھتے ہیں یا ان مرتدین کے حلقہ بگوش۔

ب وہ قرآن کریم کو جو امت کے ہاتھوں میں موجود ہے، بعینہٖ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ نہیں سمجھتے، بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اصل قرآن جو خدا کی طرف سے نازل ہوا تھا وہ امام غائب کے پاس غار میں موجود ہے، اور موجودہ قرآن (نعوذ باللہ) محرف و مبدل ہے، اس کا بہت سا حصہ (نعوذ باللہ) حذف کردیا گیا ہے، بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملادی گئی ہیں قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و اشرف چیز ہے، اور شیعہ بلا اختلاف انکے متقدمین اور متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں، اور انکی کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں جن میں پانچ قسم کی تحریف بیان کی گئی ہے۔

۱۰ کمی، ۱۱ بیشی، ۱۲ تبدل الفاظ، ۱۳ تبدل حروف، ۱۴ تبدل ترتیب، سورتوں، آیتوں اور کلمات میں بھی۔

"اصول کافی" "فروع کافی" اور اسکا تتمہ "الروضہ" ملا باقر مجلسی کی کتابوں "جلاء العیون" "حق الیقین" "حیات القلوب" "زاد المعاد" نیز حسین بن محمد تقی نوری طبرسی کی کتاب "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" (جو ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہے) میں قرآن کریم کا محرف ہونا ثابت کیا گیا ہے، مؤلف مذکور طبرسی نے بزعم خود بے شمار روایات سے قرآن کریم میں تحریف ثابت کی ہے۔

(ج) قادیانیوں کی طرح وہ لفظی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں، اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو "خاتم النبیین" مانتے ہیں، لیکن انھوں نے نبوت محمدیہ کے مقابلہ میں ایک متوازی نظام عقیدۂ امامت کے نام سے تصنیف کر لیا ہے، انکے نزدیک امامت کا ٹھیک وہی تصور ہے جو اسلام میں نبوت کا تصور ہے، چنانچہ امام نبی کی طرح منصوص من اللہ ہوتا ہے، معصوم ہوتا ہے، مفترض الطاعت ہوتا ہے، اس کو تحلیل و تحریم کا اختیار ہوتا ہے، اور یہ کہ بارہ امام تمام انبیاء سابقین سے افضل ہیں۔

ان عقائد کے ہوتے ہوئے اس فرقہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں رہ جاتا، صرف انھیں تین عقیدوں کی تخصیص نہیں، بلکہ بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ شیعیت دین اسلام کے مقابلہ میں ایک بالکل الگ اور متوازی مذہب ہے، جس میں کلمہ طیبہ سے لیکر میت کی تجہیز و تکفین تک تمام اصول و فروع اسلام سے الگ ہیں، اس لئے شیعہ اثنا عشریہ بلاشک و شبہ کافر ہیں۔ علمائے امت نے اثنا عشری شیعوں کو ہر زمانے میں کافر قرار دیا۔

فاضل مستفتی نے بڑی محنت سے استفتا مرتب کیا ہے۔ اور اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ تقریباً ہر دور میں شیعہ اثنا عشریہ کو دائرۂ اسلام سے خارج کافر قرار دیا گیا ہے، اس استفتا کی تحریر کردہ عبارتوں کے بعد جواب استفتا کے لئے مزید عبارات کی ضرورت نہیں، تاہم بعض عبارات طرداً للباب پیش کی جاتی ہیں۔

اسکے بعد محترم مفتی صاحب نے سب سے پہلے تفسیر روح المعانی کی عبارت نقل فرمائی ہے جس میں مذکور ہے کہ امام مالکؒ نے سورہ الفتح میں خداوندی ارشاد "لیغیظ بھم

الکفار" سے روافض کی تکفیر پر استدلال کیا ہے۔

اس کے آگے مفتی صاحب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات نقل فرمائے ہیں، جن میں آپ نے اپنے صحابۂ کرام کی عند اللہ مقبولیت اور انکے عظیم مرتبہ کا ذکر فرمایا ہے، آگے اس سلسلۂ کلام میں حافظ ابن حجر عسقلانی کی "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" سے طویل اقتباس نقل کیا ہے، جس میں مدلل طور پر صحابۂ کرامؓ کی عدالت اور باقی تمام امت پر ان کی افضلیت کا بیان کرنے کے بعد امام ابوزرعہ رازی کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ

جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی تنقیص کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے، کیونکہ حضور نبی برحق ہیں، اور قرآن حق ہے، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کتاب اللہ قرآن کے ذریعہ جو کچھ امت کو ملا وہ سب حق ہے اور وہ سب صحابۂ کرام ہی کے ذریعہ ہم کو ملا ہے، اور انھوں نے ہی ہم کو پہنچایا ہے، تو یہ زندیق یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ان شاہدوں کو مجروح کر دیں، اور اس طرح قرآن و حدیث کے پورے ذخیرہ کو ناقابل اعتبار کر دیں، تو یہ لوگ زندیق (یعنی دین کے چھپے دشمن) ہیں

آگے محترم مولانا مفتی ولی حسن صاحب نے فتاویٰ عالمگیریہ، فتاویٰ بزازیہ، البحر الرائق، خلاصۃ الفتاویٰ، در مختار، رد المحتار، فتاویٰ عزیزیہ، اور امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کی "اکفار الملحدین" سے عبارتیں نقل فرمائی ہیں، جن میں صراحۃً روافض کی تکفیر کی گئی ہے۔

اس سب کے بعد فتوے کے خاتمہ میں مفتی صاحب ممدوح نے تحریر فرمایا ہے

لہذا شیعہ اثنا عشری رافضی کافر ہیں، مسلمانوں سے ان کا نکاح، شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے، مسلمانوں کے لئے انکے جنازے میں شرکت جائز نہیں، انکا ذبیحہ حلال نہیں، انکو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، غرض انکے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک اور معاملہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم و احکم

تصدیقات علماء پاکستان

علماء سرحد

اسیر مالٹا یادگار سلف حضرت مولانا عزیر گل صاحب مدظلہ العالی

اسیر مالٹا حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص ، اکابر دیوبند کی یادگار حضرت مولانا محمد عزیر گل صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور آپ کو استفتاء اور فتویٰ پڑھ کر سنایا گیا تو اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ فتویٰ وقت کا اہم تقاضا اور ضرورت ہے کیونکہ ان کے عقائد اب بالکل واضح ہو گئے ہیں اور مسلمانوں کو کھل کر ایذا پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ آپ سے دستخط کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ میں اس فتوے کی توثیق کرتا ہوں۔ بینائی نہیں رہی جس کی وجہ سے پندرہ سال سے قلم نہیں اٹھایا اور ہاتھ میں رعشہ بھی ہے اس لئے دستخط سے معذور ہیں ، دوبارہ درخواست کی گئی کہ تبرک کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر آپ کے دستخط ہوں تو ازراہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا اور حضرت نے ہاتھ پکڑوا کر فتوے پر دستخط فرمائے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے پہلے شیعوں کے کفر کا فتویٰ مولانا عبدالشکور لکھنوی لکھ چکے ہیں جس پر ہمارے تمام اکابر نے دستخط فرمائے تھے۔ اس طرح شیعوں کے کفر کا فتویٰ علمائے دیوبند کا متفقہ موقف ہے۔

حضرت مولانا فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ و سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم پشاور و دیگر علماء و اساتذہ جامعہ

شیعہ پکے کافر ہیں ، ان کے کفر کو اور ان کی شناعت کو ہمارے حضرت مجدد ملت نوراللہ مرقدہ ، بھی اپنے فتویٰ اور ملفوظات میں بار بار بیان فرما چکے ہیں۔ علماء دیوبند نے جب شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا تو اس پر مولانا عبدالماجد دریابادی کے اشکالات کے ہمارے حضرت قدس سرہ نے جواب دیئے شیعوں کا پورا دین اور مذہب کلمہ سے لے کر نماز جنازہ اور دفن تک ہر ہر چیز اسلام اور مسلمانوں کے مخالف

ہے۔ ان کا سب سے بڑا کفر یہ ہے کہ یہ موجودہ قرآن کو محرف مانتے ہیں، امامت کے قائل ہیں اور صحابہؓ کو مرتد و منافق سمجھتے ہیں اس لئے یہ کافر ہیں۔ اور میں مفتی صاحب کے فتوے کی تصدیق و توثیق کرتا ہوں جو علماء اور مشائخ شیعوں کے خلاف علمی و عملی کام کر رہے ہیں وہ جہاد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و مدد فرمائے اور ان کو کامیاب فرمائے۔ میں ہر وقت ان لوگوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

(حضرت مولانا) فقیر محمد (مدظلہ) سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم۔ پشاور

ہم اپنے بزرگ اور قابل صد احترام علماء کرام کی تائید کرتے ہوئے روافض اثنا عشریہ کے اسباب کفر پران کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

محمد حسن جان شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم پشاور

روافض کی کتب کے مطالعہ سے ان کی تکفیر خود بخود معلوم ہوتی ہے۔

امان اللہ استاذ حدیث جامعہ امداد العلوم

عبدالرحمٰن ناظم جامعہ امداد العلوم

محمود مدرس جامعہ امداد العلوم

حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ العالی و علماء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان فقہ اور فتاویٰ میں ہمارے مقتدا اور امام ہیں اور ہم مقتدی حضرات فتاویٰ میں صرف آپ کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے اس فتویٰ کی تصدیق و توثیق کی حضرت مفتی صاحب کے فتوے کے بعد کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کا فتویٰ ہم تمام علماء دیوبند اور خدام کے لئے حجت اور دلیل ہے۔ آپ کے حکم کے پیش نظر سعادت کے لئے دستخط کر رہا ہوں ورنہ حضرت مفتی صاحب کے دستخط ہم سب کی طرف سے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کے اس جہاد کو قبول فرمائے۔ ان بزرگوں نے اس فتنہ کا بروقت احساس کیا اور اس مرض کو سرطان بننے سے قبل ہی امت مسلمہ سے کاٹ کر علیحدہ کرنے کی کوشش کی ہے میں ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اس جد و جہد اور جہاد میں حضرت مفتی صاحب کا ساتھ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے۔

(حضرت مولانا) عبدالحق (مدظلہ)

مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ و رکن قومی اسمبلی پاکستان

میرا مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہٗ کے جواب سے اتفاق ہے بلاشک وشبہ یہ فرقہ مرتد ہے اس سے نکاح حرام اور کالعدم ہے۔

محمد فرید عفی عنہٗ مفتی واستاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سمیع الحق نائب مہتمم واستاذ حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ورکن ایوان بالا پاکستان

عبدالقیوم حقانی استاذ دارالعلوم حقانیہ ‏ عبدالحلیم استاذ دارالعلوم حقانیہ

غلام الرحمٰن ‏ ″ ‏ ″ ‏ انوارالحق ‏ ″ ‏ ″

مدرسہ نجم المدارس وعلماء کلاچی۔ ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہٗ کا اثناعشری شیعوں کے بارے میں فتویٰ لفظ بلفظ دیکھا۔ فتویٰ صحیح ہے افسوس کہ اس کے عام اظہار میں بہت تاخیر ہوچکی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

قاضی عبدالکریم عفی لہٗ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی

قاضی عبداللطیف کلاچوی فاضل دارالعلوم دیوبند رکن ایوان بالا پاکستان

قاضی عبدالحلیم نائب مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس۔ قاضی محمد نسیم ناظم مدرسہ نجم المدارس

محمد زمان مدرس نجم المدارس ‏ امان اللہ مدرس نجم المدارس

قاضی محمد اکرم مدرس نجم المدارس ‏ غلام علی مدرس نجم المدارس

محمد ہارون کلاچی گلاب نور کلاچی ‏ حافظ عبدالواحد کلاچی

عزیز الرحمٰن کلاچی ‏ عبداللہ کلاچی ‏ حبیب الرحمٰن کلاچی

دارالعلوم سرحد پشاور

المجیب مصیب ‏ محمد ایوب جان بنوری مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم سرحد

عبداللطیف مفتی دارالعلوم سرحد پشاور

عبداللہ مدرس دارالعلوم سرحد ‏ شفیع الدین مدرس دارالعلوم سرحد

سمیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد ‏ جلیل الرحمٰن مدرس دارالعلوم سرحد

شہاب الدین مدرس دارالعلوم سرحد ‏ احسان الحق مدرس دارالعلوم سرحد

مرکزی دارالقراء۔ نمک منڈی پشاور

الجواب صحیح ‏ محمد جان شیخ الحدیث مرکزی دارالقراء پشاور

محمد فیاض مہتمم مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور

جامعہ اشرفیہ پشاور

محمد اشرف قریشی ۔۔۔ مدیر صدائے اسلام ومہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور

دارالعلوم ہادیہ پشاور

الجواب صحیح ‏ رحمت ہادی ‏ مہتمم دارالعلوم ہادیہ پشاور

سعیدالرحمٰن ‏ ناظم اعلیٰ دارالعلوم ہادیہ پشاور

مدرسہ معراج العلوم بنوں

جو استفتاء میرے سامنے آیا اور اس میں فرقہ اثناعشریہ کے عقائد ہیں اس کی رو سے یقیناً اس قسم کے عقائد رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اس سے مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا ناجائز ہے۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والی جماعت جب کہ کافر ہے اور پھر اپنے آپ کو یہ مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور عامۃ المسلمین کو گمراہ کرتے ہیں۔ یہ مار آستین ہیں۔ جس کا ضرر علانیہ کفار سے بہت زیادہ ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کی اس تلبیس میں نہ پھنسیں ان سے اظہار برأت کرکے ان کے کفر وکفریات عام طور پر مشتہر کریں۔

فضل غنی مفتی مدرسہ معراج العلوم بنوں

ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں اور ان سے مسلمانوں جیسا معاملہ نہیں ہونا چاہیئے۔

صدرالشہید مہتمم مدرسہ معراج العلوم بنوں

اس قسم کے عقائد رکھنے والا جو کہ استفتاء میں مذکور ہیں خواہ وہ فرقہ اثناعشریہ ہو یا اور ہو وہ کافر ہے۔ ‏ عبدالرؤف مدرس معراج العلوم بنوں ‏ روشان مدرس معراج العلوم بنوں

احمد شاہ مدرس معراج العلوم۔ مجیب الرحمٰن مدرس معراج العلوم ‏ سعداللہ مدرس معراج العلوم

جامعہ مدنیہ تجوید القرآن بنوں

ایسے عقائد والے کافر ہیں۔ حضرت گل مہتمم جامعہ مدنیہ تجوید القرآن وخطیب جامع مسجد حق نواز خالد بنوں

جامعہ مدنیہ اسماعیل

تصحیح عقائد تک ایسے عقائد رکھنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں ۔

حافظ سید حبیب شاہ ۔ ناظم اعلیٰ جامعہ مدنیہ

عبید اللہ مدرس جامعہ مدنیہ   عبد الغنی مدرس جامعہ مدنیہ

جامعہ علوم شرعیہ بنوں

مبسملاً و حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد حضرات علماء کرام کے فتاویٰ دربارۂ شیعہ حضرات خصوصاً اثنا عشریہ نظر سے گزرے تفصیل کا موقع تو نہیں ہے البتہ قرآن پاک ، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کے عقائد بالکل واضح کفر ہے ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک قطعاً حرام ہے ۔ ان کے ساتھ رشتے ناطے نکاح کے حرام ہیں ، ان کے عقائد سے عوام الناس کو آگاہ کرنا علماء کرام کا فرض ہے لہذا بندہ علماء کرام کے فتووں کی من و عن تائید کرتا ہے ۔ فقط

ننگ اسلاف حضرت علی عثمان

مہتمم مدرسہ عربیہ علوم شرعیہ بنوں

جامعہ حلیمیہ بیزو ضلع بنوں

الجواب صحیح محمد محسن ۔ مہتمم جامعہ حلیمیہ

" " محمد شفیع مدرس جامعہ حلیمیہ ۔ جان محمد مدرس جامعہ حلیمیہ

" " حضرت علی جامعہ حلیمیہ   محمد انور مدرس جامعہ حلیمیہ

علماء و خطباء بنوں

الجواب صحیح حاجی محمد جاذب خطیب جامع مسجد داس چوک بنوں

" " محمد زمان خطیب جامع مسجد حافظ جی عید گاہ لکی روڈ بنوں

" " عبد الرحمٰن خطیب جامع مسجد مدنی

" " غیاث الدین ڈویل وزیر ضلع بنوں ۔ غیاث الدین سواتی ۔ منڈہ خیل بنوں ۔

" " زرولی شاہ مہتمم مدرسہ عربیہ کنز العلوم بنوں

" " عمر خان مہتمم مدرسہ اسلامیہ خزینۃ العلوم تاجہ زئی بنوں

الجواب صحیح عبد الغفار تاجہ زئی ۔ قاری نور الرحمٰن شیری خیل بنوں

" " محمد طیب کوثر ۔ ناظم اعلیٰ مدرسہ انوار العلوم میرا خیل بنوں

الجواب صحیح عمر خان خطیب جامع مسجد ننگر خیل بنوں

" " شیر محمد خطیب جامع مسجد تخوڑی بنوں

دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ۔ ضلع بنوں

الجواب صحیح فضل اللہ مہتمم دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت

" " حمید اللہ جان ۔ ناظم اعلیٰ دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت

الجواب حق والحق احق بالاتباع   حبیب اللہ مفتی دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت

تاج محمد ۔ مدرس دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ۔ محمد کمال مدرس دار العلوم لکی مروت

محمد کفایت اللہ " "   اصلاح الدین " "

جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال

عزیز الرحمٰن ــــ مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح ۔ (قاری) فضل الرحمٰن ۔ مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت

جامعہ عثمانیہ محجن خیل لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح عبد المتین ۔ مہتمم جامعہ عثمانیہ موضع محجن خیل لکی مروت ضلع بنوں

علماء و خطباء لکی مروت

الجواب صحیح عزیز الرحمٰن خطیب جامع مسجد قریشاں لکی مروت

" " حبیب اللہ لکی مروت ۔ الجواب صحیح ۔ نعمت اللہ لکی مروت

دار العلوم انجمن تعلیم القرآن ، محلہ پراچگان کوہاٹ

اثنا عشری شیعہ کے بارے میں احقر کے سامنے پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب دامت برکاتہم اور ہندوستان کے محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کے تفصیلی جواب و فتویٰ پیش کئے گئے ۔ ہمیں بھی حرف بحرف ان کے جواب سے اتفاق ہے اور ہمارے نزدیک بھی اثنا عشری رافضی بلا ریب کافر ہیں ۔ ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک کرنا

چاہیئے ـــــ واللہ اعلم بالصواب (مولانا) معین الدین خادم
دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

دار العلوم اسلامیہ چارسدہ

ہم اس فتوے کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔

گوہر شاہ غفرلہ ۔ مہتمم دار العلوم ۔ قمر الزمان عفی عنہٗ ، مفتی دار العلوم
روح الامین عفرلہ شیخ الحدیث دار العلوم غلام محمد صادق مدرس
معتمد باللہ عفی عنہٗ مدرس فخر الاسلام کان اللہ لہ ۔ مدرس
(مولانا) ایاز احمد غفرلہ ۔ مدرس

دار العلوم اسلامیہ عربیہ تخت بھائی مردان

میں تہہ دل سے مفتی ولی حسن بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے شائع شدہ فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں ۔ واللہ اعلم (مولانا) محمد امین گل عفی عنہٗ
شیخ الحدیث دار العلوم اسلامیہ عربیہ

دار العلوم نعمانیہ اتمان زئی

الجواب صحیح روح اللہ عفا اللہ عنہٗ
مہتمم دار العلوم نعمانیہ

علماء کرام ومفتیان عظام ضلع مردان صوبہ سرحد

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ اما بعد فقد طالعنا الفتویٰ فی حق الشیعۃ الشنیعۃ ـــ وطالعنا بعض الجوابات فھی حقۃ مطابقۃ للشریعۃ الغراء والمخالفۃ عن تلک الفتویٰ مخالفۃ عن الحق وماذا بعد الحق الا الضلال

حمد اللہ مہتمم دار العلوم مظہر العلوم ڈاگئی، وامیر جمعیت علماء اسلام ضلع مردان ۔
قاضی نور الرحمٰن ۔ سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان
سعید اللہ ۔ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان
عبد الغنی صدر مدرس دار العلوم خیر المدارس ہوتی پار مردان
فضل محمود ۔ ناظم اعلیٰ دار العلوم اسلامیہ انوار العلوم ڈانگ بابا مردان
محمد ابراہیم ۔ خطیب جامع مسجد گوجر خان روڈ مردان

معین الدین ناظم اعلیٰ دار العلوم اسلامیہ عربیہ رستم و ناظم جمعیت علماء اسلام ضلع مردان
حافظ حسین احمد مہتمم دار العلوم تحفیظ القرآن الکریم پار ہوتی مردان
پیرزادہ عبد الحبیب ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام تحصیل مردان مقام گجرات
احمد عبد الرحمٰن الصدیقی ایم اے ۔ مدیر نظارۃ المعارف مسجد سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
نوشہرہ صدر ۔ ضلع پشاور

دار العلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان

ہم حضرت مولانا محمد منظور نعمانی کے استفتاء کے جواب میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی مکمل تائید وتوثیق کرتے ہیں ۔

علاء الدین مہتمم دار العلوم نعمانیہ سراج الدین نائب مہتمم دار العلوم نعمانیہ
عطاء اللہ شاہ مفتی دار العلوم نعمانیہ عبد الحمید مدرس امیر عباس مدرس

علماء وخطباء ڈیرہ اسماعیل خاں

الجواب صحیح غلام رسول خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری ڈیرہ اسماعیل خاں
محمد رمضان خطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خاں
سراج الدین مروت صدر مدرس دار العلوم فرقانیہ عثمانیہ ڈیرہ اسماعیل خاں
مولانا غلام بادشاہ خطیب مدنی مسجد ڈیرہ اسماعیل خاں
مولانا عبد الرشید ڈیرہ اسماعیل خاں ۔ مولانا فیض اللہ فاضل دیوبند ڈیرہ اسماعیل خاں

علماء پنجاب

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فقیر مندرجہ فتاویٰ سے متفق ہے ۔ شیعہ اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے بلاشک کافر ہیں ۔

فقیر ابو الخلیل خان محمد خانقاہ سراجیہ ۔ کندیاں شریف

جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

قرآن کریم کی تحریف ، شیخین کی تکفیر اور مسئلہ امامت (جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے) کی بناء پر مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہٗ کے فتویٰ کی تائید ہے ۔ تفضیلی فرقے کے

بارے میں وضاحت ہونی چاہیئے ۔ سعید الرحمٰن

مہتمم جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن کے فتویٰ کے بعد شیعہ اثنا عشریہ کے کفر میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ۔ ہم مفتی صاحب کے فتویٰ کی تائید کرتے ہیں ۔

محمد عبداللہ مدیر جامعۃ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

عبدالمتین ناظم ،،

محمد شریف ، عبدالباسط ، عبدالعزیز ، عبدالغفور ، ظہور احمد

خطیب بادشاہی مسجد لاہور

الجواب صحیح عبدالقادر آزاد

جامعہ مدنیہ اٹک شہر

احقر اکابر علماء کرام کے ارشادات سے پورا متفق ہے ۔

محمد زاہد الحسینی غفرلہٗ مہتمم جامعہ مدنیہ اٹک شہر

الجواب صحیح محمد نصیر الحسینی ۔ مدرس جامعہ مدنیہ اٹک شہر ۔

جامعہ اشرفیہ لاہور

لقد اصاب من اجاب محمد عبید اللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب صحیح محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

المجیب مصیب محمد موسیٰ البازی عفی عنہٗ استاذ حدیث وتفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور

انجمن خدام الدین لاہور و علماء لاہور

الجواب صحیح محمد اجمل قادری امیر انجمن خدام الدین لاہور

المجیب مصیب (قاری) محمد اجمل خان مرکزی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و مہتمم مدرسہ عربیہ رحمانیہ لاہور

الجواب صحیح سید نفیس الحسینی خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ

اصاب من اجاب واجاد فی الجواب وماذا بعد الحق الا الضلال ابو محمد قاسمی ۔ لاہور

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

الجواب صواب بلا ارتیاب ابوالزاہد محمد سرفراز صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم

دار العلوم فیصل آباد

الجواب صحیح مفتی زین العابدین مفتی و مہتمم دار العلوم فیصل آباد

دار العلوم فیض محمدی فیصل آباد

الجواب صحیح محمد انور کلیم اللہ مہتمم دار العلوم فیض محمدی

،، ضیاء الحق مفتی دار العلوم فیض محمدی و خطیب مرکزی جامع مسجد فیصل آباد

،، محمد عابد مدرس دار العلوم فیض محمدی

،، محمد الیاس مدرس اشرف المدارس فیصل آباد

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا ضلع ملتان

الجواب صحیح عبدالمجید شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا

مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر

الجواب حق محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر

جامعہ خیر المدارس ملتان کے مفتیان اور علماء کرام کی آراء

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ مندرجہ ذیل کفریہ عقائد کے قائل ہیں

(۱) موجودہ قرآن کریم غیر محفوظ وناقص ہے ۔ اس میں تحریف وکمی بیشی کی گئی ہے (۲) عقیدہ امامت (۳) سوائے تین چار کے باقی تمام صحابہ مرتد وکافر ہیں (۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اور الزام تراشی جو تکذیب قرآن کو مستلزم ہے ۔

واضح رہے کہ شیعوں کے یہ کفریہ عقائد شیعہ مذہب کی انتہائی معتبر اور مستند کتابوں میں بوجہ شہرت وتواتر کے ساتھ منقول ہیں اور ان کے مجتہدین بلا تاویل ان کفریات کو اپنا عقیدہ قرار دیتے ہیں ۔

لہٰذا شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ جو عقائد بالا کے قائل ہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلمانوں سے ان کا نکاح شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے ۔ مسلمانوں کے لئے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں ان کا ذبیحہ حلال نہیں واللہ اعلم

عبدالستار عفا اللہ عنہٗ مفتی خیر المدارس ملتان

اگر کوئی شیعہ کہتا ہے کہ ہمارے یہ عقائد نہیں تو وہ اپنی مذہبی کتابوں سے بےخبر ہے یا تقیہ

کرتا ہے کیونکہ تقیہ (جھوٹ) ان کے مذہب میں عبادت ہے اور اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے تمام مجتہدین کی تکفیر کرے جو تحریف قرآن وغیرہ عقائد کفریہ کے قائل ہیں ___ فقط

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ نائب مفتی خیر المدارس ملتان

ما اجاب بہ المفتی عبدالستار دامت برکاتہم فیہ الکفایہ وعلیہ المعول بل الحق الذی لا محیص عنہ

محمد اسحاق غفرلہ مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

جامعہ قاسم العلوم ملتان

مذکورہ بالا استفتار اور حضرات مفتیان کرام کے فتاویٰ میں دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کریم کے قائل ہیں، افک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قائل ہیں، صحبت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں، جبرئیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا قول کرتے ہیں، سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جائز اور کار خیر سمجھتے ہیں۔ اور عقیدہ امامت یعنی اماموں کے لئے وہی اوصاف ثابت کرتے اور عقیدہ رکھتے ہیں، جو انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے ثابت ہیں ۔ الحاصل امور دین میں سے مسائل ضروریہ کے منکر ہیں لہٰذا یہ عقائد رکھنے والے شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ الجواب صحیح

محمد انور شاہ غفرلہ مفتی و استاذ حدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان

اصاب من اجاب منظور احمد نائب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح فیض احمد مہتمم جامعہ

علماء بلوچستان

مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ و علماء بلوچستان

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے فتویٰ کی ہم تائید و توثیق کرتے ہیں

عبدالغفور مہتمم مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ ۔ انوار الحق خطیب جامع مسجد کوئٹہ

عبدالمنان ناصر لورالائی بلوچستان آغا محمد مدرسہ دار العلوم اسلامیہ لورالائی

عبدالستار صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان عبدالقیوم نائب صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان

مولا بخش مہتمم مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ ضلع قلات و ناظم اعلیٰ سواد اعظم اہلسنت بلوچستان

مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن کا فتویٰ وقت کی اہم ضرورت ہے

الجواب صحیح عبدالواحد مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ حافظ حسین احمد ناظم و مدرس مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ

علماء سندھ

سندھ کی مشہور مذہبی شخصیت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم بیر شریف والوں کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ اما بعد

راقم الحروف سے شیعہ کے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا ۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتویٰ دیا ہے ۔ وہ صاحب المذہب اور مدینہ منورہ کے بڑے عالم اور قرون اولیٰ المشہود بالخیر زمانہ کی شخصیت ہیں میں ان کے فتویٰ کا تابع ہوں ۔

فقط ___ عبدالکریم قریشی ۔ ساکن بیر شریف قمبر ضلع لاڑکانہ

نوٹ :۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ مقدمہ اور فتاویٰ میں حوالہ کے ساتھ مذکور ہے ۔

مدرسہ اشرفیہ سکھر و علماء سکھر

شیعہ کافر ہیں ہم مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تصدیق و تائید کرتے ہیں

محفوظ احمد مفتی و مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر خلیل احمد بنبھانی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

عبدالہادی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر ۔

الجواب صحیح محمد سلیم خطیب مسجد قصیٰ نواں گوٹھ سکھر
الجواب حق بلا ارتیاب محمد بشیر مبلغ ختم نبوت سکھر

مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر

میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تائید کرتا ہوں
عبدالمجید مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر۔

علماء حیدر آباد کی آراء

شیعہ اثنا عشریہ کافر ہیں کیونکہ یہ قرآن کے منکر ہیں صحابہ کرامؓ کو مرتد سمجھتے ہیں، عقیدہ امامت کے اعتبار سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔ ہم سب مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی کی تصدیق کرتے ہیں۔

عبدالرؤف مہتمم و شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد
عبدالحق مدرس مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد عبدالسلام صدر سواد اعظم اہلسنت حیدرآباد
عبدالمتین خطیب جامع مسجد وحدت کالونی حیدر آباد

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

الجواب بملہم الحق والصواب : اثنا عشری شیعہ فرقہ جو ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر ہو مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کا قائل ہو یا قرآن کے بارے میں حضرت جبرئیلؑ کی غلطی کا قائل ہو یا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکر ہو (وامثال ذالک) تو یہ بالاتفاق کافر ہیں جن کے بارے میں علماء حق پہلے بھی کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ لہٰذا ایسے غلط عقائد رکھنے والوں سے سلسلۂ مناکحت اور ان کا ذبیحہ نذر و نیاز کی چیزیں کھانا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کو مسلمانوں کا حاکم یا سربراہ بنانا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔

قال فی الشامیۃ نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓ او انکر صحبۃ الصدیقؓ او اعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبرئیلؑ غلط فی الوحی

ونحو ذالک من الکفر الصریح ۔
(شامی ص ۳۲۱/ ج۳ فتاوی دارالعلوم مفتی شفیعؒ ص ۱۳۴/ ج۲)

الخانیہ وبھذا ظہران الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃؓ فھو کافر لمخالفتہ القواطع المعلوم من الدین بالضرورۃ الخ شامی ص ۳۴۷/ ج۲ والخانیہ وحرم نکاح الوثنیۃ الخ وکل مذھب یکفر معتقدہ شامی ص ۳۱۴/ ج۲ فتاوی دارالعلوم دیوبند ص ۲۵۴/ ج۲ وشرط طہارتہ اسلام المیت وطہارتہ الخ درمختار ص ۳۲۰/ ج۱ وشرط کون الذابح مسلماً الخ درمختار ص ۲۰۵/ ج۵

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے روافض کے کفر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

نظام الدین شامزی رئیس دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵
عنایت اللہ استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی محمد انور استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
حمید الرحمٰن 〃 〃 〃 محمد عادل خاں نائب مہتمم 〃 〃
عبید اللہ خالد مدرس 〃 〃 محمد یوسف ناظم 〃 〃
محمد زیب استاذ حدیث 〃 〃 سعید حسن نائب مفتی 〃 〃
روزی خان نائب مفتی 〃 〃 عبدالسلام بلوچستانی معین مفتی 〃 〃
محمد طاہر دو معین مفتی 〃 〃

جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

فاضل مستفتی نے شیعہ عقائد کو ان کی کتابوں کے حوالوں سے واضح کر دیا ہے۔ ان عقائد کفریہ کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریوں کا کفر بالکل واضح ہے جیسا کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نے فتویٰ دیا ہے۔ ہم مفتی صاحب کے فتوے کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں کہ شیعہ بلاریب و شک کافر ہیں ان سے مسلمانوں جیسا برتاؤ کرنا جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ خالد محمود جامعہ بنوریہ

محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی عبدالحمید ناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ کراچی

محمد اسلم شیخوپوری مدرس جامعہ بنوریہ کراچی   احمد ممتاز مفتی و مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد عمر فاروق ۔ ۔ ۔ ۔   محمد حسین مدرس ۔ ۔ ۔ ۔
مشتاق احمد ۔ ۔ ۔ ۔   فیاض الرحیم فہیم ۔ ۔ ۔ ۔
ظفر احمد ۔ ۔ ۔ ۔   محمد مظہر ۔ ۔ ۔ ۔
الجواب صحیح   مزمل حسین کاپڑیا نائب مدیر ماہنامہ اقرار ڈائجسٹ کراچی
الجواب صحیح   محمد جمیل خان   معاون مدیر ۔ ۔ ۔ ۔
الجواب صحیح   محمد کفایت اللہ معین ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مدرسہ فرقانیہ طیبہ کراچی۔

یہ چونکہ روافض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کافر کہتے ہیں اور اللہ کی کتاب قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں اس لئے یہ پکے کافر ہیں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں ___ فقط

محمد طیب نقشبندی بقلم خود خادم مدرسہ فرقانیہ طیبہ و خطیب جامع مسجد صابری ٹرسٹ گارڈن کراچی ۳

الجواب صحیح   زرین شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد لیسین لیمار مارکیٹ کراچی

جامعہ اسلامیہ درویشیہ کراچی

میں مفتی ولی حسن صاحب کے فتویٰ کی حرف بہ حرف تائید کرتا ہوں

محمد منہر شاہ مہتمم جامعہ اسلامیہ درویشیہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی

مجھے مفتی صاحب کے فتویٰ سے اتفاق ہے۔ تاج علی شاہ ناظم جامعہ اسلامیہ درویشیہ کراچی

بنگلہ دیش کے
ممتاز مراکز افتاء، دینی مدارس
اور
اکابر علماو صحاب فتوی کے
فتاوی و تصدیقات

فتوی جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حالیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ وخیالات باطلہ کے بارے میں حضرت العلام مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہم کے استفتار کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتہم اور ہند وپاک کے اکابر علمار ومفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔ ہم اس کی مکمل تائید واتفاق کرتے ہیں۔ استفتا میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی ومعتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی معتقدات نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام وقائد روح اللہ خمینی کی کتاب "کشف الاسرار" ودیگر کتابوں سے خمینی کے جن نظریات وفرمودات کی نشاندہی کی گئی ہے ان عقائد ونظریات کے حامل بلاشبہ کافر ومرتد ہیں۔ لہٰذا شیعہ اثنا عشری اور خمینی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ استفتار میں انکے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان وکفر کا مدار اس کے اعتقادات ونظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے، اور جن اشیار کو علمار اسلام وحضرات متکلمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے۔ لہٰذا جمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے اس پر ہر زمانہ کے علمار کا اجماع ہے۔ بحر العلوم حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری اپنی بے نظیر تصنیف "اکفار الملحدین" میں لکھتے ہیں کہ "اجمع الامة علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورة (ص٦٢) یعنی ضروریات دین کے مخالف ومنکر کی تکفیر پر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے تو ان کے عقائد باطلہ وخرافات اور وجوہ کفر وارتداد بے شمار ہیں ان میں چند اسباب کفر درج ذیل ہیں:

(١) پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تیس پارہ قرآن مجید جو ہمارے سامنے موجود ہے بعینہ یہی لوح محفوظ میں ہے از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف

وتبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے اس پر تمام امت کا اجماع ہے۔ مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو محرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی وتحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(٢) دور صحابہ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ لہٰذا خصوصیات نبوت، وحی، شریعت، عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ برملا عقیدۂ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجرار نبوت کے قائل ہیں کیونکہ ان کا عقیدۂ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہٰذا یہ لوگ بطور تقیہ اپنے اماموں کے لئے لفظ نبی کے استعمال کرنے سے تو گریز کرتے ہیں مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے ائمہ کیلئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں یعنی اپنے ائمہ کو منصوب از خدا، معصوم اور ان کے پاس وحی شریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں، بلکہ روح اللہ خمینی کی تحریر کے مطابق انکے ائمہ درجۂ الوہیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفر وشرک ہے۔ روح اللہ خمینی نے اپنی کتاب "الحکومة الاسلامیة" میں خامہ فرسائی کی ہے کہ "فان للامام مقاما محمودا ودرجة سامیة وخلافة تکوینیة تخضع لولایتها وسیطرتها جمیع ذرات هذا الکون وان من ضروریات مذهبنا ان لائمتنا مقاما لایبلغه ملك مقرب ولانبی مرسل الی ان قال وقد ورد عنهم (ع) ان لنا مع الله حالات لایسعها ملك مقرب ولانبی مرسل ومثل هذه المنزلة موجودة لفاطمة الزهراء علیها السلام الخ الحکومة الاسلامیه ص٥٢ اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(٣) یہ لوگ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت وبرارت پاک دامنی کی بابت قرآن میں صریح آیت نازل ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر تہمت لگاتے ہیں تو یہ سراسر جس طرح قرآن کا انکار ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور آپ کے گھرانے کے ساتھ تو انتہائی عناد اور گستاخی کا بین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(٤) ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین

صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہو گئے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ایک مہمل اور بیکار شئی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(۵) یہ لوگ خلفاء ثلثہ کو منافق، خائن اور محرف قرآن سمجھتے ہیں۔ خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا بلکہ صاحب نور الانوار کے قول کے مطابق انکی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہو گیا۔ اور اجماع کے مراتب میں سب سے قوی اجماع صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ نیز نور الانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔

(۶) نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں حالانکہ یہ ایک سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثنا عشریہ کا مشہور عقیدہ ہے کہ ظہور امام مہدیؑ کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت ہوں گے۔ نیز امام مہدی، حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر حد جاری کریں گے انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف توہین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہؓ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضورؐ کے لئے باعث ایذا بھی ہے

بہر حال مذکورہ بالا کفریہ عقائد کی بنا پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ خمینی کے کفر و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی شک و شبہ و تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

کتبہ، شمس الدین قاسمی غفرلہ۔ مہتمم جامعہ حسینیہ عرض آباد۔ میرپور ڈھاکہ

و ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام بنگلہ دیش۔ ۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ

تصدیقات حضرات اساتذہ جامعہ حسینیہ و دیگر علمائے کرام

ہم مندرجہ ذیل دستخط کنندگان اس فتوے کی تصدیق اور اس کے ساتھ پورے اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

احسان الحق عفی عنہ۔ شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد مصطفےٰ آزاد استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

خیر الانام عفی عنہ، استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

قاسم کشور گنجی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

مستفیض الرحمن محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

عبد الخالق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

منیر الزماں غفرلہ محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد شمس الحق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عمران مظہری استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد طیب عفی عنہ، استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد نعمت اللہ غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبد القادر عفی عنہ، استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد کمال الدین استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبد المالک استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد رضاء الکریم خاں استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبد الخالق کشکاسی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد امین اللہ غفرلہ امام عرض آباد جامع مسجد

محمد عبد القدوس محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

اشرف علی محدث قاسم العلوم مدرسہ کملا

عبد المالک حلیم مہتمم ہائیل دھر مدرسہ چاٹگام

محمد شفیق الحق شیخ الحدیث و رئیس مظاہر العلوم گاسپاڑی و صدر جمعیت علماء اسلام سلہٹ

محمد شفیق الحق غفرلہ مہتمم جامعہ محمودیہ سبحانی گھاٹ سلہٹ

محمد عبد الحق غفرلہ خادم دار العلوم درگاہ پور سنام گنج

محمد حسین احمد غفرلہ بارہ کوٹی خادم الحدیث دار العلوم ڈھاکہ دکھن۔ مہتمم جامعہ اسلامیہ بارہ کوٹ

محمد عبد الفتاح المدرس المنتدب بجامعۃ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلال سلہٹ

محمد نور اللہ غفرلہ خادم دار الافتاء جامعہ اسلامیہ یونسیہ برہمن باڑیہ بنگلہ دیش۔

محمد عبد الکریم غفرلہ صدر ادارہ قومیہ سلہٹ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) خادم دارالافتاء مدرسہ معین الاسلام
محمد منصور الحسن غفرلہ رائے پوری۔ سابق محدث دارالسلام سلہٹ
محمد ظل الحق محدث وناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدرسہ سنام گنج
محمد نورالامین غفرلہ خادم دارالافتاء مدرسہ اسلامیہ تانتی بازار کتوالی ڈھاکہ
محمد عبدالحکیم عفی عنہ
محمد زکریا الجامعۃ الاسلامیہ مومن شاہی
(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) مہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم قاطعہ سنام گنج صدر نظام المدارس سنام گنج۔
محمد اشرف علی غفرلہ مہتمم دارالعلوم مدنیہ بشوناتھ سلہٹ
محمد عبدالشکور باگھا پوسٹ باگھا مدرسہ سلہٹ
نام نہیں پڑھا جاسکا
محمد ظہیر الحق ناظم جمعیت علماء اسلام بنگلہ دیش
قاضی معتصم باللہ مہتمم وشیخ الحدیث مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
محمد ابوالخیر مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
نام نہیں پڑھا جاسکا۔
محمد عبدالاحد —— مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
جعفر احمد غفرلہ خادم مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
نور حسین غفرلہ محدث مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
محمد اشرف علی کان اللہ لہ محدث جامعہ عربیہ قاسم العلوم کملا
مطیع الرحمٰن جامعہ عربیہ امدادالعلوم فرید آباد ڈھاکہ
محمد عبدالخالق غفرلہ جامعہ عربیہ امدادالعلوم فرید آباد ڈھاکہ
ابوسعید
عبدالقدوس غفرلہ جامعہ عربیہ امدادالعلوم فرید آباد ڈھاکہ
مفتی محمد وقاص غفرلہ ایم پی سابق شیخ الحدیث دارالعلوم کھلنا
عبدالمجید دارالقرآن شمس العلوم مدرسہ مالی باغ چودھری پارہ

محمد عبدالعزیز اسلامی یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ طمانکا ٹیل
محمد عبدالعلیم نظامی مہتمم مدرسہ امدادیہ دارالعلوم سبلوک ڈی سکشن ۱۲ میرپور ڈھاکہ
ابوالبشر محمد اسحٰق غفرلہ پیر صاحب شاہتلی چاندپور
محمد زکریا خطیب بیت الامان جامع مسجد دھان منڈی، ڈھاکہ
محمد عطاء الرحمٰن خان المدیر المساعد الجامعۃ الامدادیہ کشور گنج بنگلہ دیش
محی الدین خان ایڈیٹر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ
محمد عبدالقدوس غفرلہ مہتمم جامعہ اسلامیہ عربیہ کتوالی روڈ ڈھاکہ
محمد نورالاسلام مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں جوراسہ ڈھاکہ
فضل الرحمٰن مدیر جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ
محمد سراج الاسلام نائب المدیر الجامعۃ اسلامیہ دارالعلوم مدنیہ ڈھاکہ
عبدالرشید سابق شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ
محمد ضیاء المتین قاسمی پیش امام تارا مسجد ارمانی ٹولہ ڈھاکہ بنگلہ دیش
محمد فضل الحق غفرلہ استاد مدرسہ دارالقرآن تارا مسجد ڈھاکہ
محمد نورالاسلام عفا اللہ عنہ استاد الحدیث دارالعلوم الحسینیہ ... زاد فینی
احمد حسن (ہارون) عفا اللہ عنہ
محمد تاج الاسلام گوہری باہوبل حبی گنج
احقر صفی اللہ غفرلہ معلم آٹی بازار مدرسہ کرانی گنج ڈھاکہ۔
احقر ابوطیب خادم آٹی بازار مدرسہ کرانی گنج ڈھاکہ
امدادالحق شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدنیہ بشوناتھ سلہٹ
برہان الدین مہتمم جامعہ حسینیہ میمن سنگھ
محمد فضل الحق مفتی ومحدث عباسیہ عالیہ مدرسہ موکتا گاچہ، مومن شاہی
حسین احمد نعمانی خطیب شاہی مسجد دانی بازار بھیرب کشور گنج
احقر عبدالمومن غفرلہ رئیس الجامعۃ المدنیۃ نبی گنج حبیب گنج
محمد حسین احمد غفرلہ بارہ کوٹی خادم الحدیث دارالعلوم حسینیہ ڈھاکہ دکھن و مہتمم جامعہ اسلامیہ بارہ کوٹی سلہٹ۔

محمد نورالاسلام غفرلہ سلہٹ
محمد عمران استاذالحدیث بالجامعۃ الحنفیہ بعرض آباد میر فور ڈھاکہ
(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

محمد عبدالعزیز بڑاکٹرہ مدرسہ ڈھاکہ
محمد معظم حسین غفرلہ محدث کرادی دارالعلوم مدرسہ ڈھاکہ
محمد عبدالجلیل مدیر کرادی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھری
محمد سعید مدرس کرادی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھری
محمد عبداللہ عفا اللہ عنہٗ " "

محمد یوسف مدرسہ مالی باغ ڈھاکہ
محمد شفیق الرحمٰن امام درگاہ مسجد گلاب باغ
محمد ابوالکلام آزاد مدرسہ الاسلامیہ
محمد اشرف علی مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ
محمد زکریا سندیپی استاذالحدیث فریدآباد مدرسہ ڈھاکہ
محمد عبدالخالق غفرلہ فریدآباد مدرسہ ڈھاکہ
قاری محمد علی عفا اللہ عنہٗ
محمد شمس الدین عفی عنہٗ محمد عبدالخالق غفرلہ
محمد عبدالحق مہتمم مدرسہ اسلامیہ مدینۃ العلوم ماشی کارا — کوملا
(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

محمد ابواحمد مدرس مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں ڈھاکہ
محمد عبدالعزیز استاد حدیث مدرسہ دارالعلوم دیولگرام
محمد عبدالرزاق سلہٹ
محمد اصحب الرحمٰن ناظم تعلیمات مدرسہ دارالعلوم دیولگرام سلہٹ
شمس الدین میرپور ڈھاکہ
عبدالقادر قاسمی خانقاہ مجددیہ چلاش دھن باڑی ٹانگائیل
محمد ہارون الرشید مفسر جامعہ عربیہ دارالعلوم کھکنی سراج گنج

فقیر محمد عبداللطیف ڈھاکہ محمد عزیزالرحمٰن عفا اللہ عنہ
حسین احمد غفرلہ جامعہ سعیدیہ جیب گنج
عبدالقادر قدم تلی شام پور ڈھاکہ
محمد ابراہیم کمال شام پور ڈھاکہ
عبدالباری رانی پورا ڈھاکہ
عبدالرزاق چودھری علی نگر سلہٹ
محمد ہارون الرشید ترابو سراج العلوم مدرسہ ترابو روپ گنج نرائن گنج
عبدالرب ٹنگی بازار مدرسہ غازی پور ڈھاکہ
محمد انور حسین تاج محل روڈ محمدپور ڈھاکہ
رشید احمد اطہر منزل کشورگنج
مجیب الرحمٰن ۔ جامعہ اسلامیہ مومن شاہی
محمد عبدالستار جامعہ امدادیہ کشورگنج
امداداللہ جامعہ امدادیہ کشورگنج
بشیر احمد صدر اشرف العلوم مدرسہ کشورگنج
نعیم بن مولانا انور شاہ کشورگنج

سلطان احمد علماء بازار
محمد منظورالاسلام مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
کمال دیوان کالی گنج
ڈاکٹر ابوالحسین چرتیارہ مومن شاہی
محمد اختر الزمان خالد — قاضی علاءالدین روڈ ۔ ڈھاکہ
نورالاسلام گورائی سنوڑا نوغاؤں
روح الامین بھرا پاریہاٹ فیروزپور
قاضی محمد عبدالسلام رشیدی ہسپتال روڈ نابی گنج
ابوما عند (معصوم) جامعہ عربیہ امدادیہ فریدآباد
محمد ہمایوں کبیر مدرسہ محمدیہ عربیہ جاترابارٹی ۔

جلال الدین مدرسہ محمدیہ جاترا باڑی
مولانا ابوالہاشم شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ
حسین احمد مدرسہ رائے پورا نرشندی
ذاکر حسین چودھری بارہ مدرسہ ڈھاکہ
عبدالاحد دارالقرآن مدرسہ ڈھاکہ
عبدالاول امام ٹاؤن مسجد ہبی گنج
محمد ادریس ہوردیا قربانیہ جامع العلوم مدرسہ (برو ڑا) کملا
رشید احمد مہتمم مدینۃ العلوم اسلامیہ عربیہ مدرسہ برو ڑا کملا
محمد لطف الرحمٰن ہوردیا قربانیہ جامع العلوم مدرسہ برو ڑا کملا
مشتاق احمد جامعہ دینیہ موتی جھیل ڈھاکہ
محمد مصطفی کمال پاشا خاں عفی عنہٗ
قاسم کملائی عرض آباد مدرسہ میرپور ڈھاکہ
محمد عثمان غنی شوبھڈا کیرانی گنج ڈھاکہ
محمد اسماعیل مخزن العلوم مدرسہ کھیل گاؤں ڈھاکہ
عبدالمالک استاد ملول مدرسہ میمن سنگھ
شمس الاسلام ہاٹ ہزاری مدرسہ
عبدالقادر استاد حدیث بالجامعۃ العربیہ قاسم العلوم ظفر آباد
حبیب اللہ مانک گنج
محمد عبدالکریم خطیب بیت النور جامع مسجد تیج گاؤں
عتیق الرحمٰن غفر گاؤں مومن شاہی
احقر نعمت اللہ استاد جامعہ عربیہ ڈھاکہ
محمد انیس الحق جامعہ حسینیہ میرپور ڈھاکہ
شیخ الحدیث جامعہ اعزازیہ جسریل اسٹیشن

ادارۃ الافتاء والارشاد والبحوث العلمیہ

الجامعۃ الاسلامیہ، پٹیا چاٹگانگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ شیعہ کی کتب معتبرہ جیسے اصول کافی۔ تہذیب۔ استبصار وغیرہ اور موجودہ انقلاب ایران کے قائد خمینی صاحب کی تصنیف کشف الاسرار۔ الحکومۃ الاسلامیہ کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اس فرقہ شیعہ شنیعہ کے عقائد کفریہ صرف ان تین میں منحصر نہیں جو استفتاء میں مرقوم ہیں بلکہ ان کے علاوہ بہت سے عقائد کفریہ اور بھی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک عقیدہ بھی کسی میں ہو تو اس کی تکفیر کے لئے کافی ہے اس بناء پر نہایت وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ علمائے اسلام واہل اسلام پر ضروری ہے کہ اس فرقہ شیعہ اور استفتاء میں مذکور عقائد رکھنے والوں کی تکفیر کریں۔ لہٰذا موجودہ شیعہ جس نام کے ساتھ بھی موسوم ہوں گے کافر مرتد۔ خارج از اسلام ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے البتہ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ اہل اسلام میں سے جو اس فرقہ باطلہ کی تکفیر میں تردد کرتے ہیں انکا حکم کیا ہوگا۔ اس موضوع پر ممتاز فقہاء و محدثین کرام کی تحریریں اور دلائل کافی ہیں مزید اشکال کی خاطر ذیل کے چند عبارات مرقوم ہیں جو ان فتاویٰ میں نہیں آئے

امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی متوفی سنہ ۳۲۱ اپنی کتاب العقیدۃ الطحاویہ میں رقمطراز ہیں

نحب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نفرط فی حب احدھم ولا نتبرأ من احد منھم ونبغض من یبغضھم وبغیر الخیر یذکرھم ولا نذکرھم الا بخیر وحبھم دین وایمان واحسان وبغضھم کفر ونفاق وطغیان ص۵۲۸ وفی شرحہا فمن اضل ممن یکون فی قلبہ غل علی خیار المؤمنین وسادات اولیاء اللہ بعد النبیین بل قد فضلھم الیہود والنصاری بخصلۃ قیل للیھود من خیر اھل ملتکم قالوا اصحاب موسی و قیل للنصاری من خیر ملتکم قالوا اصحاب عیسی وقیل للرافضۃ من شر اھل ملتکم قالوا اصحاب محمد الخ۔ ص۵۳۱-۳۲

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ اپنی کتاب الرد علی الرافضہ میں رقمطراز ہیں۔

من اعتقد عدم صحة حفظه (القرآن) من الاسقاط واعتقد ما ليس منه انه منه فقد كفر ويلزم من هذا رفع الوثوق بالقرآن كله وهو يؤدي الى هدم الدين ص۳۲ وفيه ص۴۲ والآيات والاحاديث ناصة على افضلية الصحابة واستقامتهم على الدين ومن اعتقد ما يخالف كتاب الله وسنة رسوله فقد كفر ما اشنع مذهب قوم يعتقدون ارتداد من اختاره الله لصحبة نبيه ونصرة دينه - والله اعلم وعلمه اتم کتبه محمد شمس الدين عفی عنہ،

نائب مفتی جامعہ اسلامیہ پٹیہ ۱۳ ۹/۸ ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح مفتی عبدالرحمٰن رئیس دارالافتاء المرکزیہ، بنگلہ دیش

ومفتی الجامعۃ الاسلامیہ پٹیا، (مہر)

محمد یونس رئیس الجامعۃ الاسلامیہ (مہر)

المجیب مصیب — احقر محمد اسحٰق عفی عنہ، استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ

نعم ما اجاب العبد احمد غفرلہ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

- نور الاسلام غفرلہ استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
- العبد محمد اسحٰق غفرلہ استاد حدیث وفقہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

احقر عبدالمنان غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

الجواب صحیح محمد عبدالحکیم بخاری استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ

- نذیر الاسلام غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
- رفیق احمد غفرلہ استاد تفسیر وحدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

- استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد انور غفرلہ استاد ادب عربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد لقمان غفرلہ استاد الفنون جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد ابوطاہر قاسمی استاد الادب العربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ

احقر عبدالمعبود غفرلہ استاذ القرآت والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد نور الحق غفرلہ رامووی	استاد درجہ الادب العربی	جامعہ اسلامیہ پٹیہ
کبیر احمد	استاد درجہ عربیہ	جامعہ اسلامیہ پٹیہ
احقر عبداللہ	استاد درجہ حفظ	جامعہ اسلامیہ پٹیہ
انوار العظیم غفرلہ	استاد حدیث	جامعہ اسلامیہ پٹیہ
العبد مظفر احمد غفرلہ	استاد تفسیر وفقہ	جامعہ اسلامیہ پٹیہ
سید سراج الاسلام	استاد	جامعہ اسلامیہ پٹیہ
احقر عبدالغنی غفرلہ	خادم القرآن والتجوید	جامعہ اسلامیہ پٹیہ
بندہ محمد موسیٰ غفرلہ	استاذ القرآت والتجوید	جامعہ اسلامیہ پٹیہ

الجامعۃ الاسلامیۃ العبیدیہ، نانوپور چاٹگانگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین لاسیما علی خلفائہ الاربعۃ الراشدین المهديين الذین امرنا ان نقتدی بسنته وسنتهم الی یوم الدین

اما بعد سو جب خود اثنا عشری شیعوں کے قلم سے ان کے عقائد کفریہ مخفیہ کرابعۃ النہار ظاہر ہوگئے جیسے ۱۔ سوائے چار حضرات کے ارتداد کل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ۲۔ عقیدہ تحریف قرآن ۳۔ کائنات کے ذرے ذرے پر ائمہ معصومین کی تکوینی حکومت قائم ہے ۔ قذف سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ۵۔ انکار خلافت خلفاء ثلثہ خصوصاً خلافت شیخین رضی اللہ عنہم اور ان کی شان میں عقیدہ ارتداد وغیرہ وغیرہ یہ عقائد تو ایسے مہلک ہیں جو صرف ضروریات دین کے انکار کے ضامن نہیں بلکہ انکار نبوت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کی کفالت کا باربردار بھی بن گئے ہیں جن میں کسی طرح گنجائش تاویل نہیں ہے لہٰذا بندہ اس سلسلہ میں اس فرقہ باطلہ کے حق میں نقل عبارت فتاوی عالمگیری پر کفایت کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ تفریعات وفقہ لکھ دینا مناسب سمجھتا ہے:

عبارتہ: وهؤلاء القوم خارجون من ملة الاسلام واحكامهم احكام

المرتدین یعنی یہ فرقہ رافضی شیعہ خارج عن الاسلام ہیں اور ان کے احکام مرتدوں کے احکام ہیں ۱۔ سو جب وہ خارج عن الاسلام اور مرتد ہیں ساتھ ساتھ تجربہ شاہد ہے کہ وہ ہر صحیح عقائد کی اسلامی اسٹیٹ کو دنیا سے بے نشان کر کے اپنا مذہبی و سیاسی اقتدار جمانے کے لئے علی الدوام کوشاں ہیں اور ہزارہا صحیح عقائد والوں کو قتل اور بے عزت کیا ہے اور اب بھی کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے بھی اسی سازش میں انکا مذہبی و ضدی جوش ابل رہا ہے بنا بریں اگر وہ کسی حکومت اسلامیہ کے باشندے ہوں تو حکومت کی جانب سے وہ قابل قتل بلکہ واجب القتل ہیں ۲۔ وہ امامت صغریٰ و کبریٰ کسی کے لائق نہیں ہیں ۳۔ ان کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے ۴۔ ان کی حکومت کی جڑ اکھاڑ دینے کے لئے انفرادی و اجتماعی تحریک و کوشش کرنا اہل اسلام کا خصوصاً ہر اہل حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے ۵۔ زیارت حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً کے لئے ان کو اجازت نہ دینا بلکہ ان کو اس سے روکنے کے لئے ہر امکانی کوشش کرنا حکومت سعودیہ پر خصوصاً اور ہر حکومت اسلامیہ پر عموماً لازم ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان۔

امید ہے کہ علماء دین و مفتیان کرام کے فتاوے کا یہ مجموعہ مختلف زبانوں میں طبع ہو کر اہل اسلام کے ہر حلقہ میں پہنچ جاوے بالآخر اس سلسلہ میں علماء کرام کے متفق الآراء فیصلہ کو ایکجا اور اشاعت کرنے کے لئے اتنی عالمگیری کد و کاوش گوارہ کرنے والے حضرات کے لئے عموماً اور اس کے محرک اول مجاہد ملت حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب عمت فیوضہم کیلئے خصوصاً ہم تہ دل سے شکر گذار ہیں فجزاھم اللہ عنا وعن جمیع المسلمین خیر الجزاء وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

کاتب الحروف سعید احمد غفرلہ

مفتی جامعۂ عبیدیہ $\frac{۱۱}{۶}$ ۱۴۰۸ھ

اثنا عشری شیعوں کے بارے میں جناب مفتی صاحب مدظلہ کی پیش کردہ رائے گرامی کے ساتھ ہم متفق ہیں۔ سلطان احمد غفرلہ ۱۱/۶/۸ھ رئیس الجامعہ

احقر محمد ہارون غفرلہ، شیخ الحدیث جامعہ احقر محمد شمس الدین غفرلہ نائب ناظم تعلیمات جامعہ

احقر ضمیر الدین غفرلہ معین مہتمم جامعہ احقر محمد سلمان غفرلہ نائب مہتمم صاحب جامعہ

بندہ محمد نسیم عفی عنہ، نائب مفتی جامعہ ۱۱/۶/۱۴۰۸ھ

الجامعۃ العربیہ امداد العلوم فرید آباد، ڈھاکہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد ! شیعہ اثنا عشریہ کے جو عقائد ان کے لٹریچر سے معلوم ہوتے ہیں منجملہ ۱۔ قرآن کریم کو محرف ماننا ۲۔ شرعی احکام کی تحلیل و تحریم میں کسی کو مختار ماننا ۳۔ شیخین کی تکفیر کرنا، بلاشبہ یہ عقائد سراسر کفر ہیں۔

ان عقائد کی بنیاد پر یہ لوگ یقیناً کافر اور مرتد ہیں۔ فقط واللہ اعلم وعلمہ احکم

کتبہ ابو سعید

(مہر دار الافتاء جامعہ عربیہ امداد العلوم) $\frac{۲/۲۱}{۱۹۸۸}$

فرقہ شیعہ اثنا عشریہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

فضل الرحمٰن مہتمم جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ۔

مجمع البحوث الاسلامیۃ العلمیۃ بنگلہ دیش

الجواب باسمہ تعالیٰ، صورت مسئولہ میں شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں فاضل مستفتی حضرت علامہ مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے شیعوں کے جن بنیادی عقائد کفریہ کو ان کی مستند کتابوں سے حوالے کے ساتھ نقل فرمایا ہے ان میں سے ہر عقیدہ ایسا ہے کہ ان کے کفر اور ارتداد کے لئے کافی ہے، جبکہ شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کے علاوہ بے شمار کفریات ایسے ہیں کہ ان کو دیکھ کر اور پڑھ کر کوئی ایماندار آدمی انھیں مسلمان نہیں کہہ سکتا نہ انھیں مسلمان سمجھ سکتا ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ، مسئلہ امامت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ کہ العیاذ باللہ تمام صحابہ تین کے علاوہ مرتد ہو گئے تھے .... یہ امور ایسے ہیں کہ

جنکو شیعوں نے اپنے دین کے بنیادی عقائد کی حیثیت دی ہے، اور یہ سب امور پوری امت مسلمہ کے نزدیک دین اسلام سے انکار بلکہ سراسر کفر الحاد اور زندقہ ہے۔

واضح رہے کہ روافض اور شیعوں کی تکفیر کا فیصلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ زمانہ قدیم سے فقہا اور محدثین کرام نے ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر انھیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

امام دارالہجرت امام مالکؒ، ابن حزم اندلسی، امام شاطبی، شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلیؒ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ حنبلی، مجدد الف ثانیؒ حنفی، شاہ ولی اللہ دہلویؒ، شاہ عبدالعزیزؒ حنفی، قاضی عیاض مالکیؒ، ملا علی قاری حنفی، بحر العلوم حنفی اور اصحاب فتاویٰ میں سے صاحب فتح القدیر ابن ہمامؒ، سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں دوسو علما اور مفتیان کرام کا مرتب کردہ فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ اور علامہ ابن عابدین شامی کے فتویٰ کے بعد روافض کی تکفیر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے جبکہ اب سے تقریباً پچاس سال قبل امام اہل السنتہ والجماعۃ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک اجتماعی فتویٰ ترتیب دے کر شائع کیا تھا جس میں اسوقت دارالعلوم دیوبند کے تمام مدرسین اور مفتیان کرام کے علاوہ بہت سے علمار کرام کے دستخط تھے خاص کر مولانا مفتی مسعود صاحب، مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم دارالعلوم کورنگی کراچی، مولانا رسول خاں صاحب، حضرت مولانا اصغر حسین صاحب دیوبندی، مولانا محمد انور چاندپوری مولانا ابراہیم بلیاویؒ، مولانا خلیل احمد مرادآبادی، مولانا سید حسین احمد مدنی، مفتی مہدی حسن شاہجہان پوری، حضرت مولانا عبدالرحمٰن امروہی، مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب وغیرہ اکابر علمار دیوبند اور بہت سے علمار اہل حدیث کے دستخط ثبت ہیں اور جماعت بریلوی کے بانی مولانا احمد رضا خان نے رد شیعہ پر ایک مبسوط فتویٰ تحریر کر کے ردالروافض کے نام شائع کیا ہے۔

ان اکابر کے فتاویٰ کے بعد بھی اگر شیعوں کی تکفیر میں کسی کو شبہ ہے تو اس پر بڑی حسرت کی بات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سینہ کو حق بات کے سمجھنے سے تنگ کر دیا ہے اور تا حال گمراہی میں چھوڑ رکھا ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

اس لئے ہمارا ادارہ "مجمع البحوث الاسلامیۃ العلمیہ بنگلہ دیش" کے اراکین نے متفقہ طور پر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی عالم ہندوستان کے جواب اور حضرت مفتی اعظم

پاکستان مفتی ولی حسن خان ٹونکی۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن پاکستان کے جواب سے اتفاق کیا۔ اور ان کے فتاویٰ کی توثیق کر دی، اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ شیعہ اثنا عشری جن کے عقائد مذکورہ بالا کفریات کے علاوہ دوسرے بے شمار کفریات اور زندقہ پر مشتمل ہیں وہ کافر ملحد اور زندیق ہیں جب تک وہ ان کفریات سے توبہ نہیں کرتے ان سے کسی قسم کا اسلامی رشتہ تعلقات جائز نہیں ہے، ان سے مناکحت جائز نہیں، ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا جائز نہیں، ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں شیعہ مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔ فقط واللہ اعلم ۔ کتبہ: محمد انعام الحق چاٹگامی ۸/۵/۱۴۰۸ھ

تصدیقات اراکین مجمع البحوث الاسلامیۃ العلمیہ بنگلہ دیش

مفتی عبدالسلام صاحب چاٹگامی، مشیر خاص مجمع البحوث الاسلامیۃ العلمیہ بنگلہ دیش۔ مفتی شبیر احمد صاحب کملائی۔ مفتی جسیم الدین صاحب چاٹگامی۔ مفتی محمود الحسن صاحب چاٹگامی مفتی شہید اللہ کسنوی۔ محمد حفظ الرحمٰن کملائی۔ محمد بذل الرحمٰن بریسالی۔ محمد عبدالحی بریسالی تاج الاسلام کشور گنجی۔ شہاب الدین فیروزپوری۔ محمد رستم کھلنوی۔ فیض اللہ چاندپوری۔ محمد شہید اللہ گوپال گنجی۔ محمد عبدالرشید گوپال گنجی۔ مولانا شمس الاسلام مومن شاہی۔ محمد بلال الدین کملائی۔ محمد عبدالقادر شریعت پوری۔ عبدالحکیم نرکونا۔ محمد ابو موسیٰ کشور گنجی۔ محمد حسن چاٹگامی۔ محمد عبدالغفار فریدپوری۔ محمد یونس علی فریدپوری۔ شہید الاسلام فریدپوری۔ ابوالبشر شریعت پوری کفایت اللہ سندیپی۔ محمد اسحاق ڈاکوی۔ محمد مسعود الرحمٰن فریدپوری۔ ابو جعفر فریدپوری۔ روح الامین فریدپوری۔ شفیق الرحمٰن بہیرری۔ نور اللہ ہاتیوی، محمد ابراہیم حسن مطلوب کملائی۔ عزیز الحق ہاشمی سعید الرحمٰن زنگچوری۔ عبداللہ ڈاکوی۔ محمود الحسن مومن سنگھ۔ مجتبیٰ چاٹگامی۔ ایوب چاٹگامی محب اللہ چاٹگامی۔

جامع العلوم چاٹگام، بنگلہ دیش

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

اللہ تعالیٰ پوری امت محمدیہ ناجیہ کی طرف سے حضرت العلام مولانا منظور نعمانی دامت برکاتہم کو جزائے خیر بخشے کہ اس پیرسالی میں انھوں نے انتھک محنت سے فرقہ اثنا عشریہ

بالخصوص امام خمینی کے متعلق کما حقہ نقاب کشائی فرمائی۔

شیعہ فرقہ اثنا عشریہ کے کفر کے متعلق جو وجوہ حضرت مستفتی دامت برکاتہم نے پیش کی ہیں ان کی روشنی میں ہم سب اس فرقہ ضالہ و مضلہ کے متعلق کفر کے فتوی پر متفق ہیں۔

جو تفصیل حضرت مستفتی مدظلہم اور اکابر مفتیان کرام نے پیش کی اس پر مزید کچھ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

احقر اظہار الاسلام عفا اللہ عنہٗ

(مہر)

خادم دار الافتاء و مہتمم مدرسہ جامع العلوم

شہر چاٹگام۔ بنگلہ دیش ۲۸/۶/۱۴۰۸ھ

من اجاب اصاب محمد عاصم عفا اللہ عنہٗ مدرس مدرسہ جامع العلوم شہر چاٹگام

قد اصاب من اجاب احقر عبد الملک قطبی عفی عنہٗ مدرس مدرسہ جامع العلوم لالخان بازار شہر چاٹگام

احقر رفیق الدین عفا اللہ عنہٗ مدرس مدرسہ جامع العلوم شہر چاٹگام

قد اصاب المجیب رفیق احمد عفی عنہٗ مدرس جامع العلوم لالخان بازار چاٹگام

مولانا عبید الحق صاحب سابق رئیس الاساتذہ مدرسہ عالیہ ڈھاکہ

ہمارے بزرگ محترم حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں فرقہ شیعہ اثنا عشریہ اور آیت اللہ خمینی کے خلاف اسلام جن عقائد اور آراء کو مستند حوالوں سے پیش کیا ہے، اس کے بعد اس فرقہ کے بارے میں مزید اور تحقیقات کی ضرورت اور تردد کی گنجائش نہیں،

بنا بریں بندہ بھی، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی اور دار العلوم دیوبند کی طرف سے دیئے ہوئے جوابات سے بشرح صدر پوری طرح متفق ہے، کہ "موجودہ ایرانی شیعہ فرقہ اثنا عشریہ خارج از اسلام ہے" اس فرقہ کے ساتھ، قادیانی اور فرقہ بہائیہ کی طرح غیر مسلم کا سا معاملہ رکھنا چاہیئے"

احقر عبید الحق غفرلہ یکم رجب المرجب ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۰ر فروری ۱۹۸۸ء

تصدیقات اساتذہ کرام جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ

محمد علی عفا اللہ عنہ، محمد نور الامین غفرلہ محمد عبد الرشید غفرلہ، محمد عبد القدوس، محمد عبد المتین،

خلیل احمد غفرلہٗ

الجامعۃ الاسلامیہ عزیز العلوم بابونگر، چاٹگانگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہودی لیڈر یا چیلا عبد اللہ بن سبا کی بنا کردہ پارٹی یا جماعت "فرقہ شیعہ" کے حالیہ رہبر روح اللہ خمینی (علیہ ما علیہ) نے اپنی رسوائے زمانہ تصانیف میں صحابہ کرام بالخصوص حضرات شیخین (ابوبکر صدیق و عمر فاروق) رضی اللہ عنہما کی شان میں وہ دلخراش گستاخیاں کیں جن سے پورے عالم اسلام کی روح تڑپ اٹھتی ہے چنانچہ (۱) اپنی فارسی تصنیف "کشف الاسرار" (ص ۱۱۴) میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ پر قرآن کے صریح احکام کی مخالفت کا الزام لگایا ہے اس سے بڑھ کر گالی و گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے؟ (۲) اور کتاب مذکور (ص ۱۵۰) میں حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کو صاف الفاظ میں کافر اور زندیق کہا ہے (۳) نیز کتاب مذکور اور اپنی عربی تصنیف "الحکومۃ الاسلامیۃ" کے متعدد صفحات میں ایسی باتیں لکھیں جن سے حضرت ابوبکر و عمر کی خلافت کا سراسر انکار ہوتا ہے۔

خمینی صاحب کے مذکورہ بالا عقائد کی بنا پر ان کے اور ان جیسوں کے بارے میں علمائے اسلام اور جماعت مسلمین کے دو ایک فیصلے سنئے۔

۱۔ علامہ محقق ابن الہمام ارقام فرماتے ہیں:

"اور اگر کوئی شخص ابوبکر صدیق یا فاروق اعظم کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے"

(فتح القدیر ص ۲۴۸ ج ۱)

۲۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ:

"رافضی اگر ابوبکر و عمر کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے" (عالمگیری ص ۲۶۳ ج ۲)

۳۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ارقام فرماتے ہیں:

"محمد بن یوسف الفریابی سے دریافت کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو ابوبکر صدیق کی شان میں گالی بکے تو انھوں نے فرمایا کہ وہ کافر ہے، پوچھا گیا کہ ایسے آدمی کی نماز جنازہ پڑھی جائے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں" (الصارم المسلول، ص ۵۷۰)

۴۔ نیز ابن تیمیہ نے مختلف اسانید سے لکھا ہے کہ:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر سب وشتم کرنے والوں کو مشرک کہا اور انھیں قتل کر دینے کا حکم کیا ہے" (کتاب مذکور صفحہ ۵۸۳) ان نقول اور تصریحات وغیرہ کی بنا پر خمینی صاحب دائرہ اسلام سے بالکل خارج اور کافر ہیں، اگر انتقال کرے تو مسلمانوں کو ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیئے۔ ہمارے مخدوم حضرت علامہ مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلہ میں جو عالمانہ وفاضلانہ تحقیقات فرمائی ہیں وہ مو بمو حق اور حقیقت کے موافق و مطابق ہیں وما بعد ذلك الا الضلال

کتبہ محمد جنید بابونگری (مہر دار الافتاء)

خادم حدیث نبوی، جامعہ بابونگر چاٹگام ۱۰/۶/۸ ھ

شیعیت درحقیقت یہودیت کا دوسرا رخ ہے، جو تقیہ جیسا بدنما داغ کے سہارے مسلمانوں میں گھس پڑا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت کو ضروریات دین کا منکر بنا کے کافر یہودیوں کی جماعت بھاری کر دی تو یہ ایک کافر جماعت ہے جو ضروریات دین کے ایک بڑے حصے سے منکر ہو گئی۔ خصوصاً فرقہ اثنا عشریہ امامیہ جس کی سرکردگی اس وقت ایک شاطر بد دین خمینی کے ہاتھ ہے جسکے کفر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ جو مسلمانوں کے ہاں صریح عقیدہ کفر ہے وہ ان کے ہاں مذہبی مسلمات میں سے ہے، مسئلہ امامت کے پردے میں انکار ختم نبوت کا عقیدہ جو مسلمانوں کے لئے ایک جانکاہ فتنۂ کفر ہے، وہ ان کے ہاں دینی ضروریات میں سے ہے۔ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سب وشتم اور لعن وطعن جو اسلام میں اہل اسلام کے لئے قطعاً موجب کفر ہے وہ ان کا مذہبی وظیفہ ہے ـــــ وغیرہ وغیرہ لہٰذا ان کے کفر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے، محقق علام حضرت مولانا منظور نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلے میں جو کچھ تحقیقات تحریر فرمائی ہیں ذرہ ذرہ صحیح اور بالکل عین حق کے مطابق ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہاں میں سرخرو فرمائیں۔ آمین ثم آمین

کتبہ: محمود حسن عفا اللہ تعالیٰ عنہ (مہر)

خادم دار الافتاء بالجامعۃ الاسلامیہ عزیز العلوم بابونگر بنگلادیش ۸/۶/۱۴۰۸ ھ

فرقہ شیعہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کفریہ کی بنا پر کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ تعجب ہے اس نام نہاد اسلامی جماعت پر جو اس فرقے کے حامی امام خمینی کو امام المسلمین کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ ہذا المعتمد واللہ اعلم بالصواب۔

محمد اسحٰق غفرلہ (شیخ المحدثین جامعہ بابونگر)

الجواب صحیح احقر محمد محب اللہ غفرلہ مہتمم جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابونگر چاٹگام

المجیب مصیب احقر محمد حبیب اللہ غفرلہ محدث جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابونگر چاٹگام

الجواب حق (دستخط نہیں پڑھے جاسکے) استاذ الحدیث جامعہ عزیز العلوم بابونگر چاٹگام

الجواب حق والحق احق ان یتبع احقر محمد یونس غفرلہ ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابونگر

والحق احق ان یتبع محمد عبد الباری ناظم دار الاقامہ جامعہ بابونگر

ایک زمانہ میں شیعہ اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے درمیان میں فرق سمجھا جاتا تھا لہٰذا فتاوی بھی امتیازی حیثیت سے دیا جاتا تھا غالباً بُعد زمانہ اور بعض دوسری وجوہات سے فی الحال وہی فرقہ اثنا عشریہ امامیہ ہی فرقہ شیعہ کی حیثیت سے موجود ہے۔ بنا بریں خارج از اسلام کا فتویٰ اور حکم شیعوں پر ہی ہوگا اگر خلاف قیاس کہیں کہیں کوئی شیعہ اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو تو وہ شیعہ اس فتویٰ کفر کی زد سے خارج ہی رہے گا فقط ننگ اکابر محمد عبید الرحمٰن غفرلہ (شیخ الحدیث جامعہ بابونگر)

دار العلوم معین الاسلام ہاٹ ہزاری چاٹگام

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ لاھلھا

بعد الحمد والصلوٰۃ موجودہ دور صد درجہ ابتلاء اور آزمائش کا دور ہے، فرق باطلہ کی روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ ادھر علماء حق کی جانب سے قلمی اور لسانی جہاد بھی چلتا رہا۔ یوں تو اہل قبلہ کی تکفیر میں علماء حق انتہا درجہ کی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اہل قبلہ میں سے جو فرقہ بھی ضروریات دین کا منکر ہو وہ قطعی کافر ہے خواہ وہ اپنے اسلام اور ایمان کا کتنے ہی زور وشور سے دعویٰ کرتا رہے۔ خمینی اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کے بارے میں فاضل محترم رئیس التحریر محافظ دین متین علامہ محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے جس تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور ان کی مستند کتابوں سے جس کثرت سے حوالے پیش کئے ہیں ان کے مطالعہ کے بعد خواص تو خواص عوام کو بھی اس فرقہ ضالہ مضلہ کے خارج از اسلام ہونے میں شک نہیں ہو سکتا تفصیل اگر دیکھنی ہو تو ماہنامہ بینات کراچی خصوصی اشاعت خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ اور فاضل محترم علامہ منظور نعمانی صاحب کی ایرانی انقلاب ضرور مطالعہ فرمائیں۔

احمد شفیع غفرلہ خادم دار العلوم معین الاسلام ہاٹ ہزاری

ذیل میں بنگلہ دیش کے جن حضرات اہل علم کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں انہوں نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مفتی اعظم پاکستان کے اس فتوے پر اپنے تصدیقی دستخط ثبت فرمائے تھے جو الفرقان کی خصوصی اشاعت بابت ماہ دسمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ ان حضرات کے اسمائے گرامی اور ان کے دستخطوں کی فوٹو کاپی مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب، جامعہ اسلامیہ کراچی کے توسط سے ادارۂ الفرقان کو موصول ہوئی تھی ——— مفتی صاحب موصوف کے شکریہ کے ساتھ ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضرت مولانا عبد المنان صاحب۔ شیخ الحدیث مدرسہ عالیہ فیض نواکھالی
حضرت مولانا عبد المنان صاحب شیخ الحدیث استاذ جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ
حضرت مولانا فضل الحق صاحب شیخ الحدیث و رئیس الجامعۃ القرآنیۃ العربیہ لالباغ ڈھاکہ
مولانا عطاء اللہ صاحب استاذ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ
مولانا محب اللہ صاحب " " "
مولانا قاری ابو ریحان صاحب " "
مولانا غلام مصطفےٰ صاحب " "
مولانا موسیٰ صاحب " "
مولانا محمد عمر صاحب دار العلوم خادم الاسلام گوہرڈانگا۔ گوپال گنج
مولانا عبد الرزاق صاحب سکریٹری جماعت خادم الاسلام بنگلہ دیش
حضرت مولانا عبد المتین صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ عربیہ شیخبر چر نور سندی خلیفہ حضرت حافظجی حضور مدظلہٗ
حضرت مولانا حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ نوریہ اشرف آباد کمرنگی چر، ڈھاکہ

حضرت مولانا عبد الحیٔ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ نوریہ اشرف آباد کمرنگی چر، ڈھاکہ
امیر شریعت حضرت مولانا قاری احمد اللہ صاحب اشرف آباد
مولانا عظیم الدین صاحب محدث مدرسہ نوریہ اشرف آباد، ڈھاکہ
" محب اللہ صاحب استاذ " " " "
" فاروق احمد صاحب " " " "
" صدیق الرحمٰن صاحب " " " "
" اسماعیل صاحب " " " "
" ابو طاہر صاحب مصباح " " " "
" شمس الرحمٰن صاحب " " " "
" محبوب الرحمٰن صاحب
" بشیر احمد صاحب
" اشرف علی صاحب
" محمد عبد الجبار صاحب معین ناظم وفاق المدارس العربیۃ، بنگلہ دیش
" عبد الباری صاحب خادم جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد، ڈھاکہ، بنگلہ دیش

اساتذۂ کرام جامعہ فرید آباد

مولانا فضل الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ
" عبد القدوس صاحب محدث
" عبد السمیع صاحب استاذ جامعہ
" محمد سخاوت حسین "
" محمد روح الدین "

اساتذۂ کرام جامعہ مدنیہ اسلامیہ قاضی بازار سلہٹ

حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب، استاذ الحدیث و رئیس الجامعہ
مولانا محمد اسحاق صاحب، شیخ الحدیث

مولانا محمد نظام الدین صاحب، استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات

اساتذۂ کرام جامعہ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلالؒ سلامت

حافظ مولانا اکبر علی رئیس الجامعہ
مولانا محب الحق مفتی جامعہ قاسم العلوم
" ابو الکلام زکریا صاحب خادم دار الافتاء
" محمد ناظر حسین صاحب استاذ حدیث
" عطاء الرحمٰن صاحب استاذ

جامعہ اسلامیہ دار العلوم مدنیہ جاترا باری ڈھاکہ

مولانا محمود حسن مہتمم جامعہ اسلامیہ جاترا باری ۔ مولانا سراج الاسلام صاحب نائب مہتمم
" ھدیۃ اللہ صاحب مدظلہٗ شیخ الجامعہ
" صلاح الدین صاحب مدظلہٗ
" حافظ رفیق احمد صاحب ناظم تعلیمات
" عبد المجید صاحب استاذ جامعہ
" عبد الحق صاحب "
" عبد الحق صاحب (حقانی) "
" انوار الحق صاحب "
" عبد المنان صاحب "
" محمد ادریس صاحب "
" منیار الاسلام سابق مدرس لال باغ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ
" محمد اسحاق مہتمم مدرسہ دار العلوم موتی جھیل ڈھاکہ
" محمد یعقوب استاذ "
" محمد کلیم اللہ مہتمم مدرسہ نورانی تعلیم القرآن
" انوار الحق استاذ "

مولانا محمد فیض اللہ استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن
مولانا قاری منظور الٰہی صاحب استاذ "

اساتذۂ کرام جامعہ محمدیہ عربیہ محمد پور ڈھاکہ بنگلہ دیش۔ ۱۲۰۷

جناب حضرت مولانا مفتی منصور الحق صاحب دامت برکاتہم
" " حفظ الرحمٰن صاحب استاذ الحدیث
" " عبد الرحمٰن صاحب محدث جامعہ
" " علی اصغر صاحب استاذ الحدیث

بنگلہ دیش کے متفرق مقامات کے علماء کرام

مولانا حبیب اللہ مصباح
" محمد عبد الکریم صدر آزاد دینی ادارہ، سلہٹ
" محمد عبد الحق مہتمم دار العلوم درگاہ پور، سلہٹ
" محمد یونس علی، دار العلوم حسینیہ، ڈھاکہ
" محمد عبد الشہید، مدرسہ دار السنۃ، گلمو کانن
" محمد شفیق الحق مہتمم جامعہ محمودیہ، سلہٹ
" محمد عبد الاول " سیف اللہ اختر، امیر حرکۃ الجہاد الاسلامی

حضرات علماء برطانیہ

کا

فتویٰ و تصدیقات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولانا یعقوب اسماعیل قاسمی ڈیوزبری

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کے متقدمین و متاخرین، نیز موجودہ دور کے ان کے امام روح اللہ خمینی کی کتابوں سے ان کے مندرجہ ذیل تین عقیدے نقل فرمائے ہیں۔

(۱) شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے کہ حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما (نعوذ باللہ) کافر، منافق اور ملعون ہیں۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ حضرات شیخین کے بارے میں یہ ہے کہ ان دونوں کا مومن صادق اور جنتی ہونا قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے، اس لیے ان کو کافر کہنا اور مومن و مسلم نہ سمجھنا قرآن کریم کی اور ایک ایسی دینی حقیقت کی تکذیب کرنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعیت سے ثابت ہے اور قرآن کریم کی کسی ایک آیت کا انکار یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعیت سے ثابت کسی ایک بات کا بھی انکار موجب کفر ہے۔

(۲) شیعہ اثنا عشریہ کا موجودہ قرآن کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ محرّف ہے اور اس میں حضرات خلفاء ثلٰثہ (رضی اللہ عنہم) نے تحریف اور رد و بدل کر دیا ہے، اور یہ وہ اصلی قرآن کریم نہیں ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، اصلی قرآن کریم تو امام غائب اپنے ساتھ لے کر غار میں روپوش

ہو گئے ہیں جو آخری زمانہ میں اس کو لے کر باہر نکلیں گے ـــــ (نعوذ باللہ)

تمام مسلمانوں کا قرآنی آیت کریمہ "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون" (ہم ہی نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں) کے تحت بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کریم ہی وہ اصل کتاب اللہ ہے جو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی تھی، اور اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا، نہ ہی کسی حرف یا زبر زیر میں تحریف ہوئی ہے۔ اس لیے موجودہ قرآن کریم کے بارے میں تحریف اور تغیر و تبدل کا عقیدہ رکھنا قرآن کی تکذیب اور کفر بین ہے۔

(۳) شیعہ اثنا عشریہ کے بنیادی عقیدوں میں ایک عقیدہ امامت کا ہے جو ان کی کتابوں میں واضح طور پر تفصیل سے مذکور ہے، بلکہ عقیدۂ امامت اس فرقہ کی مذہبی اساس و بنیاد ہے، اس عقیدۂ امامت کے بارے میں جو تفصیلات شیعوں کی مستند کتابوں میں ہیں (جو استفتاء میں پیش کر دی گئی ہیں) ان کی بنیاد پر یہ عقیدہ بلاشبہ امت مسلمہ کے مسلّمہ عقیدہ ختم نبوت کی نفی کرتا ہے جو ضروریات دین میں سے ہے اور اس کا انکار بلاشبہ موجب کفر ہے۔

فرقۂ اثنا عشریہ کے یہ تینوں عقیدے ان کے متقدمین و متاخرین کی کتابوں سے ثابت ہیں، کتابوں کی عبارتیں استفتاء میں درج کر دی گئی ہیں۔

الغرض مذکورہ بالا تینوں عقیدوں کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریہ کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کوئی شک شبہ نہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

احقر خادم العلماء یعقوب اسماعیل قاسمی غفرلہ

(ڈیوزبری۔ یو۔ کے)

تصدیق و تائید فرمانے والے حضرات علماء کرام۔ شہر باٹلی (BATLEY)

- مولانا ابراہیم غفرلہٗ نوسارکا
- 〃 ایوب ہاشم عفی عنہ کھولوڈیہ
- 〃 ابراہیم احمد کرولیا
- مولانا عبد الرؤف لاجپوری
- 〃 محمد شعیب عفی عنہٗ
- 〃 مولانا محمد یوسف غفرلہ دیوان

مولانا عبدالحیٔ سیدات غفرلہ   مولانا ہاشم ابراہیم راوت غفرلہ

حضرات علماء کرام شہر بولٹن (BOLTON)

مولانا قاری یعقوب ابراہیم قاسمی (خطیب طیبہ مسجد۔ بولٹن)   مولانا اسماعیل حافظ علی (مدرس دارالعلوم بری)
" فیض علی شاہ عفی عنہ
" عمرجی محمد (مدرس دارالعلوم۔ بری)   (سابق استاذ دارالعلوم دیوبند)
" عبدالحق غفرلہ کبولوی (وطنی نسبت)   " موسیٰ محمد کنتھاروی (وطنی نسبت)
" داؤد مفتاحی عفی عنہ

حضرات علماء کرام شہر پریسٹن (PRESTON)

مولانا اسماعیل غفرلہ بھرکودروی (وطنی نسبت)   مولانا یعقوب شیخ دیولوی غفرلہ
" اسماعیل کنتھاروی مولانا ابراہیم اچھودی غفرلہ، مولانا ابراہیم محمد پٹیل

حضرات علماء کرام شہر گلوسٹر (GLOUCESTER)

مولانا محمد یوسف لولات عفی عنہ   مولانا ابراہیم یوسف قاسمی غفرلہ
" موسیٰ ابراہیم کھوبوڈیہ عفی عنہ   " اسماعیل سورتی غفرلہ
" عبدالصمد کھروڈوی غفرلہ   " عبدالصمد ندوی غفرلہ، مولانا آدم ہانسروٹ

حضرات علماء کرام شہر کاونٹری (COVENTRY)

مولانا احمد علی عفی عنہ کاونٹری   مولانا غلام رسول ہتھوڑوی غفرلہ کاونٹری
" محمد اسماعیل غفرلہ کاونٹری   " سلیمان بن احمد دراجیہ غفرلہ
" یوسف سیدات غفرلہ دیولوی   " مقصود احمد عبدالقادر غفرلہ

حضرات علماء کرام شہر نینی ٹن (NONETON)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد ایرانی انقلاب، خمینی اور

شیعہ اثنا عشریہ فرقہ کے متعلق قدیم اور جدید اکابرین و بزرگان دین کی تحریرات اور فتاویٰ ہم نے بغور دیکھے اور اس سے ہم اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

مولانا بندہ احمد میاں بن یوسف منگیرا (خیرگامی) غفرلہ   مولانا ایوب محمد غفرلہ
" احقر محمد بن یوسف پٹیل غفرلہ کفلیتوی   مولانا ابراہیم اسماعیل جوگواڑی غفرلہ
" اسماعیل محمد جوگواڑی   مولانا عباس محمد عفا اللہ عنہ
" اسماعیل یوسف وانیا غفرلہ

حضرات علماء کرام شہر بلیک برن (BLACKBURN)

مولانا غلام محمد راوت عفی عنہ   مولانا ہارون راوت غفرلہ
" معین الدین حیدر آبادی عفی عنہ   " شبیر احمد لونت غفرلہ
" ولی اللہ آدم غفرلہ   " عبدالصمد مولانا اسماعیل غفرلہ
" محمد فاروق مفتاحی غفرلہ   " یعقوب اسماعیل کاوی غفرلہ
" اسماعیل احمد واڑی غفرلہ   " احمد سعید بن سیدات فلاحی
" محمد الیاس یوسف پٹیل عفی عنہ   " عبدالحمید غفرلہ
" عبدالجلیل قاسمی غفرلہ   " علی بھائی مایت غفرلہ
" غلام رسول مظاہری عفی عنہ

حضرات علماء کرام شہر ڈیوزبری (DEWSBURY)

مولانا عبدالرشید ربانی غفرلہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء برطانیہ ڈیوزبری (انگلینڈ)
" سید عبدالاحد قادری غفرلہ

حضرات علماء کرام شہر گلاسگو (GLASGOW)

مندرجہ بالا شیعی عقیدے بلاشبہ موجب کفر ہیں۔
مولانا مقبول احمد غفرلہ خطیب مرکزی جامع مسجد گلاسگو
" محمد اسلم لاہوری عفی عنہ   مسجد النور گلاسگو

حضرت علماء کرام شہر لسٹر (LEICESTER)

مولانا محمد عبدالکریم ہارٹینگٹن روڈ لیسٹر — مولانا احمد علی صوفی
〃 محمد یوسف سورتی غفرلہ امام مسجد فلاح — 〃 محمد یعقوب پانڈور
〃 غلام محمد عفا اللہ عنہ — 〃 محمد فقیر کانجوڑی
〃 غلام محمد عالی پوری — 〃 محمد یعقوب قاری
〃 یوسف اسماعیل عفی عنہ — 〃 عبدالغنی کاچھوی
〃 محمد عمران غفرلہ — 〃 آدم یونس غفرلہ خطیب جامع مسجد

میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ کے فتوے کی تائید کرتا ہوں۔
اقبال احمد الاعظمی لیسٹر

(یہ مولانا اقبال احمد اعظمی دارالافتاء ریاض کے مبعوث ہیں)

حضرات علماء کرام شہر بریڈفورڈ (BRADFORD)

مذکورہ بالا تینوں عقیدے رکھنے والے یقیناً کافر ہیں۔

مولانا محمد شمیر الدین غفرلہ — مولانا عبدالغنی عفی عنہ
〃 لطف الرحمٰن خطیب جامع مسجد بریڈفورڈ — 〃 عبداللہ حسن غفرلہ
〃 احمد پانڈور غفرلہ — مولانا اسماعیل بسم اللہ عفی عنہ — مولانا حسن محمد منگاروی

حضرات علماء کرام شہر برسٹل (BRISTOL)

مولانا عبدالرحمٰن عفی عنہ — مولانا محمد سلیمان لاجپوری غفرلہ — مولانا الیاس عبداللہ غفرلہ

حضرات علماء کرام شہر ولسال (WALSALL)

مذکورہ بالا عقائد کا جو بھی معتقد ہو اور کسی بھی فرقہ سے اس کا تعلق ہو، اس کے کفر میں کوئی شک شبہ نہیں ہے۔

مولانا عبدالاول غفرلہ — مولانا غلام محمد بارڈولی عفی عنہ — مولانا محمد بھولا غفرلہ

مولانا ضمیر الدین بنگلہ دیشی — مولانا محمد عثمان سورتی
〃 عبدالحی گورا — مولانا محمد حسن پردھانوی غفرلہ صدر مرکزی جمعیۃ علماء برطانیہ

فتویٰ علمائے مانچسٹر (MANCHESTER)

اگر کوئی شخص حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو کافر سمجھے، قرآن مجید کو محرف سمجھے اور عقیدۂ ختم نبوت کی نفی کرنے والا عقیدۂ امامت رکھے چاہے وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلائے، وہ شخص یقیناً کافر ہے۔

کتبہٗ حبیب الرحمٰن غفرلہ امام مدینہ مسجد مانچسٹر

فتویٰ جناب مولانا صہیب حسن صاحب (مبعوث دارالافتاء ریاض) (لندن)

شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ائمہ کے معصوم ہونے کا عقیدہ اور جمیع صحابہ کرام بشمول عشرۂ مبشرہ کے حق میں مذموم بہرزہ سرائی بلکہ ارتداد کا عقیدہ رکھنا انہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے، جہاں تک تحریف قرآن کا مسئلہ ہے ایران کی موجودہ مذہبی قیادت اس عقیدہ کی تائید نہیں کرتی ہے۔ؔ (بحوالہ جریدۃ التوحید - جلد ۴ نمبر ۴)

ؔ ہمارا گمان ہے کہ محترم مولانا صہیب حسن صاحب نے صرف مولانا یعقوب اسماعیل قاسمی صاحب کے مندرجہ بالا جواب ہی کو ملاحظہ فرما کر اس کی تائید میں یہ سطور تحریر فرمائی ہیں، حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب کا وہ اصل استفتاء ملاحظہ نہیں فرمایا جس کا حوالہ مولانا یعقوب صاحب نے اپنے جواب میں دیا ہے، وہ استفتاء ایک مقدمہ کے ساتھ دسمبر ۸۴ء میں شائع ہونے والے الفرقان کے خاص نمبر میں شائع ہو چکا ہے، اس کے صفحہ ۱۹ تا ۲۱ پر جو کچھ لکھا گیا ہے اس کے مطالعہ کے بعد ہر شخص کو ہماری طرح یقین ہو جائے گا کہ حضرات خلفائے ثلاثہ کے بارے میں اثنا عشریہ کا جو عقیدہ ہے جس کو ایران کے قائد انقلاب خمینی صاحب نے بھی پوری صراحت اور صفائی کے ساتھ اپنی کتاب "کشف الاسرار" میں لکھا ہے اس کے بعد از روئے عقل بھی اس کا امکان نہیں ہے کہ وہ قرآن مجید کو تحریف سے محفوظ کتاب اللہ سمجھیں — یہ ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کے لئے کسی باریک بینی اور خاص درجہ کے غور و فکر کی ضرورت ہو بلکہ دو اور دو چار کی طرح بدیہی حقیقت ہے محترم مولانا صہیب صاحب سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اس کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ "مدیر"

بزبان انگریزی) ، لیکن اہل تشیع کی معتمد کتب میں اس عقیدے کو بھی صراحت سے بیان کیا گیا ہے

صہیب حسن (لندن) ۲۱ ر رمضان ۱۴۰۸ھ

فتویٰ جناب مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

خطیب مرکزی جامع مسجد ولور ہمپٹن (انگلینڈ)

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی ولا نبوۃ بعدہٗ

مجھے محقق العصر عارف باللہ ترجمان اہل السنۃ والجماعۃ حضرت اقدس مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہٗ کی تحقیق پر مکمل اعتماد ہے ، بنا بریں ایسے لوگوں (روافض و شیعہ) کو جو تحریف قرآن کے قائل ہوں یا حضرات شیخین یعنی افضل البشر بعد الانبیاء حضرت صدیق اکبر اور افضل الصحابہ وافضل الامۃ بعد الصدیق حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر لعن طعن ، تکفیر یا تفسیق کریں اور ائمہ کرام کو معصوم عن الخطاء ، صاحب وحی اور تحریم و تحلیل میں مختار سمجھتے ہوں کافر و اکفر دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں ۔ اتنا کچھ جاننے کے بعد بھی اگر کوئی ایسے لوگوں کو مسلمان کہے ، لایعنی وعبث تاویل و توجیہہ سے ان کی تکفیر میں تامل و توقف کرے اسے ملحد و زندیق سمجھتا ہوں ، فماذا بعد الحق الا الضلال

حضرت العلام مولانا نعمانی مدظلہم کو حق تعالیٰ شانہٗ پوری امت کی طرف سے اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے اس عظیم خدمت کو سرانجام دے کر امت مسلمہ پر حقیقت کا حقہٗ واضح فرمادی

محمد ابراہیم سیالکوٹی عفی عنہٗ
(فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)

برطانیہ میں مقیم حضرات علمائے کرام کی اجتماعی توثیق

برطانیہ میں مقیم علماء کی ایک تنظیم حزب العلماء یو۔کے کی دعوت پر ۲۰ ر اپریل ۱۹۸۸ء کو برطانیہ کے علماء کرام کا ایک اہم اجلاس وہاں کے ممتاز عالم دین مولانا موسیٰ کرماڈی کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ اس اجلاس میں علماء کی کئی نمائندہ تنظیموں کی طرف سے سو سے زیادہ علماء کرام نے شرکت کی ، اس اجلاس میں خمینی اور اثنا عشریہ کی تکفیر کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا اور اس سلسلہ میں ایک تجویز متفقہ طور پر منظور کی گئی ۔۔۔ حزب العلماء (یو۔کے) کے سکریٹری مولانا یعقوب مفتاحی صاحب نے مذکورہ تجویز اور ممتاز شرکاء اجلاس کے اسماء گرامی کی فہرست الفرقان کے اس خصوصی شمارہ میں اشاعت کے لئے ارسال فرمائی ہے ۔۔۔ ذیل میں وہ تجویز بعینہٖ مولانا یعقوب مفتاحی صاحب کے شکریہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہے ۔

حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب مدظلہ العالی کی دینی خدمات روز روشن کی طرح مسلم ہیں آپ کی شاندار تصانیف سے امت مسلمہ کو جو فائدہ پہونچا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے ۔ ابھی ابھی پچھلے دنوں کی معرکۃ الآراء تصنیف " امام خمینی اور شیعیت " جو ہزاروں صفحوں کے مطالعہ اور عرقریزی کے ساتھ حالت امراض اور پیرانہ سالی کے باوجود منظر پر لائی گئی اس سے الحمد للہ دنیا بھر کے علماء کرام اور عوام کو بہت ہی فائدہ حاصل ہوا ۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مدظلہٗ کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے آمین

اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد حضرت مولانا کے استفتاء کے جواب میں ہند و پاک کے بزرگان دین اور مفتیان شرع متین کا جو متفقہ فیصلہ شائع ہوا ہے برطانیہ کے علماء کرام کا یہ نمائندہ اجلاس اس کی تصدیق کرتا ہے ۔ حقیقت میں اثنا عشری شیعوں کے خلاف اسلام عقائد مثلاً ختم نبوت کا انکار اور تحریف قرآن کے قائل ہونے کی وجہ سے بلاشبہ یہ لوگ کافر و مرتد ہیں ۔

منجانب :۔ حزب العلماء یو۔کے ، جمعیۃ علماء برطانیہ ، مرکزی جمعیۃ علماء یو۔کے

احقر یعقوب مفتاحی
سکریٹری حزب العلماء یو۔کے

21 PALM STREET
BLACKBURN (LANC'S) U.K

اجلاس میں شریک ہونیوالے علمار کرام کے اسمار گرامی

حضرت مولینا اسماعیل کنتھاروی صدر حزب العلمار ، حضرت مولینا یعقوب مفتاحی سکریٹری حزب العلمار

حضرت مولینا عبدالرشید ربانی سکریٹری جمعیۃ علمار —	احمد پاندور صدر جمعیۃ علمار
محمد حسن صدر مرکزی جمعیۃ علمار	فضل حق نائب سکریٹری مرکزی جمعیۃ علمار
لطف الرحمٰن نائب صدر مرکزی جمعیۃ علمار	شیخ محمد لبر خزانچی جمعیۃ علمار
عبداللہ خزانچی حزب العلمار	ولی اللہ ناظم نشر واشاعت حزب العلمار
موسیٰ کرماڈی سرپرست حزب العلمار	اسماعیل حاجی ناظم شرعی پنچایت حزب العلمار
قاری سلیمان خطیب مسجد انیس الاسلام	مفتی محمد مصطفےٰ خطیب مسجد لندن
اسماعیل اکوبت خطیب مسجد قوۃ الاسلام	قاری حنیف خطیب مسجد توحید الاسلام
مفتی عبدالصمد مدرس دارالعلوم بری	قاری اسماعیل مدرس دارالعلوم بری
قاری نور محمد خطیب جامع مسجد بڑید فورڈ	ابراہیم خطیب مسجد میرسٹن
یعقوب خطیب طیبہ مسجد	یعقوب خطیب زکریا مسجد
ولی اللہ خطیب مکی مسجد	سلمان خطیب مسجد ہنرنگٹن
عبدالرزاق خطیب جامع مسجد برنلی	فاروق خطیب مسجد برمنگھام
عبیدالرحمٰن کیملپوری خطیب مسجد	محمد اسلم زاہد خطیب مسجد
محمد ازہر شیفلڈ	حافظ احمد خطیب مسجد
یعقوب آچھودی صدر مدرس	عبدالرشید کاوی خطیب مسجد لندن
اسماعیل بھوتا خطیب مسجد لندن	موسیٰ علی نائب مہتمم بچوں کا گھر آمود
عثمان خلیفہ صاحب	محبوب کرماڈی خطیب مسجد چورلی
محمد اقبال صاحب	محمد نعیم صاحب خطیب مسجد
قاری عبدالجلیل منی پوری خطیب مسجد	احمد سیدات صاحب
احمد علی مانیک پوری خطیب جامع مسجد	صالح سیدات صاحب
حافظ ابراہیم صوفی	یعقوب من من صاحب

حضرت مولانا یعقوب بخش صاحب	حضرت مولانا یعقوب قلوی صاحب
یوسف کرماڈی	عمر منوری
ہاشم یعقوب	داؤد مفتاحی
وف اللہ آدم	قاری عبدالرشید ٹیلر
یعقوب ستادار	داؤد کنتھاروی
عبداللہ احمد	حسن صاحب خطیب مسجد
یعقوب آدم	محمد امین صاحب خطیب مسجد لیڈز
منصور احمد	ابراہیم کچھی صاحب
محمد کوٹھی خطیب مسجد لنکاسٹر	محمد ابراہیم خطیب مسجد لنکاسٹر
محمد موسیٰ بری	فضل فضل الحق خطیب مسجد مانچسٹر
یوسف صاحب	اسماعیل صاحب وولورہمپٹن
عبدالحق ڈیسائی پرسٹن	فاروق ڈیسائی پرسٹن
فاروق ڈیسائی بولٹن	داؤد لمباوا بولٹن
عبدالحمید صالح صاحب	قاری عبدالغفور صاحب
مفتی عنایت مفتاحی بلیکبرن	حافظ ہاشم صاحب
علی محمد صاحب برمنگھام	ایوب کھڑوودی صاحب
رفیع الدین صاحب	یعقوب ہریج صاحب
موسیٰ کنتھاروی	رفیق احمد لیسٹر
بلال صاحب لندن	شبیر صاحب لندن
یوسف باری والا	عثمان سلیمان صاحب
زبیر احمد صاحب	مسعود احمد صاحب خطیب مسجد
اکرم	سمیر الدین بہاری
عبدالاحد	ابراہیم بوبات صاحب
ابراہیم جوگواری صاحب	یوسف جھنگاریا صاحب
ابراہیم بھلیات صاحب برمنگھام	قاری آدم کنتھاروی صاحب

ہندوستان کے بعض دینی اداروں وعلماء کرام کے

وہ جوابات جو حال ہی میں موصول ہوئے

جامعہ اسلامیہ عربیہ، مسجد ترجمہ والی بھوپال

مع تصدیقات اساتذہ جامعہ ودیگر علماء بھوپال

شہر بھوپال کے ہم خادمانِ علم دین خصوصاً جامعہ اسلامیہ عربیہ، مسجد ترجمہ والی کے اساتذہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہٗ کے اس سوال پر جو خمینی فرقۂ اثناعشریہ کے متعلق ہے جس کا جواب حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ العالی امیر شریعت ہند نے دیا ہے حرف بحرف تائید کرتے ہیں اور ان حضرات کی جرأت وہمت کی داد دیتے ہیں جنھوں نے ہمت اور عزیمت کے ساتھ یہ فیصلہ دیا ہے۔ اور ان اسلام دشمنوں کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر فرمایا جن سے ہمیشہ اسلام کو نقصان پہنچا ہے اور اب بھی یہ فرقہ باطلہ کلمۃ حق ارید بہ الباطل کے ساتھ میدان میں آکر حرمین شریفین کو میدانِ جنگ بنا رہا ہے۔ جسکے متعلق خدا کا فرمان ہے (مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا)، وہاں حامیانِ خمینی اللہ اکبر خمینی رہبر کا نعرہ لگا کر بجائے عبادت اور حج کے شور کرتے ہیں اور نعرہ بازی کرتے ہیں، جو غیر مسلموں ومشرکین مکہ کے لیے قرآن نے کہا ہے وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً یہ مشرکین کی عبادت کے طریقہ کی تائید کرتے ہیں۔ خدا نے تو مسلمانوں کو خاموش رہ کر اور عجز وانکساری کے ساتھ عبادت کا حکم دیا۔ کما قال تعالیٰ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً۔ اسلامی طریقہ کو چھوڑ کر مشرکین کے طریقہ کو اختیار کرتے ہیں۔ بلا شک یہ

اسلام سے خارج ہیں۔ ایسے لوگوں کو توحج اور مسجد نبوی کی زیارت سے روکا جائے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

والله اعلم بالصواب

المجیب

محمد عبدالرزاق عفی عنہ
(مفتی اعظم وامیر شریعت مدھیہ پردیش)
وناظم جامعہ اسلامیہ عربیہ بھوپال۔

سیّد عابد وجدی، قاضی دارالقضاء بھوپال۔

عبداللطیف، نائب قاضی دارالقضاء بھوپال۔

محمد سعید مجددی غفرلہٗ، خانقاہ مجددیہ بھوپال

محمد علی غفرلہٗ نائب مفتی بھوپال واستاذ حدیث وفقہ دارالعلوم تاج المساجد بھوپال۔

الجواب صحیح محمد ابراہیم (نائب صدر المدرسین جامعہ اسلامیہ عربیہ) الجواب صحیح والمجیب نجیح سید محمد فاضل قاسمی مدرس جامعہ وامام وخطیب جامع مسجد بھوپال

" محمد الیاس قاسمی مدرس جامعہ

" محمد مہدی حسن " " الجواب صحیح محمد اسحاق قاسمی مدرس جامعہ

" عبدالباسط مفتاحی۔ " " عبدالحفیظ جامعی " "

" رشید الدین قاسمی " " فضل الرحمٰن قاسمی " "

" ابوالکلام قاسمی " " رحیم اللہ قاسمی " "

" محمد مصطفیٰ ہاشمی القاسمی مفتی جامعہ " شمس الدین آفریدی

" نام نہیں پڑھا جاسکا نائب ناظم جامعہ " محمد ایوب مظاہری "

" محمد نعمان ندوی استاذ حدیث دارالعلوم تاج المساجد ورکن شوریٰ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

" محمد شرافت علی ندوی استاذ " " "

" ڈاکٹر حمید اللہ ندوی " " "

" محمد اسحاق خاں، قاضی محکمۂ شرعیہ، سالیہ، شاجاپور، ایم۔ پی

" عبدالوحید قاسمی غفرلہٗ

دارالعلوم اسلامیہ ماٹلی والا، بھروچ گجرات:

باسمہٖ الکریم

حامداً ومصلیاً۔ فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے سلسلہ میں الفرقان کی خصوصی اشاعت (شمارہ ۱۰۔۱۲ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۶ء) میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب

مدظلہ کا استفتاء اور محدث کبیر محقق عصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی صاحب دامت برکاتہم کا مدلل ومفصل جواب ازاول تا آخر ہم لوگوں نے بغور پڑھا اور ہند و پاک کے مفتیان کرام اور علماء امت کی تائیدات وتصدیقات بھی پڑھیں۔

محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی صاحب دامت برکاتہم اور دیگر مفتیان کرام اور علماء امت نے اپنے اپنے جوابات میں قرآن واحادیث اور اجماع امت سے اس فرقہ باطلہ کے متعلق جو فیصلے صادر فرمائے ہیں ہم سب اس کی مکمل تائید وتصدیق کرتے ہیں اور اس فرقہ کو اس کے عقائد کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سعید احمد دیولوی خادم دارالافتاء بدارالعلوم ماٹلی والا بھروچ

۹ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۰ھ

الجواب صحیح یعقوب احمد دستوی عفی عنہ مہتمم دارالعلوم ماٹلی والا بھروچ

فرقہ امامیہ اثناعشریہ کو میں ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر کافر سمجھتا ہوں اور ان کی تکفیر کو اپنے لیے باعث اجر سمجھتا ہوں۔

محمد ابوالحسن علی غفرلہ شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ عیدگاہ روڈ بھروچ۔ گجرات)

عبدالحنان استاذ حدیث — علی حق آدم دستوی استاذ حدیث — اقبال ٹنکاروی استاذ فقہ وعربی
محمد صالح عفی عنہ استاذ ادب دارالعلوم — نذیر احمد دیولوی غفرلہ استاذ تفسیر
یعقوب عبداللہ کرماڈی غفرلہ استاذ عربی — رشید احمد غفرلہ استاذ عربی ادب
ابراہیم خانپوری استاذ عربی

تصدیق جناب مولانا منہاج الحق قاسمی وحضرات اساتذہ جامعہ حیات العلوم مرادآباد

حامداً ومصلیاً ومسلماً، اما بعد

شیعی مذہب اور اثناعشری دین، جو درحقیقت اب تک "عقیدہ کتمان" کے غلیظ پردوں میں چھپ کر یہودی طور طریقوں اور منافقانہ خصائل کے باوجود اسلام کا لباس زیب تن کر کے خود اسلام کی بیخ کنی کے لیے خفیہ اور یہودیانہ سازشوں میں مشغول رہا ہے — اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق کما حقہ اجر جزیل عطا فرمائے حضرت مولانا محمد منظور

نعمانی دامت برکاتہم کو جنھوں نے امت کے مرحومین اصحاب دعوت وعزیمت کے اسوۂ حسنہ کو اختیار فرما کر شیعیت سے متعلق کتاب "ایرانی انقلاب۔ امام خمینی اور شیعیت" تصنیف فرمائی نیز خمینی اور اثناعشریہ کے بارے میں نہایت جامع اور مفصل استفتاء مرتب فرما کر دراصل شیعوں کے "عقیدہ کتمان" کے غلیظ پردوں کو چاک کر دیا ہے۔ اور مزید برآں محدث جلیل علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کے تحقیقی وتفصیلی جواب استفتاء اور دیگر علماء کرام کے تفصیلی اور تصدیقی جوابات سے اب یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں اور واضح ہو گئی ہے کہ بلا شک وشبہ اثناعشری عقائد کے ماننے والے کافر ومرتد ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

کتبہ: بندہ معراج الحق قاسمی سنبھلی عفا اللہ عنہ

احقر بھی تحریر بالا سے اتفاق کرتا ہے۔

الطاف الرحمٰن خادم دارالافتاء جامعہ حیات العلوم — محمد شفیع غفرلہ مدرس جامعہ حیات العلوم مرادآباد

احقر بھی تحریر مندرجہ بالا کی توثیق کرتا ہے۔ بندہ محمد ذکواۃ قلزم حیاتی نقشبندی حیات العلوم

دارالعلوم جامع الہدیٰ، مرادآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ اما بعد، حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی کے مبسوط ومفصل استفتاء اور محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی اور مفتی اعظم حضرت مولانا محمود حسن صاحب گنگوہی کے مبرہن وبصیرت افروز اور حق وحقیقت مبنی جوابات اور دیگر علماء کرام ومفتیان عظام کی تائیدات کا بغور مطالعہ کیا شیعوں کے فرقہ اثناعشریہ کے عقائد خبیثہ سے پوری واقفیت اور قرآن وسنت کے دلائل کی روشنی میں ہم ان سب فتاویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

نسیم احمد غازی مظاہری صدر مدرس دارالعلوم جامع الہدیٰ مرادآباد

الجواب صحیح

(۱) محمد علم قاسمی غفرلہ مہتمم جامع الہدیٰ مرادآباد (۳) محمد عبدالرؤف قاسمی مفتی دارالعلوم جامع الہدیٰ
(۲) محمد عبدالرحمٰن نقشبندی بحمدی (۴) محمد وسیم استاذ دارالعلوم جامع الہدیٰ (۵) محمد خالد استاذ۔

مدرسہ فیض ہدایت رحیمی، رائے پور، سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد

فرقۂ اثنا عشریہ تحریف قرآن کا قائل ہے۔ باستثناء چند تمام صحابہ کرام خصوصاً حضرات شیخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر اور مرتد مانتا ہے بارہ حضرات کو امام معصوم مانتا ہے اور امام معصومین کا درجہ ان کے یہاں نبی سے بڑھ کر ہے۔ اسلئے اسلاف و اکابر امت نے ہمیشہ اس فرقے کی تکفیر کی ہے۔ امام دار الہجرۃ سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے آیت لیغیظ بھم الکفار سے اس فرقے کی تکفیر کا قول مستنبط کیا ہے۔ (کما فی التفسیر لابن کثیر وغیرہ) بندہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ العالی کے جواب کی حرف بحرف تائید کرتا ہے اور اثنا عشری شیعہ کو کافر قرار دیتا ہے۔ فقط احقر عبد العزیز

مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور، ضلع سہارنپور۔ ۸ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ

الجواب صحیح محمد عباس مظاہری خادم مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

〃 ظہور احمد مظاہری غفرلہ مدرس 〃

〃 محمد طاہر مظاہری 〃 〃

〃 محمد احمد غفرلہ مظاہری 〃 〃

اصاب من أجاب محمد غانم عبد الاحد 〃 〃

الجواب صحیح محمد ایوب قاسمی 〃 〃

〃 سید مہدی حسن غفرلہ 〃 〃

〃 سید عبد الرحیم 〃 〃

〃 ریاض احمد مظاہری 〃 〃

